

دیوانِ مطہر

ترتیب و تصحیح

دکتر عبدالرزاق
شبلی کالج اعظم گڑھ

خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، میٹنہ

دیوانِ مطہر

خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، میٹنہ

Diwan-i-Mutahhar

Ed. by
Dr. Abdur Razzaq
Shibli College Azamgarh

Khuda Bakhsh Oriental Public Library
Patna

دیوانِ مہر

ترتیب و تصحیح

دکتر عبد الرزاق
شبلی کالج اعظم گڑھ

خدا بخش اور نیٹیل پبلک لائبریری، پیٹنہ

تفسیر:

صفحہ ۲۵:

• مکتبہ جامعہ ملیہ، جامعہ نگر، نئی دہلی — ۱۰۰۲۵

شاحین:

- مکتبہ جامعہ ملیہ، اردو بازار، نئی دہلی — ۱۱۰۰۰۶
- مکتبہ جامعہ ملیہ، پرنسس بیلڈنگ، بمبئی — ۲۰۰۰۰۰۲
- مکتبہ جامعہ ملیہ، یونیورسٹی مارکیٹ، علی گڑھ — ۲۰۲۰۰۱

۱۹۹۸ء

قیمت: ایک سو پچھتر روپے

پاکیزہ آفسیٹ، محمد پور روڈ، شاہ گنج پٹنہ ۶ میں طبع ہوئی

حرف آغاز

خدا بخش لائبریری اپنے اشاعتی پروگرام کے تحت نہ صرف اپنی تحقیقاتی کاوشوں کو پیش کرتی ہے بلکہ دیگر تحقیقات کو بھی زیر طباعت سے آراستہ کر کے منظر عام پر لاتی ہے تاکہ علی حلقوں میں ان سے استفادہ ہوتا رہے۔

دیوان مہر بھی ایک ایسا ہی کام ہے۔ جناب عبدالرزاق نے اس کی ترتیب و تدوین علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں اب سے تقریباً ۲۵ سال پہلے شروع کی تھی۔ مہر فیروز شاہ تغلق کے زمانے کا ایک اہم شاعر تھا۔ اس کے اشعار کی تلوہ ہزاروں بتائی جاتی ہے۔ ان کا مکمل دیوان دستیاب نہیں ہو سکا۔ جن لوگوں کا مہر کو قریب حاصل تھا ان کی مدح میں کافی اشعار کہے ہیں۔ شاعری کے علاوہ بھی ان کے دیگر اوصاف کی طرف اشارہ ملتا ہے۔

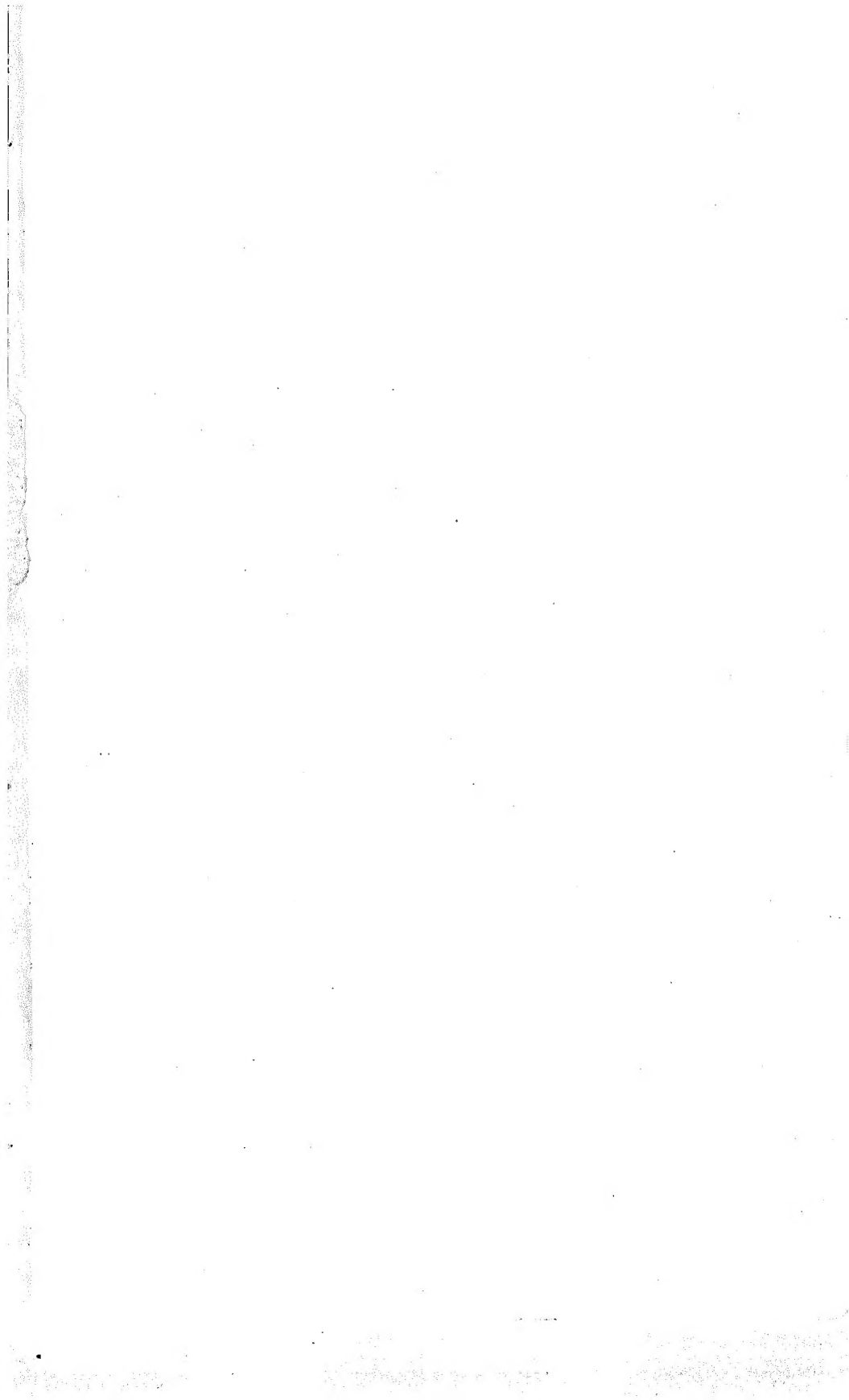
جناب عبدالرزاق کی اس کوشش سے مہر کے بارے میں ممکن ہے بہت سے حقائق سامنے آئیں اور مزید تحقیق کا در کھلے۔

۔ حبیب الرحمن جغرافی

فہرست

الف تا ن	۱- مطہر و دیوان مطہر
۱	۲- قصائد
۲۱۷	۳- ترکیبات
۳۰۸	۴- ترجیعات
۳۳۹	۵- اشعار پراگندہ





مظہر اور دیوان مظہر

۱۹۶۲ء میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں فارسی کے اساتذہ پروفیسر نذیر احمد اور ڈاکٹر محمد شمعون اسرائیلی صاحبان نے مجھے دیوانِ مظہر گڑھ پر کام کرنے کیلئے کہا لہذا اس سلسلے میں میں نے مظہر اور کلامِ مظہر سے متعلق مختلف کتابوں اور مخطوطات و مقالات جیسے لٹن فارسی ادب (ضمیمہ ۳۲)، لٹن فارسی ادب (ضمیمہ ۷۲)، مخطوطہ باڈلین (مخطوطہ بتخانہ مرتبہ صوفی مازندرانى وغيره)، مخطوطہ دیوانِ مظہر مملوکہ پروفیسر سید مسعود حسن رضوی، اداۃ الفضلاء مؤلفہ قاضی بدر محمد دہلوی مؤرخہ ۸۱۲-۸۲۲ھجری، احوال الشعراء (بتخانہ)، اخبارُ الاخبار اور تذکرہ مصنفینِ دہلی (تالیفات شیخ عبدالحق دہلوی)، المجمنُ آرای ناصری، عرفات العاشقین (تقی اوحدی)، بیاض فارسی (برٹش میوزیم)، فرهنگِ جہانگیری، فرهنگِ رشیدی، فترحاتِ فیروز شاہی (از سلطان فیروز شاہ)، انشاءِ ماہرو (بقلم ملک عین الملک)، خیرالمجالس (تصحیح و ترتیب از پروفیسر خلیق احمد نظامی)، لغتِ نامہ دہخدا، مجمعُ النصحاء (تصنیف رضا قلی خان ہدایت)، مجمع النفائس، مخزنُ الغرائب، منتخب التواریخ، نزہۃ الخواطر، تذریحمن، ریاض

الشعراء، شرح مخزن الاسرار، سیرت فیروز شاہی (مخطوطہ)، صبح گلشن، تاریخ فیروز شاہی مؤلفہ ضیاء الدین برنی، تاریخ فیروز شاہی مؤلفہ شمس سراج عقیف، تاریخ محمدی بقلم محمد بہامد خانی، تاریخ فرشتہ، تاریخ مبارکشاهی، تاریخ عصر حافظ، ید بیضا، مطہر کڑہ (مقالہ از پروفیسر وحید مرزا لکھنؤ)، قصائد مطہر (از مولانا حبیب الرحمن خان شیروانی)، مطہر آف کڑہ (محمد شمعون اسرائیلی صاحب کا انگریزی میں مضمون)، کچھ مطہر کے بارے میں (مقالہ از پروفیسر سید حسن پٹنہ)،

Some Religious and Cultural Trends of Tughluq Period اور

An Indian Medieval Madrasah (دونوں خلیق نظامی صاحب

کے قلم سے)، ظہور الاسرار نامی اور مطہر کڑہ (مولانا امتیاز علی عرشی)، "کچھ مطہر کے سلسلہ میں" (شبیر احمد خان غوری الہ آبادی، History of India by Elliot & Dowson اور سیر المتأخرین سے استفادہ کیا اور مختلف مخطوطات کا مقابلہ و موازنہ کیا۔ پیش نظر مقالہ اسی کا نچوڑ ہے۔

مطہر فیروز شاہ تغلق کے دور کی ایک اہم ادبی شخصیت ہے۔ مگر بد قسمتی سے معاصر تاریخوں اور تذکروں میں اس کا کماحقہ ذکر نہیں ہے۔ البتہ برٹش میوزیم والے تذکرہ کے مرتب نے جو ہمارے شاعر کا ہم عصر ہے اس کے دو طویل قصیدوں کو اپنے انتخاب میں شامل کیا ہے۔ ایک اور معاصر شارح "مخزن اسرار" و جامع "بحر الفضائل" محمد بن قوام نے ہمارے شاعر کو "افضل العصر" کا خطاب دیا ہے۔ ان باتوں سے اپنے دور میں انکی شہرت و مقبولیت کا ثبوت ملتا ہے۔

نام و تخلص

کسی بھی تذکرہ نویس نے مطہر کے نام کا ذکر نہیں کیا ہے اور نہ ہی دیوان سے اس کا پتہ چلتا ہے۔ پٹنہ کے پروفیسر سید حسن صاحب

نے دربارِ شاہ شجاع (۷۳۳-۷۸۶ھ) کے ایک شاعر سید عزالدین مطہر بن عبداللہ بن علی الحسنی ایرانی اور مطہر کزہ کو ایک ہی شخص ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ محترم پروفیسر نے یہ نتیجہ اس البم سے اخذ کیا ہے جو تاج الدین احمد وزیر نے اپنے دور کے شعرا کی خود نوشت نظموں سے تیار کرائی تھی۔ بیاضِ مذکور میں عزالدین مطہر کے ہاتھ کے لکھے ہوئے ۱۵ رجب ۷۸۲ ہجری کے کچھ قصائد ہیں۔ حسن صاحب کی دلیل یہ ہے کہ ایک ہی تخلص کے دو شاعر ایک ہی دور میں نہیں ہو سکتے۔ نیز انہوں نے ایک مصرع اور کچھ مشترک فقرے پیش کئے ہیں جو ان کی رائے میں توارد نہیں کہا جا سکتا۔ میرے خیال میں دونوں دلیلیں ضعیف ہیں۔ ایک ہی وقت میں دو کیا بہت سے شاعر ایک ہی تخلص کے ہو سکتے ہیں۔ نظامی عروضی کا شعر

در جهان سه نظامیم ای شه
که جهانی ز ما بافغانند (۱)

ہی اسکی کافی دلیل ہے۔ اسکے علاوہ ہمارے پاس موصوف کی دلیل کے خلاف ایک تاریخی شہادت بھی ہے۔ سید صاحب کی دلیلوں سے صاف ظاہر ہے کہ مطہر نہ صرف ۷۸۲ھ میں ایران میں تھا بلکہ اس تاریخ سے پہلے اور بعد بھی۔ مگر ہمیں یقیناً معلوم ہے کہ دربارِ فیروز شاہ تغلق کا مطہر ۷۵۷ھ سے پہلے سے لیکر غالباً ۷۸۹ھ تک ہندوستان میں تھا۔ لہذا اسے اُسکے ایسے ایرانی ہمنام سے بالکل ملا دینا عملاً نا ممکن ہے جو ان تاریخوں کے دوران ایران میں ہو گا۔ یہ تجویز کرنا بالکل نامناسب ہے کہ جو شخص ۷۷۰ھ میں اور اسکے بعد بھی، اسی طرح ۷۸۹ھ میں اور اسکے پہلے بھی یقیناً ہندوستان میں تھا ۷۸۲ھ سے پہلے اور اسکے بعد بھی ایران میں تھا۔ اسلئے احتیاط اسی میں ہے کہ ہم دونوں کو الگ الگ سمجھیں اور ایرانی مطہر کا نام اور نسب ہندوستانی مطہر کو نہ دیں۔

تخلص وغیرہ کے بارے میں بھی اختلاف ہے۔ دو اہم تذکرہ نویسوں یعنی تقی اوحدی اور رضا قلی خان ہدایت نے ہمارے زیر بحث شاعر کو دو الگ الگ شخصیتیں یعنی "ایرانی مہاجر مظہر گجراتی" اور "مظہر ہندی" سمجھا ہے۔ حالانکہ حقیقت میں دونوں ایک ہیں کیونکہ دونوں سے منسوب اشعار ہمارے شاعر کے دیوان میں موجود ہیں لہذا مسئلہ حل ہو گیا۔ یہ بھی واضح ہو گیا کہ تقی اور ہدایت دونوں نے غلطی سے اسے دو الگ الگ شخصیتیں سمجھا ہے اور اس کا تخلص مظہر کے بجائے مظہر لکھا ہے۔ دونوں حضرات شاعر کا مجموعہ کلام دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے اپنی غلطی دور نہ کر سکے۔ "عرفات" کے مصنف نے بذاتِ خود دیوانِ مظہر کو دیکھنے کا دعویٰ کیا ہے مگر میں دو وجہوں سے اس بات سے اتفاق نہیں کرتا:-- اولاً یہ کہ دونوں شاعروں سے متعلق اشعار اسی دیوان میں دیکھے جاسکتے تھے، ثانیاً یہ کہ لفظ "مظہر" (--)) کا وزن "مُظہر" (ن--)) سے مختلف ہونے کی وجہ سے آسانی سے غلطی کی اصلاح ہو سکتی تھی اگر اس نے مظہر کے بجائے اصل تخلص مُظہر والے اشعار پر غور کیا ہوتا۔

مظہر اور شرح مخزن:

مشہور فاضل مولانا امتیاز علی عرشی کا مضمون "ظہور الاسرار" نامی اور مظہر کڑہ "معارف" اعظم گڑھ کے جولائی۔ اگست ۱۹۳۱ء کے شماروں میں چھپا تھا اسمیں موصوف نے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ "شرح مخزن الاسرار" جو ۹۵ھ میں لکھی گئی تھی اور غلطی سے ظہور الحسن کے نام سے چھپ گئی ہے حقیقت میں مظہر کڑہ نے لکھی تھی۔ اُن کی یہ دلیل کہ "شرح" طباعت کیوقت غلط نام سے منسوب ہو گئی تو صحیح ہے مگر انکا یہ خیال کہ شارح مظہر کے علاوہ کوئی اور نہ تھا شہادت کی کسوٹی پر پورا نہیں اترتا۔ "شرح" عموماً محمد بن قوام بن رستم بدر خزائنہ البخاری سے منسوب کی گئی ہے۔ شارح اور

مطہر کو ایک ثابت کرنے کیلئے مولانا عرشی نے مندرجہ ذیل باتیں کہی ہیں:- (۱) شاعر اور شارح دونوں ایک ہی دور کے ہیں (۲) دونوں ایک ہی جگہ کے باشندے تھے (۳) شرح کے مخطوطات میں سے کم از کم ایک یا دو میں لکھنے والے کا نام مطہر بن قوام ہے (۴) شرح میں انہی شعرا کا حوالہ دیا گیا ہے جنکا ذکر دیوانِ مطہر میں ہے۔ (۵) شارح "نصاب العقلاء" کا مصنف ہے جبکہ "نصاب الاخوان" نامی اسی درجہ کی کتاب مطہر سے بھی منسوب ہے۔ ظاہر ہے ان میں سے کوئی دلیل بھی قطعی نہیں ہے۔ تیسری بات میں کچھ وزن ہے مگر عرشی صاحب نے اسے باقاعدہ ثابت نہیں کیا ہے۔ مصنف کا نام بے شک دو مخطوطوں میں مطہر بن قوام ملتا ہے مگر کم از کم ایک درجن مخطوطات میں محمد بن قوام موجود ہے اور مؤخرالذکر قسم میں شرح کے بعض بہترین نسخے شامل ہیں۔ مزید برآں، اسی مصنف نے "بحرالفضائل" نام کی ایک اہم فارسی لغت بھی لکھی ہے جسکے تمام دستیاب نسخوں میں صاحبِ تصنیف کا نام محمد بن قوام بن رستم بدر خزینۃ البلخی الکرنی ظاہر ہے جس سے مصنف کے نام کے بارے میں کسی قسم کا شبہ نہیں رہ جاتا۔ بالفاظِ دیگر شارح مخزن اور لغت نویس ایک ہی شخص ہیں اور وہ محمد بن قوام بن رستم ہیں۔ نیز مندرجہ ذیل نکات اس بات کا بین ثبوت ہیں کہ شارح اور شاعر مطہر ایک شخص نہیں تھے اور ہو بھی نہیں سکتے:

(۱) شارح نے اپنی "شرح مخزن" میں ان الفاظ سے مطہر کو یاد کیا ہے: "افضل العصر مولانا مطہر فرماید"۔ یہ جملہ دو الگ الگ شخصیات کا تعین کر دیتا ہے۔

(۲) شرح ۹۵ھ میں لکھی گئی اور فرہنگ بیالیس سال بعد لگ بھگ ۸۳۷ھ میں (۲) تصنیف ہوئی۔ اس سے ثابت ہے کہ پہلی کتاب مصنف کے ابتدائی آثار میں سے ہے۔ مطہر کے بارے میں ہماری معلومات اسکے بالکل برعکس ہیں۔ ہمارا شاعر دورِ فیروز شاہی کے

آغاز کے آس پاس اپنی شہرت کے عروج پر تھا اور فیروز شاہ ۷۵۲ھ میں تخت نشین ہوا۔ علاوہ ازیں عین الملک کی مدح میں اسکے قصاید، اور ۷۵۷ھ میں شیخ نصیرالدین محمود کی وفات پر اسکا مشہور مرثیہ فیروز شاہ کے ابتدائی دورِ حکومت میں مطہر کے شاعرانہ مقام کی واضح تصدیق کرتے ہیں۔ مطہر جیسا کہ بعد میں آئے گا، ۷۶۱ھ کے آس پاس پیدا ہوا۔ وہ ۸۳۷ھ میں لکھی ہوئی کتاب کا مصنف نہیں ہو سکتا۔ لہذا شارحِ مخزن الاسرار اور ہمارا شاعر الگ الگ ہیں۔

(۳) اب اصل دیوان سے کچھ ایسے اشعار درج کئے جا رہے ہیں جن سے ثابت ہے کہ شاعر کا تخلص 'مُطَهْر' تھا نہ کہ 'مَظْهَر'۔
 مُطَهْر در ثناخوانی چو در افسانست درپایت
 کنونت از سرِ اخلاص دست اندر دعا کردہ (۴)
 مسکین مظفر (مطہر) ست چو در مدح آستانت
 او را ز لطف مرہم جانِ خراب دہ (۵)
 مُطَهْر آنکہ درپای سگانش خای رہ گردد
 بلند اختر سری باید تو آن دولت کجا داری (۶)
 مُطَهْر بندہ کمتر کہ میراث پدر دارد
 درین درگہ دعا گوئی درین حضرت ثنا خوانی (۷)

صولد اور تاریخِ پیدائش:

شاعر کی جائے پیدائش کا پتہ نہیں۔ کچھ لوگ اُسے ایرانی بتاتے ہیں اور کچھ مؤرخ ہندوستانی لکھتے ہیں۔ (۸) اسکے دیوان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کسی دوسری جگہ سے ہندوستان آیا۔ عین الملک کی مدح میں وہ لکھتا ہے کہ میں اپنے اعزہ سے منقطع ہو کر بہت دور سے آپکے دیدار کیلئے آیا تھا۔ مثال کے طور پر چند اشعار حسب ذیل ہیں:-

بخت میمونت بلندست کہ آورد مرا
در جناب تو جدا کردہ ز چندان دور
من از آن قوتِ اخلاص کہ از چندین دور
بستم احرامِ درت با ہمہ خیل و احفاد (۹)
ولی مباد کہ افتد چو من کسی تنہا
در این چنین نفسی از دیار و از احباب (۱۰)

اسی طرح مدرسہ فیروز شاہی کے مشہور استاد مولانا جلال الدین رومی سے دہلی میں مستفید ہونے کے لئے اُسے دور سے آنے میں صحرا اور پہاڑ سے گزرنے پڑا۔ اس طرح کی دوری سے مراد دہلی سے دور ہندوستان ہی میں کوئی جگہ بھی ہو سکتی ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ ایرانی رہا ہو جو ہندوستان میں آکر مقیم ہو گیا ہو۔ ہندوستان میں اسکی رہائش کے بارے میں بھی دیوان سے کچھ پتہ نہیں چلتا۔ اس کے لئے پھر ہمیں خارجی شواہد پر سہارا لینا پڑتا ہے جو اس سلسلے میں بھی مختلف ہیں کچھ اُسے کڑھ کا باشندہ قرار دیتے ہیں اور کچھ حضرات اُسے گجراتی لکھتے ہیں۔ چونکہ گجرات میں بھی ایک جگہ کا نام "کری" ہے لہذا کم از کم پروفیسر شیرانی (۱۱) کی رائے میں یقینی طور پر نہیں تو امکانی طور پر تو مطہر کی جائے رہائش "کری" ہو ہی سکتی ہے۔ مگر اندرونی اور بیرونی شواہد کی بنا پر ہمیں بھی فیصلہ کرنا پڑے گا کہ مطہر کڑھ میں مشرقی علاقے میں رہتا تھا۔ اس کے مدوحین میں ملک الشرق خطاب رکھنے والے متعدد اشخاص پائے جاتے ہیں جیسے ملک الشرق ملک عین الملک، ملک الشرق ملک حسام الدین، ملک الشرق ملک علاؤالدین اور ملک الشرق ملک نظام الملک وغیرہ۔ ان باتوں سے اس کا زیادہ تعلق مشرق ہی سے معلوم ہوتا ہے۔

خاندانِ حالات:

اسکے آباؤ اجداد کے بارے میں بھی ہمیں علم نہیں ہے۔ البتہ دیوان سے پتہ چلتا ہے کہ اس کا خاندان بہت بڑا تھا چنانچہ خود کہتا ہے۔

ترا خویش و فرزند و خیل و تبار
فزون از هزارند گر بشمری

اسکا خاندان خوشحال تھا اور خاندان کے بعض افراد اونچے عہدوں پر فائز تھے۔

مثلاً:

من ہم نشین شام و ہم ہم نژاد خان
من ہمدم امیرم و ہم همسر وزیر

اسکے والد تغلقوں کے شاہی دربار سے متعلق معلوم ہوتے ہیں جیسا کہ اس شعر سے پتہ چلتا ہے۔

مظہر بندہ کمتر کہ میراثِ پدر دارد
درین درگہ دعا گوئی درین حضرت ثناخوانی

اس شعر سے بھی اس کا ہندوستانی ہونا ثابت ہوتا ہے۔

دربار شاہی سے تعلق:

اسکے ابتدائی قصائد میں سے وہ قصیدہ ہے جو ملک عین الملک کی تعریف میں ہے اور اسطرح شروع ہوتا ہے:-

چون برآورد شہنشاہِ فلکِ رایتِ نور
شد طرازِ علمش طلعتِ شعری عبور

یہ نظم اس وقت لکھی گئی جب عین الملک مشرقی علاقے میں

گورنر تھا جیسا کہ یہ شعر شاہد ہے:-

لیک چون مدت حرمانست هنوزم باقی
بود والا ملک الشرق سوی غازی پور

اس سے پتہ چلتا ہے کہ عین الملک محمد بن تغلق شاہ کے دور میں اس علاقے کا گورنر مقرر ہوا۔ نیز یہ کہ مظہر کی شاعری کی شہرت محمد بن تغلق کے دور میں ہی ہو گئی تھی مگر اسکے دربار سے وابستگی کا ثبوت نہیں ملتا۔

تختِ دہلی پر فیروز شاہ کے متمکن ہونے کے بعد مظہر نے اپنا تعارف کراتے ہوئے اسکے مدح میں قصائد لکھنے شروع کئے اور شاعر کی حیثیت سے دربار سے وابستگی کی آرزو ظاہر کی۔ کچھ ابتدائی اشعار اسطرح ہیں:-

عہدی چنین مبارک و ملکی چنین لطیف
شاہی چنین کریم و ملوکان چنین مشاب
برخیز این قصیدہ ہم امروز کن تمام
فردا برو بحضرت سلطان کامیاب
فیروز شہ کہ رو بر و غا ہر غلام او
صد چون سکندرست و دودچون فراسیاب

کئی قصائد میں اس کا ذکر ملتا ہے۔ آخر عین الملک کی سفارش پر شاہی دربار سے تعلق قائم ہو جاتا ہے۔

فیروز شاہ اور اسکے خواص کے علاوہ شاعر نے علما و فضلا اور مشائخ صوفیہ کی شان میں بھی قصائد لکھے ہیں۔

سطح کے آخری ایام:

مظہر کے آخری دنوں کے بارے میں داخلی شواہد کے علاوہ ہمارے پاس معلومات نہیں ہیں۔ ملک حسام الدین کی مدح میں ہمیں ۷۷۰ ہجری کا ذکر ملتا ہے۔

نرا بہ ہفصد و ہفتاد ہجر مدتِ عمر
 جو عمرِ نوح نبی باد نہصد و پنجاہ
 آگے چلکر سلطان ناصرالدین محمد شاہ کی مدح میں ایک قصیدے
 میں ۷۸۹ ھ میں مظہر نے اپنی عمر ۷۳ سال بتائی ہے جہاں ان الفاظ
 میں اپنا حال بیان کرتا ہے:-

من ہم چو دیدم اینکہ چو ہفتاد وسہ گذشت
 عمر و فلک بر اینست کہ ہشتم دوتا کند
 اپنا و اقربا و تبار و تبع ہنوز
 میخواستم برنج و تعب مبتلا کند
 درخواستم ز شاہ چو دیہی کہ شہ مرا
 داد این عطا برحمت اولاد را کند
 و این خستہ با فراغ نشیند بگوشہ ای
 حمد خدای گوید و شہ را دعا کند

شخصیت اور کارنامے:

اہل تاریخ و تذکرہ شاعر کی شخصیت اور کارناموں کے بارے میں
 مندرجہ ذیل اطلاعات فراہم کرتے ہیں:

اخبار الاخبار: "مولانا مظہر کڑہ کا ان ہمعصر علماء میں شمار
 ہے جنہوں نے شیخ نصیرالدین محمود سے بیعت کی۔ وہ علم و فضل اور
 نصاحت و بلاغت میں اپنی مثال آپ تھا۔ شیخ کی اسپر خصوصی توجہ
 تھی شیخ کی مدح میں اس کا قصیدہ بھی ہے۔

تذکرہ مصنفین دہلی: "مولانا مظہر سلطان فیروز کا شاعر بلکہ
 اس سے بھی بڑھ کر تھا۔ اس کے اشعار فصاحت و بلاغت سے خالی نہیں
 ہیں۔"

منتخب التواریخ بدایونی: "(فیروز شاہ کے ہمعصر شعرا اور

احوال الشعرا (بتخانہ) » مطہر انتہائی خوش بیان اور شیرین طرز ہے۔ تاریخوں اور تذکروں میں مجھے اس کا نام نہیں ملا۔ مولانا محمد صوفی مازندرانی مرتب ”بتخانہ“ کو اس کا کلام خستہ حالت میں دہلی کی پرانی تحریر میں لکھا ملا۔ بغور مطالعہ کے بعد اسکی نقاد طبیعت کو پسند آیا۔ اسکے اشعار آسان اور بے تکلف ہیں۔ اس کا کلام ظاہر کرتا ہے کہ علوم و فنون میں ماهر تھا اور اسکے باپ دادا اعلیٰ سرکاری عہدوں پر تھے۔»

عرفات العاشقین: "مولانا مظہر اپنے زمانے کے فضلا اور پختہ کلام شعرا میں سے ہیں۔۔۔ اسکی طبیعت موزوں ہے اور اشعار سلیس اور ہموار ہیں۔ میں نے اسکے تقریباً آٹھ ہزار شعر دیکھے۔"

مجمع النفائس: "مولانا مظہر گجراتی اپنے زمانے کا فاضل اور پختہ کلام شاعر ہے۔۔۔۔۔ بہر حال اسکی طبیعت میں روانی تھی۔"

مخزن الغرائب: "قادر الكلام شاعر ہے۔"

صبح گلشن: "اسکے علم و فضل کا جوہر آزمودہ اور نظم و نثر کی نقد کھری اور خالص ہے۔ وہ شیخ نصیرالدین محمود چراغ دہلی قدس سرہ کا مرید اور سلطان فیروز شاہ کا مقرب بارگاہ تھا۔ ناظم تبریزی نے اسکو شیریں زبان اور ٹکین بیان شاعر لکھا ہے۔"

نزہۃ الخواطر: "قاضی مظہر الدین گڑھ - شیخ مظہر الدین حنفی
کڑری فاضل، صوفی مشہور علما و فضلا اور جید شعراء میں سے تھے۔

اسکے اشعار بہترین اور روان ہیں۔ فیروز شاہ کا ندیم اور مقرب تھا۔"

مجمع الفصحا: "مظہر ہندی قاضی اگرہ اور باخبر شخص ہے۔"

تاریخ محمدی: "ختم الشعرا مولانا مظہر جو بلاغت و سلاست میں بے نظیر تھا اس پیر با سعادت (شیخ نصیرالدین محمود) سے مریدی کا رشتہ رکھتا تھا اور اسکی (شیخ با طفا کی) مدح میں ایک بلیغ اور روشن قصیدہ لکھا اور بیعت کے وقت اس پیر با سعادت کے سامنے پڑھا اور گوناگوں عنایتوں سے مخصوص ہوا۔ قصیدہ مذکور انتہائی لمبا ہے مختصر کر کے اس تاریخ میں لایا گیا ہے تاکہ قارئین کو نفع ہو۔" «ختم الشعرا مولانا مظہر نے اس مردِ خدا شیخ باصفا کے مرثیہ کے بارے میں ایک طویل اور روشن قصیدہ لکھا ہے۔ مختصر کر کے اس تاریخ میں درج کیا گیا ہے۔"

"ختم الشعرا مولانا مظہر نے اس بندہ پرور بادشاہ (فیروز شاہ) کی مدح میں ایک بلیغ و طویل قصیدہ کہا ہے اور ابتدائے جلوس سے دارالحکومت دہلی پہنچنے تک شاہی جھنڈوں کی پوری کیفیت و شرح اسمیں درج کی ہے۔ اسمیں سے چند ابیات مختصر کر کے...."

"ختم الشعرا مولانا مظہر سب سے زیادہ قرب اور اختصاص رکھتا تھا اور تشریفات و انعامات سے مخصوص و ممتاز ہوتا تھا چنانچہ مولانای مذکور کا اکثر دیوان اس بادشاہ کی تعریفوں سے بھر ہوا اور اس پسندیدہ نشانوں والے بادشاہ کی کیفیت جسکی پوری تفصیل ہے مولانای مذکور کے چند اشعار میں، جو اس زبردست حکومت کے لیے دعا کے طور پر ہیں، مختصراً بیان کی گئی ہے۔"

مولانا مظہر کی اعلیٰ شخصیت اور علمیت سے متعلق محمد بن قرام بلخی الکرنی جیسے دانشمند کی چشم دید شہادت موجود ہے جس نے اپنی مشہور تصانیف "شرح مخزن الاسرار" اور "بحر الفضائل" (فارسی

کی (فرہنگ) ۷۹۵ اور ۸۳۷ ھ کے دوران تیار کیں۔ اس نے مولانا مطہر کے مندرجہ ذیل شعر کا حوالہ اپنی فرہنگ میں اس طرح دیا ہے »افضل العصر مولانا مطہر فرماید:

در سخاوت بکردگان ماند
بدھد زود و زود بستاند

”فرہنگِ جہانگیری“ اور ”انجمن آرای ناصری“ میں بعض الفاظ کی تشریح کیلئے مطہر کے اشعار کو دلیل بنایا گیا ہے جو فارسی زبان پر شاعر کی استادی کا ثبوت ہے۔

جدید مقالہ نگار (جنکے نام اس مقالہ کے شروع میں درج ہیں) بھی شاعر کے قابلِ تحسین اوصاف کے قائل ہیں اور انہوں نے موصوف کے کمالات پر خراج عقیدت پیش کیا ہے۔

مطہر نے عربی اشعار بھی لکھے ہیں جو دیوان میں دیکھے جاسکتے ہیں مگر غیر عربی دان کاتبوں کی غلطی سے پوری طرح خواندنی نہیں ہیں۔ یہ اسکی عربی زبان پر قدرت کا ثبوت ہیں۔ عربی؛ فارسی کے اسکے کلام سے بھی مختلف علوم و فنون میں اسکی مہارت ظاہر ہے۔ اسی طرح جابجا عربی و فارسی کے مشہور شعرا و ادباء اور حکیموں و فلسفیوں اور مستند و معرکۃ الآراء کتب کا ذکر اسکی قابلیت و لیاقت کی دلیلیں ہیں۔

دیوانِ مطہر کی تاریخ و ثقافتی اہمیت

جیسا کہ خارجی و داخلی شواہد سے ثابت ہوا ہے مطہر کزہ (الہ آباد) کا رہنے والا تھا۔ تغلقوں خصوصاً فیروز شاہ تغلق (۷۵۲-۷۹۰) سے اس کا خاص تعلق تھا۔ اُسکے دیوان کا ابھی تک مکمل نسخہ نہیں مل سکا مگر ناقص مخطوطات کے علاوہ معاصر اور بعد کی تصانیف سے اسکے تقریباً چھ ہزار اشعار جمع کئے گئے ہیں۔ بعض تذکرہ نگاروں نے اسکے

اشعار بیس ہزار تک لکھے ہیں۔ شاعر کے ہمعصر اور «شرح مخزن اسرار» (۱۲) و «بحر الفضائل» (۱۳) کے مصنف محمد بن قوام نے اُسے «افضل العصر» کا خطاب دیا ہے۔ «تاریخ محمدی» (۱۴) میں محمد بہامد خانی نے ہمارے شاعر کو «ختم الشعرا مولانا مظہر» کے القاب سے جا بجا یاد کیا ہے۔ قرائن سے اندازہ ہوتا ہے کہ اسکی تاریخ پیدائش اور تاریخ وفات ۱۶ھ اور ۹۶ھ ہیں۔ آئندہ صفحات میں دیوانِ مظہر کی علمی، ثقافتی اور تاریخی اہمیت کو بیان کیا گیا ہے۔ اور حسبِ موقع اشعار پیش کئے گئے ہیں۔ مظہر کو ایک طرف تو فیروز شاہ تغلق کا مقرب اور درباری شاعر ہونے کا شرف حاصل تھا اور دوسری طرف حضرت نظام الدین اولیاء (رح) کے جلیل القدر خلیفہ خواجہ نصیرالدین محنود چراغ دہلی کی خصوصی توجہ اور نسبتِ بیعت حاصل تھی۔ دیوان میں زیادہ تر قصائد اور بند شامل ہیں۔ جن میں فیروز شاہ تغلق، ناصرالدین محمد شاہ تغلق ان کے امراء و خواص جیسے ملک الشرق ملک عین الملک ماہرو، ملک الشرق ملک حسام الدین، ملک شمس الدین سلیمان بن مروان شاہ، ملکزادہ حاجی سیف الدین، ملکزادہ اختیارالدین، ملک الشرق ملک علاؤالدین، ملک الشرق ملک نظام الملک، ملک سعد بن سلیمان، ملک علی، شمس الحق ایرانشاہ، خواجہ حاجی، خواجہ ضیاء الدین، خواجہ محمود، میر یوسف اور ادباء و شعرا و علماء و مشائخ جیسے استاد جمال الدین استاجی (۱۵)، مولانا جلال الدین رومی (پرنسپل فیروز شاہی کالج)، خواجہ نصیرالدین محنود، انکے بھانجے شیخ زین الدین اور صدرالشیوخ خواجہ شمس الدین وغیرہ کی مدح کی گئی ہے۔

بد قسمتی سے دیوان کا ایک حصہ دستیاب نہیں ہو سکا۔ مگر جتنا موجود ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ مظہر محض شاعر ہی نہیں تھا بلکہ وہ اپنے تہذیب و پیش کے حالات و واقعات سے پوری طرح باخبر تھا لہذا اسکے کلام سے اس دور کے سیاسی و سماجی حالات کا مطالعہ اور ثقافتی و تاریخی

نقطہ نظر سے اسکے دیوان کا جائزہ مستحسن اور مفید معلومات کا ذریعہ ہے۔

دیوان میں ایسے متعدد تاریخی واقعات ملتے ہیں جنکی تائید معاصر یا بعد کی تواریخ سے بھی ہوتی ہے۔ مثلاً:-

۱. ابتدا میں عین الملک دہلی دربار میں ممتاز عہدہ پر فائز تھا مگر بعد میں وزیراعظم خانبجھان اور اسکے درمیان کشیدگی کی بنا پر اُسے معطل کر دیا گیا۔ تعطل کی مختصر مدت میں عین الملک بادشاہ کی خدمت میں حاضر نہیں ہوا۔ بہر حال عین الملک کو بحالی کے بعد خانبجھان کی ماتحتی سے ہٹا کر ملتان کا گورنر بنا دیا گیا (۱۶)۔ اپنے مدوح کی بحالی پر شاعر کی خوشی فطری چیز تھی لہذا اس کا اظہار اشعار میں اسطرح کیا ہے۔

حمد حق را کہ رسید آنچه مراد دل ماست
و آنچه از حضرت حق جانِ مُحبانِ می خواست
خاک در چشم بدان کردہ بکام دل دوست
آفتابِ علمش عرصہ عالم آراست
باز در مستندِ شاہی بسعدت بنشست
باز آوازِ طرب غلغلہ در عالم خاست
الحق آن مقدمِ میمون چہ مبارک عیدست
وین سحرگاہِ منور کہ ہمایون چو ہماست
روزِ شادی و خوشی وقتِ سماع و طریست
نوبتِ نوش و نشاطست و گہ نشوونماست
ملک الشرق فلک قدر ملک عین الملک
کافتابِ کرم و سایہ الطافِ خداست (۱۷)

۲. سلطان فیروز شاہ تغلق تاریخ میں عظیم معمار کی حیثیت سے مشہور ہے۔ اس نے بہت سی عمارتیں بنوائیں، نہریں کھدوائیں، بہت سی

شہر بسائے۔ دیوان کے بہت سے اشعار سے تعمیرات اور شہروں کی آبادی کا پتہ چلتا ہے۔ مثلاً ذیل کے اشعار ملاحظہ ہوں:-

فیروز شہ کہ خاطر فرخندہ رای او
حکمت شعار ساخت و شریعت دثار کرد
چندان رباط و مدرسہ و خانقاہ ساخت
چندان سرائے و مسجد و حوض و حصار کرد
کز آب سند تا درِ دہلی ہمہ دیار
از باغ و کشت جنت و دارالقرار کرد
شہری دگر چو خلد برین برکنار جون
آباد ہم بنام شہ نامدار کرد (۱۸)

اشعار مذکورہ میں شریعت کو اپنا قانون بنانے اور جابجا مدرسے، خانقاہیں، مسجدیں، سرائے، مسافر خانے، حوض، قلعے بنوانے کا ذکر ہے۔ نیز یہ کہ دریائے سندھ سے دہلی تک باغات اور کھیتوں کا بیان ہے۔ آخری بیت میں دریائے جمنا کے کنارے شہر فیروز آباد کے بسائے کا ذکر ہے۔ اور مندرجہ ذیل شہر اسلام آباد کی آبادی کی طرف اشارہ کرتے ہیں:-

جبنا باغ ارم بقعہ اسلام آباد
کہ بر اسلام بنا کردن او میمون باد
خاصہ بر ذات خداوند ملک عین الملک
کہ بیاراست جہان را از دو نفس دانش و داد (۱۹)

دوسرے شعر میں اسلام آباد سے عین الملک کی نسبت ثابت ہے۔

فیروز آباد

جبنا شہر گزین حضرت فیروز آباد
کہ درو جوی خلودست بناھا بغداد
ہر طرف طرفہ عمارت ارم ذات عماد
ہر سوی نزہت صحرا و تماشای سواد

لشکر آسودہ، رعیت خوش و بازاری شاد
 اینک آن شہر گر انصافِ سخن خواہی داد
 کو بگو در ہمہ آفاق کسی دارد یاد
 اینچنین جنتی آراستہ بر آبِ روان (۲۰)
 اینچنین شہرِ نکو در ہمہ آفاق کجاست
 و اینچنین قصر ز شاہانِ جہانگیر کراست
 کابِ او آبِ حیاتست و ہوا جان افزاست
 آن نم چشمہٴ خضرِوان دم عیسی بدعاست (۲۱)

فیروزآباد کی تاسیس کے بارے میں تاریخ فیروز شاہی میں شمس
 سراج عقیق کی معاصر شہادت اسطرح ہے: «دہلی کے قرب و جوار
 میں.... دریای جمنا کے کنارے موضع کاوین کی زمین منتخب کی گئی
 اور شہر فیروزآباد کی بنیاد لکھنوتی کیلئے دوبارہ روانہ ہونے سے پہلے
 پڑی» (۲۲)

قصرِ شہنشاہی

قصری درو چو ماہ برآورد و چون نجوم
 برگرد خانہای ملوکِ کبار کرد (۲۳)
 یارب این قصر چہ قصرست کہ دل بربودست
 و این چہ جایست کزو راحتِ جان افزودست
 قصر گر اینست عماراتِ جہان بیہودست
 وانکہ کردست جز این یاد ہوا پیمودست
 چرخ بر منظرِ او نقطۂ نیل اندودست
 تابگردش نرسد چشمِ رخی از دوران (۲۴)

ان اشعار میں شاہی محل کو عالم میں بے نظیر اور چاند کی طرح
 بتایا ہے جس کے ارد گرد اُمراء و وزراء کے گہر ستاروں کی طرح ہیں۔ آئندہ

شعروں میں محل کے گنبد کی خوبصورتی، نقش و نگار، آسمان کی طرح اسکی بلندی، درودیوار اور جنت کی طرح باغ و بہار کا نقشہ کھینچا ہے:-

قُبَّہٴ قَصْرِ

قُبَّہٴ قَصْرِ ہمایونِ شہ شیر شکار
کہ بطنینت چو بہشتست بزیئت چو بہار
آسمانی ز نجوم ست پراز نقش و نگار
بوستانی ز ریاحین است پراز مشکِ تثار
قصرِ ہمدان و ارمِ صحنِ وی وُصفہ بار
طاقِ کسریش در و سدِ سکندر دیوار
لاجوردش ز سپہرست و سپیدہ ز اشجار
آبِ زر ریختہ بر چشمہ خورشید روان (۲۵)

مسجد جامع

یحییٰ بن احمد کی تاریخ مبارکشاہی میں فیروز شاہی جامع مسجد اور مدرسہ کا ذکر اسطرح آتا ہے:- «اُسی سال (یعنی ۷۵۳ ہجری) کوشک کے پاس جامع مسجد اور حوضِ خاص پر مدرسہ تعمیر کیا»۔
مظہر نے اس بلند، بے نظیر، بہترین سنگ مرمر سے بنی ہوئی اور طاقتوں سے بھری ہوئی جامع کا یوں نقشہ کھینچا ہے:-

مسجدِ جامع او بستہ ز جوزاست نطق
طاق در طاق یکی عالم و در عالم طاق
بر سماکین سر و بر سمکُ الارض ساق
خود چنان جای ندیدست کسی در آفاق
نہ در اطرافِ خراسان نہ در اقصای عراق
نہ در اقلیمِ خطا و نہ حدودِ خفجات

ہمہ از سنگِ رخام ست روشہا و رواق
ہمہ از مرمر صافی ست ستون بر اطلاق
طاقبایش ہمہ عالی و طبقہای براق
منبرش نادر و محراب عجیب الالوان (۲۶)

رصد گاہ

شمس سراج غنیف نے رصدگاہ کا ذکر یوں کیا ہے:- «ان نادرات
میں سے ایک طاس گھڑیالہ تھا۔ جب سلطان فیروز شاہ ٹھٹھہ کی مہم سے
واپس دہلی شہر میں آیا.... طاس گھڑیالہ کو قائم کرنے کیلئے غور و
خوض کی نشست رکھی۔ اُسی میں حضرت شاہ فیروز اور دربار کے
نجومیوں کو کئی دن ہو گئے.... اور اس طاس گھڑیالہ کو شہر فیروز آباد
کے شاہی دربار پر لگا دیا تھا۔ (۲۷) مطہر نے مندرجہ ذیل شعروں میں
بتایا ہے کہ تاریک راتوں اور ابر کے دنوں میں غماز و روزہ کے اوقات جاننے
کے لئے پہلک کی سہولت کے پیش نظر ایک بہت بڑی گھڑی شاہی عمارت
کی بلندی پر نصب کی گئی۔ اشعار ملاحظہ ہوں:-

طاسی برای معرفتِ وقت و ساعتش
ترتیب بر بلندی ایوان بکار کرد

روشن بروزِ ابر و بد شیبای تار کرد (۲۸)

سنارہ زوین

آسمان سای ستونیست ز یک پارہ سنگ
گاؤ دُم رفتہ ز بنیاد پھن بالا تنگ
پا بتعریٰ سری سر بسرِ ہفت اورنگ
زیر و بالاش ہم از زرطلی آتش رنگ
می نماید چو یکی کوہ زر از صد فرسنگ
ہمچو خورشید کہ در صبح برون تازد خنگ

نبرد مرغ در اوجش نہ عقاب و نہ گلنگ
نرسد تیر بہ نیمش نہ خطائی نہ خدنگ (۲۹)

عفیف کے بیان سے اسکی اسطرح تائید ہوتی ہے:- «جب سلطان فیروز شاہ.... ٹھٹھہ کی مہم سے دہلی شہر میں آیا... مصلحتِ خداوندی سے دہلی کے اطراف میں دو سنگین منارے تھے ایک تو پہاڑ کے دامن میں (شقِ سالورہ و خضرآباد کے) گاؤں توڑہ کی حد میں تھا اور دوسرا منارہ قصبہ میرٹھ کے قرب و جوار میں.... ایک کو فیروزآباد کے محل کے اندر جمعہ مسجد کے قریب نصب کر دیا اور منارہ زرین نام رکھا اور دوسرے کو بڑی محنت اور حکمتوں سے شکار کے محل میں لگا دیا.» (۳۰)

مدرسہ شاہی

حوضِ خاص کے جنوبی کنارے پر (جہاں تغلق جنگ جیت کر بر سرِ اقتدار آئے) فیروز شاہ نے ۵۳ھ/۱۳۵۲ع میں ایک عظیم الشان مدرسہ تعمیر کیا جو راجدھانی (دہلی) کی انتہائی محیرِ العقول اور رعب دار عمارتوں میں سے تھا۔ بقول برنی «اسکے کروفر، تعمیری تناسب اور خوشگوار فضا نے اسے اس قدر نادرہ روزگار بنا دیا تھا کہ اگر سنمار کے خورنق اور کسری کے محل پر برتری کا دعویٰ کرتا تو حق بجانب تھا۔ اسکی تعلیمی شہرت اسقدر عام ہوئی کہ اطرافِ ملک سے لوگوں کا اڑدھام ہو گیا۔ مظہر اپنے دوست کے جذبات کی اسطرح ترجمانی کرتا ہے:-

گفت الحق چو چنین است چہ دولت بہ از آن
کہ روم با تو بہم زانکہ من از سرو چہار
صفتِ حضرتِ دہلی و قاشا گدِ شہر
رونقِ قصرِ ہمایون و عماراتِ حصار
سالہاشد ز کسان میشنوم اندر گوش
آرزوہاست کہ از چشم ببینم یکبار (۳۱)

محل کے گنبد اور مدرسے کے بارے میں یوں نقشہ کشی کرتا

ہے:-

راستی چونکہ بدیدم ہمہ آن ساحتِ صحن
وان سرگنبد و آن چشمہ روشن بکنار
قبہ قصر چوماہی و کواکب برگرد
صوفیان و خدم و سائر خلق دوآر
گفت اینست مگر روضہ رضوان کہ درو
روح و ریحان بہشت است و دم دارِ قرار
گفتم اینست هنوز اول بیت المعمور
باش تا جنتِ فردوس ببینی و انہار
اندر آی ز درِ مدرسہ شاہِ جہان
آسمانی نگری تازہ جہانی ز انوار
بینی آنجا کہ درین عمر ندیدست کسی
آنچنان جای نہ در گوش شنیدہ اخبار
نہ چنان جای بہ ہمدان نہ خورنق نہ سدید
نہ چنان نقش بہ روم و نہ بچین نہ بلغار (۳۲)

» فیروز شاہی حکومت اسکی خبر گیری اور قیام کیلئے دل کھول کر
خرچ کرتی تھی۔ پرانی دہلی کے بہت سے باشندوں نے اپنے پرانے گھر
چھوڑ کر مدرسے کے پاس نئے گھر بنا لئے۔ تھوڑے ہی دنوں میں حوضِ
خاص کے کناروں پر مدرسہ کا قصبہ وجود میں آگیا جو بعد میں چودھویں
صدی میں علمی سرگرمی اور چھل پھل کا مرکز بن گیا۔

فیروز شاہی مدرسہ ایک دو منزلہ عمارت تھی جسکے محرابی
دالان اور کھڑکیاں حوض کی جانب ابھری ہوئی تھیں۔ اس کا سامنے کا
حصہ ہندی ستونوں اور اسلامی محرابوں کا حسین امتزاج پیش کرتا تھا۔
ھر داخل ہونے والا دروازہ میں قدم رکھتے ہی اپنے آپکو پرہار باغ میں

پاتا تھا جہاں ہر طرف روشیں اور راستے کھلے ہوئے خوشنما پھولوں سے مزین ہوں اور پھلوں کے لدے ہوئے درختوں پر خوش آواز پرندے چھچھا رہے ہوں۔ اس مدرسے میں تھوڑی دیر ٹھہرنا آنکھوں کیلئے طراوت اور دماغ کیلئے ضیافت کا سامان تھا۔» (۳۳)

مطہر نے دارالسلطنت (دہلی) اور مدرسہ وغیرہ کی اس طرح منظر کشی کی ہے:-

شہر آراستہ دیدیم چو فردوسِ برین
کوثری در تہ او موجزنان دریا سار
مرغ و ماغ و بط و سرخاب دران صحنِ کبود
فوج در فوج روان گشتہ چو صنفای سوار
باد بر آب زره ساختہ و بلبلہ خود
ماہیان تیغ زن و باخہ شدہ اسپردار
راست چون لشکرِ ترکان میان لبِ رود
ساحل آب گرفتہ سپہِ بوتیمار
اول از در کہ درون رفت دران فرخ جای
عرصہ ای دید چو صحرائِ بہشتی ہموار
صحنِ او روح فزا ساحتِ او جان پرور
خاکِ او مشکِ فشان نکہتِ او عنبر بار
سبزہ و سنبل و ریحان و گل و لالہ درو
رستہ و آراستہ چندانک کند چشمِ توکار
نار و نارنج و ترنج و بہ و سیب و انگور
در رسانیدہ درو میوہ امسال بیار
بلبلانِ نغمہ سرایندہ ز ہر سوی گوئی
چنگ دارند بچنگ اندرو نی در منقار

اس باغ میں دس گیارہ فٹ اونچا ایک چبوترہ تھا جسکی لمبائی

در چوژائی چالیس ہاتھ تھی اور چہت گنبد دار تھی۔ مطہر نے اپنے
تاثرات کو اس طرح منظوم کیا ہے:-

واندران باغ یکی فرش بیالای دو مرد
طول و پیناش ز ہر سوی چہل رش بشمار
قبہ ای بر سرش افراشته تا طارم ماہ
کہ چو خورشید درو خیرہ ہمی شد دیدار
بام و برجش بزر آراستہ چون روی عروس
در و دیوار جلا دادہ بطلق آئینہ وار
قصرِ مانیش رف و باغی ارم ساحتِ صحن
طاق کسریش در و سد سکندر دیوار
سطح او را ز رخ روشن جزا شنکرف
ستف او را ز پر سبز ملائک زنگار
چونہ و سنگ جدارش ہمہ قلعی و رخام
تختہ و چوب درش صندل چین عود قمار

اس وسیع اور مرتب و منظم باغ کے بیچوں بیچ مدرسہ کی کشادہ
عمارت واقع تھی جسکی دیواروں پر ابرق اور طلق کی چکنی اور چمکدار
پالش تھی اور ملمع کاری کیوجہ سے انسانی جسم کا عکس پڑتا تھا
گنبدوں اور اونچی ہموار جگہوں پر فیاضی کیساتھ سنہرا روغن کیا گیا
تھا۔ جب اس بلند اور عظیم عمارت کا عکس حوضِ خاص کے پانی کی
پرسکون اور شفاف سطح پر پڑتا تھا تو قماشائیوں کی آنکھیں خیرہ ہو جاتی
تھیں۔ درس کے بہت سارے ہالوں کے علاوہ چار دیواری کے اندر ہی
معلمین و متعلمین کے لئے قیامگاہیں تھیں، آنے جانے والوں کے لیے
مہمان خانے تھے، کشادہ مسجد تھی، آئمہ و مؤذنین کیلئے کمرے تھے،
دینی اعمال، عبادات و مراقبہ میں منہمک رہنے والوں کیلئے حجرے تھے۔
مدرسے کے ہر کونے میں شیراز، بمن و دمشق کے آرام دہ قالین بچھ

ہوئے تھے۔ مظہر لکھتا ہے:-

وز بساطِ یمن و مفرشِ شیراز و دمشق
ہمہ آراستہ بیرون و درونش چو نگار

جب مظہر کے دوست نے حیرت سے اس جگہ کے بارے میں پوچھا
تو اس نے ایک ایک چیز سے اُسے اس طرح واقف کیا:-

چون نظر کرد در این گنبدِ گردونِ فرسای
رنگِ برگشت ز رویش چو پری دیدہ صغار
گفت این جای چہ جایست بدین زینت و زب
باز این باغ چہ باغیست ز انواعِ ثمار
گفتم این مدرسه و باغِ شہنشاہِ جہانست
اندرونِ آی کہ یک حسنِ ببینی بہ ہزار
چون درآمد ز درش دید درانِ جنتِ خلد
قاصدانِ صفِ زدہ ہر سوی ملائکِ کردار

جیسا کہ ایک اعلیٰ تعلیمی ادارے سے توقع تھی فیروز شاہی
مدرسہ کے مدرسین میں بڑے بڑے علماء شامل تھے۔ جو اپنے اپنے
مخصوص مضامین میں امتیازی شان رکھتے تھے:-

عالمانِ عربی لفظ و عراقی دانش
ہمہ درجہ شامی و بمصری دستار
ہر یکی نادرۂ دہر در انواعِ ہنر
ہر یکی واسطۂ عقل در اطرافِ دیار
در فقاہتِ بیخارا و سمرقند نشان
در بلاغتِ بحجاز و یمن مجد و مُشار

ادارہ کا پرنسپل مولانا جلال الدین رومی اپنے زمانے کا مانا ہوا
عالم تھا۔ معاصر مصنفین اس مدرسہ کا مفصل نصابِ تعلیم نہیں دیتے۔
بہر حال برنی نے تفسیر، حدیث اور فقہ کا خاص طور پر ذکر کیا ہے۔

اساتذہ مدرسہ بقولِ مطہر، شامی جہ اور مصری دستار پہنتے تھے۔ قرونِ وسطیٰ میں متعلمین و معلمین کا باہمی قرب و اختلاط تعلیم و تدریس کا جزو لازم سمجھا جاتا تھا اور فیروز شاہی مدرسہ نے ان صحت مند روایات کو مؤثر انداز میں برقرار رکھا۔

درس کے کمرے طلبہ وغیر طلبہ، مقیمین و واردین سب کیلئے یکساں طور پر کھلے ہوئے تھے۔ مطہر نے اپنے دوست کے ہمراہ مولانا جلال الدین کے درس میں شرکت کی چنانچہ کہتا ہے:-
 پس نشستیم و ز گفتارش انواع علوم
 اخذ کردیم ز تفسیر و اصول و اخبار

ازمنہ وسطیٰ کے اسلامی طرز تعلیم میں اساتذہ کی نگرانی میر طلبہ کی باہمی بحث و تکرار پر بڑا زور دیا جاتا تھا تاکہ انکی ذہنی صلاحیتوں میں جلا اور نکھار آجائے۔ فیروز شاہی مدرسہ نے اس اہم طرزِ تعلیم کو ذرا بھی فراموش نہیں کیا۔ چنانچہ جب مطہر نے مدرسے میں گشت کیا تو طلبہ علمی مباحثہ میں مشغول تھے:-

ہمچنان یکدگر از طالبعلمان ہر سوی
 بر فلک بردہ صدا از غلغل و بحث و تکرار

حکومت فیاضی کینساتھ اساتذہ و طلبہ کے اخراجات برداشت کرتی تھی۔ ہوسٹل میں رہنے والوں کیلئے شاہی پیمانے پر انتظامات ہوتے تھے۔ اشعارِ ذیل میں دسترخوان پر انواع و اقسام کے ماکولات و مشروبات کا ذکر ہے:-

آسمان رنگ بیاراست زنان مایہ ای
 کاسہ و صحن درو ہمچو کواکب بکنار
 ہمہ دراج و کبوتر بچہ و کبک و کلنگ
 ماہی و مرغِ مُسن برہ کوہ وقار

ناردان و شکرو لوزو نوافج در وی
زعفران صندل و مشک و همه چیز از ابزار

ترشہ ملا کر انار کا شربت دسترخوان پر پلایا جاتا تھا۔ کھانے کے بعد سونے چاندی کی پلیٹوں میں پان لائے جاتے تھے۔ اب ذرا مطہر کے الفاظ میں پان کی تعریف سنئے:-

برگ داران شدہ در دادن تببول دوان
برگ دانہای زر و سیم گرفته بکنار
بیرھا چون گل صد برگ چو گل (تازہ و تر)
دوختہ آن گل صد برگ بیک سوزنِ خار
زعفران رنگ و لقد مزہ و عنبر بوی
چرب پھلو و تراندام و ملفط رخسار

شاہی ضیافت کے بعد دعا کا اہتمام تھا:-

دست برداشت ثنا خوان و دعا کرد آغاز
بنوایی کہ دمش بود مگر موسیقار
دولتِ شاہ زمان ہمچو زمان دائم کن
سایہ شاہ جہان بر سر ما قائم دار
نور چشمانِ جہانجوی جوان بختش را
در برش پیرکن و در نظرش برخوردار

مختصر یہ کہ مطہر کا مدرسہ شاہی کا بیان اس دور کے سماجی اور ثقافتی مطالعہ کیلئے مفید معلومات فراہم کرتا ہے قاری آسانی سے عمارات، ظاہری و علمی ماحول، طریقہ تعلیم مثلاً سیمینار سسٹم، کھانے کی انواع و اقسام، ضیافت کی ترتیب اور اساتذہ کے لباس وغیرہ کے بارے میں تفصیلات سمجھ سکتا ہے۔

خانقاہ حضرت نظام الدین اولیا (رح)

خانقاہ کا ماحول اس انداز میں بیان کیا ہے:

بدگر صفہ رسیدیم چو ایوانِ بہشت
عارفان جمع بدیدیم چو اصحابُ الغار
ہمہ ابدال سکندر دل و مہدی سیرت
ہمہ اوتاد مسیحا نفس و خضر شعار
ہمہ را جامہ سیاہ و ہمہ را نامہ سفید
ہمہ را روی ز نور و ہمہ را سینہ ز تار
پیرِ آن ملت سجادہ نشین آزادی
کہ ہمی تافت جبینش چو شمس و اقمار

سجادہ نشین جس سے مطہر نے اپنے دوست کو متعارف کیا
مشہور بزرگ شیخ الاسلام بہاء الدین زکریا ملتانی کے صاحبزادے اور
دہلی کے شیخ الاسلام شیخ صدر الدین تھے۔ ہمارا شاعر انکی اسطرح
تعریف کرتا ہے:-

شیخ الاسلام جہان قطبِ زمان صدر الدین
آنکہ در خلعت او ہست جہان را اقرار
مشرقِ نورِ ازل مشرفِ احکامِ ضمیر
محرمِ کعبہ جان محرمِ سُرُالاسرار
محيِ دینِ حَلَفِ شیخِ بہاءِ الملت
زکریا کہ بدو فخر کند خوش و تبار

تاریخ محمدی کے مطابق مطہر نے ایک طویل و فصیح قصیدہ
لکھا جس میں فیروز شاہ کی تخت نشینی سے لیکر دہلی پہنچنے تک کے
واقعات مفصل بیان کئے۔ غالباً وہ قصیدہ جسکی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔
اسطرح شروع ہوتا ہے۔ اور اسمیں سو شعر ہیں:-

شاہِ زمان کہ روی زمین چون نگار کرد

و ز تیغ بیقزار جهان را قرار کرد

منگولوں سے فیروز شاہ کی لڑائی اور مؤخرالذکر کے وزیر کی بغاوت کا اسطرح ذکر کیا ہے:-

آن شاہ چون بملکت دارالبقا شتافت
نویت سپرد در کف این شاہ بختیار
اول مصافِ رزم کہ بعد از جلوس شد
بودش بخت.... مغلان حرام خوار
چندین بریخت خونِ مغل کز نم زمین
برمی رود هنوز سوی آسان بخار
آمد خبر براہ کہ در شهر فتنہ ای
کرد آن وزیر پیر بد اندیش نابکار
و آن پیر طوف کرده ز دستار در گلو
اندر میان ستادہ سیدہ روی شرمسار

صاح ستہ اور غلط فہمی کا ازالہ

دیوان مطہر کے ذریعے بعض مشکوک تاریخی بیانات کی اصلاح
ہوتی ہے مثلاً عام طور پر تسلیم کیا جاتا ہے کہ کتبِ احادیث خصوصاً
صاح ستہ کو شیخ عبدالحق محدث دہلوی (رح ۱۰۵۲ ھجری/۱۶۳۲
عیسوی) کے زمانے تک یا بقول بعض شیخ ولی اللہ دہلوی (رح ۱۱۷۶
ھجری/۱۷۶۲ عیسوی) کے وقت تک ہندوستان میں لوگ نہیں جانتے تھے
مگر ہم دیکھتے ہیں کہ فیروز شاہی کالج میں "پنج سن" یعنی حدیث
کی پانچ معیاری کتب کا درس دیا جاتا تھا چنانچہ پرنسپل مولانا جلال
الدین رومی کے فضل و کمال کے سلسلے میں ہمیں مطہر کا یہ شعر ملتا
ہے:-

راوی ہفت قرأت سند چارہ علم
شارح پنج سن مفتی مذهب ہر چار

شجرہ مشائخ چشتیہ

ایک طویل قصیدہ میں رسولِ پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے لیکر شیخ رکن الدین رح تک مشائخ چشتیہ کا ذکر ہے۔ اس تاریخی اہمیت کے حامل قصیدہ کی ابتدا یوں ہوتی ہے:-

مجرد شواز دین و دنیا قلندر

کہ راہِ حقیقی است زینِ ہر دو برتر

جشن عید

قصیدہ نمبر ۲۲ جس کا مطلع "مقدمِ عیدِ ما مبارک باد- بردر پادشا مبارک باد" ہے ثقافتی نقطہ نظر سے بہت اہم ہے اس سے دورِ فیروز شاہی کی مختلف رسموں پر روشنی پڑتی ہے۔ طوالت کے خوف سے دو شعر پیش خدمت ہیں:-

ساختن درمیانِ ہر باغی نخلِ طوبیٰ نما مبارکباد

مفرشی از حریر گستردن سبز چون گندنا مبارک باد



حواشی

- ۱- مقالہ دوم، حکایت نمبر ۱۰ از "چهار مقاله" نظامی عروضی شرتندی۔
- ۲- مصنف ۸۳۷ھ میں اس کتاب کی تصنیف میں مصروف تھا (ملاحظہ ہو پروفیسر شیرانی کا مارچ اور اپریل ۱۹۲۹ء کے "مخزن" میں چھپا ہوا مضمون: "ایک قدیم فرهنگ بحر الفضائل"۔
- ۳- اس پر سیر حاصل بحث کے لئے ملاحظہ ہو پروفیسر نذیر احمد کا جنوری ۱۹۶۷ء کے "معارف" میں چھپا ہوا مضمون "ظہور الاسرار"۔
- ۳-۷ دیوانِ مطہر صفحات بالترتیب ۲۹۰، ۱۶۲، ۲۲۵، ۲۰۱
- ۸- عرفاتُ العاشقین، بتخانہ اور مجمع النفائس وغیرہ کے مصنفین کی رائے میں مطہر ایرانی تھا۔ مگر اخبار الاخیار، مُنتخب التواریخ بدایونی اور ید بیضا وغیرہ میں اُسے ہندوستانی لکھا گیا ہے۔
- ۹ تا ۱۰- دیوانِ مطہر، ترتیب و تصحیح عبدالرزاق، صفحات ۶۵-۶۴
- ۱۱- ان کا مضمون مارچ ۱۹۲۹ء کے مخزن (لاہور) میں دیکھیں۔
- ۱۲- "شرح مخزن اسرار" محمد بن قوام بن رستم بدر خزائنہ البلخی الکرنی کی ۷۷۵ھ کی تصنیف ہے۔
- ۱۳- "بحر الفضائل" بھی محمد بن قوام کی تصنیف ہے جو ۸۳۷ھ میں لکھی گئی۔ دیکھئے پروفیسر شیرانی کا مارچ اور اپریل ۱۹۲۹ء کے "مخزن" (لاہور) میں چھپا ہوا مضمون: "ایک قدیم فرهنگ: بحر الفضائل"۔

۱۳- تاریخ محمدی مؤلفہ محمد بہامد خانی کا مخطوطہ برٹش میوزیم میں ہے مگر اس کا روٹو گراف تین جلدوں میں شعبہ تاریخ، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں موجود ہے۔ اس کتاب میں فیروز شاہ تغلق اور شیخ نصیرالدین محمود چراغ دہلی کی شان میں مطہر کے قصائد اور مؤخرالذکر کی وفات پر مرثیہ کے چیدہ چیدہ اشعار ہیں۔

۱۵- پرونیسر نذیر احمد، شعبہ فارسی مسلم یونیورسٹی علیگڑھ نے اپنے ایک مضمون میں استاجی کا ذکر کیا ہے اور اس کا کلام بھی نقل کیا ہے۔

۱۶- دیکھئے تاریخ فیروز شاہی مؤلفہ ضیاءالدین، تاریخ فیروز شاہی مؤلفہ شمس سراج عقیف اور ڈاکٹر محمد شمعون اسرانیلی کا مضمون "مطہر کڑہ" جو انڈیا و ایرانیکا میں صفحہ ۵۰ پر چھپا تھا۔

۱۷- دیوان مطہر بقلم عبدالرزاق صفحہ ۳۵

۱۸- صفحہ ۶۹

۱۹- صفحہ ۶۱

۲۰- صفحہ ۲۲۳

۲۱- صفحہ ۲۲۶

۲۲- تاریخ مبارکشاهی یحییٰ بن احمد صفحہ ۱۲۳

۲۳- "دیوان مطہر" ترتیب از عبدالرزاق صفحہ ۷۱

۲۴- صفحہ ۳۲۵

۲۵- صفحہ ۳۲۵

۲۶- مخطوطہ دیوان مطہر (تصحیح و ترتیب عبدالرزاق) صفحہ ۳۲۶

۲۷- تاریخ فیروز شاہی مؤلفہ شمس سراج عقیف صفحات ۱۳۳-۲۵۳

۲۸- دیوان صفحہ ۷۱

۲۹- دیوان صفحہ ۳۲۷

۳۰- تاریخ فیروزشاہی مؤلفہ شمس سراج عقیف صفحہ ۱۳۳-۳۰۵

۳۱-۳۲-۳۳- پروفیسر خلیق احمد نظامی شعبہ تاریخ، مسلم یونیورسٹی
 "An Indian Medieval Madra-
 sah" علیگڑھ، نے اپنے مضمون:
 میں تاریخ فیروز شاہی ضیاء الدین برنی، تاریخ فیروز شاہی عقیف "عقیف"
 وغیرہ کے علاوہ مطہر کے ۱۵۱ شعر والے طویل قصیدے سے جا بجا استفادہ
 کیا ہے۔ دیوانِ مطہر (ترتیب و تصحیح عبدالرزاق) میں یہ قصیدہ صفحہ ۹۶
 سے شروع ہوتا ہے۔

عبدالرزاق

شبلی کالج اعظم گڑھ

دیوانِ مطہر

نشانهای اختصاری

۱	=	نسخه کتابخانه دانشگاه علیگره
ب	=	نسخه ملوک پرتو فیروز سعید حسن رضوی، لکهنو
ج	=	کتابخانه محمد صوفی مازندرانی ملوک کتابخانه بادی اسکفورد
اخبار	=	اخبار الاخیار مولف شیخ عبدالحق محدث دہلوی
ادات	=	ادات الفضل مرتبه بدرالدین دہلوی ۸۲۲ھ
بیاض	=	بیاض فارسی برنش میوزیم
تاریخ	=	تاریخ محمدی مولف محمد بہادر خانی (روتوگراف) برنش میوزیم ۸۳۷ تا ۸۴۳ھ
جہانگیری	=	فرہنگ جہانگیری تالیف حسین انجری شیرازی ۱۰۱۷ھ
رشیدی	=	فرہنگ رشیدی تالیف عبدالرشید تنویری ۱۰۶۴ھ
سیرت	=	سیرت فیروز شاہی (مخطوطہ کتابخانہ دانش گاہ علیگرہ)
وفات	=	وفات العاشقین مولف تقی اوددی (مخطوطہ کتابخانہ خدابخش، پٹنہ)
مجمع یا (م.ف)	=	مجمع الفصحا مولف رضا قلی خان ہدایت بکوشش مظاہر مصفا، سنہ زشتان، ۱۳۳۹ھ
نامری	=	انجمن آرای نامری یا فرہنگ نامری تالیف رضا قلی خان ہدایت

قصاید

قصیده ۱ - تاریخ محمدی ۴۹ اخبار الاخیار ۱۲ - در مدح شیخ نعیر الدین محمود چراغ دلی

دوش آن زمان که از افق مغرب شتا
خورشید خواند سوره وَاللَّيْلُ إِذَا هَوَىٰ
شبنم فلک زبانه فرو برد اندر آب
دور زمین نشانه بر آورد بر سما
گفتی مگر که یوسف خورشید شد بچاه
کز تیرگی چو دیده یعقوب شد هوا
بادی برآمد از لب دریا که دانش
گرد سیاه سرمه همی ریخت بر فضا
چون ساعتی دوازده و یکور گذشت
بنشست باد و ابر در آمد با خجلا
یک یک ستاره بر سر گردن فروغ داد
چون در بهشت طلعت تابان اتقیا
فراش صنع از بید قدرت بر آورد
ماه منیر از افق چرخ شد پدید
قذیل های نور برین نیلگون خبلا
می جست نرم نرم نسیم از کنار باغ
افراخته ز نور یکی سیلگون لوا
من چون بدیدم این اثر صنع کردگار
گوئی پیام دوست همی داد در خفا
آهسته بر کرانه بامی بر آمدم
وقتی لطیف داشتیم و حالتی عجیب
اول نظر بحال سپهر و ستارگان
که سیر که رجوع گهی استقامت است
باز اینچنین تغییر از آن که می شود
د احوال و اختلاف فصولش که گریز
کردم دمی قرار در آن کنج انزوا
کردم که چند گونه همی دارد التوا
که اوج و گه مبطو و گه خسف و انخفا
که لیل و گه نهار و گه صبح و گه مسا
گاه می خریف و گاه بود صیف و گه شتا

۱- تاریخ، دور زمین؛ اخبار، دور ۲- تاریخ، بر آورد؛ اخبار، بر آوردید ۳- تاریخ، غنا؛ اخبار،
جنا؛ نصیب قیاسی، جنا ۴- تاریخ، خروج؛ نصیب قیاسی، رجوع ۵- تاریخ، از ا؛ نصیب قیاسی، گذا.

ایرون نگر حدیث موالید و حال او
باری در آدمی نگهی کن که چند نوع
که طفل و که جوان و گهی کهل و گاه پیر
فی الجمله در زمانه کسی را قرار نیست
القسمه در تأمل احوال آدمی
هوشم نماند و صبر برون شد، قرار رفت
بافس بد محاسبه ای داشتیم که مان
دانسته ای که نیست در ایام حاصلی
بگذر که نیست دولت ده روز جز غرور
تو ایمنی و دشمن جان تو در کمین
هر یک نفس که می رود از عمر گوهریت
پسند کاین خزانه دمی رایگان بیاد
بودم در این قفس و زاری که ناگهان
کای پای بند نفس و سر اسیمه هوس
نشیده ای مگر که بزرگان چه گفته اند
گر کوششی کنی طلب وجد تو امانست
اما طریقه ایست طلب را که اگر فنیق
گر کیمیای دولت جاویدت آرزوست
جمعت خشی شمر نفس خواج نو بهار
بروست او اگر نتوانی نهاد دست

هر چند دیده را ز سماع است الفتا
دارد بحالتی بدگر حالی التفات
که خون و گاه خاک و گهی گرد و گه مهابا
خواهی نگر اسافل و خواهی نگر علا
چون چشم دل رسید برین حرف جانگزا
طاقت رمید، رنجت بیکبارگی نوا
چند این غرور و غفلت داین کبر و این پیا
و آ که تری که عاقبتش نیست جز فنا
باز آ که نیست لذت یک لحظه جز عنا
تو ساکنی و مرکب عمت پیا شننا
کارا خراج ملک دو عالم بود بها
و آنگه روی بخاک تنی دست و بی نوا
آمد بگوش جان من از لم تقی ندا
آزوده جهان و زبون کرده جفا
هر نیش راست نوشی و هر درد را دوا
جهد از سوی تو باشد و توفیق از خدا
شَمَّ الطَّيِّبِ در خبر آمد ز مجتبا
یا گلشن بهشت ازین شاخ بی نما
جانت می نگر نظر شیخ کیمیا
باری بدار این سر خاکی بزیر پا

۲۰

۳۰

گوای سحاب رحمت و ای سایه کرم
گر هر کسی بدایخ ارادت مشرت اند
باشد در سعادت و اقبال یاری ای
حاصل کنی ذخیره اقبال جادوان
والا نصیر ملت و دین و دول که هست
غوث زمان و قطب زمین آفتاب بین
صفدار عاشقان و سپهدار عارفان
ای بزرگ شای تو در در فرشتگان
نزدیک آسمان چه برده به ای زمین
شعر آدم بدرگه پاکت زمین فصول
آیا چه هست دعوت مضطر مستجاب
تا روشنی چشم بود نور آفتاب

بی نور روی و سایه میمون تو مباد
فرق دروی العقول و عیون اولوالنبا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قصیده ۲ - ۲۷۱ ب ۲۷ ج ۱۵ - در بیان احوال پیری خود

چو عمرم از حد پنجه بشمت شد ادا شد م به پنجه محنت ایبر شست بلا
فرو شست بیکبارگی غبار غرور فرو شست بیکبارگی جمیع قوا

۱- تاریخ و ای؛ تصحیح قیاسی کننا ۲- تاریخ؛ کننا... اند ۳- تاریخ؛ بدو؛ اخبار؛ برو ۴- تاریخ؛ زمین؛
تصحیح قیاسی؛ کننا ۵- تاریخ؛ زمین؛ تصحیح قیاسی؛ کننا ۶- تاریخ؛ مضطر؛ مستجاب؛ تصحیح قیاسی؛ کننا ۷- تاریخ؛ فخری؛ فضل
تصحیح قیاسی؛ کننا ۸- ۱؛ بشت شد —؛ ب؛ بشت گشت؛ ج؛ بشت شد.

نه زور ماند در اعضا نه تیر خون در رگ
 چنان شدم دژم و در هم و نجیف و نزار
 نه مانند خفت گوش و نه مانند حدت چشم
 رخی که بود چو بیجاده ارغوانی رنگ
 تنی که روی در روی نمود آئینه دار
 تنی که بود بهمانند سرو در صورت
 حواس خمسۀ ظاهر که نفس حیوان است
 چنان شد دست خلل و آنگنان شد دست خراب
 دو گوش من ز گرانی شد دست همچون کوه
 شتاب چشم که دیدی فراز سنگ سیاه
 کنون نمی نگرد لشکری به طبل و علم
 صباخ گوش که آواز پای پشته مخورد
 کنون نمی شنود بانگ رعد بر گردون
 مذاق کام که می یافتی ز یک معجون
 کنون اگر چه خورد ریزه ریزه نشناسد
 مشام مغز که می یافتی ز مشرق بوی
 کنون نیاید بویی اگر چه در بر او
 ۹- مساس جسم بدان حد که یافتی لذت
 کنون هزار گیم حصه ز آن نیابد اگر

نه راستی بقدر قونی قیام در بالا
 که از نزاری و زاری وضعف و استرخا
 نه مانند قوت باز و نه مانند قدرت پا
 شد از نهایت زردی بیان گاه با
 کنون در آئینه دیدن نمی توان اصلا
 بنفشه وار ز بار هموم گشت و ذنا
 همیشه مجمع لذات و معدن نعما
 که از نهاد و نشانش نهاند جز اسما
 ۴۰- و چشم من زردانی شدست چون دریا
 بقعر چاه پی مورد در شب پیدا
 که می زد و بر بلندی به روز در صحرا
 هشی شنید بر فقر نرم بر دریا
 اگر چه می درد آواش صخره صفا
 هزار طعم جدا گانه از هزار اشیا
 نمک ز شوره می از سرکه خنظل از حلوا
 اگر نوب شگفتی گلی زیاده صبا
 هزار توده بسوزی ز عنبر سارا
 چو می نهاد زنی زان دست در کف پا
 ۷۰- بدست مالدر پستان تو پری برنا

- ۱- ا.ب: اعصاب و نیست خون؛ تصحیح قیاسی؛ کنذا؛ ج: در اعضا تیر خون ۲- ا.ب: به قدونی؛ ج: بنفوذنی
 ۳- ب.ج: لذت و معدن؛ ا.ب: لذات معدن ۴- ا.ب: انچنان؛ ب.ج: و انچنان ۵- ا.ب: و سنگ سیاه؛ ج: و رنگ
 ۶- ا.ب: بلندی ز زور؛ ب.ج: بلندی روز؛ ج: بلندی بروز ۷- ا.ب: کنذا؛ ب.ج: آوازهای ۸- ا.ب: شوره؛ ج: یوزه
 ۹- ا.ب: مزای؛ ب.ج: کنذا؛ ج: ستاس ۱۰- ا.ب: در؛ ج: بر ۱۱- ا.ب: نیاید؛ ب.ج: کنذا

برین قیاس ہی گیر نیست حاجت آن
 قلم که خط غبار آسپندان تبشقی راست
 کنون اگر بنویسد بخط ثلث امام
 تنی که روز سواری نبود اصلا سیر
 کنون بمرقد مہدار رود شبان خفته (کذا)
 چنان ہی شود از ماندگی کہ گوئی باز
 کہ کیت کیت دہم شرح یا کذا و کذا
 کہ سطر در تہ موسیقی ہی نمود اخفا
 ز لرزہ صورت سم سم ہی شود پیدا
 اگر چہ بر کثرت تاختی صد جا
 بدان صفت کہ بجنبد ز سیر بند قبا
 بسر گرفتہ دو دیدست از طلیس شتا (کذا)

تفسیرہ ۳

۳۵۱ ب ۲۹ ج ۹

در روح جلال الحق والدینا

ز دریا چسیت افزون ترک کہ آن خوانیم دریا را
 برابر با کدام اختر کنیم آن مہر روشن را
 خصوص آن کہ ز دل و دست زرای دردی آید
 کجا نسبت کنیم اورا کہ در گنجینہ خلقت
 بلی چون مایہ عقلی ز طور عقل شد میرون
 کجا داند صفت کردن گیا بیچارہ طوبی را
 چہ حدیہ آرد از تان ریزہ موری مسلمان را
 چہ شربت سازد از شوراب عراب از پی خضری
 نہ بینی ابر کار و قطرہ ای مخفہ بر دریا
 بسنی کس چہ آراید پر طاووس بستان را
 بگردنی کہ صفت اقلیم چون یکداند خشتاش است
 ز جزوا چسیت بالاتر کہ آن خوانیم جزو را
 مساوی با کدامین جا نہیںیم آن خلد اعلار را
 بدرد مرخلد و مرخوشید و مرخوژا و ذریار را
 نیامد گوہری دیگر چو او گنجور اشیارا
 بدست بجز بر بند زبان مرد گویا را
 کجا داند ثنا گفتن ثری مسکین ثریا را
 چہ مہمانی کند بردانہ ای کنجشک عنقا را
 چہ دار و آرد از دھقان طیبی مریمچا را
 نہ بینی باد کا فشانہ گلستان خضرا را
 بسرخی کس چہ آلاید رخ یا قوت حمرا را
 چہ داند ذرہ پیچودن در ازار او پھنرا را

- ۱-۱: کذا؛ ب: ج: کذا؛ ۲-۱: بظ: ب: زفظ ۳-۱: سواری؛ ب: سوادی ۴-۱: کوہ: ب: کوہ
 ۵-۱: زیر؛ ب: زیر ۶-۱: کذا؛ ب: درخش شتا ۷-۱: کنیم؛ ب: کنیم ۸-۱: نہیں؛ ب: نہیں
 ۹-۱: ب: رای روی؛ تصحیح قیاسی: رای دردی ۱۰-۱: ب: مروریا و جہنہ؛ تصحیح قیاسی: مرخوژا و دریا
 ۱۱-۱: تو؛ تصحیح قیاسی: او ۱۲-۱: یکی چون پایہ؛ ب: بلی چون مایہ ۱۳-۱: ب: میکین؛ ج: بچکین ۱۴-۱: گلستان
 چنہارا؛ ب: گل بستان خضرا؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۵-۱: آراید؛ ج: آلاید ۱۶-۱: درازار و پھنرا؛ ج: درازار و پھنرا

ولی رسیدت کار و خدمتی در خوردا حواش
 درم ریز از ورق ساز و چین رایات شاهی را
 پس از من منم عجب نبود اگر در وصف خوشیدی
 بگویم مدح استادی که اندر دانش و حکمت
 جلال الحق و الدنیا که در اعجاز فرقانی
 خداوندی که پیش ملک علم او معانی را
 بنظم و معنی تنزیل تاویل است بر قوش
 کبلم معرفت تصحیح از و بوطالب که
 مصابیح و مشارق را چنان مستحضر الایات است
 درایت را چه خواهی گفت لقمانیت حکمت را
 تنالی التذری فی خاطر یکدم دیده در عالم
 کریماکم را داجواد آسمان قدرا
 تومی دانی که تا من عزم خدمت بردست کردم
 ز شوق کعبه رویت چو محتاج حرم حانی
 وزان پس چون بمین هست و یارای اقبال
 بهر جانب که خورشید لوایت سایه افکندی
 بمنزگان خاک بیزی کرده در کار معنی را
 بقرب شش مر از خوان تو چندان ریزه چیدم
 هنوز از دفتر ایضاح حسی مانده باشد شی

گدایی پادشاهی را، ضعیفی مر توانا را
 شمار از ذره بردارد هوا خورشید زشتارا
 چراغ فکر من بر جان نریزد دود سودا را
 نطق بنود در آن مجلس روان این سینا را
 نمود از فلک ثعبان و شید میضای موسی را
 همی خوانند چون در پیش آدم علم اسرار
 سداصل و چارند مریب را در اوای هفت قرار
 کند قوت القلوب و حجة الاسلام احیار
 که گوئی از زبان مصطفی کرد دست صفارا
 روایت را چه خواهی گفت لقمانیت فتورا
 چنین هم بنده ای باشد خداوند تعالارا
 عطار داند نشان خورشید را یا ماه آثارا
 بیستم در میان جان لفظی حد اقشارا
 دیدیم ریگ لمون و بریدیم کوه خار را
 سپهر از خاک پاست سردا و این چشم بینارا
 ملازم بوده ام چون سایه نور عالم آرا را
 بپیشان ریزه چینی کرده پیشیت خوان انشارا
 که رشک آید ز من گنینه جمشید و دارا را
 که بستانم ز منشور اجازت از تو طغارا

۹۰

۱۰۰

۱-۱: ب: احواش، ج: اخواش - ۱-۲: مریم، تصحیح قیاسی: کنذا ۱-۳: بر جابر: ب: بر جابر
 ۱-۴: ملک و علم: ب: ملک علم ۱-۵: و احیاء: ب: احیاء ۱-۶: کنذا: ب: اصفارا
 عه اسلامت دم ساکن مستاد افارسیان مفتوح آورده اند ۱-۷: بنیگان باشد: تصحیح قیاسی: بنده ای باشد
 ۱-۸: حد اقشارا: تصحیح قیاسی: کنذا ۱-۹: کنذا: ب: در ب: خوانده نشد.

ببیند این دل مشتاق بار دیگر باز
سپه گشا، ملکا، سرورا، سرافرازا
بارگاه خود انذر جوار دولت تو
امین مدح تو قاضی القضاة شمس الدین
شنیده ام که درین شش باعث کرم
برست نامیه کردست قریه ای مهور
چنان گذار کرم خود که در حایت تو
بهر هم که کند التجا کفایت آن
ذخیره کن بکوی ثواب عقبی را
همیشه تا که چو مشاطگان بیا راید
عروس دولت و اقبال در کنار تو باد

۱۳۰

قصیده ۵ ع ۲۸۱ ب ۴۸ در مدح ملک حام الدین (بن ملک نوا) مقلع اودنه

إِذَا شَرِيتَ فِي دُومَةٍ دَارَهَا
وَسَمُوتَ بِهَا الْعَيْشَ قَبْلَ الْوَدَاعِ
فَإِنْ تَوَسَّسَتْ بِهَا سَرُورَةٌ
وَدَّوْحٌ تَحَاكِي سِرِّيَا عَ الْجِبَالِ
سَمْنٌ سَاقٍ سُرُورٍ قَدِي
فَتَرَى دَعَيْنَ الدَّيْمِ أَخْبَارَهَا
وَلَمْ تَعُصْ نَفْسَكَ أَوْطَارَهَا
لَكَ أَمٌّ مَهَا الْوَحْشِ مَنْ زَارَهَا
وَلَيْسَ قِيَاكَ بِأَيُّسٍ أَنْهَا دَهَا
که بینیش در سینه انبارم

۱۴۰

- ۱- ب: بیند؛ تصحیح قیاسی: کنذا ۱-۲ ب: لطف کرم؛ تصحیح: کنذا ۳-۱ ب: کنذا
- ۲- ۱- ب: میرازا؛ تصحیح قیاسی: کنذا * «را» و «ب» خوانده نشد ۵-۱ ب: بیا رانید؛ تصحیح قیاسی: بیا راید
- ۳- ۵- درین قصیده غلطای کتابت بسیارند و با وجود کوشش و کاوش بسیار درست خوانده نشد؛ ابیات از اول تا شریعتیم در نسخه^۱ «نیتند» ۶- ب: وادمت؛ تصحیح: کنذا ۷- ب: فراید عن الدائم اخبارم؛ تصحیح قیاسی: کنذا ۸- ب: برلست بها ۹- ب: نوزم بها الوحشه ۱۰- ب: و دواح تحاکي راين الجبال ۱۱- ب: بالوست ۱۲- ب: امارم

بنفشه ستانیت آن زلف او

پری چهره ماهی که چون اختران

مرصع چو پروینش خانها

اسرلسحانه فی ریاض الدنی

تصویرت من الحصن سدیبه

فأسکبت من مقلتی ماعها

العین ماسرعلی مهجتی...

سزاویدی ای دل سزایت نہیں است

بکرم نصیحت که دروی مبین

کنون آن نکوتر که گردی چنین

جهانی ز گلزار و گل در خوشی

وهذا سر بیحیری الریاض

یتاغی من الطیر حیطانها

تروی الارض مخصرة کالسنها

فاهد العیش نعسهابه

بهارست یکسر زریحان و گل

چو ارژنگ مانیت نقش و نگار

سپهریت پر اختران باغها

ندیمان بزم چمن بلبلان

بر ارغوان رنگ رخسارها

زدر دارد اندر گلو مارها

مکمل چو جزایش اسوارها

فیرید الفردایس انهارها

دارهفت مالحل اسوارها

واسعرت من مهجتی نادرها

وطالبت من مهجتی یادرها

که نشیدی آن حله گفتارها

بگفتم ترا این سخن بارها

پریشان و رسوا بیزارم

ترا در دل از گلرخان خارم

ویکسوالدیاینبج اشجارها

ویجکی من الورید آبکارها

یزیل الکواکب انوارها

والقی من النفس اوزارها

همه دشت و دلمون و کسارم

بشگرف و زریخ و زنگارم

بهشتیت پر خور گلزارم

بمدح ملک خوانده اشعارم

۱۵۰

- ۱-ب: دینارم ۲-ب: کننا ۳-ب: فایک ۴-ب: ادم ۵-ب: واسعت ۶-ب: مارم
۷-ب: کننا ۸-ب: برقیع قیامی: کننا ۹-ب: وژب و سدارتخ رنی الریاض ۱۰-ب: بناغی
۱۱-ب: ورجک ۱۲-ب: بزیل ۱۳-۱۴-ب: کننا ۱۵-۱۶-ب: دلمون کسارم: ب: کننا
۱۶-۱۷-ب: جوارنگ: ب: حورمک ۱۷-ب: سپهریت: ب: سپهرست ۱۸-۱۹-ب: کننا: ب: اشکارم

- ۱۶۰ تَعْيِبُ السَّمَوَاتِ أَطْطَارَهَا
تَسُدُّ الْبَهْمِ الْبِلْ أَطْطَارَهَا
أَبْرَتْ مِنَ الشَّهْبِ الْبُرْأَهَا
وَمِنَ الْخَيْرِ الْآقْدُ اخْتَارَهَا
که جمشید تنانیت در کارها
ز کافور و از مشک انبارها
ز کافور و از مشک انبارها
که آسان کند جمله دشواریها
يُجَوِّدُنَ لِلصَّيْدِ أَطْفَارَهَا
إِذَا هَبَّتْ دَفَعَتْ نَادَهَا
۱۷۰ أَبَادَتْ مِنَ الْأَرْضِ أَشْرَارَهَا
أَصَاعَتْ مِنَ الْغَيِّ أَطْرَارَهَا
که ماند بهدی بکر دارها
گز آهن کشیدست دیوارها
فتاد از تخیر در ادوارها
- مَلِكُهُ إِذَا مَا حَبَى كَفْهُ
وَإِنْ مَالٌ حَبْنًا إِلَى بَلَدِهِ
لَهُ سَطْوَةٌ لَوْ تَجَارَى السَّمَاءُ
وَلَمْ يُبَيِّنْ بَيْنَ الْوَرَى عَادَةً
سپهدار اقلیم هندوستان
حام دول آنکه ز احسان او
نخند بیک جو ز اخلاق او
مگر فقر او رحمت ایزد نیست
مَلِكٌ يُحَايِي كَأَسَدِ الشَّرَى
وَيُورِي الشَّرَى مِنْ دِمَائِهِ الْعِلَى
۱۳ يَصْمُصَانِهِ مِثْلَ لَمَحِ الْبُرْقِ
وَحَظِيئِهِ مِنْ طَوَالِ الْفَنَاءِ
اقلیم گیری جهان پروری
پر پیکان در دسد اسکندری
۱۹ شری دید از تیغ او آسمان

- ۱-۱: ب: بلیک اذماهی کف: تصحیح قیاسی: کنذا ۱-۲: و ان قال حینا: ب: و ان قال حسبا: تصحیح: کنذا
۱-۳: ا: تقد الیهما لیل: ب: فند الیهما لیل: تصحیح: کنذا ۱-۴: له سلوه لوبجاری السماء: ب: که سلوه لوبجاری السماء
۱-۵: ا: ابرت من الشهب: ب: ببرت من السهب ۱-۶: ا: ولم یقف بین الدرر عاده: ب: و لم من من الوری عاده:
تصحیح قیاسی: کنذا ۱-۷: ا: کنذا: ب: عدا حارلم ۱-۷: ا: کنذا: ب: امدان ۱-۸: ب: کنذا: ب: بمر
۱-۹: ا: ملی محامی کاسد الشری: ب: ملی محامی کاسد الشری ۱-۱۰: ب: محمود: تصحیح قیاسی: کنذا ۱-۱۱: ا: و برودی الشری من
دار الصد: ب: و برودی الشری من دار الصدی ۱-۱۲: ا: ب: ادا نیمت رفته مارلم ۱-۱۳: ا: ب: بعضصار: ب: بعضصار
۱-۱۴: ا: اادت: ب: ابادت ۱-۱۵: ا: و خطی من طول القبا: ب: و خطی من طول البقا ۱-۱۶: ا: احادت الغی اطرارها: ب: احادت السق
۱-۱۷: ا: کنذا: ب: روزو ۱-۱۸: ا: کر: ب: کنذا ۱-۱۹: ا: دری: ب: کنذا ۱-۲۰: ا: از تخیر در دوارلم: ب: از تخیر در دوارلم: تصحیح قیاسی: کنذا.

از آشت کز ماه و انجم کند

بَلَغَتِ النَّهَايَةَ فِي نَجْدَةٍ

وَأَحْسَنُتَ مِنْ قَائِلٍ دَوْلَةٍ

فَذَاكِرْتِ الْقَوْمَ أَيَّامَهُمْ

فَدَلُّهُمْ فِي سَمَوِيَّاتِهَا إِلَى النَّجْمِ

الآثار در ایام فصل بهار

و دارند مرغان بر اطراف باغ
ترا به زبان باد نرمی می خوار

نزا بهر زمان باد بزمی چو حلد
عطای تو حاری مرا اصل و سینه

عطای موجودی براساس ہر

بگردش ز تعونہ طومار ہما

يُلَوِّغًا نَعْدَيْتَ أَطْوَارَهَا

أَمَاتَتْ يَدُ السَّهْرِ أَشَارَهَا

وَأَنْشَيْتُ لِلْعَرَبِ أَهْلاً وَهَلاً

وَيُعْطِيكَ بِالْعِزِّ أَعْبَارَهَا

جہاں نو کند رسم و مہنجارہ

فی دتای و بریط بمنفت رله
سکایر می و روز و منازا

بجایم می درود و هزار بار
ز احسان و انعام و ادرار

راسان و العمام و ادرار

14

در استوال پیری خود و مدح ملک الشرق

۳۰۱ ب ۳۱

قصیدہ ۵۶

ای باد صبا کامده ای کرده سحر صبا

آری ہم ازین درو جدائیست که تالید

پیران دلا رام کج اند نشان ده

زین پس بتوان رشت دران سوی اذین راه
هر سه و گل اندام خرامید را غی

هر سرو و حل اندام حرامید بباغی
سوز لیست درین سینه که رفت گریه پیش

سوریتا دیرین سیکلہ کہ بر سبت کریم

برگزوز عزیزان جدا مانده خبرها

بیشل بچین در دل شہر و محراب

گز فرقت آن طالعہ خون گشت جگر

غرقاب شد از گریه من جله گذر
اسرخت از کمر ^{۱۴} من جله گذر

ماسوخته مانديم چو دروشت حجرها
سروست چو رخ آفتاب سوزان سوزنا

بر دست چو یخ آتش سوزان سقربا

۱- آواز است کر؛ ب: آواز است کر ۲-۱: ب: بگردش تعویذ طیارم؛ تصحیح قیاسی؛ کنذا
۳-۱: اب: باخت النهار فی مجده؛ تصحیح: کنذا ۴-۱: ب: بکونا قدیت؛ ب: بکونا بعد؛ تصحیح قیاسی؛ کنذا
۵-۱: اب: افت دولت؛ ب: مثل ۱؛ تصحیح: کنذا ۶-۱: کنذا؛ ب: بدالدهر ۷-۱: ب: عاکرت القول؛ ب: فداکرت التوکر؛
تصحیح: کنذا ۸-۱: ب: والست العرب؛ ب: دانیت العرت؛ تصحیح: کنذا ۹-۱: ب: فی مومنا ع؛ تصحیح: کنذا
۱۰-۱: ب: لعطیک بالعز؛ ب: کنذا ۱۱-۱: کنذا؛ ب: توکرده ۱۲-۱: کنذا؛ ب: فوازنه
۱۳-۱: ب: فی دمای برط؛ ب: کنذا * این الفاظ از ب: منقل کرده شدند، در ۱۴-۱: خوانده نشدند ۱۴-۱: ب: دین رشت و در ۱۵-۱: کنذا

۱۹۰

گر موی شود بر تن مشتاقی چو پر ها
 کز زحمت و از ضعف چو سان دید ضرر
 فرسوده تو اید و فرد ریخت قدر
 در چشم نماندست بر آن دور نظر
 بد تلخ و ترش در دهنم شهید و شکم
 فی ذوق فراشی نتوان گفت در گم
 جز حسرت و افسوس و حکایات و سمر
 ریزد سر کلک تو بگفتار گهر
 بس کن که بر آشفتن فغان تو فکر
 در مدح و دشنامی ملک الشرق هنرم
 مانند دراری ز نجو مست در رم
 ساینده تراب در شامیش بسرم
 صد گونه تماشیل و دو صد گونه صور
 کورا بود از در هم و دینا و طر
 کز دولت و اقبال بر آورد شجر
 عالم ز قبا و کلام و کمر
 پر گرد و دغانها و شعلها و مشر
 فهرست تواریخ ملوک است و سیر
 هر جا که بری حبش فتوح و ظفر
 این بود از جمله بلا و خطر
 از خاک سیاه سار بروید همه ز رم

۲۰۰

۲۱۰

بزد عجب از بهر ملاقات عزیزان
 حال تن بیچاره ما بیج نپرسی
 بنشت هوام و برافت و بنا
 در گوش نماندست بر آن نغمه نوام
 روزی که جوانی مزه می داد بکام
 لذت آمیخت آن آسایش خوابی
 ز آن عشرت و ز آن عیش نماندست نشانی
 ای مرد سخنور که در ابلاغ معانی
 تا چند ز پیری تنگی عیب نمائی
 بنمای اگر در سختی دست قبولی
 جشید ملک آنکه بتر صیغ کلامش
 سر دفتر میران ممالک کلامیران
 بر چرخ بر آید ز علما و سنا
 دستش جو سخا بیت که دیدست سخا
 بزمش چو بهارست و کجا بود بهاری
 روزی که کند بزم شود پر ز روزیور
 وقتی که کند رزم شود یکسره گردون
 ای خوب خصالی که شاعری حمیدت
 هر جا که کنی عیش نشاطت و طربها
 چشمی که ترا دید همه عمر وجودش
 آنجا که دهر پر تو اقبال تو نوری

۱-۱: کنایه: ب: بد ۲-۱: کنایه: ف: دزد ۳-۱: کنایه: ب: کلامش

۴-۱: ب: شاهنشاهی: تصحیح قیاسی: کنایه ۵-۱: ماسعی: ب: بجای

کیست آنکه ندارد ز قبول تو رجا ما کیست آنکه ندارد ز نهیب تو حذر ما
تا چشم کند روشن و رخسار مزین از دولت نوروز بابتین و مغربا
ایام تو فرخنده چو نوروز بهین باد که دولت و اقبال بچینی همه بر ما

قصیده ۷

۴۸۱ ب ۴۷ ج ۸

در مدح ملک الشرق ملک حسام الدین

آمد بهار و داد جهان را چما لها و افاق زود دولت و اقبال فالاها
پر شد کنار گلشن و دامان کوه و دشت از رنگس و بنفشه و گلها و لالهها
سوری و سوسن و سمن زرد و نترن چند انست هر سوی که کنی پر جوالها
گوئی که کرده اند بابتین خلد را بر مرغزار ملکیت دنیا حوالها
آراستند باز عروسان بوستان بر روی گل زطره سنبل گلالها
پوشیده دختران چین شعله ای سحر بردی گیاره زرد چو زرین دوالها
گر شاخ گلبنی چو یکی شاخ شکرگرف بردستها زدسته گل روی مالها
افشاند در دماغ ریاحین راج خلد مشک از جنوبها و عبیر از شمالها
مرغان گونه گونه نواها و نغمه ها آرام و هوش برده ز شیرین مقالها
کنون که در سواد گلستان و طرف جوی یک رویه سبزها و سراسر زلالها
مایم و باغ و مجلس مستی و بنجودی مایم ورود و مطرب و نیها و نالها
از شام تا بصبح طرب با و عیش با در صبح تا بتمام قدحها و قالها
در بزم ما پیاده چو گلها قرا بها بردست ما سوار چو فرگس پیا بها
ساقی ماهی که بعید جمال دوست در هر طرف ز گوشه ابرو هلالها
خطی بگرد روی مدور که گوئی^۹ برگرد مه ز عنبر سار است بالها

۱-۱: چنین رسم بر ما؛ ب: چنین بر؛ تصحیح قیاسی: کنایه؛ ۲-۱: ب: زود؛ ج: را؛ ۳-۱: ب: کنایه گلشن؛ ج: کنایه گلشن
۴-۱: ب: کنایه؛ ج: محالها؛ ۵-۱: کنایه؛ ب: بردست دستها؛ ۶-۱: مجلس مستی و بنجودی؛ ج: مجلس مستی و بنجودی
۷-۱: مالها؛ ب: بوی؛ قالها؛ ۸-۱: پیاده؛ تصحیح قیاسی: کنایه؛ ۹-۱: کو بی بی؛ ب: کو ما

چو گان و گوی کرده زلفین و خالها
 دلشاد تر ز دل شدگان در وصالها
 ۲۳۰ داده گلاب و لون شکر در نواها
 در داری از شمایل شاهد سواها
 دارد دل فریشتگان اشتغاً لها
 مدام به پنج شب گوشها
 خون ریز تر ز تیغ ملک در قفاها
 کز فراق است دین هدی را جاها
 از اعتدال نیزه اوست اعتدالها
 بر نام او نبشت سعادت مثالها
 گردون بهاها و کواکب بساها
 ۲۴۰ بردست و پای ابلق دوران بشکاه
 بستر رفتهها و بشت اعتدالها
 ماهی چنانکه اوست بمیون خصاها
 دیوانه ای بود که بگوید محالها
 زین سوی در منازل سعد انتقاها
 برد از دماغ او سر تیغ آن خیاها
 تا نهفتی کنند بجنگ و جدالها
 می آورند بر سر خود کرده ناها
 گیر دگداز انجم گردون چو ژالها

خزان مست چشم بازی چو کو دکان
 ماهر کی ز صحبت آن ماه دستان
 هر بوسه ای که لب شیرینش کرده نقد
 این دصف باقیست که رزمی شنیده شد
 حوریت شمع مجلس ماکز فردغ او
 خورشید چهره ای که بنا گوش اوز زلف
 عاشق کشی که غمزه غازی شکار اوست
 صفدار ملک ملک الشرق شیر دل
 والا حاتم دولت و دین کافان را
 لشکر کشی که ضبط اقالیم هند را
 خورشید طلعتی که نیارد نظیر او
 آن شهسوار رزم که تهدید او نهاد
 آب سنان و بادی رکابش زردی دین
 هرگز نیامدست دنیا بد ز دور چرخ
 در عقل در گمان خود آرد نظیر او
 زان دم که کرد پای رکاب سعادتش
 هر دای که خیال سری در دماغ داشت
 حاجت بر آن ننماید که لشکر بدون کشد^۸
 از بیم تیغ او همه رایان در ادیان
 ای صفدری که از لطف خورشید خجرت

۱-۱ کذا؛ ب، دل شده دردی ۲-۱ کذا؛ ب، رزمی ۳-۱ حوریت؛ ب، حور است
 ۴-۱ ب، کذا؛ ج، اشتغالها ۵-۱ کذا؛ ب، زولو ۶-۱ ان؛ ب، ج، کذا
 ۷-۱ ب، کذا؛ ج، رفتهها ۸-۱ کذا؛ ب، کشند

در عهد دولت تو فلک بنده ایست رام
 گر با سرش به تیغ سیاست کنی قصاب
 تا حفظ تو حمایت اسلام را بپاس
 از پیوست تو زهره ندارند راویان
 بحر و جبال و دشت سلاح تو آورید
 ملک کسان ز جور بود ملت از جهاد
 آزادگان دهر گرفتند هر یکی
 من بنده را که بلبل بستان مدحتم
 ارجو که در پای ثنایت کنم نثار
 تا در هوای سبزه و ایام نو بهار
 مستان و عاشقان بچینها و باغها
 بستان سرای دولت نوروز عیش تو
 طوبی صفت ز دوحه بجنت بلند تو

رفت آنکه بود بار نکاتش محالها
 چون بندگان بیدیده کند احتمالها
 افروخته است ز آتش خنجر ملاها
 کاکنون کنند از خس مردم خلاها
 کفار رنج برده به بحر و جبالها
 آری حماها نبود چون حلالها
 از دولت سخای تو پرمل و بالها
 هم طمعه ده چو گل زرو سیم از نوالها
 املا کتابها کنم انشا رسالها
 بیرون رود ز گوشه خاطر ملاها
 ریجان کنند از می رنگین سفالها
 چون باغ خلد باد مصون از زوالها
 از شرق تا بغرب رسیده ظلالها

۲۵۰

۲۶۰

تفسیر ۸ ۱۵۱ ب ۶۲ ج ۱۵ در مدح ملک عین الملک

ای سرافراز ملک دنیا
 ای قضا قدرت و قدر تمکین
 هم جهان بخت و هم جهان دولت
 قدر تو همچو آفتاب بلند
 نور چشم زمانه عین الملک
 ذره ای از فروغ روی تو مهر
 دی دل افروز حضرت علیا
 دی ملک صولت و ملک سیما
 هم جهان بخت و هم جهان آرا
 صدر تو همچو آسمان والا
 آن تویی که تو ملک یافت ضیا
 قطره ای از ابر دست تو دریا

۱-۱: بار نکاتش محالها؛ ب: بار نکاتش محالها ۲-۱: کذا؛ ب: بحر و جبالها ۳-۱: کذا؛ ب: ملک
 ۴-۱: کذا؛ ج: سرافراز ۵-۱: صولت ملک؛ ب: صولت و ملک ۶-۱: کذا؛ ب: جهان مارا

۲۷۰

روی تو چون بهشت جان پرور
 میسر کشی و دشمن کش
 نیزه ات همچو نایره است بر زم
 کان نباد مگر بروق و دمار
 نکند دانش ترا تحسیر
 موج در بحر و قطره در باران
 جام تو چیست چشمه رکوش
 اختران سپهر مسند تو
 بلبلان بهشت مجلس تو
 نور روی تو روشنست چو روز
 صییت تو صوت رعد را ماند
 سنگ گردد بهر تو یا قوت
 نه ترا دید آسمان مانند
 قصه ای از زبان مداح
 دی که فرمودیم ستوری چند
 بهر جفتی که شان نباشد جفت
 همه چالاک و خنده و تاز
 تند چون برق و تیز چون آتش
 شاخشان همچو دشت پلاد
 سرکلان همچو کرت باد روی
 خوی تو چون بهار جان افزا
 شیر کشورستان و قلعه گشا
 تیغ تو همچو میخ در همیجا
 وان نرزد مگر سرشک و ما
 نکند بخشش ترا احصا
 نمل در دشت و رمل در صحرا
 بزم تو چیست جنت المادا
 خادماند چون سپید و سیا
 جمع یاران و زلفه ندما
 در دل شب بچشم نابینا
 از بلندی بگوش ناستخدا
 خار گردد بلطف تو خرما
 نه ترا زاد در جهان همتا
 بشنو ای کرم از برای خدا
 همچنان کاوتم شدست عطا
 زیر نه طاق گنبد مینا
 همه خوب و درونده و رعنا
 بزم چون آب و گرم همچو هوا
 سم شان همچو صخره صفا
 ساق باریک^۹ همچو کلک خطا

۲۸۰

۱-۱: کنایه: ب: کشورستان و قلعه گشا ۱-۲: نایره: ب: نایره: تصحیح قیاسی: کنایه: ۱-۳: بروق و دمار: ب:
 بروق و دمار ۱-۴: دشت و رمل: ج: دشت و رمل ۱-۵: کنایه: ب: خادماند چون سپید و سیا
 ۱-۶: کنایه: ب: برنما ۱-۷: کنایه: ج: دی که ۱-۸: ب: کنایه: ج: شاخ ۱-۹: ب: باریک: تصحیح قیاسی: باریک

پوز چون نیل گاد پشت چوپیل
 سرله چون یوز و چشم چون آهو
 چون بیونی بلند کولنش
 بارکش همچو کشتی اندر بحر
 زورمند آخچان که گاد زین
 خوابه اندر دهمی دمانده
 من چو پرسیدم از ایمنی کو
 که بگو وصف شان چنین چنین
 گفت اگر راستی همی خواهی
 کاچنانست حال آن انفار
 رقی نیست در روان البته
 ذره ای جان نمانده در اندام
 و درین نیست پیچ دذاتی
 استخوانی و پوستی مانده
 دست و پا خشک مانده همچون تیر
 ز در ایشان قیام را قوت
 همه گوشه گرفته چون زلمه
 هیچ خیریتی در ایشان نیست
 همه پیران واجب التعظیم
 سرگذشتی ز مالک و رضوان
 صلب همچون نهنگ در پهنای
 سینه چون شیر و دم چو آذر را
 همچو گرگی کلان درشت قفا
 راهبر همچو قطب در صحرای
 سر بلند آخچان که نور سما
 که بده منزلی بعید از ما
 دیده بود آن بقعه را آخچا
 که بده شرح شان کذا و کذا
 دور ازین جمع دور ازین ناوا
 آخچان حال باد مرا عدا
 جنبشی نیست در میان اصلا
 قطره ای خون نمانده در اعضا
 در بدن نیست هیچ زور و قوا
 همچو کیمخت بر شکسته خبا
 رگ و پی سست چون کمان خطا
 نه در ایشان قعود را پروا
 همه بر جای مانده چون ضعفا
 جز درازی عمر و طول بقا
 هست هر یک نشانی از قدا
 یادگاری ز آدم و حوا

۲۹۰

۳۰۰

- ۱- ب: پهنای ۲- سره حو نوز: تعصیح قیاسی: کذا
 ۳- ب: کذا؛ ج: زور و دور
 ۴- ب: کذا؛ ج: نور سما ۵- حذف ای مختفی ۶- ب: کذا؛ ج: بمانده
 ۷- ب: حنا؛ تعصیح قیاسی: خبا ۸- ب: کذا؛ ج: هیچ حیرتی

برده صد سال رخبت اسکندر
 کرده صد سال خدمت دارا
 قرن‌ها در قوافل بغداد
 آب بر پشت برده چون سقا
 عمر در منازل شیراز
 بار بر تن کشیده چون جلا
 آن زمان از جفای پر رخ کبود
 آشنان اند از عنا و فنا
 کنه ضعیفی چو تار گشته نزار
 در شخصی چو جبل گشته دوتا
 جان شان بچو جن روحانی
 گاه در زیر دگاه در بالا
 تن شان بچو نومی در ابر
 گاه پیدا و گاه ناپیدا
 در نمی داری استوار مرا
 حال این بد که با تو گفتم راست
 اینک این غوطه و اینک این کومان
 من چو احوالشان چنان دیدم
 از دفور عذاب و فطر عنا
 جان من خسته شد و این حیرت
 خون من آب شد درین سودا
 خامه برداشتم مصه سبی
 آن همه قصه بر بستم تا
 بر خباب جلال جان افزات
 کنم این شعر بر بدیهه ادا
 وقت آنست بر سر اس مدار
 ختم مدحت کنم ز بعد دعا
 تا بود ستره سبز چون دیبا
 رخ تو لعل باد چون خورشید
 سر تو سبز آسمان آسا

۳۲۰

تقصیده ۹ ۶۶۱، ب ۶۶ مرثیه بردفات صدر الشیوخ خواجہ شمس الدین

این چرخ تیره رنگ که بحریت پر حجاب
 هر دم کند بسیل اجل خانه را خراب
 هر لحظه با دساعل اوزین شکفته باغ
 سروی برد زینج و چراغی بر دزتاب
 ماند با سیاهی و ما در میان او
 چون دانه‌ها که سوده شود زیر آسیاب

۱- درین شان مخفف ایشان است، نه ضمیر متصل ۲- ب: کنذا؛ ج: گاه پیدا و گاه دریدا ۳، ۴- ب: کنذا

۶- ا: ب: خانه خراب؛ تصحیح قیاسی: خانه را خراب -

بس آدمی که تشنه ببرد اندرین سراسی
 دل بر جهان مبنده که این نو عروس دهر
 زالی است شوی کش که فریب عوام را
 گم کند ز دور دل دوستان سیاه
 همان او مباحث که در آستانش نیت
 هرگز بدست کس ندهد جام شربتی
 انگشت در نمک زند هیچ کس بخوانش
 گاهی بناز قامت رعنائی آدمی
 گاهی کند بقرچیان پست و پائمال
 بس یوسفان عهد که در گرگ آشتی
 بس دلبران چاک و خوبان ماه روی
 آواخ گمان برمی که درین یکدور روز عمر
 چشم اجل ز صورت حال تو غافلست
 هم جان تو که دست ندارد ز دامنست
 گر پارسای عهدی و گر مقتدای عصر
 گر بر سر میری و گر در بر حریر
 اجزات را بباد هوا برده چنانک
 زین گنبد کبود درخشنده چون سراب
 با هیچ کس نکرد وفایی ز هیچ باب
 هر ساعتی بلون دگر دارد انقلاب
 گم رو کند بخون دل عاشقان خضاب
 جز سوز سینه نقلی و جز خون دل شراب
 تا قطره ای درد نخچ کند ز زهر ناب
 کز آتش غمش نمک جان و دل کباب
 دارد چنان نگه که نبرد بر د زباب
 کز دی بر ند طعم همه کرگس و ذیاب
 خورد از کنار مادر و برد از جوار باب
 کز خاک بست بر رخ زیبای شان نقاب
 ناکام شد دوست گذار در تراضاب
 کلاما بش غره بدین رای ناصواب
 تا جانست در هوا نمکند جسم در تراب
 در گل کند ز گلشن و در قبر از قباب
 از خشت باش آرد و از خاک طای خواب
 هر ذره او کند یکی کشور و ماب

- ۱- آدمین آدمی ۲- اکنذا: ب: زالی است شوی کس ۳- ا: حرسور: ب: جز سوز
 ۴- ا: اکنذا: ب: سراب ۵- ا: اکنذا: ب: بچکاند ۶- ا: ب: کاسی نارمانت رعنائی آدمین: تصحیح کذا
 ۷- ا: ب: ککه که نبرد در ذیاب: ب: زینبرد ذیاب: تصحیح قیاسی: کذا ۸- ا: اکنذا: ب: ذیاب
 ۹- ا: ب: ماه روی: ب: ماه روی ۱۰- ا: زینارسان لعاب: ب: زمار: تصحیح قیاسی: کذا ۱۱- ا: اکنذا: ب: روح
 ۱۲- ا: اکنذا: ب: شد دوست ۱۳- ا: اکنذا: ب: خان ۱۴- ا: اکنذا: ب: حشم ۱۵- ا: ب: جامعواب
 تصحیح قیاسی: کذا ۱۶- ا: اکنذا: ب: بیاد و هوا

با این همه چو در نگری کار این جهان
 معلوم نیست هیچ که این جان رفته را
 صد واقعه است پیش در کز قیاس آن
 داند علاقان که ز درگاه پادشاه
 بگذر حدیث دوزخ و بگذر حال او
 حالت چو این بود که شنیدیش شمه ای
 مردن به پیش از آنکه بمیزند و سوختن
 برداشتن دل از زن و فرزند و خان و مان
 روز چهار حاصل عمر عزیز را
 مقبل کسی که رنج دوروز اختیار کرد
 باز این چه واقعه است که در جان نهادند؟
 آفت بدهر چیست که شد هوس حزین؟
 دلبا چرا شده است همه چاک بی سلاح؟
 ناله است این که می شنوم یا نوای درد
 گریان چراست اهل زمین هر کس دعاء؟
 گوئی مگر که قبله آفاق شد نهان
 یعنی نماز خدمت شمس و نوا و دین
 کاریت سخت مشکل و مالیت بس عجاب
 مبدار چه بود اول و آخر کجاست ماب
 تلخی جام مرگ بود کوزه جلاب
 عیش هزار ساله نیز زد بیک عتاب
 تاجیت سبنا و قناسک و ذوالعذاب
 دانی طریقه چیست، بیکباره اجتناب
 خود را به پیش از آنکه بسوزند و عقاب
 بگذاشتن بجای همه مال و کتاب
 بردن بسر بکنج خود و گوشه ثياب
 و از گاه شد بملک ابد مالک اتراب
 باز این چه حادثه است که از تن بر قتاب
 غوغا بهر چیست که شد شهر بس مصاب؟
 سرا چرا شده است پر از خاک بی خراب
 گریه است اینکه می نگرم یا نم سحاب؟
 ناله چو است خلق همه هر که شیخ و شاب؟
 دامن مگر که کعبه حاجات شد خراب
 صدر الشیوخ خواجگی آن خواجہ مستطاب
 ۳۵۰
 ۳۶۰

- ۱-۱: جهان؛ ب: جهانیت
 ۲-۱: گذشت در اصل؛ اگر «سست» حذف شود؛ ب: «رادرست میتوان خواند»
 ۳-۱: ب: بکر؛ تصحیح: کنذا
 ۴-۱: ب: بمیزند سوختن؛ تصحیح: قیاسی؛ کنذا
 ۵-۱: روزی چهار؛ ب: چهار؛ تصحیح: قیاسی؛ کنذا
 ۶-۱: کبخ خود گوشه سباب؛ ب: دگوشه سباب؛ تصحیح: قیاسی؛ کنذا
 ۷-۱: کنذا؛ ب: واقع است که در جهان نهادست
 ۸-۱: کنذا؛ ب: حادثه
 ۹-۱: کنذا؛ ب: شدست همه خاک
 ۱۰-۱: بی خراب؛ ب: کنذا
 ۱۱-۱: نم؛ ب: بنم
 ۱۲-۱: بماند خدمت شمس و نوا و دین؛ ب: مثل «۱»؛ تصحیح: کنذا
 ۱۳-۱: کنذا؛ ب: سباب

آن لجا، ممالک و آن منجا، ملوک
 آن ماه آسان طریقت که درج او
 آن سر و جو تبار حقیقت که از قیاس
 آن خاصه خدای که ردی مبارکش
 ای سروری که چون تو نبیند و گرهای
 تما کرده ای صنوبر پیمین لباس را
 بشخونت ز آب دیده مردم کنار خاک
 دل نیست که ذرات رخ آنچو ماه تو
 چگست پشت خلق ز بار فراق تو
 با آنکه نیست سمرت بود ازین جهان
 گوئی چه سیر بود که کردی عنان سبک
 بر دار سر ز خواب گران تا نظر کنی
 طفلان خرد سال دیگر گوشگان تو
 خسته تو خود مکاشف اسرار عالمی
 حال دل شکسته ما بر تو روشنست
 بر تو درین نیست که در جنت نعیم
 در دو دریغ و حسرت ما بر جهانیا ناست
 اکنون رونده را که نوازد بخلق خوب؟
 کو آن بشاشت که فرزدی حیات و روح

آن عمده خلافت و آن زبده مناب
 سی سال داشت در دهنش مهر آفتاب
 قرنی زلفت ز گیس بیدار او بخواب
 بودی دلیل رحمت و آثار فجاب
 در آشیان بهجت این رفصه چون غراب
 در خاک تیره جای چو در تیره شد شباب
 تا دیده اند خاک ترا بر کنار آب
 صد چاک نیست همچو کتانی ز ما هتاب
 در هر رگی بزرگی ناله چون رباب
 اما گمان نبود کسی را بدین شتاب
 چندان نداشتی که بوسد کسی رکاب
 یارانت در گریو و بزرگان در اضطراب
 بر خاک ره ز خون جگر ساخته جلاب
 خاص آن زمان که هیچ نماند در جباب
 ما غابیم از تو و تو حاضری جناب
 با جمیع انبیا و رسل داری اقرب
 کز پر تو سعادت تو مانده بی نصاب
 و آنکه فقیر را که دهد خلعت و ثياب
 با گرمی تفقه و با نرمی جواب

۳۷۰

- ۱-۱: مناب، تصحیح قیاسی؛ کنذا
 ۱-۲: بهجت این رفصه چون غراب؛ ب: برقصه حور ۳-۱: کنذا؛ ب: ناکرده
 ۱-۴: کنذا؛ ب: در در شباب ۵-۱: تو؛ ب: نو ۶-۱: کنذا؛ ب: چگست
 ۱-۷: کنذا؛ ب: لب سورت ۸-۱: کنذا؛ ب: چو در سال جگر گوشگان ۹-۱: خلعت و ثياب؛ ب: خلعت ثياب
 ۱۰-۱: کنذا؛ ب: حیات روح

کو آن عبارتت کر بودی عتبان دل
 کو آن فروغ ذهن و کاست آن فراغ دل
 رفی و یادگار فصائل گذاشتی
 انوار تست در همه آفاق منتشر
 بد آرزو که پیش تو مدحی ادا کنم
 تقدیر آن خواست ضرورت ز روی عجز
 اکنونست وقت آن که کنم ختم بردعا
 یارب بلطف تو که برونت از قیاس
 کاظم صحن برقد آن سر پاک دین
 از بوستان جنت فردوس ده عبیر
 کالفاظ او نبود مگر نولوی خوشاب
 کارستی بهر دوسه روزی یکی کتاب
 چند آنک ماند نام تو تا حشر کامیاب
 ایام تست در همه ایام مستطاب
 تا باشد از شنای تو گفتن مرا ثواب
 باز آدم بمرثیه کردم ترا خطاب
 زیرا دعای خسته دلانت مستجاب
 یارب بفضل تو که فرونت از حجاب
 از حلهای خلد بیارای چون قباب
 وز سلسبیل در و صه روضانش ده گلاب

قصیده ۱۰ ۸۸۱ ب ۸۶ ج ۲۳ در مدح عین الملک

چو بادشاه کواکب سر بر گردون تاب
 جهان ز تابش آن تحت زر چو بوسه سیم
 چو آمد از لطف خورشید مغرور در جوش
 خدای عزوجل از کمال رحمت خویش
 مثال داد که محروبان بستان را
 هو از برق بیارید سونش کافور
 گرفته بر سر آن نه سپهر سیمین ناب
 گذاخت تارک شرزه میان میشه و غاب
 چنانک روز قیامت بعمره گاه حساب
 بر آوردید بر آفاق سائبان سحاب
 زمانه شربت صندل سرشت از سیلاب
 فلک ز اشک فرو رخت مشکهای گلاب

۱- عبارتت: تصحیح قیاسی: کنذا ۱-۲: داع دل ۳- داع دل: تصحیح قیاسی: کنذا ۴- ۱: جنت و فردوس؛
 ب: کنذا ۵- ۱: کنذا: ب: سلسبیل و روضه روضانش آن گلاب ۶- ۱: ۳: ب: ناب: ج: باب: تصحیح
 قیاسی: تاب ۷- ۱: ناب: ب: و اب: ج: تاب: تصحیح قیاسی: ناب ۸- ۱: ب: گرفته: ج: گرفت
 ۹- ۱: تابش آن تحت زر چو بوسه سیم: ب: و شمس آن محب زر چو بوسه سیم: تصحیح: کنذا ۱۰- ۱: کنذا: ب: سرزه
 بر پیه عاب ۱۱- ۱: محروبان: ب: محروبان ۱۲- ۱: کنذا: ب: مشکهای گلاب

زمان زاننش درگون نشاطی از هر نوع زمان زاننش درگون مقالی از هر باب
 دی کباب و دی کعبین دی شطرنج دی فسانه صبیان دی حساب و کتاب
 دی روایت اشعار و علم موسیقی دی حکایت تقویم و بحث اسطراب
 وزین همه که شنیدی نکوتر و خوش تر نشان ماست بر ناست بانگاری شب
 که بی رقیب نشیند یک زمان دود و [کذا] میان گوشه گلزار یا بدشت بی آب
 چون جان لاله و عشاق هر دو آشفته چون چشم فتنه و معشوق هر دو مست و خراب
 گهی شناه ز شادی زمان میانه جوی گهی مراغه زمستی کنان میان تراب
 که این حریف و گهی ساقی و گهی شاہد که آن ندیم و گهی مطرب و گهی نقاب
 دل مباد که افتد چو من کسی تنها درین چنین نفسی از دیار داز اجاب
 که باشد از غم یاران همیشه درباران چو برق سینه پراکش چو ابریده پر آب
 نه در روانش سکونی بود نه در دل صبر نه روزش قراری ز غم نه شبها خواب
 گهی چو رعد بنالد ز درد تنهایی گهی چو سیل براند ز چشما خواب
 توای عزیز که داری ز کامرانی بخت فراغ و فرصت دامن و غناد عهد شباب
 حیات و دولت و ایام را غنیمت دان فراغ و فرصت دوران عیش را دریاب
 مباش کینفسی بی نشاط و بی زحمت مجوی کیوطنی بی سماع و بی اکواب
 شتاب کن بملاقات دوستان نه درنگ که کار ما بدرنگست و عمر ما بشتاب
 کسی که دعوی هستی کند درین دنیا برو که دعوی او باطلست او کذاب

- ۱-۱: کذا؛ ج: مقال ۲-۱: کذا؛ ج: بانگارشباب ۳-۱: باب؛ ب: سبب؛ تصحیح قیاسی: کذا ۴-۱: کذا؛ ب: فتنه معشوق هر دو خراب ۵-۱: کذا؛ ب: زمان ۶-۱: کذا؛ ب: گهی ۷-۱: کذا؛ ب: کذا ۸-۱: ب: کذا؛ ج: نفسی ۹-۱: کذا؛ ب: فراغ و صحبت دامن و عهد شباب؛ ج: فراغ و صحبت دامن و عهد سبب ۱۰-۱: کذا؛ ب: دولت ایام ۱۱-۱: کذا؛ ب: دوران عیش ۱۲-۱: کذا؛ ب: ابواب ۱۳-۱: کذا؛ ب: بدرنگ ۱۴-۱: کذا؛ ج: داو-
 عه این مصرع از وزن ساقطست.

دگر ز محنت ایام ز حتمی دارایی
 میی که سایه او گر بر آسمان افتد
 ستاره را نفس او چنان کند سرمست
 دگر باده گنگ هم نه گردی شاد
 چو سرمه در قدح انداز می مبر خالی
 چراغ چشم ممالک ستوده عین الملک
 جهان مجد و معالی کریم دولت و دین
 خدیو مشرق و مغرب که فرط طاعت او
 بزرگ اصل و بزرگ آستان بزرگ آیین
 نجسته طلعت و پاکیزه رای و روشن دل
 جهان گشای دجوان دولتی که بردارست
 سپهر جاه و جلالت که سهم صولت است
 جناب عالی او آن بهشت جان افزاست
 در آن مقام که قدرش نشیند اندر صدر
 قوام دولت و ملت ز رای روشن او
 همه فضائل او مقتضی عز و علوست
 مدار منبر و محراب اوست از آن گویند
 اگر فرشته توان گفت آدمی خود اوست

دوای آن غنمی باده ایست چون عتاب
 چکد ز چهره * اب
 که بی سماع در آید بر قص همچو حجاب
 که نوش داروی جان خواهی از پی جلاب
 ز آستان ملک مالک ملوک رقاب
 که هست خاک درش سرمه او لولالالباب
 که عالمی ز علوم ست و بحری از آداب
 نشان دهد ز کیومرث و بهمن و داراب
 بلند نام و بلند اختر و بلند القاب
 ستوده سیرت و میمون رخ و گردیده خطاب
 هزار مرد سپاهی چو رستم و سهراب
 ز روم تا در ما چین زهند تا سقلا ب
 که بگذر دگر کم وجود از آن نجسته جناب
 فلک ستاده شود دست بسته چون جناب
 چنانک قوت دریا ز تابش هتاب
 همه خصائل او موجب ثنا و ثواب
 شناس بر سر منبر دعاش در محراب
 فرشته ایکه بآدم همی برد انساب

- ۱-۱: تاج دارایی ۱-۲: کذا: ب: یعنی * این مصرع جای دیگر یافته نشد و در "همین طور است"
 ۱-۳: کذا: ب: بر سمج ۱-۴: کذا: ب: سراب ۱-۵: بی مرجع، تصحیح: کذا ۱-۶: بهش از داراب؛
 ب: کذا ۱-۷: رای روشن دل: ب: کذا ۱-۸: کذا: ب: برستم سراب ۱-۹: کذا: ب: بهر
 سم و صولت ۱-۱۰: کذا: ب: در مار اسب سب ۱-۱۱: ب: کذا.

و در آدمی ملک سیرتست او بر سرست
 که از فرشته قضیلت بر دمانش و داب
 و گرد آتش و اکبت و خاک^۳ و باد آن جسم
 شکی مانند زروی یقین ه راه صواب
 که آتش آتش موسی^۴ ست و باد باد مسیح
 که خاک خاک بهشتست آب آب گلاب
 کسی که بر در او بیت دل بهر مویش
 دری ز رزق گشاید مفتح^۵ الا بواب
 اگر فروغ رخس آفتاب را باشد
 سواد شب بشود بر بیا من روز حجاب
 و گرد بهشت بردش^۶ ای کفش را نام
 هزار چشمه کوثر بر دمند ز سراب
 چه طایرست ندانم خدنگ او کورا
 سریت ز آهن پولاد و بال پر عقاب
 که چون گرفت ز شاخ کمان او پرداز
 بدرد آهن پولاد را چون پر ذباب
 نه شیر جان برد از وی نه از دانه نهنگ
 نه کرگان نه عقاب و نه آهوان نه ذباب
 ای اسپهر جنابی که دور گردون را
 ز چار بالش قدر تو شد بلند^۹ اقطاب
 ترا خدای جهان بر جهان بزرگی داد
 برای عزت اسلام و کمند^{۱۰} ارباب
 از آن گهی که درت آسمان رحمت شد
 ندیده اند زمین را فرشتگان^{۱۱} عقاب
 بروز رزم که خورشید آسمان بندد
 فراز چهره روشن ز گرد تیره نقاب
 صدای کوس بغرد چون رعد بر گردون
 شعاع^{۱۲} تیغ درخشد چو دژ بر گرداب
 جهان ز غلغله گردد چو خانه ز نور
 جیل ز لرزه افتد چو بویه سیاب
 زمین ز نعل^{۱۳} سپهر پوشد آهین جوشن
 فلک ز تاب سان سازد آتشین طاب
 تو زین^{۱۴} فکندی چو عنتر به پشت عنقای
 که اصل اوست ز لایسی^{۱۵} که نام اوست عقاب

- ۱-۱: و در آدمی ملک سیرتست او بر سرست ۱-۲: کذا؛ ب: فی فرشته..... بلاش داب
 ۱-۳: خاک باد آن جسم؛ ب: خاک و باد آن نه جسم؛ تصحیح قیاسی؛ کذا ۱-۴: تشنه کس؛ تشنه و کفش؛ تصحیح؛ کذا-
 ۱-۵: کذا؛ ب: جو ۱-۶: کذا؛ ب: گرفت ۱-۷: جو پر داب؛ ب: جو بر زاب ۱-۸: کذا؛ ب: و کر گسان
 نه عقاب و نه اموان داب ۱-۹: شد بلند اقطاب؛ ب: سد بسیار ۱-۱۰: کمند ارباب؛ ب: مکتب ارباب؛
 تصحیح قیاسی؛ کذا ۱-۱۱: کذا؛ ب: درین ۱-۱۲: کذا؛ ب: درخشد ۱-۱۳: سپه؛ ب: سپه
 ۱-۱۴: ز تاب سان سازد آتش طاب؛ ب: ز تاب..... رسن؛ تصحیح قیاسی؛ کذا ۱-۱۵: نوین فکندی جو عمر؛
 ب: تو زین فکندی جو عمر است معنای؛ تصحیح؛ کذا ۱-۱۶: کذا؛ ب: راسی که نام راسب -

سواد طره شب بر بایض عارض روز
 هوا عمامه و پیراهن و ردا یکسر
 ستارگان فلک چون سمنبران بهشت
 چو کردیک دوسه طاسی دگر منجم پر
 شعاع ماه پدید آمد از کران سپهر
 پدید شد چو حواصل بروشنائی ماه
 گمان بری که مگر بر بابط مشک سیاه
 من از کرانه بامی بغرض ای تنها
 دوات دخامه به پهلوشع و کاغذ پیش
 سفینه ای چو معلم گرفته اندر دست
 درین مطالعه بودم که ناگه از درین
 هزار سلسله برگل نهاده از عنبر
 رخی چو عرصه بارغ بهشت جان پرور
 در آن بهشت همه رنگس و بنفشه و گل
 دو چشم او چو دو رنگس فزوده خواب و خاک
 درین دو سنبل نرمد هزار دل در بند
 دهن چو جام عقیقین پر از مدام ریح
 ۴۸۰ گل سپید فرو ریخت خنده هتتاب
 نشسته بودم بر سرم و عادت طلب
 نهاده هر طرف از هر فنی سه چار کتاب
 فرد رفته ز فکر ت بجز بی پایاب
 در آمد آن بت من بی حجاب مست و خراب
 هزار سنبله برگزیده چون در خوشاب
 لبی چو چشمه آب حیات شربت ناب
 درین دو چشمه همه جوی شهید و شیر و شراب
 دو زلف او چو دو سنبل گرفته پیش و تاب
 و ز آن دو رنگس مستش هزار خانه خراب
 ۴۹۰ برد در رشته دندان گهر بشکل حجاب

۱-۱: بشک کرد حساب؛ ب: بمشک کرده خضاب ۱-۲: سیر؛ ب: سیر ۱-۳: کذا؛ ب: بر ۴-۱: پدید آمد
 ب: پدید آمد از کران سبر ۱-۵: کذا؛ ب: برسم عادت ۱-۶: کذا؛ ب: شع و کاغذ ۴-۱: کذا؛ ج: گرفت
 ۱-۸: کذا؛ ج: مست خراب ۱-۹: کذا؛ ب: برگرد در خوشاب ۱-۱۰: اب: ماب؛ تصحیح قیاسی؛ کذا-
 ۱-۱۱: جوی شهید و شیر و شراب؛ ب: جوی شهید و شراب؛ تصحیح قیاسی؛ کذا ۱-۱۲: خواب بخار؛ ب: ج: کذا
 ۱-۱۳: ج: کذا؛ ب: هزاران ۱۴- رسته..... حباب (۱، ب)؛ تصحیح: کذا ۱۵- اب: کذا؛
 ج: پیش تاب -

نخست دم که برآمد بجزیره از سبر کوی
سلام کرد و بنشاست نمود پرسش کرد
پس بتهنیت من گشاده درج عقیق
چو گفت گفت: بشارت ترا که بر رخ تو
گذشت شعر تو در بندگی شاه جهان
قبول حضرت شد یافتی و از اقبالش
بزار شکر خدا را که باری از کرمش
درین هوای زمستان که رفت داری یاد
میان سردی دی چون ششامی شب در روز
و ز آن پس چو رسیدی به لشکر منصور
نداد بخت جمال آن قدر که بر خوانی
نه نیر دولت آن بود و استطاعت آن
ضرورت از سبب عجز حال و زحمات آن
کنون که چرخ برمی گشت و بخت یاری داد
همان قصیده بخوبی گذشته من ندیدم [کذا]
نوسم بدرگه شنه تازه کن ز سر احرام
اگر چه مرغ نه ای در هوای حضرت شاه
برو که عهد شبابست عیش لازم گیر
یک اشبی بملاقات دوست شادی کن

گرفت بام و در حجه از جیش تاب
چنانک رسم بود در رعایت آداب
همی فشانند در از لعل و شکر از عتاب
دری گشاده ز رحمت مفتح الابواب
بدان صفت که همی خواست خاطر اصحاب
عروس نظم تو شد شنه پسند و شهره مآب
نکرد رنج تو ضائع مسبب الاسباب
که چند گونه کشیدی بره عنا و عذاب
نه روز بود قرار از سفر نه شبه خواب
شدی ز دیده مشرف بجا کبوس خباب
قصیده ایکه در آن راه کردی استکتاب
که بر مثال دیگر بندگان روی برکاب
بخانه باز شدی بی غرض جهان و مصاب
و مید صبح سعادت ز رحمت و مآب
همان حدیث ز سر تازه شد چو عهد شباب
چو حاجیان حرم گرد آستان و حجاب
همای واردل و جان خویش کن پرتاب
برو که وقت نشاطست وقت را در یاب
پیکه بر اسپ غنیمت بنه عنان صواب

۵۰۰

- ۱- | بخت: تصحیح: کنذا ۲- | کنذا: ب: گرفته نام و در حجه از جیش تاب ۳- | کنذا: ب: ز اقبالش.
۴- | کنذا: ب: سده سه شهره ۵- | ییره: ب: ییره ۶- | کنذا: ب: استکبار ۷- | نه نیر دولت:
ب: نه نیر دولت. تصحیح: کنذا ۸- | ب: بی غرض جمال و مصاب: تصحیح: قیاسی: کنذا ۹- | کنذا:
ب: بخوبی گذشته من ندیدم -

- من این خبر بشنیدم ز شادمانی دل
 به خردگانی دلدار و شادمانی خویش
 نخست ساخته کردم برسم با حضری
 سپس نهادم شمع و فروختم بمهر
 من و نگار من و چند یار بنشستیم
 سماع کرد معنی بچنگ و نای آغاز
 ستاره دار روان داشت ساقی دروی
 می که چون تن خورشید عکس ساغر او
 و گریه خشنی قطره ای بریزی ز آن
 چنان می بکفت و نقل می حریفان را
 گهی بدیهه^{۱۳} نقلی گهی قرینه نثر
 بدین طریقی همه شب نشاط می کردم
 مگر که صبح نخستین نمود رایت خویش
 هنوز بانگ مؤذن نداده بود خروس
 بر پیش از آن که دبدبویه صبح چون طاووس
 پرنده همچو دغان و رونده همچو سیل
- ۵۱۰ سبک دویدم و آراست مجلس احباب
 تنم چو غنچه نگنجید و رمب ان ثیاب
 ز مرغ و میوه دمی نقلی و شراب و کباب
 حریف ساده طلب کردم و معنی شتاب
 بیاد دولت شد با هزار حشمت و داب
 همی نواخت نهادند و بوسلیک شتاب
 پایاهای بلورین پر از عقیق مذاب
 برنگ لاله کند چرخ نیلگون طباط
 بر اوج چرخ رسد بوی مشک و بوی گللاب
 حدیث بود ز هر در، حکایت از هر باب
 گهی بدیع سوا لی گهی غریب جواب
 بیانگ نای و نی و نغمهای چنگ و درباب
 بیان نیمه خنجر که بر کشی ز قراب^{۱۷}
 نزار آشیانه برون آمده هنوز غراب
 نشستم از بر تازنده توسنی چو عقاب
 چنده همچو درخش و دودنده همچو محاب^{۱۹}
- ۵۲۰

- ۱-۱۰ کذا: ب: من این خبر شنیدم؛ ج: چو این خبر شنیدم ۱-۲: سبک دویدم و آراست؛ ب: سبک دویدم و آراست.
 ۱-۳: ثیاب؛ ج: ثیاب ۴-۱: کذا؛ ب: نقل ۵-۱: کذا؛ ج: شمع فروختم ۱-۴: معنی شتاب؛ ج: معنی شتاب؛ تصحیح
 قیاسی: کذا ۷-۱: کذا؛ ب: من و چند یار بنشستیم؛ ج: چند یار بنشستیم ۸-۱: ب: کذا؛ ج: آب ۹-۱: بوسلیک ساب؛ ب: لوسکن ساب؛ ج: ریاب؛ تصحیح: کذا ۱۰-۱: کذا؛ ب: عکس ساغر ۱۱: ططاط؛ ب: طباط؛ تصحیح قیاسی: کذا
 ۱۲-۱: ج: کذا؛ ب: حدیث بود ز هر در حکایت از هر باب ۱۳-۱: کذا؛ ب: بکر..... قرینه ۱۴-۱: کذا؛ ب: برین
 ۱۵-۱: نای دلی؛ ب: نای دلی ۱۶-۱: مگر که صبح محس؛ ب: بیک که صبح نخستین ۱۷-۱: کذا؛ ب: بر کسی اداب
 ۱۸-۱: هم آریادرنده توسنی چو عقاب؛ ب: قسم ارارنده توسنی چو عقاب؛ ج: کذا ۱۹-۱: چمتده همچو درخش
 تصحیح قیاسی: کذا-۱.

دو گوش او چو دو پیکان چهار ابرو چو سبز
 سپید روی و سیه چشم و برافراخته پیش
 بنخاک بادیه پرورده آتش آهنگ
 همان بدست که بر پشت او نشستم راست
 همی دید بهامون همی گذشت بکوه
 گهی بگام چو شیر و گهی بپویه چو گرگ
 دو گوش او همه ره بر نوای نغمه من
 چونام شاه جهانش بگوش جان رسید
 چنان بجست ز شادی که من ندانستم
 همی دید ز تندی همی گست عنان
 ندانم این که من از وی شتاب تر بودم
 بدین صفت همه را هم نبرد تا جائی
 سپهر گشت از اینجا پیاده شو اکنون
 حریم حضرت شاهست آنکه می بینی
 ترا بکعبه حاجات دل رسانیدم
 در سرای شهنشاه شرق لازم گیر
 خدایگان سلاطین مشرق و مغرب
 شبه ممالک فیروز شده که بر در اوست

۵۳۰
 سرین بشکل سپردم چونیزه اعداب
 بلند بارگاه و نرم پوست و سخت اعصاب
 کز آب و گاه کفایت کند بیاد و سراب
 بجست تند چنانک از کمان جهد نشأت
 همی نوشت بیابان همی برید خصاب
 گهی بتنگ چو غزال که بگذرد بر غاب
 که چیت مطلع شغرم بنام کیست خطاب
 ز سر فروذکی در هزار قوت و تاب
 که ز پیش بر سر برقت یا پیش شهاب
 چو بادبان که بگیرد بر روز باد طناب
 بنخاک بوس در شاه یا خود او شتاب
 که قصر شاه بدیدم از آن بلند عقاب
 که جز بسر نروند اندر آن نجسته تراب
 چو طاق قوس قزح کرد آسمان حجاب
 کنون تو دانی و دل حاجتی بخواه و بیاب
 که نیست دولت و دین را جز این صیقل تاب
 مدار ملک و ملک مالک ملوک رقاب
 هزار بنده رکابی چون رستم و سهراب

۵۴۰

۱-۱: جود و سکون چهار ابرو حوسر؛ ب: چهار ابرو حوسر؛ تصحیح: کذا؛ ۲-۱: سرین بشکل سپردم حوزره اعداب ۳-۱: بلند
 بارگاه؛ ب: بلند و بارگاه؛ ۴-۱: آهنگی؛ ب: آتش آهنگ؛ ۵-۱: نشاب؛ ب: نقاب؛ ۶-۱: رقاب؛ ب: غزالی که بگذرد
 بر غاب؛ ۷-۱: کذا؛ ب: جان رسید؛ ۸-۱: کذا؛ ب: ز سر فروذکی؛ ۹-۱: سر بر رفت یا پیش شهاب؛ ب: ریس
 سر بر رفت یا پیش شهاب؛ ۱۰-۱: برد؛ ب: کذا؛ ۱۱-۱: کذا؛ ب: کرده زاسان؛ ۱۲-۱: کذا؛ ب: من؛ ۱۳-۱: بخواه
 و بیاب؛ ب: بخواه سات؛ ۱۴-۱: کذا؛ ب: مقومات؛ ۱۵-۱: کذا؛ ب: فیروزی.

میج عالم و مهدی عهد سلطان فی
 جهان گشای جهان داوریکه یابد نور
 شهبی که درگر او آسمان اقبالست
 کواکش^۲ ز موکب ملائکه ز ملوک
 مشهورست جهان در ضمیر روشن او
 مستقر است سپهرش چنانک پنداری
 شهبی که عصمت او بود چون سفینه نوح
 بوقت آنکه زدور سپهر چکان کرد
 قرار داد جهان را بدل و امن چنان
 اگر نه دولت او ملک را گفتم دست
 نسیم را رفت او تا وزیده در عالم
 سواد شهر بهشتی شده است روح افزا
 گلست و سبزه گلر سو که بایدت بخرام
 شدست^{۱۵} باغ دریا مین و آبهای روان
 همی نهند بیک جای بیفته بازو تندرو
 ایاشمی که نهادست چار بالش قدر
 نهنک را بدر دهبیت تو زهره دل
 که زبیدش جم و کسری بر آستان بواب
 ز خاک درگه او دیده او لؤلؤالباب
 چهار رکن سریش در چهار اقطاب
 ثوابت از خدم و سائرات از محتاب
 بدان صفت که فلک در میان اسطراب^۵
 که بندگان^۴ش منوبند و اختران بواب
 ۵۵۰ زمانه را چو ز طوفان فقاد در غرقاب
 زمین ز زلزله گردد چو گوی در طیطاب^۷
 که کس بخواب نه بیند درگه بلا و عقاب
 نداشت روی برون آمدن ازین گرداب
 چو جنبی است جهان پر کواعب اتراب^۹
 بلاد ملک بهاری شده ست روشن تاب^{۱۲}
 می است و میوه بهر جا که بایدت بشتاب^{۱۴}
 در آن زمین که بند غیر شوره و شوراب^{۱۶}
 همی خورد بیک جای آب میش و ذیاب
 سریر دولت تو بر فراز هفت قباب
 ۵۶۰ پلنگ را بکنند صولت تو ناخن و ناب^{۱۹}

- ۱-۱. آسمان؛ ب. آستان ۲-۱. کنذا؛ ب. کواکب ۳-۱. کنذا؛ ب. خدم و سائر اب و رحاب ۴-۱. ب. کنذا؛
 ج. بمصورت ۵-۱. ب. کنذا؛ ج. اسطراب ۶-۱. کنذا؛ ب. بندگان^۴ش منوبند و اختران ۷-۱. طیطاب؛
 تصحیح قیاسی کنذا ۸-۱. کنذا؛ ب. انگر داب ۹-۱. کنذا؛ ب. حیر ۱۰-۱. و کواعب اسراب؛ تصحیح کنذا ۱۱-۱. کنذا؛
 ب. شدست ۱۲-۱. کنذا؛ ب. روشن تاب ۱۳-۱. کنذا؛ ب. بهر سو که بایدت بخرام ۱۴-۱. بشتاب؛ ب. بشتاب؛
 تصحیح قیاسی کنذا ۱۵-۱. بدشت؛ ب. شدست ۱۶-۱. کنذا؛ ب. بنودست غیر سوره شوراب ۱۷-۱. ب. بتدور
 ۱۸-۱. کنذا؛ ب. جای میش ۱۹-۱. ناخر و ناب؛ ب. ناخن و ناب؛ تصحیح قیاسی کنذا.

خیال خنجر تو در بریدن سبزش
همان کند که کند نور ماه با سرخاب
همیشه تا نبود هیچ چیز ادنی تر
درین جهان ز شمار و در آن جهان ز ثواب
شای دولت و اتم ثواب ملک ابد
بارگاه جلالت ذخیره باد و نصاب
نشاط و عشرت و تائید تو بغیر قیاس
حیات و دولت و اقبال تو بر در حساب
بحق آیت توحید و آیت الکرسی
بحق سوره حم و سوره احزاب

قصیده ۱۲ ۵۳۱ ب ۵۳ مجمع الفصحا ۱۵ عنفات العاشقین ۱۶

امروز بامداد که برخاستم ز خواب
باطایع خجسته و با خاطر صواب
آهسته بر کناره بامی برآمدم
تا بنگرم نظاره صحرای وسیل آب
دیدم زمین چو صحن بهشتت جانفزا
آراسته بزین و افزوده بتاب
سوده گیاه سپیده و شگرفت برجین
مالیده سبزه و سده و زنگار بر شیب
صحن چمن چو صفه گردون لا جورد
از خال پرستاره و از برق پر شهاب
گلها گرفته جام می و ساغر نبیزد
مرغان کشیده بانگ فی و نغمه رباب
در می دمید باد بگوش جهانیان
کاینک رسید بزمگه و شاهد و شراب
می جست برق را بر چو در شبهای یفتین
یاد رگناه تو بر و یاد در خطا ثواب
گفتی ز نیست خوش که نقاب سیاه او
گر بادی رباید و گه می کند حجاب

۱-۱: کنایه؛ ب: سرسبز؛ ۱-۲: باد و نصاب؛ ب: کنایه؛ ۱-۳: نشاط و عشرت؛ تصحیح قیاسی؛ کنایه؛ ۱-۴: جناب و دولت و اقبال تو بر در حساب؛ حیات و دولت و اقبال تو بر در حساب؛ ۱-۵: ب: افزوده؛ عنفات و مجمع؛ افزوده؛ ۱-۶: کنایه؛ سپیده و شگرفت و برجین؛ ب: شگرفت برجین؛ ۱-۷: سده و زنگار بر شیب؛ ب: سده و زنگار بر شیب؛ مجمع الفصحا و عنفات؛ کنایه؛ ۱-۸: ب: صفه گردون لا جورد؛ (م-ف) صفه گردون لا جورد؛ این اشعار در "مکرر هستند"؛ ۱-۹: ب: عنفات العاشقین؛ از عدد پرستاره و از برق پر شهاب؛ مجمع الفصحا؛ کنایه؛ ۱-۱۰: کنایه؛ ب: کاینکه بزمگه؛ ۱-۱۱: می جست برق را؛ رشیده نفس؛ ب: بر ابر چو در شبهای یفتین؛ مجمع و عنفات؛ از ابر چو در شبهای نفس؛ ۱-۱۲: زمینیت؛ ب: زنی است؛ ۱-۱۳: ب: کنایه؛ عنفات؛ جام پراز ساغر نبیزد؛ ۱-۱۴: ب: کنایه؛ عنفات؛ ملک فی و نغمه و رباب.

سر بر کشیده سبزه ز خاک سیاه رنگ
 گویی زمین بهشت شد و پیش آدمی
 پرهای شان ز مرد سبز مرصع است
 یا قریطهای سبز بدوش بهشتیان
 قوس قزح کشیده کمافی بچار رنگ
 این سرخ همچو لاله و آن زرد چون زریه
 عالم برین جمال و مرادل ز بهر دوست
 من در شده بلا به و زاری که ساعتی
 بودم درین حدیث که ناگاه بی گمان
 آن ماه سایه پرور و آن آفتاب حسن
 ممد روی و شک بوی دامن ساق و مرقه
 اندر چو خور ز بام و چو سردی به پیش من
 گفتا که در جهان که روادار و اینچنین
 از شوق آنکه با تو دو چشمم کنم چهار
 عقل از سر و توان زن و تازگی ز روی
 روزی نکردیم یکی نامه شاد دل

۵۸۰
 همچون زمره از شبیه یا طوطی از غراب
 یکسر فرشتگان بسجودند در تراب
 از لاله های لاله و از لولو خوشاب
 قندلیهای نور بر و قبهها حباب
 چون طاق منقش که بالوان کنی خضاب
 این نیل چون بنفشه و آن سبز چون سدا
 همچو کبوتریکه طید در کف عقاب
 تسکین دهم ز حزن و تسلی ز اضطراب
 سر در زار در یکچه ای ماهم چو آفتاب
 کاصل اندیده سایه او ماه و آفتاب
 سنبیل غلار و سبب ذوق نترن نقاب
 بنشت و برگشاد لب بستان در عتاب
 فی قاصدی نه نامه نه پیغام فی جواب
 شمش چیز من گرفته ز شمش چیز اجتناب
 صبر از دل و قرار از جان و ز دیده خواب
 وقتی نگفتم که چگونگی و در چه باب

۵۹۰

۱۰۱- عرفات: کشیده... خاک: مجمع: کنذا: ب: زابر ۱-۲: یا طوطی ارا غراب: ب: بر مرده اسر ماطوطی ارا غراب: عرفات: شبیه
 طوطی: مجمع: و طوطی از غراب ۱-۳: شد بدوش ادع: ب: شده پیش ۱-۴: کنذا: ب: برادسان زرد بر مرصع ۱-۵: لاله لاله
 و از لولو خوشاب: ب: لاله لاله و از لولو خوشاب ۱-۶: یا قریطهای سبز بدوش بهشتیان: ب: یا طهار ۱-۷: قبا حباب: ب: کنذا
 ۱-۸: بچار: عرفات: مجمع: بچار چطاق ۱-۹: ب: یکی حساب: عرفات: کنذا ۱-۱۰: کنذا: ب: آن نیل چون بنفشه و آن سبز
 حن سرب ۱-۱۱: کنذا: ب: برین مرادل جمال ز بهر دوست ۱-۱۲: کنذا: ب: قلی و زاضطراب: عرفات: مجمع: بول تسلی ۱-۱۳: ب:
 مجمع: کنذا: عرفات: دیدیم ۱-۱۴: ب: کنذا: عرفات: مجمع: سر زار در یکچه من همچون ۱-۱۵: سایه پرور و آن: ب: سایه پرور و آن ۱-۱۶: و مرده
 و شک بوی دامن ساق و مرقه: ب: ممد روی و شک بوی دامن ساق و مرقه ۱-۱۷: ب: مر: عرفات: مجمع: خور ۱-۱۸: کنذا: ب: نامه پیغام
 فی صواب ۱-۱۹: اکت با تو دو چشمی: ب: آنکه دو چشم ۱-۲۰: کنذا: ب: و توان زمین و تازگی ۱-۲۱: کنذا: ب: چاتم ز دیده خواب.

گفتم درین چه شبهه که تقصیر کرده ام
 معذور دار از بد و هر و جفای چرخ
 بسوزخته چو شمع و تن آزرده ام چو گل
 فی یار و فی دیار و نه آرام و فی مقام
 فی پای آنکه پیش تو کیم نه دست آنکه
 دلدار من چو حال مرا دید اینچنین
 می راند بر فراز من اشک ناروان
 گفتا چه شد ترا که در این دور خرمی
 همدی چنین مبارک و لکی چنین لطیف
 افزوده عدل و درون و آسوده خاص و عام
 تنها تو بی نصیب ندانم ز کاملست
 گفتم نه این و آنست و لیکن و سلیتی
 گفتا به از هر چه و سلیت بود ترا
 در شعر و در بدیهه و در وعظ و در مثل
 غیر از علوم حکمت و انواع معرفت
 ز نهار در مقام تردد مدار دل
 بخت آزمائی کن و بنویس قصه ای
 اقبال را دلیل کن و بخت را معین^{۱۶}

در خدمت ولی تو با حسن و اجتناب
 چون خسته در ملاکم و چون مرده در عزاب
 دل خون شده چو جام و بگر پاره چون کباب
 فی مال و فی منال و نه نصاب و فی نصاب [کذا]
 خوانم ترا بلا به درین کلبه خراب
 بگرست همچو ابرو بنالید چون رباب
 می بر عقیق حوصل من و لؤلؤی مذا [کذا]
 ماندی چنین حزن و نشستی چنین نصاب
 شاهی چنین کریم و ملوکی چنین مثاب
 خوش دل غریب و شهری و خوشنود شخ و شاب
 یازا اقتضای طالع منحوس بی نصاب
 باید چنانک کار جهانست در رسم و داب
 کاندز زمانه نادره ای در جمیع باب
 در رمز و در لطیفه و در خط و در کتاب
 غیر از فنوئل دانش و اصناف اکتساب
 فرصت شمار وقت و غنیمت شمر شاب^{۱۵}
 از جو دهر خدای تعالیست فتح یاب
 اغلاص را شفیع کن و جد را رکاب^{۱۷}

۱-۱: اجتناب؛ ب: اجصاب ۱-۲: [کذا]؛ ب: منحور و گران مدور در مقام جرج ۱-۳: شمع حق، تصحیح قیاسی؛ کذا ۱-۴: [کذا]؛
 ب: فی یار و فی دیار و نه آرام و فی مقام ۱-۵: ب: [کذا] ۱-۶: حوصل من و لؤلؤی مذا؛ ب: [کذا] ۱-۷: ب: مطاب
 ۱-۸: متاب؛ ب: ماب ۱-۹: افزوده؛ ب: افزود ۱-۱۰: [کذا]؛ ب: و دانم ۱-۱۱: یازا اقتضا طالع منحوس بی نصاب؛
 ب: یازا اقتضا ۱-۱۲: [کذا]؛ ب: چهارست ۱-۱۳: [کذا]؛ ب: در شعر و بدیهه و در وعظ و در مثل ۱-۱۴: غیر از قبول دانش
 ۱-۱۵: شاب ۱-۱۶: مین؛ ب: مبر، تصحیح قیاسی؛ کذا ۱-۱۷: [کذا]؛ ب: جد

برخیز این قصیده هم امروز کن تمام
فیروزش که روز دغا هر غلام او
شیخ مدی^۱ یسین^۲ خلافت پناه دین
تاج سر مالک و نور دل جهان
شاهی که نزد همت سیرغ آشنانش
فرخنده طالعی که زسم سمند او
گر بگذرد نسیم صلبایش بدشت و غار
و رافتد سموم خلافت کجو بسار
تیش چنانکه سد سکندر کند و نسیم
تیش چنانکه بگذرد از طاق نه سپهر

۴۱۰ فردا برو بحضرت سلطان کامیاب
صد چون سکندرست و دود چون فریاب
غوث زمان و مرکز ادوار^۳ قباب
بر جیس و آفتاب علم ماه نو رکاب
ملک دو عالمست کم از یک پر دباب
بر روی آنکه چشمه زمزم شود مراب
گردد دامن باریه کوزه جلاب
گیرد گهر بگونه گوگرد التهاب
ناکرده سر بردن ز سر پرده قراب
چون آه مستمند و دعا های مستجاب

قصیده ۱۳ ۶۰۱ ب ۶۰۲ فرنگ جهانگیری ۱ مدرج ملک علی و تعریف اسپ

تا آفرید بهر غزا^{۱۲} کردگار اسپ
سوگند خورد حق بسم اسپ غازیان
بسیار خوی مردم داناست اسپ را
بنیاست آبخان^{۱۴} که بریند بر دی سنگ

۴۲۰ شد بر جمیع جا نران شهریار اسپ
بنگر^{۱۳} که در چه پایه رسانید کار اسپ
وز آدمی بکن و پری ساز دار اسپ
نیشان پای مور بشه پای تار اسپ

۱-۱۱ ب: کذا؛ مجمع، غزات، برخیز این قصیده هم امروز نظم کن ۱-۲: کذا؛ ب: مسن ۱-۳: کذا؛ ب: مرکز دوار ۱-۴: کذا؛
ب: بر جیس افتاب ۱-۵: نزد آسیات؛ ب: اساست ۱-۶: کذا ۱-۷: کذا؛ ب: سر ۱-۸: کذا؛ ب: در او شد
سم غلاض ۱-۹: ب: کیر کهر ۱-۱۰: کذا؛ ب: سر پرده خراب ۱-۱۱: مستمند دعا های صحاب؛ ب: مستمند دعا های
۱-۱۲: آفرید بهر غزا؛ ب: غزا ۱-۱۳: و آدمی محس و بری ساز دار اسپ؛ ب: از آدمی محس و بری ساز دار اسپ ۱-۱۴:
اچنانک ۱-۱۵: نیشان مای؛ ب: نشان مای - عه این بیت در فرنگ جهانگیری شاهد آمده است. اقلاد و شاعر قدیم
فارسی در همین بحر و همین ردیف و قافیه قصیده دارند که بقرا از زیر است: یادم چون فعل بست بزم شکار اسپ - گفت ای غلام
ز دسیرین اندر آراسب (سرجمی) مودی من بجز است بحرم شکار اسپ - گفت ای غلام نیز بزمین اندر آراسب (لامعی)

و اندر روی که شب گذرد و بعد ساها
 در صبح خود چنانست که ازدور بشنود
 معلوم عالمست که کردست در جهاد
 از اسپ ببقار قرار است ملک را
 مردانه راست یار دوم در زبردش
 در صبح عیدگاه و شبانگاه نوبی
 در مقدم ملوک و ملاقات دوستان
 آن هر دو جانور که زرو زور بداراشت
 استرپی صد دروشت بهر حاجیانست^۹
 اسپ گزیده گوهر کانی و بجز زانست
 گر اسپ گوهری نبیدی از کران بجز
 و در اسپ گوهری نبیدی در میان کوه^{۱۰}
 اسپ آن زمان که گرم شود نعل آتشین است^{۱۱}
 مرکب عزیز دار که دارد عزیز تر
 اسپ است دست تو چو رساند بخصم تیغ^{۱۲}
 گوشت بود چو بشنود آواز های دور
 بر پشت باد تخت سلیمان نبی است اسپ
 یاد آور و چو بگذرد آن رگزار اسپ
 آواز رفتن شیشی بر جدار اسپ
 دین خدا و دولت شاه آشکار اسپ
 نبود قرار ملک چو گیرد قرار اسپ
 فرزانه راست پای سیوم و رفار اسپ
 زبیبی است بچنانک بهنگام بار اسپ
 آرایش است گرچه بود مستعار اسپ
 در کار و انست استر و در کار زار اسپ
 و زبهر غازیان و ملوک کبار اسپ
 زان که زکوه آید دگاه از بخار اسپ
 در شبهه چون گهر بندی بر قطار اسپ
 همچو گهر سخاستی از کوهسار اسپ
 و آن دم که حوی کرد در آبدار اسپ
 از جان خویش مردم خنجر گذار اسپ^{۱۷}
 اسپ است پای تو چو دود در تقار اسپ^{۱۹}
 چشمت بود چو دید چه و چشمه سار اسپ
 بر روی آب کشتی نوح ای نگار اسپ

۶۳۰

- ۱-۱: کذا: ب: داند روی ۱-۲: چو بگذرد از ره کدار است: ب: آل بکدار اسپ ۱-۳: کذا: ب: شیشی
 ۱-۴: در زبردش: ب: در زبردش ۱-۵: درانه: ب: در فرار اسپ ۱-۶: کذا: ب: شبانگاه لوسی ۱-۷:
 باد اسپ: ب: مامدست ۱-۸: بجز راس ۱-۹: کذا: ب: حاجیان ۱-۱۰: بنهار (محقق "انهار" است؟)
 ب: بجز ۱-۱۱: از کران (۱): ب: بر کران ۱-۱۲: بر قطار: ب: سر قطار ۱-۱۳: کذا: ب: و زاسب کوری شدی
 ۱-۱۴: نخاستی ۱-۱۵: اسپ آن زمان که گرم شود نعل آتشین است: ب: نعل ۱-۱۶: حوی ۱-۱۷: حو کرار اسپ:
 ب: خنجر زار ۱-۱۸: تیغ ۱-۱۹: مهار: ب: کذا ۱-۲۰: ای بکار اسپ: ب: نوح رکار.

- از روی آنکه در دل و در چشم مردمان
در نقره خنگ و زرده گرفتت گونهای
از شکل و از شبه نتوان اسپ را شناخت
اسپ است مرگ دشمن و اسپست جان دوست
صاحب دلاچو اسپ گزین آرزو کتی
در ترک اسپ مجید و در هند آدمیت
گر اسپ نمیتواند لشکری سوار
با آنکه روشن است که بی قوت سوار
زان اسپ را شکار کند شیر بی سوار
هر چند در سوار هنر بیش تر بود
گر زیر زین رستم دستان بروز جنگ
دریای هفت گانه چو خندق کند گذر
لشکر کش ملوک ملوک علی
آن شیر پیشه^۱ ایکه بروز رکاب او
آن اثر^۲ کند که در تنگنای رزم
گردون چه مایه دارد و انجم کجارسد
روزی که لشکر از در میدان برون بزد
چندان غبار تیره بر آید بر آسمان
شیرست شهرسوار که دست و عنانش را
لشکر کشی که بهر سپاهش همی رسد
- ۴۴۰ دارد چو سیم و زر شرف و اعتبار اسپ
چون نقره قرار ی و چو زر عیار اسپ
روشن شود مگر که بهنگام کار اسپ
چون دشمنش ادب کن و چون دوست^۳ از اسپ
از دست این دآن مخری زمینار اسپ
زینجا فست برده و ز آنجا بیار اسپ
لشکر گهی شود که بود بی شمار اسپ
بر ریخ دشمنی نشود کامگار اسپ
و اندر شکار شیر رود با سوار اسپ
در کار پیش تر بود ای هوشیار اسپ
۴۵۰ خندق جهیده بود سرش با چهار اسپ
گر بر کند بکین ملک نامدار اسپ
کاند^۴ جهان ندید چو شهرسوار اسپ
بر رنگ چون پلنگ چند بر شکار اسپ
آرد درون چو مور مور را رخ مار اسپ
آنجا که را ندان مشه در مرغزار اسپ
صف کرده صد گره به بکین و بیار اسپ
کامکان بود که پویه زند بر غبار اسپ
هم در غورست خنجر و هم ساز و ار اسپ
از هر حد و اسلحه و از هر دیار اسپ

۱-۱: کذا؛ ب: احار ۱۰۲: کذا؛ ب: خنگ زر ۱۰۳: ۱: و از لب نتوان اسپ را شناخت؛ ب: از شکل و از شبه
۱۰۴: ۱: کذا؛ ب: کنار ۱۰۵: کذا؛ ب: بر کند بکین ملک نامدار ۱۰۶: ۱: شیر پیشه؛ ب: حصه ۱۰۷: ۱: ب: مایه
۱۰۸: ۱: تیره؛ ب: نیزه ۱۰۹: ۱: کذا؛ ب: اسلحه.

۴۶۰. لایه همیشه در سپهر بی شمار اوست
از بس که برده برد ز هندوستان نهیب
نایاب گشت برده بشیر از دوسراندیب
ای تاب داده دولت وای آب آده دین
هر جا که نهضت تو سپاه می کشد چو بار
واسنجا که خنجر تو کند جوی خون روان
دشمن کجا رود ز تو اکنون که گرداو
هم آتشین ست خنجر و هم آهین ست دین
نایافتست^۹ قربت عالی رکاب تو
آری می رسد که بدین صحبت کند
شیری و مرغزار تو هندوستان تمام
ای حامی که جوید تو از پایگاه خاص
درین زمان نیست که گادی و گو سپند
دام امید آنک رکابی خویش را
اسپی چنانک در همه لشکر با اتفاق
چون بخت تو بلند و چو اقبال تو جوان
تا این نمط که شعر منست یادگار ماند
تا آورند^{۱۰} بر در شاهان به خدمتی
جاویدمان بدولت و اصحاب علم را
- هم بی شمار اسلمه هم بی شمار اسپ
وز بس که داد بی حد و بی عدلیار اسپ
دار زان شدست در حلب و در بهار اسپ
از آبدار خنجر و از تابدار اسپ
رعد از صهیل و برق کند از شرار اسپ
چون کشتی روانست بر آن جوینار اسپ
هر جا که ساختست چون گردون چهار اسپ
هم جان رباست صفدر و هم اختیار اسپ
پا بر زمین نمی نهند از اغترار اسپ
بر برق بر براق رود راهوار اسپ
چو لشکر که دید^{۱۱} اسپ
بخشد یک کمینه گدای هزار اسپ
بداند کسی بجز تو درین روزگار اسپ
بخشی ز راه لطف یکی راهوار اسپ
نبود چنان لطیف و چنان پر زگار اسپ
چون حکم تو روان چو حزم استوار اسپ
ماند بر آن نمط ز تو ام یادگار اسپ
از سوی چند پیل و ز سوی تنار اسپ
هم پیل و مال و زرده و هم بشمار اسپ
- ۴۷۰.

۱-۱: کذا: ب: اسلمه هم ۱-۲: بشیر از دوسراندیب: ب: بشیر از دوسراندیب ۱-۳: کذا: ب: وزان
۱-۴: کذا: ب: سیاهی ۱-۵: ار ۱-۶: کذا: ب: جوی ۱-۷: اختیار راست
۱-۸: کذا: ب: اسب قرص ۱-۹: بجه نمد از اغترار: ب: ارغزار ۱-۱۰: بدین صحبت کند: ب: بدین کند
* ۱-۱۱: کذا ۱-۱۲: نند ۱-۱۳: کذا: ب: آردند

اکنون که هوا معتدل و آب مصفاست
 در دامن آفاق نه گرد و نه غبارست
 هر سو که کنی رخ چمن و آب روانست
 در دست هوا حق کافور و غیره است
 حاصل شده از روی زمین هر چه مرادست
 بهنگام می و مجلس و عشق و معنی است
 تاخیر کن هیچ در آرایش مجلس
 ایک دمل و دوفنی و جنگ چنانه است
 و زبجر و ریجان تر و نخل ملون
 خوابان همه مد روی و حریفان همه خوش خو
 بر سبزه سیراب فلک لعل باطنی
 بر خیز بشادی که گر نوش و نشاطست
 و آهنگ می کن که مهر روشن جامش
 و ز دست بیت شنگ که از شکل و شمایل
 آن ماه پری روی که قرطیش و حائل
 شمشاد بگیسوی و سمن در بر و باز دست
 و ز سبزه همه روی زمین سبز چو دیباست (مطلع اول)
 و خلقت ایام نه گر ما و نه سرماست ۴۸۰
 هر جا که نهی پای گل و سبزه و محراست
 در حیب صبا خلعت غنبر سارا است
 و اصل شده از دور زمان هر چه نمانست
 و ایام نشاط و طرب و عیش و تماشا است
 کا صاحب طرب حاضر اسباب هیاست
 و ایک نزل و نقل و گل و ساغر صبا است
 هر چیز که خواهی همه موجود و هیاست
 ساقی و معنی طرب انگیز و دل آراست
 کز دیده و زربعت بیا قوت محشاست
 بنشین بتغم که که ز نریت و نیماست ۴۹۰
 تا بنده تر از چشمه خورشید به جواز است
 و لبند و دلا و نیز و دلارام و دل افزاست
 بر دوش و بنا گوش چو جواز شریاست
 گلزار بر خشار و سهی سرو به بالاست

۱-۱: کذا: ب: داز ۲-۱: کذا: ب: کردون ۳-۱: کذا: ب: مناسب ۴-۱: کذا: ب: کا صاحب حاضر ۵-۱: جنگ
 و معاش: ب: چنگ و حفا ۶-۱: نزل (خوانمیت): ب: نزل ۷-۱: کذا: ملون (خوانمیت): ب: بجز ریجان تر
 و نخل ملون ۸-۱: کذا: ب: دل آساست ۹-۱: کردیده و زربعت بیا قوت محشا: ب: دیده و زربعت بیا قوت محشا
 ۱۰-۱: که نوس و نشاطست: ب: کهی ۱۱-۱: بنشین بتغم که که ز نریت ۱۲-۱: بتی شنگ که از شکل و شمایل: ب: شمای
 ۱۳-۱: گلزار: ب: گلزار بر خشار و سهی سرو

هر سو که رود آفت آفاق در آن سوست
 نقل از لب شیرینش و شراب از لب مانع
 این حاصل ایام حیاتست که گفتم
 دیگر غم داند و جهانست ^۳ فردان
 قانع بقربی شده خرسند به قوتی
 فارغ دل و فرخنده چنانست که گوئی
 والاملک الشرق ^۴ حاکم دول و دین
 ای سرور من بر که رخت لاله حرامست
 رفتار تو شایسته و گفتار تو شیرین
 گیسوی درخ و ساعد و ساق و دیو بازوست
 صد سلسله داری بهر زلف که هر یک
 لعل لب شیرین تو دانی بچه ماند
 دندان تو چون شهادت و زبان تو چون شکر
 دولت بهر اوست که ای شمع شبستان
 شب تا سحر از دولت آغوش تو در بر
 گجام میشد از لب نوشین تو بر لب
 بیچاره کسی که ز رخ زیبای تو دورست
 نه از محبت تو شب خواب نه روزست قرارش

هر جا که بود فتنه عاشقان در آنجاست
 می خواه که همیشه می شیره خرامست
 وز اعظم لذات که در عمر موقاست
 خوش وقت کسی که غم داند و بر است
 نمی در غم امروز و نه اندیشه فرداست
 منجمله اصحاب ^۵ یل و هفدر و لالاست
 کارسته بغر ملک العرش تقالاست
 دندان دلب لعل تو از لولی لالاست (مطبیع ثانی)
 دیدار تو فرخنده و کردار تو زیباست
 مشک و مه و کا و قور و گل و افسر و بیباست
 زنجیر هزاران دل دیوانه رسواست
 برگ گل لعلست که در شهید مصفاست ^۹
 دور از لب و دندان من عاشق شیدا است ^{۱۱}
 باز دی تو در زیر سرش بالین گهاست
 خورشید پری پیکر و نا امید شکر خاست
 که توده گل از تن سیمینت بر اعضاست ^{۱۲}
 کوراد دل و جان سوخته آتش سودا است
 نه از شوق تو تن صابرونه طبع مشکبایست ^{۱۳}

۷۰۰

۷۱۰

۱-۱: کنز: ب: فتنه و عشاق ۱-۲: کنز: ب: شیرین و شراب ۱-۳: کنز: ب: جالب ۱-۴: کنز: ب: امروزه
 اندیشه ۱-۵: چنانست که کسی: ب: چنانست ۱-۶: اصحاب یل و هفدر و لالاست: ب: اصحاب هفدر و لالاست
 ۱-۷: کنز: ب: کاراست ۱-۸: دیو بازوست: ب: ساق دیو بازوست ۱-۹: مصفاست: ب: مرئی است
 ۱-۱۰: ب: جز ۱-۱۱: ب: کنز ۱-۱۲: که توده گل از تن سیمینت بر اعضاست: ب: سیمین ۱-۱۳: کنز: ب: در
 آغاز شعر "نه" نیست؛ "نه از" را "نه" بخوانید

برسینه^۱ او ز آتش هجران تو داغی
 جمشید ملک آنکه چو خورشید جهان تاب
 باز این چه غبار است که بواج هوا خاست
 آواز دهل می شنوم بر سر گردن
 گوئی که مگر جنبش جیشی است جهانگیر
 اسپانش ز بادند و سوارانش ز آهن
 فی فی غلظ میج نه جیشی است نه جوشی
 دین ابر خردشان که بر برق و کمانیت
 بیلی^۲ است سیه جرم بزنجیر ز سرخ
 رعد از سرتیش یکی شور و فغانست
 باز از ره پخیل چو یکجای گیر ی
 اطراف فلک ز ابر پر از آتش و دود دست
 آن را چو به بینی بمثل قمر جمیم است
 گویند که جنت زبرد زیر جمیم است
 و رزاله ملولست که بگداخت زمینش
 باران که همه در زمین است و در درم
 فی فی که زمین سونش نو شاد و مس است
 دین سزده نورسته چو زنگار قرنگی

۷۲۰ کز خنجر خون ریز ملک بر دل اعداست
 نور رخ او عرصه آفاق بیاراست
 دین باد چرا اسپ دواند بچپ و راست (مطلع ثالث)
 و اعطام در شنده بهر سوی هبیاست
 کا طرف فلک پر شغب و شورش و غوغاست
 پیکان همه ز آب و سان ز آتش صفراست
 فی کوس و نه رایت نه سوارایت نه نیاست
 خشنده و رنگین چو بینی بدل راست
 بر بسته که برسینه او طوق گهر راست
 بارانش سرشکی که ز خرطوم مجراست
 این جانی و مالی که فلک را در زمین است
 و اکناف^۳ زمین ز آب پر از حله دیباست
 دین را چو بینی بصفت جنت ماواست
 جنت چه کنم زیر جمیم ارچا بیالاست
 و امر و از آن سنگ چمن ساحت میناست
 چون ساخت زمره که درین حسرت^۴ اناست
 و آب مطرش سرکه انگور مصفاست
 از خاصیت تلخ^۵ و شش و سرکه می خاست
 ۷۳۰

۱-۱: در شنده بهر سوی مفاست؛ ب: مفتا ۱-۲: کذا؛ ب: سوز و غم است ۱-۳: ب: کذا؛ ۱-۴: ب: یکی ۱-۵: بیتش یکی
 شور و فغانست؛ ب: بیتش ۱-۶: مجرا؛ ب: مجرا ۱-۷: کذا؛ ب: فلک ابر بر آتش ۱-۸: و کفایت را ز حله؛ ب:
 تاب بار (خوانانیت) ۱-۹: کذا؛ ۱-۱۰: چه بینی ۱-۱۱: کذا؛ ب: ارچه که بالاست ۱-۱۱: و رزاله ملولیت که بگداخت
 رشتش؛ ب: و از زاله ملولیت ۱-۱۲: سنگ چمن ساحت مناست؛ ب: سنگ چمن ساحت مناست ۱-۱۳: کذا؛ ب:
 و دشمن اسب نو در درم ۱-۱۴: ب: درین سیر دانا؛ ۱: درین حسرت دانا ۱-۱۵: کذا؛ ب: نو شاد و مس است ۱-۱۶:
 حور زنگار در که؛ ب: انگار رنگی است ۱-۱۷: کذا؛ ب: تلخ و دمه سرکه می خاست.

- ۷۵۰ نعل سیم یکدانش که ماهیت به نسبت
 ورداد چوکسری است بدانش چوکسومث
 عشر بصفت رزم و عدی بر سر بزم است
 صد برده چو بهرام دود و صد بنده چو کیوانش
 صد حج چو پردین و صد افراد چو اورنگ
 سکان^۹ سموات و اهل^{۱۰} افتا لیم
 ای قلعه گشائی که سر رخ درازت
 اسرار فلک در دل مامون تو پنهانست
 بر این کرامات تو در دست و عنانست^{۱۱}
 اخلاق کریمت سند حاتم و کعب است
 آنی که وجود تو چو شائسته امیری
 هر معجزه بول که مخصوص رسولیست
 آدم بسجود ملک ارگشت مشرق
 و نوح نبی گشت اعادیش بطوفان
 و داشت سلیمان نبی باد مستخر
 و معجز موسی ید بیضا بد و ثعبان
 و داشت میجا دم جانخش نقالت
 در چشمه روان شد ز سر انگشت پیمبر^{۱۲}
 صد گنج دهد چو تو روزی که در آن صد
 گر اصل منافع مه و خور معدن و بحر است
- در گوش فلک حلقه زرین منقاست
 در فرج سپندر بفرست چو ارسطاست
 حاتم بگر بخشش در شتم که همیاست
 در دفتر اسمای غلامش مجلاست
 در جمع حواشیش و تقاریق مستاست
 بر خاک درش ازل و جان بنده و مولاست
 بر جان اعادی تو از اعظم بلواست
 انوار ازل در رخ میمون تو پیداست
 نشان سعادات تو در سیرت و سیاست
 و اوصاف بدلیت شرف آدم و حواست
 ۷۶۰ فخر سراجداد و جمال رخ آباست^{۱۳}
 در ذات شریف تو معادست و منقاست^{۱۴} (کذا)
 بوسید درت هر ملکی گر فلک آسمانست
 از تیغ تو طوفان دما بر سر اعداست
 یکران تو بادبست که در دست تو لمباست
 رخ تو چو ثعبان و سنان ید بیضاست
 بی هیچ مقالی دم جانخش مییاست
 هر یک سر انگشت تو جوی که اعطاست
 گنجینه قارون و مصر کوه زر آراست^{۱۵}
 هر چار زاوصاف تو در آخر متواست^{۱۶}

۱-۱: سرب یکدانش که ماهیت به نسبت؛ ب: کذا ۱-۲: درش می ۱-۳: کذا ۱-۴: دود صد؛ و: دود صد ۱-۵: کذا؛
 ب: حواسین و تقاریب ساست ۱-۶: مکان؛ ب: نیکان ۱-۷: پیماست؛ ب: تنها ۱-۸: عنانست ۱-۹: سما؛ ب: ما
 ۱-۱۰: نیز؛ ب: پیا بر ۱-۱۱: کذا؛ ب: وسط کوه زرا داست ۱-۱۲: آخر سواست؛ ب: اخر مواست.

رای تو چو مهرست و نقای تو چو ماهیت
طبع تو چو کافست و بنان تو چو ریاست
در عهد سخای تو نه حرمانت نه حاجت
عدالت که نه ظلمیت و نه دخواست
نه عاقل دیوان تو شرمنده قاضیت
فی عاقل احسان تو محتاج تقاضاست
هم خنجر اقبال تو چون طبع تو تیزست
هم بازوی سخط تو چو دست تو تواناست
بر بند عدو را که عدو پیش تو قربانست
بگشای جهان را که جهان بر تو بهیاست
تا باغ به نوروز کبردار جنا نست
واز خورد و حلل ساخته چون مجلس داراست
جادید بران عیش که بزم تو بهشتیت
جام تو چو کوثر قدساقیت چو طوبانست

در درج ملک عین الملک

۶۱۱ ب ۶۱ ج ۴

قصیده ۱۵۰

حمد حق را که رسید آنچه مراد دل ماست
و آنچه از حضرت حق جان مجنان میخواست
آرزو بود که از دولت دیدار ملک
که رخش مطلع انوار سعادات و سناست
یابد این چشم جهان بان بصری تازه از آنک
مدتی شد که زدوری در او اعلاست
هم در شوق و شغب منتظر ازنا شب و روز
گو شها سوسی خبر بود و نظر اچپ راست
این همی گفت که غرض سلامت دورست
و آن همی گفت که مقدم بعدات فرداست
مادرین وردو دعا مانده که یارب برسان
آن سرافراز مالک که پناه ضعف است
منت و شکر خدا را که امید دل ما
هم حاصل شده و حاجت اجله رواست
و آنچه گفتند حمودان همگی گشت دروغ
و آنچه گفتند حبیبان همگی آمد راست
خاک در سیم بدان کرده بکام دل دوست
آفتاب غمش عرصه عالم آراست
باز از مقدم میمون جهان افروزش
عمر احباب فرو و دوق بدخواهان کاست
باز در سندی سامی بسعادت بنشست
باز آواز طرب غلغله در عالم خاست

۱-۱: کذا؛ ب: سامو در راست * ۱: کذا ۱-۲: والست؛ ب: فراست ۱-۳: جهانست ۴-۱: دار جور
ب: در جور ۵-۱۰: شا؛ ب: سنا ۶-۱۰: کذا؛ ب: هم درین شوق و شغب منتظر ازنا شب و روز ۷-۱۰: کذا؛ ب:
ماست ۸-۱۰: کذا؛ ب: عالم راست -

الحق آن مقدم میمون چه مبارک عیدست
روز نشاندی و خوشی وقت سماع و طربست
گر کسی را سخنی درمی دمطرب باشد
مطربانغمه برآورد که اوان طرب است
باده بریاج ملک ده که باقبال ملک
ملک الشرق فلک قدر ملک عین الملک
آن جهانجوی دجوان بخت که خورشید و هفت
آن سپهدار و سرافراز که بستان بهشت
آنک در طینت او گنج معانی پنهانست
آنک در طاعت او عرصه عالم گیتا
همت اوست جهانی که ز بی پناهیانی
بخشش اوست سبحانی که زیساری جود
دیر او کیمیه جا هست و دلش معدن علم
هر چه اخلاق ذمیست از دستش مستعد
ظرف و فتح در آن سوی بود کو آن سوست
صد سپهرست در آهنگ اگر خود فروست
تینغ برانش قضای ز قضای اهل
هر جا بر کفش صاعقه انداخت زگرز
آب پیکانش چه آفت بن ناپیچ چه عذاب

۷۹۰ دین سحرگاه منور که هایلون چو هاست
نوبت نوش و نشاطست و گشت و نهاست
باری امروز درین حال که مایم رداست
ساقیا باده بیادر که زمان صباست
بزم فردوس و قدح کوثر و ساقی خوراست
کافتاب کرم و سایه الطاف خداست
پر قوی از رخ میمون ممالک آراست
شبه آیش از گل اقبال سعادت افزاست
و آنک در طلعت او نور الهی پیداست
آنک در خدمت اوقات افلاک و نواست
همچو یک نقطه در و هر دو جهان ناپیداست
هر کیم قطره بارانش دو چند دریاست
۸۰۰ رخ او مطلع عشرت کف او کان سخاست
دایخ اوصاف جمیست در و متوقفاست
دولت و بخت در آن جای بود کو آنجاست
صد سپاهست در ناورد اگر خود تنهاست
تیر سوزانش بلایی ز بلایمی خداست
کوه البرز غبار نیست که بر باد عواست
نوک نادر که قیامت سرش چه بلاست

۱-۱: سماع و طربست؛ ب: سماع طرب است ۲-۱: شمشاد ایش ارگل افزاست؛ ب: شمشاد ایش ارگل اقبال سعادت اجراست
۳-۱: جهانی پنهانست؛ ب: معالی سمانست ۴-۱: فی ۱۱۱؛ ب: فی پایانی ۵-۱: سحای؛ ب: کذا ۶-۱: حد متوکا، صوفای؛
ب: در مسکاست ۷-۱: کذا؛ ب: مسعد است ۸-۱: ج؛ کذا؛ ب: آنجا ۹-۱: کذا؛ ب: انداخت و گرن ۱۰-۱:
بن ناپیچ؛ ب: بن ناپیچ؛ ب: تصحیح کذا ۱۱-۱: کذا؛ ب: مداس -

در سمانی که زند دست سمانیت نیست^۱
 صفدری همسر او در همه آفاق که دید^۲
 این قدر حکمت و آداب که در وی^۳ نصیبت
 در شجاعت ز امیران ممالک ممتاز
 نه کسی در شرف و فضل مر او را ماند
 که کند نسبت او بادگر اینابر جهان
 ای از آن عنصر پاکیزه که میمون نباش
 تو از آن دوده صافی و مبارک سلفی
 ای باشراف قبائل شده ذات بحق^۴
 زین سوت عزت اعام و علو احوال^۵
 چشم بد دور از ان طلعت فرخنده تو
 همه اخلاق تو نیکو همه اوصاف تو خوب
 تشنه جانان امل را گفت تو آب حیات
 آب شمشیر تو و ساق عود سان ظفر
 گر فلک سر کند خاک کف پای سگی
 نمود منت آن بر تو که بر چشم فلک^۶
 آنچه در خدمت تو صرف شود عمر عزیز
 من دعا گوئی که در گلشن اقبال تو ام^۷

بر زمین که نهد پای زمین نیست سمانست
 اختری هم رخ او در همه افلاک کجاست
 دین قدر رافت و اخلاق که او راست است
 در سخاوت ز بزرگان جهان متغناست^۸
 نه کسی در کرم وجود مر او را همتاست
 مگر آنکس که و را چشم خرد نابیناست
 پاکتر ز آب سما صافتر از صحن صفاست
 که بدیشان شرف آدم و فخر خواست
 هم بر آن سان که بالوازه شب بدر کجاست^۹
 ز آن طرف حشمت اجداد و جمال آباست
 که مصایح صفات و ملائک سیاست^{۱۰}
 همه اوقات تو حکمت همه افعال سزاست
 در دندان جهان را در تو دار شفاست
 قصه قصر سلیمان و پیری روی سیاست^{۱۱}
 که بدر بانی دربان درت یافته جاست
 خاک پای سگ دربان ترا منت است^{۱۲}
 هر دمی راز شرف ملکیت کونین بهاست
 بلبل فکرت من نغمه زن و مدح مر است

۱-۱: سمانیت رمن ۱-۲: صفی: ب: صفه (صفدری) ۱-۳: در حشمت: ب: که در وی در ۱-۴: مسما: ب: مستغنا
 ۱-۵: یا که از اینا جهان: ب: که کند نسبت او یا که از اینا جهان ۱-۶: ذات بحق: ب: ذات بحق ۱-۷: کذا:
 ب: همبر انسان که بالوازه شمت مدد در حاست ۱-۸: ای: احوال: تصحیح قیاسی: کذا ۱-۹: کذا: ب: اسما
 ۱-۱۰: کذا: ب: سر مر خاک ۱-۱۱: کذا: ب: در رمن ۱-۱۲: کذا: ب: قدرت
 ۱-۱۳: کذا: ب: مشها ۱-۱۴: کذا: ب: امر-

طوف ایوان توام مقصد اقصای هم
هم راهست رجای تو نه زان سان که مرا
سر چشم بهدایت تن و طعم بر فاست
نه شب در روز بجز ذکر توام هیچ مراد
نام تو نقش نگین کنیت تو نصب خیال
جان و دل متکلف سده سخی تواند
صبر من همچو علو غیبت من همچو حضور
اندرین دعوی اخلاص و هوا خواهی من
حصرا و صاف شریفیت که فلک نتواند
کامد رآن عالم انوار زبس حیرانی
چونکه عاجز شدم از وصف دعا و ادائی تر
تا بلند ی سپهرست و پستی زمین
زیر فرمان تو باد آنچه سپیدست و سیه

۸۳۰ دستلام در تو ابد غایات مناست
هم راهست هوای تو نه چند آنک مر است
لب و کام به شنائیت دل و جام به دعاست
نه و سال بجز شکر توام هیچ نواست
یاد تو در زبان محبت تو حرف لقاست
گرچه از خدمت ظاهر تن بیچاره جداست
بعد من همچو دلو فرقت من همچو لقاست
رای میمون تو شاهد دل پاک تو گو است
نه بر اندازد این فکر بیچاره ماست
جان و دل زیر و زب عقل و خرد بی سر راست
که همه وقت در اشار دعا ختم شناست
تا سپیدی صباحت و سیا سی ماست
وقف احسان تو باد آنچه نشیب بالا است

در مدح مکرزاده سلیمان بن مردانه

۲۰۱ ب ۱۹

قصیده ۱۶

قد تو سروست و رخسارت مه است
روی تو در خطا مه در عقب است
زلف تو بر روی مقرب در مهست
زلف تو منهد دست و منهدو گهر هست
چشم تو ترک است و ترک املش خطاست
زلف تو منهد دست و منهدو گهر هست
ترک و منهدو در فغان و گهر هست [کذا]

۸۴۰

۱۰۱: [کذا]؛ ب: مقصد اقصای ۱۰۲؛ ب: ماست ۱۰۳؛ ج: کذا؛ ب: مر است ۱۰۴؛ ز چند آنک؛ ب: ح؛
نه چند آنک ۱۰۵؛ ب: که جز از خدمت ۱۰۶؛ کذا؛ ب: غیب ۱۰۷؛ کذا؛ ب: کین ۱۰۸؛ آنچه پیش و ماست؛
ب: نشیب ۱۰۹؛ روی نور خط؛ ب: خط ۱۰۱۰؛ املش خطاست ۱۰۱۱؛ منهد دست و منهدو گهر هست؛ ب: منهد دست
نفذ کر هست ۱۰۱۲؛ کذا؛ ب: (درین نسخه این بیت مفقود است) ۱۰۱۳؛ منهدو -

سرو با قدرت برابر کی شود
تا دورخ در هفت و نه دیدم ترا
آنچه هست بر جان من از بحر تو
تو به دو هفته و من بی تو ام
کیست که سبقت خلاصی بخشدم
جز ملک زاده سلیمان که او
آن جوان بختی که نه گردون پیر
آنک پیل مست پیشش پشه ایت
هر کجا اقبال او مجلس کند
هر کجا شمشیر او آتش زند
ای سرافرازی که در روز مصاف
هر که پیشت خمیه گردون کرد پای
بر رخ تو هر که بنید ماه نو
تا چو در میزان در آید آفتاب
روز عزت در درازی با دز آنک
برست تابنده و بر فرق کل

عیب نبود گر درازی ابله است
چشم من چون چشمه زده در دست
من چه گویم هم دل تو آگوست
هفته ای ماهی و ماهی شش هست
کز غمت در مانده ام چذین گهست
نور چشمان ملک مردانه هست
بر درش از بندگان دز گهست
و آنکه شیر شتر زه نزدش رو بهست
چنگ در ناله است و نی در قهقهست
ظلم در ماتم عدد و در ده و هست
کوه آهن پیش تو هم چون گهست
ریسمانی در گلو چون خر گهست
هر زمانش عید دهر شب نو هست
شب دراز و روز هر دم کو هست
خشم با کوه ماه عمری اش بهست
سایه سلطان که خلق اللهست

۸۵۰

تقصیده ۱۷

بیاض فارسی لندن ۱۰۸

در مدح فیروز شاه

حکایت شب دوشین اگر چه بسیارست
حکایتی است که از نادرات اسرارست
اگر شنیدن این قصه آرزو داری
بیا که شرح دهم آنچه شرط اخبارست

۱-۱: کذا؛ ب: کزدرازی ۱-۲: انج؛ ب: آنچه ۱-۳: ب: کذا ۱-۴: ناله است نه می در فست؛ ب: قصیده است
۱-۵: ماتم عدد؛ ب: کذا ۱-۶: اراکت؛ ب: ترا که ۱-۷: کذا؛ ب: کوه تا عمری ۱-۸: کذا؛ ب:
اوجل الله ع: این قصیده در "ب، ج" هر سه نسخه موجود نیست.

- نماز شام که میسرغ سیکون سپهر
 ۱۸۶۰ نهفت روی از آن جانبی که بهارست
 ز دود عنبر سارا و مشک تا تارست (کنار)
 در یحییای رواقی که بنبر دیوارست
 که نهفت کشور عالم از و پر انوارست
 که این جهان بمثل ز آن جهان نمودارست
 چو سیر ساکن نازک زنی چو بیارست
 هوای موسم نوروز و فصل گلزارست
 که هر کی بهر عالمی ز اسرارست
 چنانکه عادتستان و رسم میخوارست
 معنی ایکه خوش آواز و خوب دیدارست
 ۱۸۷۰ به پنج نوبت آن بربطی که شش تارست
 وزین چهار عناصر بعیش ناچارست
 که ناگه از اثر طالعی که مختارست
 که سر و قد و سمن ساق و لاله رخسارست
 بسان نیزه و غره اش چو تیغ دلخوارست
 سمن بری که بر او چو برگ گلنارست
 همه کرشمه و نازست و شکل و بهجارت
 نه در ملاحظت او لعبتی بفرخارست
 و اگر خرامد طاموس بکب زفتارست
 و گر بجنده گل افشان شود شکر بارست
 ۱۸۸۰ که یار چاک و چالاک و چیت و عیارست
 نماز شام که میسرغ سیکون سپهر
 ۱۸۶۰ نهفت روی از آن جانبی که بهارست
 ز دود عنبر سارا و مشک تا تارست (کنار)
 در یحییای رواقی که بنبر دیوارست
 که نهفت کشور عالم از و پر انوارست
 که این جهان بمثل ز آن جهان نمودارست
 چو سیر ساکن نازک زنی چو بیارست
 هوای موسم نوروز و فصل گلزارست
 که هر کی بهر عالمی ز اسرارست
 چنانکه عادتستان و رسم میخوارست
 معنی ایکه خوش آواز و خوب دیدارست
 ۱۸۷۰ به پنج نوبت آن بربطی که شش تارست
 وزین چهار عناصر بعیش ناچارست
 که ناگه از اثر طالعی که مختارست
 که سر و قد و سمن ساق و لاله رخسارست
 بسان نیزه و غره اش چو تیغ دلخوارست
 سمن بری که بر او چو برگ گلنارست
 همه کرشمه و نازست و شکل و بهجارت
 نه در ملاحظت او لعبتی بفرخارست
 و اگر خرامد طاموس بکب زفتارست
 و گر بجنده گل افشان شود شکر بارست
 ۱۸۸۰ که یار چاک و چالاک و چیت و عیارست
 چو آن سمن بروسیمین تن و نگارین روی

۱-۱: بایض: متن تصحیح قیاسی ۲: بایض: متن تصحیح قیاسی ۳: بایض: متن تصحیح قیاسی ۴: بایض: متن تصحیح قیاسی ۵: بایض: متن تصحیح قیاسی ۶: بایض: متن تصحیح قیاسی ۷: بایض: متن تصحیح قیاسی ۸: بایض: متن تصحیح قیاسی ۹: بایض: متن تصحیح قیاسی ۱۰: بایض: متن تصحیح قیاسی

۱۱: بایض: متن تصحیح قیاسی ۱۲: بایض: متن تصحیح قیاسی ۱۳: بایض: متن تصحیح قیاسی ۱۴: بایض: متن تصحیح قیاسی ۱۵: بایض: متن تصحیح قیاسی ۱۶: بایض: متن تصحیح قیاسی ۱۷: بایض: متن تصحیح قیاسی ۱۸: بایض: متن تصحیح قیاسی ۱۹: بایض: متن تصحیح قیاسی ۲۰: بایض: متن تصحیح قیاسی

رسید بر سر آنگاهان به نیم شبی
شدیم یکسره شادان و خود کلام هر دو
گشاد مرا کرد بر کشید موزه ز پای
نکرد بر رخ یاران بشاشی چندان
چو دیدمش که تکلف می کند قدری
بیالوده و دادم زباده شرم شکن
همان زمانش دگر شد مزاج دیگر حال
شراب خواست و ساقی که وقت میخواست
کشید که نه بگر عرق چگونہ روانست
نهاد بر سر زانوی من بمهر سرش
گهی بنا می گفت کان غزل بر خوان
گهی بخنده می گفت کاین چه بیداریست
درین فحاش بودیم که حوادث دهر
خردس صبح ندا کرد و صوٹ بانگ نماز
بجست از بر من زود جامه در پوشید
قدم گرفتم و گفتم که ساعی بنشین
خردس ارچه که آواز داد بر غلطت
بر آن دلیل که هر یک ازین سخن خوانان
تو نیز رفتن ازین جا نگشتاب کن
نشاط کن که معنی هنوز در طرب است
و گر بخواب روی خواب کن که خانه نیست
و گر چنانست که از پاسبان گریزی نیست

بحالتی که منت اد نه بپارست
چنین بود که ملاقات یار با یارست
ولیکن او ز وقاری که خوشیست و ارست
بدان صفت که مگر از کیشش آزارست
بطاقت بشری که شرط دلدارست [کندا]
که برد از سر دی هر چه کبر و پندارست
گذشت آن همه بیگانگی که اغیارست
ساعت خواست و مطرب که وقت میخواست
گشاد حیب که بگر هوا چه مدارست
تقدری ز دلم می نمود کارزارست
که در صفات منت بهترین اشعارست
که با وجود منت میل بر پرستارست
چنانکه عادت این روزگار غدارست
بگوشش آمد از آن موزنی که نقارست
بهانه جست بر رفتن که وقت اسرارست
کجاست محمد ای میر این چه گفتارست
موزن ارچه ندا کرد هم غلط کارست
ز نور ماه ندانست شب چه مقدارست
که صبح دور تر و شب هنوز بسیارست
شراب نوش که ساقی هنوز در کارست
نه نیم یار مخالف نه نرس طرارست
نخپ بادل این که بنده بیدارست

۸۹۰

۹۰۰

بسی بگفتم ازینها و بیج در نگرفت
 که صید کردن خود رای سخت دشوار است
 چو دیدمش که غریمت مصمم است و مرا
 موافقت قدری دور کرد ناچار است
 با سپ بر شدم و در رکاب او راندم
 از آن سبب که زمین گبلند و گه فارست
 عنان گرفته هیچی رفتش که ساکن ران
 که اسپ تند تو مستی و ره نه هموار است
 عنان کشید که این جا نگه چه خوشوار است
 چو میل بر می و معشوق و مطربش دیدم
 بگفتم ای گل شریده که دوریت فارست [کذا]
 اگر ز خانه طول آمدی و طبع ترا
 هوای خوردن می در میان بازار است
 بیا که بهتر ازین جا نگه نخواهی یافت
 ۹۱. که پیش خانه شاهد دکان خمار است
 ازین طرف در زمان پزند دکان میوه فروش
 و ز آن طرف در مطرب دکان عطار است
 شراب و شاد و نقل و سماع مطلوب است
 بیا بین که درین جایگاه هر چار است
 و گر بمانه خمار و صمتی دانی
 علی الخصوص که این شاد است شهر آشوب
 همی که ساعد و ساقین و گوش و گردن او
 هم از جلاجل پر دین بپای او خلخال
 بتی که ز گس جادوش در جهانگیری
 بتی که گوهر دندانهای رنگینش
 رخسار چو باغ بهشت در لب شیرینش
 رخسار چو باغ بهشت در لب شیرینش
 فراز سر بلندش ز ماه دایره ایست
 ۹۲. که چرخ بر سر او گشته همچو پرگار است
 هزار سلسله دارد ز زلف مشکین بوی
 که زیر هرین موی دلی گرفتار است
 کسی ز صحبت او جز خطر بری نه خورد
 اگر چه خود ملکی یا سپاهسا لا رست
 بدین صفت هم نشیند از خوشی دل او [کذا] چنان شگفت که گویی گل بر اشجار است

۱- این کلمه روشن نیست ۲- بیاض: ساعد و ساقین و گوش کردن او؛ متن تصحیح قیاسی ۳- اصل: ان؛ متن تصحیح قیاسی
 ۴- اصل: این سم؛ متن تصحیح قیاسی ۵- اصل: نظر؛ متن تصحیح قیاسی ۶- اصل: با؛ متن تصحیح قیاسی

من از فراست احوال او چو دانستم
شدیم برادر آن ماه دادم آدازش
کشید خوردنی شود ترش و شیرین طعم
سپس گرفت بکف ساغر ز نردرنگ
برینیت در دل ساغر ز شیشه شامی
می که چون گل میو به جام مینائی
می چو لعل بدخشی به لولوی عدنی
می که از بطن سیمن به طاس طاوسی
می که در خم تاریک روی روشن او
می که در کف میگر به نیم جرء او
می که در بر انگور و فصل ارزیش
بدین چنین می روشن چنان همی ساقی
نگار دلبر من هم که در سخن دانی
زهر نبط سخنی می نگند و آخر کار
سوال کرد ز من بنده کای هنرمندی
که لکم کسب و عمل بهترست در دنیا
جواب دادم و گفتم کرای پری روی
ز اختلاف طبایع وجود انسان را
اگر درم طلبی در تجارت و دروغ
و اگر قبول عوام آن بو عطف و تذکیرت
و اگر نشاط دل و جانت آرزو باشد
و اگر سعادت و جاه و جلال می خواهی

که را غیبت بجان و دلش خریدارست
درش گشاد و درون برد و طلبی آراست
فشانند و در و ریاحین دایچ از لمرست
که از نقوش و نشیمن بهشت آثارست
می که همچو سحر نور و چون شفق نارست
چو آفتاب زرو آسمان زر کارست
که در عقیق یاقی سهیل سیارست
بسان چشم خردوست و خون اغیارست
چو جرم ماه درخشان در شب تارست
گر و نهاده هزاران هزار دستارست
بهای یک درمش صد هزار دینارست
چنان شده که مگر آفتاب دوارست
زلزل او همه در و جواهر ایشارست
که وقت نهفت اصحاب و غم اسفارست
که خاطرت ز معانی چو بحر ذخارست
که مقصد همه دانشگان اخبارست
که روی خوب تو آیات صنع جبارست
بسیست مقصد و اسباب نیز بسیارست
و اگر شرف طلبی در نبرد و در کارست
و اگر قبول خواص آن بعلم و تکرارست
بروی خوب و می صاف و لحن آوازست
بیا که خدمت سلطان برای این کارست

۹۳.

۹۴.

خاکبوس در پناه جوی دولت و کجاست
 پناه عالم فیروز شاه دین پرور
 که خاک در گره او کیمیای البصارت
 مدار ملک اسلام آسمان قدری
 که صیقل صولت او صد جویوش جزا رست
 جهان گشای جوان دولت جهان داری
 بجنب جاه معالیش عشر اعشار رست
 هزار رستم دستان دگیو صفدا رست
 شهی که بر در دولت سرای ترغایش
 هزار صفدر لشکر کش و سپهدار رست
 جهان بدولت او ایمن است از آفات
 بدان صفت که ز رنجی در و نیتبار رست
 کلید فتح ممالک سنان نیزه اوست
 کزو دلمان در فتنها بمسار رست
 که باشد آن که ز فرمان او بتابد روی
 مگر کسی که ز دین خدای بیزار رست
 ایاهشی که سرا پرده معالی تو
 برون حیز او ملام و حد افکار رست
 تو آن شهی که سلاطین ملک عالم را
 ز تو امید نوال و خوف اضرار رست
 توئی که حضرت تو نامین مطیعانست
 توئی که در گره تو ملجأ گنهگار رست
 نسیم لطف تو پرورده باغ اسلامست
 سموم قهر تو بر کنده بیخ کفار رست
 بر در رزم چنان سرکشی که ناز جمیم
 تفیست از سر سپیکان و تیغ قمار رست
 بر در بزم چنان زردی که هشت بهشت
 ز فیض دست تو یک قطره ای ز تیار رست
 بنان و تیغ تو گویی که در جهان مخصوص
 برای دادن ارزاق و قطع اعمار رست
 کرا مجال که در حکم تو خلاف کند
 که از ملائکه بر خسر و بیت اقرار رست
 همیشه تا هر سال از شمار روز و شبست
 همیشه تا شب در روز از حساب و دوا رست

نشاط عیش تو هر روز بهتر از دی باد

که کار ملک تو هر سال بهتر از پار رست

هر کرا شمع تویی نور قمر حاجت نیست
 در داندان تو در درج عقیقین دلمت
 خسته کز لب شیرین تو یا بدر شخی^۲
 عید و نور و جهان طلعت زریات خوشنت
 بارخ و زلف و بنا گوش و دقت مردم را
 چشم خوریز ترا غزه بندست سلاح
 خواجر را نیز پی ضبط جهان رای منیر
 صدر آفاق زمان قطب جهان زین الدین
 آنکه از تخته تقدیر سهر نقش نهان
 آنک باروشنی دیده او اعما را
 آنک گر هر دو جهان در نظرش عرض کنی
 آنک با تربیت رافت او طفلان را
 هر کرا طلعت میبوش جهان افزونت
 هر کجا ابرکش باشد و باران سخاش
 بانیم کرمش در طلب مشک خطا
 صاحب امن که دعا گوی دشنا خوان توام
 شب و روزت بدعا کنیم^۳ رسالت بر ثنا

زلف شگون ترا غیر تر حاجت نیست
 بس بود ز لور تو لعل و گهر حاجت نیست
 شربت دیگرش از قدر و شکر حاجت نیست
 زینت صمد و منت خور حاجت نیست
 ۹۷۰ باغ و بستان و ریاحین و شجر حاجت نیست
 تیغ و رمح و دگر و تیر و تبر حاجت نیست
 کافی آمدند همیشه و حشر حاجت نیست
 که مغالیش پدیدست خبر حاجت نیست
 یاد خواند دل پاکش که نظر حاجت نیست
 در تماشای جهان نور بصیر حاجت نیست
 همش بانگ بر آرد که بر حاجت نیست
 ۹ رافت مادر و الطاف پدر حاجت نیست
 تاپ خورشید و تابش سحر حاجت نیست
 ابرو دریا کند نفع و مطر حاجت نیست
 ۹۸۰ نافه را سوختن خون جگر حاجت نیست
 جز تو ام تربیت از پیچ بشر حاجت نیست
 از دل و جان که مرا خوانی و خور حاجت نیست

۱-۱: ب: درج ۱-۲: ب: زلور ۳- رشی (۱): ب: سخن ۴- ۱: کذا؛ ب: رمح و دگر ۵- ۱: بند و حیش و حشر؛
 ب: مدد حیش و حشر ۶- ۱: کذا؛ ب: فطر ۷- ۱: همش ... برد؛ ب: حیر ۸- ۱: با تربیت؛ ب:
 نارسست ۹- ۱: رقت؛ ب: رقت ۱۰- ۱: افزونت؛ ب: افزونت ۱۱- ۱: کذا؛ ب: مدد دریا
 ۱۲- ۱: کذا؛ ب: جو بگر ۱۳- ۱: هم؛ ب: نیم ۱۴- ۱: خونی خور؛ ب: خوانی و خور.

هم ضمیر تو برین قول بسندست گواه
 هنرم من همه اخلاص و هوا خواهی تست
 ظاهر و باطن من مشغول دعا گوئی تست
 دل چو در سیر و سکون معتکف در گه تست
 غرض من ز شامزلفت و قربت تست
 تو مرا باش تا هر دو جهانم باشد
 تا در آراستن طره شمشاد و باغ
 سپهر اقبال تو آراسته تر باد مدام
 خلق را دست دعا سپهر جان تو باد

شادی دیگر و سوگند در حاجت نیست
 خود جز بیم بجهان فضل در حاجت نیست
 تکلم چاکری ظاهر و در حاجت نیست
 جسم اگر با تو نباشد مشر حاجت نیست
 به از بیم شرف و جاه مگر حاجت نیست
 بی تو گنج زرد و توده زر حاجت نیست
 زحمت شانه مشاطه بسر حاجت نیست
 که جز این روز و غایب سپهر حاجت نیست
 که جز این روز و غایب سپهر حاجت نیست

۹۹۰

در مدح ملک الشرق بین الملک

۲۵۱ ب ۲۷ ج ۶

تفسیه ۱۹

راحت از روزگار نتوان یافت
 حشمت و جاه و امن و آسائش
 در بود زین یگان جای
 یک دل شادمان اگر خواهی
 آری این روزگار اندوه است
 مرغ راحت که ماهی خواهیم
 خرمی در دیار نتوان یافت
 اندرین روزگار نتوان یافت
 باری این هر چهار نتوان یافت
 در میان هزار نتوان یافت
 اندر و عیش بار نتوان یافت
 اندرین مرغزار نتوان یافت

۱-۱: بندست گواه؛ ب: بندست گواه ۱-۲: حزنیم بجهان فضل؛ ب: خود حزنیم بجهان فضل ۱-۳: ظاهر و باطن؛ ب: جابلان ۱-۴: تکلم چاکری ظاهر و در؛ ب: ماکری ظاهر و در ۱-۵: ب: مشر ۱-۶: منزل و قریب؛ ب: غرض من ز شامزلفت ۱-۷: به از بیم شرف و جاه حاجت نیست؛ ب: به از بیم شرف و جاه ۱-۸: تو مرا باش تا هر دو جهانم باشد؛ ب: باش تا هر دو جهانم باشد ۱-۹: بسر؛ ب: نکذا ۱-۱۰: ب: نکذا ۱-۱۱: که جز این روز و غایب سپهر؛ ب: جز این روز و غایب سپهر؛ و افع است که این مصرع در اینجا است ۱-۱۲: بسر حاموداد؛ ب: نکذا ۱-۱۳: که جز این روز و غایب سپهر (۱)؛ ب: که خراس روز و غایب سپهر ۱-۱۴: غمت..... امن و آسائش؛ ب: امن و آسائش ۱-۱۵: مکان مکان جای ۱-۱۶: اس جهان نتوان ۱-۱۷: ب: بار.

گل شادی که ما همی طلبیم	اندین لاله زار نتوان یافت
در بیان شمار نتوان چید	در زمستان بهار نتوان یافت
روزمستی گذشت و این ساعت	جز صلاح و خوار نتوان یافت
صبح فرقت دید از شب وصل	ذوق بوس و کنار نتوان یافت
صبر کن صابا که شربت خضر	در میان سحر نتوان یافت
همه بر پشت مور نتوان بست	شهد در کام مار نتوان یافت
ای طلبگار وصل روز وصال	بی شب انتظار نتوان یافت
هرگز از جام دهر بی زهری	شربت خوش گوار نتوان یافت
بیچ بل بی خار نتوان خورد	بیچ گل بی خار نتوان یافت
خاطر آسوده کن که یک شادی	بی غم بی شمار نتوان یافت
بی زخواب دیده از دل بحر	لو لوی شاهوار نتوان یافت
روشن است این که آب حیوان را	بی سیابان تار نتوان یافت
تا نه بینی بلائی بی آبی	لذت از جو بهار نتوان یافت
تا نه سوزی وجود از محنت	بوی مشک ستار نتوان یافت
پر سیم رخ و بیفته اکبر	بتوان یافت یا نتوان یافت
ای مطهر سخن دراز کن	نکته بی اختصار نتوان یافت
گلّه از آسمان کن که مراد	جز که از کردگار نتوان یافت
همه کارت چنانک می خواهی	حب اختیار نتوان یافت
خدمت میر کن که دولت چاه	بی یل کا مگار نتوان یافت
ملک الشرق در زمانه عین الملک	که چو تو در شمار نتوان یافت
آنک همتای همتش مملکی	در ملوک کبار نتوان یافت

۲۱-۱: کنذا؛ ب: بهر دو جا و "نیت" ۳-۱: کنذا؛ ب: بشمار ۴-۱: فی رخار؛ ب: کنذا ۵-۱: کنذا؛ ج: بی غم و بشمار ۶-۱: بی زخواب؛
 ب: فی زخواب ۷-۱: نتوان یافت یا نتوان یافت؛ ج: نتوان یافت یا نتوان یافت ۸-۱: بی یل؛ ب: بی شر ۹-۱: کنذا؛ ب: زمار

چو آفتاب به برج محل رسید از حوت
 سپهر پیر جوان کرد عالم فر توت
 صبا به جلوه بیاراست همچو مشاطه^۳
 عروس ملک زمین را بزبور ملکوت
 چنان حلّی و حلّ بست گردوی زمین
 که چشم ماند درو خیره و خرد مبهوت
 ز لاله لعل بر دینه و از سمن لولو
 ز سبزه ساخت زمرّ ذر از غوان یاقوت
 کنون که بلبل و قمری بحش عید و بهار
 بنوش و نای گشادند صوهای صموت
 صبا ز سبزه بگسترد فرش ابریشم^۴
 چمن ز غنچه برانداخت نافه مفتوت^۵
 نسیم باد زنده کرد ز آسان خاک (کذا)
 که گوئی دم عیسی دمید در مبهوت
 نه مشک این ز غزال که می چرد سنبل
 نه ابریشم کرّ می که طمع دارد توت
 خاک کسی که دلش با شراب و با شاد
 چون شیر با شکر آمیخت و چون سمن مسوت (کذا)
 نه روز بد نفسی بی سماع و بی ساغر
 نه شب نشست دمی بی حریف و بی حانوت
 نه غیر درج در رکرو جام زر را لعل^۶
 نه غیر شربت لعل روان، روان را قوت
 بیاد بزم ملک ساغی گرفته بیاش^۷
 چنانک چشته بخورشید در میان حوت
 سرملوک ممالک حاتم دولت و دین
 که کرد تاج ملوکانش مالک الملکوت
 جلال و حشمت جمشید داد و عزّ کینانش^۸
 خدای عزّوجلّ ذوالجلال و الجبروت
 جمال جبهت او آفتاب دنیا ساخت^۹
 بفر بهجیت انوار عالم لا بهوت

۱-۱: برج از حوت ۱-۲: سپهر جوان کرد عالم فر توت ۱-۳: مشاطه ۱-۴: کذا: ب: بزبور
 ملکوت ۱-۵: بنوش: ب: کذا ۱-۶: ابریشم: ب: افریشم ۱-۷: ب: مفتوت ۱-۸: ب: مسوت: ب: کذا
 ۱-۹: ز غزالی که می چرد سنبل: ب: کذا ۱-۱۰: کذا: ب: افریشم ۱-۱۱: و خون سمن مسوت: ب: و سمن مسوت
 ۱-۱۲: کذا: ب: بی حریف بی حانوت ۱-۱۳: کذا: ب: جام زر را لعل ۱-۱۴: بیاد ۱-۱۵: کمره ساس ۱-۱۶: کذا: ب: پیر پیرملوک ۱-۱۷: و جمشید داد و عزّ کینانش: ب: داد عزّ کینانش ۱-۱۸: عروجل و الجبروت
 ۱-۱۹: جبهت ساخت ۱-۲۰: بهجت -

برود در کف نمایند و دست ندیرش
 یابی که آتش شمشیر او شجاعان را
 هر آنک سر فلک می فراخت چون آذر
 برید بخ ستم حرب سلیمان
 سپید بیکه بر انداخت از زان زمین
 بر پیش او یل پولاد پوش روز و نا
 ز لوح خنجر تازی او کشت تلقین
 ای اسپهر جهانی که شرق و غرب جهان
 تویی کنه کمال تو نفس ناطقه را
 همه مکارم اخلاق مر ترا سیرت
 به بزم ماه منیری به رزم کیوان فعل
 بزم بخت بلند تو خصم جاد و فعل
 اگر چه خصم تو فرعون شود مهابت تو
 تو در زمانه خویش از یگانگی و نری
 همیشه تا که بود هشتت بار خجنت را
 چهارم حکمت و حکم مصالح ناسوت
 فرو نشاند غبار غرور و باد برودت
 ز هم او زمین پست گشت چون پر توت
 چنانک خنجر داود گردن جالوت
 نشان سیرت طاعنی و صورت طاعت
 چنان بود که ز شمشاد صورتی بهوت
 اجل بجان بداندیش حرف مات یکتوت
 گرفت میرت جمال و جلال بجاه علوت
 نهاد بر لب دانش سرای مهر سکوت
 همه بدائع اوصاف مر تراست نوت
 بخزم قطب ثباتی بکلم کوه ثبوت
 بجاه بابل غم سرگونست چون اردوت
 کند بگونه موسیش زنده در تابوت
 دعوت واجب از آنست چون عای قنوت
 چهار جوی روان در چهار حالوت (کذا)

۱۰۴۰

بهشت بزم تو آراسته^{۱۸} باد عالم را
 هوا بهشت نواحی و ششم چهار سموت^{۱۹}

۱-۱: تا به ۱-۲: یکی ۱-۳: غبار و غرور باد برودت؛ ب: غبار و غرور باد برودت ۱-۴: اور ۱-۵: کشت خوی برودت؛
 ب: برین لب کشت خون رلوب ۱-۶: مرید بخ؛ ب: رر سرخ پستم ۱-۷: سپیدی (بر عا شیه) سپید؛ ب:
 سپیدی ۱-۸: مان و من ۱-۹: صورت طاعت ۱-۱۰: حمر؛ ب: کذا ۱-۱۱: صرف؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۱۲: مر ترا
 ست ثبوت؛ ب: کذا ۱-۱۳: کذا؛ ب: ایوان فعل ۱-۱۴: بخزم؛ ب: آراسته بخزم قطب ثباتی و حکم ۱-۱۵: از یکا کنی و نری
 ب: یکا کنی و نری ۱-۱۶: صوت؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۱۷: ب: کذا ۱-۱۸: کذا؛ ب: آراسته ۱-۱۹: نواحی و ششم؛
 ب: نواحی حمر؛ متن تصحیح قیاسی -

۱۰۵۰	جمال الدین ای استاد استاج	در تو کعبه علمت و ما حاج
	بهر یک نکته رای عالم آرات	هزاران گنج گوهر کرد تاراج
	تو در فضل و فصاحت آن سنی	تو در شوق و شغف منصور طراج
	تو در اخبار سلمانی و بوزر	تو در تفسیر ضحاک و زجاج
	لغت را اصفی و بوعبیده	معانی را خلیل و ابن سراج
	خطب را آنچنان قادر که سجان	شج را آنچنان حاضر که حجاج
	اصول صاحب و محصول رازی	ترا یادست چون تحصیل ^۴ مزاج
	خطابت ^۷ درج یا قوت و خطت	در افشان چون خط یا قوت ^۸ و دراج
	تو آن گوهر بر انگیزی حکمت	زانک دوده دانه پاره ^۹ زاج
	که با صد لطف نیسان نازد	بطون دختران بحر مواج
۱۰۶۰	تو آن نقش بدیع از خام بندی	بشاخ خشک یا بر تخته عاج
	که از رنگ ری و ابریشم چین	ببند کارگاه مرد و نواج
	براق فکرت چون در تماشای	زند بر بام گردون گام مزاج ^{۱۱}
	دمش بر چهره جوza شود زلف	سمش بر تارک روحانیان تاج
	بر انگیزد به فعل ماه پیکر	زهر یک شعله ای صد شمس و آج
	بزد لذت الفاظ شیرینیت ^{۱۳}	نناز و قیمت حلوی سبکباج ^{۱۴}

۱-۱: ال استاد؛ ب: استاد؛ در: ب؛ «قبل استاد» حذف است؛ متن تصحیح قیاسی ۲-۱: کذا؛ ب: اسی
 ۳-۱: جو؛ متن تصحیح قیاسی ۴-۱: بودر؛ ب: تودر مونس؛ متن تصحیح قیاسی ۵-۱: کذا؛ ب: رواج ۶-۱: کذا؛ ب:
 ترا یادست چون تحصیل مزاج ۷-۱: خطابت؛ ب: خطایت ۸-۱: کذا؛ ب: یا قوت و دراج ۹-۱: پاره زاج؛
 ب: دوده تاره راج؛ متن تصحیح قیاسی ۱۰-۱: کذا؛ ب: مزاج ۱۱-۱: کذا؛ ب: افروزم من ۱۲-۱: زنده بام گردون
 کلام مزاج ۱۳-۱: بزد لذت الفاظ شیرینیت؛ ب: بنزد؛ متن تصحیح قیاسی ۱۴-۱: نناز؛ ب: ننازد..... سکباج.

نخ پرورده خرما و نه انگور	نه آتش خورده تپه و نه دراج
بمدح من ترانیت احتیاجی	چه حاجت کعبه را بر نقش دیاج
سحر شاط گشتست از زور خورشید	بسرخی و سپیدی نیست محتاج
الان شاه چنین غانست و غاقان	چو رای هندوان هر چند و نه سراج
ترا چون شاه چنین و رای هندی	بر اهل فضل باده عجره و باج
حاج عمر تو چندان که تابد	در ارقام هندس شش و میلان
زایزد نامزد در بارگاهت	سعد آسمان افواج افواج*

۱۰۷۰

قصیده ۲۲ ۷۴۱ ب ۷۴ در مدح ملک عین الملک دیان اسلام آباد

جدا باغ ارم بقعه اسلام آباد	که بر اسلام بنا کردن او میون باد
خاصه بر ذوات خداوند ملک عین الملک	که بیار است جهان از دوش و انش و داد
آنک مانند وی از گردش گردون نامد	و آنک همتای وی از مادر پیام نژاد
همچنانست منور که برگردون خورشید	و آنچنانست مزین که بر بستان شمشاد
آنک لشکر کش و دشمن کش و اقلیم گشت	همچو کیخسرو و کاؤس و کیومرث و قباد
و آنک ز رنجش و درم ریزد و افشا نشینک	معن دیکژی و قلید و هرم و حاتم راد

- ۱-۱: خم پرورده خرمانه و انگور؛ ب: بدون "و" ۱-۲: نه آتش خورده تپه و نه دراج؛ ب: خورده تپه و دراج.
- ۱-۳: بر نقش دیاج؛ ب: بر نقش دراج؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۴؛ ب: بارنه ۱-۵؛ ب: چنین غانست و غاقان.
- ۱-۶؛ ب: بجز دراج ۱-۷؛ ب: عجره و باج؛ ب: کذا ۱-۸؛ ب: حیات عمر تو چند آنک تابد؛ ب: حاج عمر تو چند آنک تابد.
- ۱-۹؛ ب: سمس و میلان؛ ب: هندس لاج؛ تصحیح قیاسی کذا ۱-۱۰؛ ب: نامزد در بارگاهت؛ ب: نامزد در بارگاهت ۱-۱۱؛ ب: کذا؛
- ب: جهان را بقیه و دوش ۱-۱۲؛ ب: نامزد وی از؛ ب: کذا ۱-۱۳؛ ب: نژاد ۱-۱۴؛ ب: نسان شمشاد؛ ب: نیسان شمشاد؛ متن تصحیح قیاسی
- ۱-۱۵؛ ب: کذا؛ ب: ملود مرد - * این سر شعر ذیل که ناقص اند از حاشیه نسخه ۱۰ نقل کرده شد

سر صدر در زمان خواجه جمال الدین * سم سمن تو زبید نفر.....
 رخ تو کعبه حجت و تو * در تو مقصد در رس.....
 ترا دیست که کرد دست * همه جز این روی رتد.....

۱۰۸۰ در اقلیم جهانست و در اطراف بلاد
 طبع او عاشق دانش تن او عاشق جود
 و آنچه ناست که آشفته لیلی مجنونست
 تا جهان گوش نهاد دست بر اوصاف ام
 گوش کیوان تشدیدست چنین راد و رحیم
 روز و شب سیرت او نیست مگر عدل و عطا
 اندر آن روز که من بر در او کردم غم
 مرحمت کرد و مراد او در این جای دیهی
 هر گفتمند که دیهشت نکو اما خط
 من چو دشت بدم از نصرت و تأیید ملک
 و آن مقدم چو ز دیوان قدر فرصت یافت
 گشت از آن عهد که باشد ز مطیعان^{مطلب} لب
 ۱۰۹۰ لاف در هر وطنی نیست مگر استغنا
 کمتر آن بود که از غایت بیدادی او
 و آنچه حاصل بدی از دیهش می کردی خط
 طرقت تر آن که در آن حوض که او می شست^{۱۵} سر
 چه گلی داشت در آن حوض که می پرورد او
 در اقلیم جهانست و در اطراف بلاد
 طبع او عاشق دانش تن او عاشق جود
 و آنچه ناست که شوریده شیرین فراد
 تا فلک چشم گشاد دست بر اوصاف عباد
 چشم افلاک ندیدست چنان جلد و جواد
 سال و سه سده او نیست مگر جود و جواد
 وین حکایت بدل شاه جهان و اقامت یار
 و اختیارم ز پی قرب همین قریه یار
 سختست مشکله و جمله اقارب بیدار
 اتفاقی نمودم به دل از اهل عناد
 شکل دیگر شد و عهد تعبیه بنیاد نهاد
 رفت از آن رسم که باشد ز رعایا معتاد
 ۱۰۹۰ کار در سخن نیست مگر استعداد
 هیچ بیگانه در آن جای نمی گردد شاد
 و آنچه می کرد خط آن نیز نیارستی داد
 ره نمی داد که سازند وضو اهل رشاد
 همچو والد که کند تربیتی مر اولاد

۱-۱: بنده، متن تصحیح قیاسی ۱-۲: کنایه؛ چنین ۱-۳: سالی و در شفت؛ ب: کنایه ۱-۴: ساد، حاشیه ۱-۵: ساد؛ ب: متن تصحیح قیاسی ۱-۵: دیست؛ ب: دیهشت؛ تصحیح قیاسی؛ کنایه ۱-۶: سخت متشابه و جمله
 اقارب ساد؛ ب: سخت؛ تصحیح قیاسی؛ کنایه ۱-۷: کنایه؛ ب: دافت ۱-۸: کنایه؛ ب: دان معلوم چو دیوان قدری
 ۱-۹: کنایه؛ ب: عید ۱-۱۰: زو عا متقاد؛ ب: متقاد ۱-۱۱: ب: استغنا؛ تصحیح قیاسی؛ کنایه ۱-۱۲: کنایه؛
 ب: استعداد ۱-۱۳: کنایه؛ ب: نمی کرد ستاد ۱-۱۴: خط؛ ب: خط ۱-۱۵: کنایه؛ ب: سیاه

چه گلی تیره و در بانته چون الفافان
 هر گلی شاخ چو یک سلسله ای از آهن
 غیرتی داشت بر آن همیشه ز چشم مردم
 پا بریدی اگر خار بریدی نخب آ
 آن نه بس بود که می کرد چنین شوخیها
 مسجدی را که بر آورد فلان کرد زاب
 من چو آن خوار می دین دیدم و آن عزت کفر
 گفتم آرخ که پسندید بنزد کجی شهر
 اینچنین کفر بود غالب و اسلام ضعیف
 خاصه آن ده که دهر شاه بدانشندی
 همه شب بودم ازین غصه در اندوه و قلق
 آدم بر در دیوان دُر اصحاب ملک
 راستی اهل دواوین و ایمان ملک
 بستم آن خط بصد سلسله در لویه ای
 بستم آنچه بر و بود ز محصول خطی
 هم برین شرط ضانی ستم پا بجای
 پس بتوفیق خداوند اقبال ملک
 و آنچه خیل و تبیش بود برون کردم نیز

که بصد حیل در و راه نمی کردی بار
 هر گلی خار چو یک نیشتری از پولاد
 که چنان رنگ نه بروی ز عروسی داماد
 دست بنگستی اگر شاخ شکستی حداد
 سر بر آورد بجای که ز کفر و الحاد
 و آن صم خانه ز بنگست نشه آن کرد آباد
 طاقم طاق شد و صبر درآمد به نفاذ
 در دوی برد و کروسی که برد حکم سواد
 چون فلک سنگ نمی بارد ازین استبداد
 تا کند علم در و درس و عبادت بنیاد
 بامدادان که سحر گشت سپیدی رسواد
 کردم از فتنه آن کافر بی دین فریاد
 چون نمودند درین کار ره را امداد
 هم چو حمد و نه که بند بستونی اقرار
 بگفتم که درین ده نبود استهاد
 و آن گهی کردم از آن شدت و بندش آزاد
 هم به تنها که نه جستم ز کسی استمداد
 تا شود منقطع از فتنه من بیخ فساد

۱- تیره و در بانته چون الفافان؛ ب: بده و در بانته چون الفافان؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۳؛ کذا؛ ب: محار
 ۳-۱؛ جلاد؛ ب: کذا؛ ۴-۱؛ سوجه تهنان؛ ب: کذا؛ ۱۵-۱؛ کذا؛ ب: "که" "نیت" ۱-۶؛ کذا؛ در نسخه "ب"
 "آن" "نیت" ۷-۱؛ شیفاذ؛ ب: برآمد نفاذ؛ تصحیح قیاسی؛ کذا ۸-۱؛ کذا؛ ب: که بود ۹-۱؛ کذا؛ ب: اسلا
 ۱۰-۱؛ ان؛ ب: کذا ۱۱-۱؛ سحرکت سپیدی اسواد؛ ب: رسواد ۱۲-۱؛ کذا؛ ب: دیر ۱۳-۱؛ کذا؛ ب: کار دوری
 ۱۴-۱؛ کذا؛ ب: با استاد ۱۵-۱؛ کذا؛ ب: خداوند اقبال

کردم آن بنگره ناچیز ز بیج و بنیاد
مسجد آستم و محراب و مسلمانان چند
دین حکایت بنواثر بشنید از احاد
ملک الشرق بدولت چو در آمد به شهر
گنج الفاظ گهر بار به تحسین بگشاد
آفرین گفت برین خسته و از راه کرم
سوی آن دیر بصد کعبه و استقداد
که پوشید بدریای یمن "سبع شداد"
تا بجدار آن پکه عزم سواری فرمود
خوب تر ز آن نتوان یافت مقام عباد
سایبانی و سرا پرده بر آن حوض کشید
که بزنی آراست که در چشمه فردوس برین
دندین بزم بسی مانده ای کرد فراز
چون عجم در مد نور و زو عرب در امیاد
عام درداده صلابی به حواشی و حتم
کاتبی کرد طلب حافظ و رازی استاد
الغرض چونکه از آن نوش و نعم فارغ شد
رائی در روح فزا چون "ارم ذات عماد"
برگ زاری بجزو میش نگارند ف و کذا
گفت تا بر سر آن حوض مقامی سازند
بدعا گوئی سلطان جهان خرم و شاد
باغ از جانب سر قیش نگارند شگرف
رغم و داده زمین بوسه بزغم خُستاد
تا نشینند درین جا نگه اصحاب علوم
برگزیدست خداوند جهان دار جواد
من چو این تربیت و لطف فراوان دیدم
کرده اقبال ترا جلد آن قیام طبع
برگزیده است خداوند جهان دار جواد
یافتم عزم ترا "لمح بصر" در تکوین
کرده احسان ترا جلد عالم منقاد
ساخته امر ترا "کن فیکون" در ایجاد
عالم از عدل تو آراسته و آسود چنانک
بریکس را ز کسی نیست تنائی و تضاد

۱۰۲

۱۰۳

- ۱- ا: کذا؛ داین ۲- ا: کذا؛ ب: خسته از ۳- ا: تاجداران کعبه؛ ب: اجدادان که ۴- ا: کذا؛ ب: استعلا
۵- ا: کذا؛ ب: نفیم ۶- ا: دادن و داری؛ تصحیح قیاسی: کذا ۷- ا: کذا؛ ب: یا ۸- ا: داین در روح فزاجون ارم
دب: عماد؛ ب: داین در روح فزاجون ارم ذات عماد؛ تصحیح قیاسی: کذا ۹- ا: ب: کذا ۱۰- ا: رفتم و داده؛
ب: رفتم و داده ۱۱- ا: ب: اعیال؛ متن تصحیح قیاسی ۱۲- ا: کذا؛ ب: حواد ۱۳- ا: حاکم؛ تصحیح قیاسی: کذا
۱۴- ا: بایقی در صد؛ ب: سامی و تضاد؛ متن تصحیح قیاسی.

تا بجدی که در ایام کم آزاری تو
 آن چه فلسفت و عنایت که خدا با تو نکرد
 همه خلقت بتماست همه لطف بتنام
 رونق روشنی عرصه آفاق توئی
 وصف درویش نوازیست نه رسمیت جدید
 ملک الشرق همین والد مرحوم ترا
 من از آن قوت اخلاص که از چندین دور
 گر تو تسبیح من و قوت عالم نه کنی کنذا
 از تو احسان و زین بنده دعا می لطیف
 اینچنین نظم دل آویز که بیگم ادا
 حیرت شمس و شرف حسرت طوسی و طیس
 جز بنام چو توئی کرم و ماحر چو منی
 تا کی غوث و قطب دو نفی چار صد است
 باش چون غوث جهان پرور و چون قطب بجای
 شمع اقبال تو افزوخته تا یوم انشور
 مایه از دام شده امین و مرغ از میاد
 و آن چه جنت و لطافت که خدا در تو نداد
 همه دانش به نهایت همه دولت برادر
 روشنست از تو جهانی و دو جهان بی تو مباد
 بلکه موردش ز آب است ترا و از اجداد
 صدر خالی غنبدی از علماء و ز زهاد
 بستم احرام درت با همه خیل و احفاد
 که کند جز تو درین جای رهی را ایجاد
 بطریقی که کند نام نکو را اجداد
 و اینچنین شعر شکر بار که وقت انشاد
 غیرت عوف و عدی رشک طهریست زیاد
 هیچ را دی نکنند بر سر جمعی اسناد
 صدولی و چیل ابدال و گر چار اوتاد
 اولیا سیرت و اوتاد صفت در افراد
 رایست جاه تو افزوخته تا یوم تناد

۱۰۴۰

در مدح فیروز شاه و جشن عید

۳۸۱ ب ۳۸

تصیحه ۲۴

مقدم عید مبارک باد
 بر دریا ش مبارک باد
 مطلع صبح و مبداء نوروز
 بر شهنشاه مبارک باد

۱-۱: این؛ ب؛ کنذا؛ ۱-۲: سر و از اجداد؛ ب؛ ترا و از اجداد؛ ۱-۳: متین؛ ب؛ کنذا؛ ۱-۴: کنذا؛ ب؛ بنده و از علا؛ ۱-۵: کنذا؛
 ب؛ من که از قوت؛ ۱-۶: ایجاد؛ ۱-۷: کنذا؛ ب؛ اجداد؛ ۱-۸: دین؛ ب؛ کنذا؛ ۱-۹: کنذا؛ ب؛ طهریست و طیس؛ ۱-۱۰: زاهد؛
 ب؛ رما؛ ۱-۱۱: تا کی غوث و دو قطب است و نفی چار صد است؛ ب؛ است نفی؛ ۱-۱۲: ولی و چیل؛ ب؛ کنذا؛
 ۱-۱۳: کنذا؛ ب؛ از-

۱۰۵۰

شاه فیروز شه کهر عیدی
 خسر و بجز و بر کردی زمینش
 خدای عید و تقدیم تو بر
 جبهه اجتهادات ای عید
 دی مبارک نسیم باد صبا
 بگلستان سرای دولت او
 جشن شاه جهان و مقدم عید
 یزنی آراستن چو باغ بهشت
 تازه کردن پیش سلطانیش
 ساختن در میان هر باغی
 مفرشی از حریر گستردن
 تخت زرین زان مهر آری
 داشتن در بگرد هر سخنی
 تاج گوهر بکار آهفتن
 چترهای منیر زه کردن
 رایت افزاختن ز رفعت تا
 وز علمها بر آسمان بردن
 وز دم کوس و نای افکندن
 شیر سیلان کردن گردون
 همچنین دامن مبارک باد
 کرده در عید مبارک باد
 شاه میمون تقا مبارک باد
 مرحبا مرحبا مبارک باد
 کز کف شاه را مبارک باد
 نفست ای صبا مبارک باد
 با سرور و سنا مبارک باد
 هم بدولت سر مبارک باد
 باغ دار البقا مبارک باد
 نخل طوبی نما مبارک باد
 سبز چون گدنا مبارک باد
 هم چو شمس الضحا مبارک باد
 مظهر جان فزا مبارک باد
 از سبایون هما مبارک باد
 هم چو بدالدجا مبارک باد
 سدره المنتها مبارک باد
 ماسی و اژدها مبارک باد
 تا نگردد صدای مبارک باد
 ابرو در هوا مبارک باد

۱۰۶۰

- ۱-۱: کذا؛ ب: روی زمینش ۱-۲: نوقدم لوسر؛ ب: کذا ۱-۳: کذا؛ ب: وای ۱-۴: کذا؛ ب: باسر و درستا
 ۱-۵: آراستی حرام مشف ۱-۶: تازه کردن بخش سلطانیش؛ ب: بحسن؛ تصحیح قیاسی؛ کذا ۱-۷: کذا
 ۱-۸: داسس در مرد در نخله - محمدا نفا مبارک باد ۱-۹: کذا ۱-۱۰: کذا؛ ب: میسر زه اگر دون -
 ۱-۱۱: کذا؛ ب: بلد الدجا ۱-۱۲: کذا؛ ب: بگردن -

	رشته تازیان به زرین زرین	داشتن ورد لامبارک باد
	رده بندگان جوشن پوش	با هزاران بهامبارک باد
۱-۷۰	تو جی زادگان بسته کمر	با کلاه و قبا مبارک باد
	صفت خانان دها مغان پیش	چون بخوم علا مبارک باد
	مطلع آن بطلعت شام	بر سر بارچا مبارک باد
	خاکبوس ملوک بر دراد	با خلوص و صفا مبارک باد
	وزلیت از نوای بسم الله	تا به نعمت سما مبارک باد
	وز کف جنگیان چاکبست	لحن رود و ثنا مبارک باد
	وز دم مطربان شیرین گو	خسروانی نوا مبارک باد
	وز دل راویان مدحت شاه	استماع ثنا مبارک باد
	پس سواری سبوی مهدی بر	سنت مصطفی مبارک باد
	خطبه کردن بنام شاه جهان	در همه شهر مبارک باد
۱-۸۰	و آنگهی کردن صلوة العید	با جماعت ادا مبارک باد
	بحث کردن بجان شاه زمین	دل و جان فدا مبارک باد
	وز زبان مطهر مسکین	شاه را این دعا مبارک باد
	کامی شبه کامیاب در عالم	تا بود عید و تما مبارک باد
	باد هر روزت از خوشی عیدی	
	و آن همه عید مبارک باد	

۱-۱: رسد ارمان بر در رس - داشت ورد لامبارک باد؛ ب: رشته تازیان بر در رس ۱-۳، ۲: کذا ۱-۴: مارچ؛
تعمیم قیاسی: کذا ۱-۵: کذا؛ ب: توای ۱-۶: کذا؛ ب: داز ۱-۷: لحن رود و ثنا؛ ب: لحن رود و ثنا؛
تعمیم قیاسی: کذا ۱-۸: پس سواری سبوی مهدی بر؛ ب: پس سواری همگی بر ۱-۹: بحث کردن بجان شاه زمین؛ ب: تعمیم
قیاسی: کذا ۱-۱۰: غذا؛ ب: عدا؛ ب: متن تعمیم قیاسی.

- فیروز شسه که خاطر فرخنده رای او
آن سایه خدای که سلطان اختران
و آن نائب رسول که در هر فضیلتی
شاهی که از محاسن اوصاف خویشتن
از جود و جده مانده میمون ذخیره ساخت
در هر طرف که رایت شاهانه بر فراخت
در هر هم که خاطر میمونش برگاشت
هر بخششی که داد کفش بی شمار داد
بخشش چنین دهند که این بادشاه داد
آن شاه پلین که به نخب شیر و گرگ
هر روز گرگ و شیر گهی بست و گاه سنا
جز شاه ماکه حضرت یزدان ذوالجلال
از خسروان که بود که همچون گوزن و گور
عهد مبارکش که خدا عز و ائمه
عهدیت که زبان کیومرث تا کنونش
اکنون که آفتاب سعادت زاویع عز
تاثیر نور رای و نسیم رضای او
بشنو کنون که شرح دهم با تو شمه ای
ادل که پای بر سر تخت کیان نهاد
- ۱۲۰۰ حکمت شعار ساخت شریعت دثار کرد
از خاکبوس در گره او افتار کرد
او را خدای نادره روزگار کرد
در گوش دهر تا به ابد گوشتار کرد
در عدل و بذل نام نگو یادگار کرد
یمنش عروس فتح و ظفر در کنار کرد
یزدانش عون و عصمت و تائید یار کرد
هر کوششی که کرد دلش استوار کرد
کوشش چنین کند که این کامگار کرد
آسوده تازیان به سواری نزار کرد
آورده بسته بر در میدان قطار کرد
مصمص و ساعدش اسد و ذوالفقار کرد
پیلان گرفت زنده و شیران شکار کرد
خاص از برای راحت خلق اختیار کرد
با صد هزار دیده سپهر انتظار کرد
آثار صبح دولت او آشکار کرد
عالم بهشت ساخت و زمان نو بهار کرد
ز آن چیز که این شمه میمون شعار کرد
شکر و سپاس حضرت پروردگار کرد
- ۱۲۱۰

۱۰۱. ب: کذا؛ تاریخ مهدی: خلعت ۱-۲: بزل؛ ب: بنم؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۳: کذا؛ ب: بمیش ۱-۴: کذا؛
ب: شاه کامگار ۱-۵: کذا؛ ب: برار ۱-۶: کذا؛ ب: چون ۱-۷: ب: کذا؛ تاریخ مهدی: تا کیون
۱۰۸. ب: کذا؛ تاریخ مهدی: ملک ۱-۹: ب: کذا؛ تاریخ مهدی: سعادت -
۱۰۱۰: ب: کذا؛ تاریخ مهدی: آن

دائین عدل و سیرت احسان و وصف وجود
 هر جا که بود در همه آفاق بنده ای
 هر جا که اهل دانش و اصحاب زهد بود
 هر سو برای صادر و دارد زمین و دیر
 پیران کهنه سال و یتیمان خرد را
 داعیان دولت و اُمرا را علی العموم
 قحط از زمین برد بدان حد که کاروان
 امن آسپناخت فزود که تنها رونده را
 دکن دیوها که یاد ندارد کسی بعر
 چندان بخلقت داد به احکام خس و عشر
 و امر و زور در بلاد و ممالک برای نام
 در دشتهای خشک و بیابان بی نبات
 چندان گشاد چشمه و چندان کشید جوی
 و اصناف خلق آمد و ز آن آب دیوها
 و ز و جبر آن خراج که الماک خاص اوست
 چندان رباط و مدرسه و خانقاه ساخت
 که آب سست تا در دلمی همه دیار
 و ز بهر آن که حضرت دلمی را از دلم
 شهری دگر چو خلد برین بر کنار چون

لازم گرفت و قاعده علم و وقار کرد
 بندش گشاد و مرحمت بی شمار کرد
 نان داد و دویه داد و در مهاشار کرد
 تعیین بهر ولایت و دهر دیار کرد
 چندان وظیفه داد که صاحب یار کرد
 تضعیف جاه و منزلت و اقتدار کرد
 از غلده دستور بیک تنگ بار کرد
 هر جا که شب فساد همان جاقدر کرد
 کاسخا کسی زراعت و چاه و جدار کرد
 کان بیش از همه چین و کشت زار کرد
 دیو خراب کس نتواند شمار کرد
 کاسخا نه مرغ بود و نه وحشی چهار کرد
 کاند ریاگان گروه دوگان جو بار کرد
 آباد ساخت کشت و ضیاع و عقار کرد
 وقف مؤبد و علمی پایدار کرد
 چندان سرای مسجد و حوض و محار کرد
 از باغ و کشت جنت و دارالقرار کرد
 که گه غرض شدی و ملال انتشار کرد
 آباد هم بنام شیشه نامدار کرد

۱-۱: کنذا؛ ب: دیر ۱-۲: کنذا؛ ب: خورد ۱-۳: ب: کنذا؛ تاریخ محمدی: شمار ۱-۴: کنذا؛ ب: سپرد
 ۱-۵: ب: تنگه؛ تصحیح قیاسی: کنذا ۱-۶: کنذا؛ ب: جا ۱-۷: کنذا؛ ب: بلاد ممالک ۱-۸: و ز وحشی و دغار؛ ب:
 بود و وحشی؛ تاریخ محمدی: و ز وحشی کنذا کرد؛ تصحیح قیاسی: کنذا ۱-۹: کنذا؛ ب: ضیاع و وقار ۱-۱۰: کنذا؛ ب: دواز
 ۱-۱۱: موبد؛ ب: موبد * ۱: که غرض مهدی و مدار آسار کرد؛ تاریخ محمدی: کنذا-

شهری چنان لطیف که فتنی بر آن جمال
قصری در وچو ماه بر آورد چون نجوم
و آنکه بنا بر مسجد جامع بر آب چون
زان پس مناره ای ز زمین تا آسمان
طاسی برای معرفت وقت و ساعتش
کاغذ صوم و وقت صلوة آدمی بر آن
این خود حدیث خود و جهان پروری است
در بشنوی حکایت آن فتح ناها
بی شک گمان بری که بدین حد جدا جنگ
یاد آید نخست که در مبداء جلوس
چندان بر بخت خوان عادی در آن زمین
و آن دم که بر ممالک شرقی بفال نیک
روی زمین ز تابش آسمن پدید ساخت
بر شاه شرق نامه فرستاد در نخست
صفدار شرق چونک اجابت بیاوید
ناچار شهریار بتاراج ملک او
وزیر رزم ضابط و نهیب دیار او

۱۲۴۰ مانی بزوک نامه نداند نگار کرد
برگرد خانه های ملوک کبار کرد
از رنگ و روشنی چو دُر شاهوار کرد
از یک ستون سنگ بنا بر جدا کرد
ترتیب بر بلندای ایوان بکار کرد
روشن بر دوازده و بشپای تار کرد
کین قصها بیان زبکی از هزار کرد
کاخا برای عزت دین کارزار کرد
فی رستم و نه گیو نه اسفندیار کرد
باشکر مغل چه مصافی نعر کرد (کذا)
کان خاک را بخون عدو لاله زار کرد
رایات برگشاد و عا کر سوار کرد
۱۲۵۰ رنگ هوا ز گرد سواران چو قار کرد
بر پیل و مال و بیعت او اقتضار کرد
فرمان بر سپاه سلاح اغترار کرد (کذا)
شکر ز آب گنگ بدان سو گذار کرد
ترتیب جنگ و تعییبه انتصار کرد

- ۱-۱: کذا؛ ب: بدان ۱-۲: کذا؛ ب: غار ۳-۱: کذا؛ ۱: درون چو ماه بر آورد چون ۴-۱: کذا؛ ب: رنگ روشنی ۵-۱: کمان بری؛ ب: قسم خوری ۶-۱: کذا؛ ب: کیوه اسفندیار ۷-۱: جمع؛ ب: بمعنت ۸-۱: تاریخ محمدی؛ کذا: لغز کرد؛ ۱: جمع کرات حاج مصافی لغز کرد؛ ب: بمعنت که از حاج مصافی لغز کرد ۹-۱: کذا؛ ب: بجار ۱۰-۱: ب: کذا؛ ۱: تاریخ محمدی؛ بخارنگ ۱۱-۱: کذا؛ ب: باش و آئین ۱۲-۱: احاسن نادید؛ ب: میاوری ۱۳-۱: کذا؛ ب: اعسار ۱۴-۱: کذا؛ ب: بکار کرد ۱۵-۱: کذا؛ ب: دایره رزم ضابط و نهیب دیار او -

با صد هزار پاک و باسی هزار اسپ
 هم در زانک لشکر منصور پادشاه
 و آن جمله فوجهای سواران و پیادگان
 چنانکه زنده پیل یک حله شد اسیر
 باز آن چه رعب بود که ریای مالیش
 بگزید چل هزار سوار از نود هزار
 می راند تا دو ماه بر آن دشت غار کوه
 و آنکه بر دین قلعه سپهری گرفت و روی
 رای ارچه پیل و اسب و حشم پیشمار داشت
 شاه جهان چو بر سر ساحل سپه کشید
 هند و ندید جای امان جز جناب شاه
 آنچه از زرد و جوهر و پیلان سپاشت
 و آن هم شنیده ای که مگر کوت قلدایت
 جوینت زرت درین آن کوه ماریج
 و ز روی آب درنگ این جوی سنگهاست
 القصه چو بقصد چنین قلعه عظیم
 چندان سپاه راند که گرد سیاه داد

پیلان حصار ساخت و میدان مدار کرد
 خنجر کشید و حمله چو موج بحار کرد
 در ساعتی بستم سپه خاکسار کرد
 صد فوج از آن سپه زمین اموار کرد
 آهنگ فتح جا جنگ از بهار کرد
 و آنکه جریده گشت درخ اندر تفکار کرد
 چندانکه ره بیکل و لمون تار کرد
 در جائگاه کافر ناحق گزار کرد
 از رعب شه بجانب دریا فرار کرد
 و کارانش جهاد بدریا کنار کرد
 لابد بصد زبان طلب زمینار کرد
 یکسر ثار نعل شتر کامگار کرد
 کز ادج چرخ کنگر مالیش عار کرد
 کو طوف گرد او صد دهمشاد بار کرد
 غلطان چو کعبتین کسی کو قمار کرد
 رای عظیم شاه عزیمت خیار کرد
 سیما بیل سرمه چشم نهار کرد

۱۳۶۰

۱۳۷۰

۱- این شعر از تب "نقل کرده شد و در نسخه دیگر موجود نیست ۱-۲: حله فوجا؛ ب: موجار ۱-۳: هم سه؛ ب: بسم
 ۱-۴: ب: کنذا؛ تاریخ محمدی: حله قید ساخت ۱-۵: ب: کنذا؛ تاریخ: این (۵): ۱۰: کنذا؛ ب: چند آنکه بیکل لمون تار
 ۱-۶: کنذا؛ ب: گرفت روی ۱-۷: کنذا؛ ب: کنذا ۱-۸: اکمل دست و حسم لے شمار داس ۱۰: رعب سه بحار دریا
 فرار کرد؛ ب: ارچه و حشم عوز داشت - از رعب شه قرار کرد؛ تصحیح قیاسی: کنذا ۱-۹: کنذا؛ ب: چهار
 ۱-۱۰: کنذا؛ ب: دانچه ۱-۱۱: تاریخ: ب: جوینت زرت درین آن کوه تاریخ: تصحیح قیاسی: کنذا ۱-۱۲: کو طوف کرداد؛
 ب: کو طوف کرداد ۱-۱۳: کنذا؛ ب: دواز ۱-۱۴: اب: کنذا؛ تاریخ محمدی: رای متین ۱-۱۵: جندان ساه راند که
 کرد سپاه او؛ تصحیح قیاسی: کنذا ۱-۱۶: بهار؛ ب: کنذا.

و افواج لشکرش بر آفاق برق سیر
 کان آب و سنگ از سم اسبان باد پای
 چند آنک شاه دین زره تنگ میش را
 رزم دور وید رفت که در روی روزگار
 و آخر چه شاه دید که آن قلعه محکم است
 عراد لم یهاد بسی مغنیق لم
 چندان فشان آتش و چندان نگند سنگ
 ناچار رای شرباطاعت در آورید
 و ز جهل فتوح یکی فتح تهته بود
 فتحی که در حوائی همت تلاوه اوست
 فتحی که فی تهتهن ایران آن چنان
 در موضعی چنان که ز سختی او سپهر
 دریا و پنج آب ز هر چار سوی او
 کشتی بی نهایت و مردان بی قیاس
 میشی چو مار و مور که هر یک برای تیر
 هر روز نهیب و غارت و هر دم نبرد و جنگ

زن سان مجور از لب آن رودبار کرد
 گاهی چو نار شعله و گاهی شرار کرد
 چون اختران سوار بر آن کوهبار کرد
 تاریخ ماند وصیت بدان اشتبار کرد
 از تیغ و تیر می نتوان انکار کرد
 لفظ افکنان ز چرخ کشتان بر بار کرد
 کان دیو سیرتان بجز سنگسار کرد
 مال و خراج داد و نجرم اعتذار کرد
 کز استماع آن همه خلق انتشار کرد
 فتحی که در سواد دولت سوار کرد
 در عمر دنی سکندر روی بنجار کرد
 انگشت حیرت از سر دندان فگار کرد
 گشته یکی دو چشم تو چندان که کار کرد
 هر یک یی که نیزه چو رستم گذار کرد
 بر جاس جیم مورد و دهن گوش مار کرد
 می کرد تا دیار عدو بر دمار کرد

۱۲۸۰

- ۱-۱: کذا؛ ب: زودبار ۱-۲: لفظ افکنان رجز کس زوار؛ ب: لفظ افکنان رجز کس بر لوار؛ تصحیح: کذا
 ۱-۳: چندان فشان آتش و چندان قلعه سنگ؛ ب: فشان آتش چندان ۱-۴: کذا؛ ب: بشیر ۱-۵: ب: کذا؛ تاریخ محمدی؛
 مال خراج ۱-۶: کذا؛ ب: کل فتح بحر ۱-۷: اب: کذا؛ تاریخ محمدی ۱-۸: احواله؛ ب: موار ۱-۹: احواله؛
 ب: سواد؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱-۱۰: کذا؛ ب: بی ۱-۱۱: فی سکندر روی سار؛ ب: دلی؛ تصحیح قیاسی: کذا
 ۱-۱۲: ب: کذا؛ ا: درای پنج آب ۱-۱۳: ا: کردار؛ تصحیح: کذا ۱-۱۴: اب: هر یک برای؛ تصحیح قیاسی: کذا
 ۱-۱۵: ا: بر جاس جیم مورد و دهن گوش مار؛ ب: بر فاش چشم مورد و دهن گوش مار؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱-۱۶: هر روز نهیب و غارت
 و مردم نبرد و جنگ؛ ب: نهیب و غارت مردم؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱-۱۷: میکرد و میگرد؛ ب: میکرد؛
 ب: میکردا.

شاه جهان که خاطر او هر هم که خواست
 همت چو برگزندان این جانگاہ بست
 چندان سپاه برد که از سم مرکبان
 تا عاقبت چو کار بشکان آن مقام
 دادند سر بطاعت و جنتد امان شاه
 صفدار سند با نهبنیه را در ای جام
 تنها نه این فتوح که در هر دلاستی
 حصر صفات شاه چو در دس غفلت
 تا باد صبحگاه در ایام نو بهار
 بادلت بهار عیش منور که در جهان
 گردون کفایت از کرم کردگار کرد
 و آثار خسروی بجها دش چهار کرد
 صحراستوه آمد و دریا غبار کرد
 در اضطراب آمد و حال اضطراب کرد
 شاه داد امان و بر کرم امیدوار کرد
 اندر رکاب با همه خلق و تبار کرد
 صد این چنین فتوح دگر برقرار کرد
 می خواهم از شما بدعا اختصار کرد
 دامن خاک پر گهر آبدار کرد
 بخت تو خاک تیره چو مشک تبار کرد

۱۲۹۰

در دج فیوز شاه

۶۹۱ ب ۶۹ ج ۱۶

قصیده ۲۶

خورشید چو از منزل مرغ سفر کرد
 و اندر حرم حضرت بر جلیس مقرر کرد
 ماناش که آن خانه نبود دست موافق
 کاندرتن نازک و وطن گرم منور کرد
 مجبور شد از مره صفرای مسر را کنذا
 زنگار ملک سوده بجلاب تشکر کرد
 از غایت صفا که بر انداخت در دوش
 زردیش پدید آمد و سر دیش اثر کرد
 پیچید سر و روی بر سنجاب و به سمور کنذا
 چند آنک ز خوشی خاک بیابانش خضر کرد

۱۳۰۰

- ۱-۱: هم خواست؛ ب: کنذا ۱-۲: گردون؛ ب: کردون ۱-۳: ای جانگاہ بست؛ ب: بست؛ تصحیح: کنذا
 ۱-۴: ب: بستوه ۱-۵: ب: بکان ۱-۶: کنذا؛ ب: آمد حال و اضطراب ۱-۷: بسنار؛ ب: سمنار؛
 متن تصحیح: از روی انشای امیر *Banbhaniyah Ra* - در انشای امیر و بر صفات ۱۰۲، ۱۸۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۳
 ذکر با نهبنیه رفته است. ۸- تاریخ محمدی: وصف و شاعر شاه الخ ۱-۹: عقل و سع؛ ب: کنذا ۱-۱۰: باد و بارش
 مسور که در جهان بخت لوعاک تره حرمک مار کرد؛ ب: منور بخت تو خاک تیره خوشبار کرد ۱-۱۱: مرتج
 ۱-۱۲: بر صمسع؛ تصحیح: قیاس؛ کنذا ۱-۱۳: کنذا؛ ب: مانگ ۱-۱۴: مره؛ ب: از مره صفرا و حش را ۱-۱۵: کنذا؛ ب:
 ۱-۱۶: کنذا؛ ب: بر انداخت در دوش، در دوش ۱-۱۷: کنذا؛ ب: خو.

ای دوچو بگذشت بدین نوع تخفیف
 آدازه این زحمت سلطان کوکب
 خورشید جهان جلد به یغاد به غارت
 اسپانش همه باد و سلاحش همه آتش
 آراسته از قوس قزح چرخ کمانها
 از غلغلۀ رعد توان طبل فرو کوفت
 چون جنبش آن جیش گران دید ز گردون
 گلزار هم از خیل ریا حینش سپاهی
 پیلان ز جبل ساخت و طلهایش ز کلهای
 و ز نخل^{۱۱} کمان^{۱۲} و ز بلبلاب^{۱۳} کندش
 چندان سپه آورد زهر جای فراهم
 بر غون زدم فاخته بنواخت و دلهای^{۱۵}
 ز آن سوی سپاه آمد وزین سوی سپاهی
 گل بر زبر کوه بدان^{۱۶} سان به تماشا
 در پیش فرستاد صبا را بطلایه
 جز آتش و جز سنگ ندید ایچ سلاحی^{۱۸}
 باز آمد و با گل سخنی گفت که جانش
 سستی بدن غالب کندی بصر کرد
 چون اهل اراجیف^۴ در آفاق سمر کرد
 و ز هر طرفی طائفه ای شور و شمر کرد
 و ز آب سوارانش چو سیلاب مطر کرد
 و ز صاعقه^۷ لاسهم در آن قوس و تر کرد
 و ز برق علهای بزر دوخته بر کرد
 مرغ آمد و آهسته بگلزار خبر کرد
 آراسته چو شامان ری و روم صور کرد
 رتال^۸ گیاه و سواران ز شجر کرد
 و ز بید^{۱۳} سنان^{۱۴} و ز شمشاد^{۱۵} سپر کرد
 کافاق^{۱۶} پر از خنجر و ز و پین^{۱۷} و تبر کرد
 بر کوفت از آن جوی که بر سنگ شمر کرد
 چون هر دو صف آراسته رویک بدر کرد
 و ز گرد^{۱۷} نیارست چو ادراک^{۱۸} صور کرد
 تا بر سپه خصم چپ و راست گذر کرد
 چند^{۱۹} آنک در آن جیش جها بخوی نظر کرد
 از سبیت و از بول^{۲۰} پر از خوف خطر کرد

۱۳۱۰

- ۱-۱: کذا؛ ب: ممتی ۱-۲: ب: کذا ۱-۳: ب: اراجیف ۱-۴: ب: جاس جلد؛ ب: جلدینا ۱-۵: و ز هر طرفی طائفه؛
 ب: دواز ۱-۶: ب: سوارانش؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱-۷: ب: و بر کرد ۱-۸: ب: کذا؛ ب: آراسته.
 ۱-۹: پیلان رحیل ساح و طماش رکما؛ ب: علهای ز کلهای؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱-۱۰: ب: پرتال؛ ب: کذا. ۱-۱۱: و ز نخل؛
 ب: و ز نخل ۱-۱۲: ب: کذا؛ ب: بللات ۱-۱۳: و ز سندان و ز شمشاد ۱-۱۴: ب: پرا خنجر و ز و پس و سپر؛ ب: و زمین تر؛
 تصحیح قیاسی: کذا ۱-۱۵: ب: کذا؛ ب: بنواخت و دلهای ۱-۱۶: ب: بداسان؛ ب: بداسانک؛ تصحیح قیاسی: کذا.
 ۱-۱۷: ب: کذا ۱-۱۸: ب: جز آتش و جز سنگ ندید ایچ سلامی؛ ب: جز آتش و جز سنگ ندید ایچ سلامی؛ تصحیح قیاسی:
 کذا. ۱-۱۹: ب: کذا؛ ب: چند آنک.

- ۱۳۱۰ گل نیز چون آنک خود آسوده منش بود
 ناگاه صفی از سپه باد سواران
 برشکر نوروز چنان ریخت سلاحش
 اغصان که حمل سبز چو روان جان داشت
 از مار که مومن صفتش صدق و صفا بود
 بلبل چون گم کرد که دمی ملک چین را
 فریاد تظلم بدر شاه جهان برد
 از گوش ریا حیش زر سرخ بدر برد
 گل را دیگر را و شجر را و بثر را
 فریاد رس ای شاه جهانگیر که دشمن
 رایات مه آیات بخورشید برا فراخت
 در صحن چین بارگهی سبز بر آورد
 دلبیز و سرا پرده بر آن چرخ معلی
 در جش شده آتشی افروخته بهمن
 گفتی سپه روم که هر سرخ سواریش
 برشکر سقلاب که دیوان سپیدند
 بگشاد عقاب علمش باد چو سنقر
 دادار جهاندار چو دانست که دشمن
- میخواست باصلاح از آن جنگ خد کرد
 شمشیر بر آرمینته کیباره ای بر کرد
 کاندرد و نفس بر سینه ترتیب و کرد
 عریان^۲ آسیده رنگ چو اصحاب سقر کرد
 چون جان جهودانش بزندان جبر کرد
 از غایت تاراج میا ساخت و بدر کرد
 کا طراف چین لشکر دی زیر و زبر کرد
 و ز دوش با تین حله سبز بدر کرد
 از حال بد اندیش تو احوال بتر کرد
 بیداد ز حد برد و صفا جمله گذر کرد
 و اعلام سحر دامن سمادات خبر کرد
 کز کنگره بر طارم فیروزه طر کرد
 سرخی شفق ساخت سپیدی سحر کرد
 کش تیغ شناع و شعل از نار گذر کرد
 جوشن ز زر و خود ز پیر و زه گهر کرد
 چو رستم دستان ز دل و جان و جگر کرد
 کان صف چو حواصل هم از آن ناچیه پر کرد
 آواره شد از ملکت و آهنگ سفر کرد

۱-۱: گل نیز چون آنک خود آسوده منش بود ؛ ۱-۲: کذا ؛ ب: عریان سیه رنگ
 ۱-۳: ب: زنهار ؛ تصحیح قیاسی ؛ کذا ؛ ۱-۴: کذا ؛ ب: بدنزان ؛ ۱-۵: کذا ؛ ب: دواز ؛ ۱-۶: سر پرده ران چرخ ؛
 ب: سر پرده آن ؛ ۱-۷: سرخی شفق ساخت سپیدی ربح ؛ ب: سرخی شفق ساخت سپیدی سر ؛ ۱-۸: در حسن شهید
 آتشی افروخته سمن ؛ ب: در جیش شده آتشی افروخته بهمن ؛ متن تصحیح قیاسی ؛ ۱-۹: منع شناع و شعل از نار گذر کرد
 ۱-۱۰: هر سرخ سوارش ؛ ب: هر سرخ سوارش ؛ ۱-۱۱: زرد و دل ز پرده ؛ ب: کذا ؛ ۱-۱۲: کذا ؛ ب: بر کرد

در موسم بهمن بر شادی بنوروز (کذا) نوردن دگر ساخت و با تین انحر کرد
 شمشاد و صنوبر ز قد و جودستان ساخت گلزار و بنفشه ز برخ ماه سپهر کرد
 بنشست بشادی و قدح خواست زاهی کز دست شفق رنگ روان چینه خورد کرد ۱۳۳
 آن سرو سمن ساق که چون سنبل زلفش بر صفحه کا فور رقم عنبر تر کرد
 صد سلسله از مشک بخورشید بر آدینخت صد دائره از غالیه بر گرد قر کرد
 آراسته از بزم بهشتی که می و شیر ساقیت روان همچو سواقی نهر کرد
 از فیه اقبال شهنشاه جوان بهخت شادی و خوشی همه یک دو خضر کرد (کذا)
 فیروزش آن خسرو آفاق که یزدانش دارای جهان داور جمشید سیر کرد
 آن خسرو عالم که نگارنده گیتی نقش علمش آیت نماید و ظفر کرد
 آن زبده آفاق که دارنده دوران سرتا قدمش صورت فرنگ دهنر کرد
 آن شیر شکاری که بهنگام سیاست هفت شتر سرخ بوراخ ابر کرد
 از تیغ چنان کرد غم را که عرب را از دره و شمشیر علی کرد و عمر کرد
 آنک از یبویضای کفش روز سخاوت خضرائی دمن پر زهر حرای مضر کرد ۱۳۴
 ای شاه جهانگیر جهاندار جهان بخش جود تو چو نوروز جهان تازه ز سر کرد
 تصدیق تو در دعوی شاهی و شهادت ز اطراف پسندیده و اوصاف غر کرد
 زان سان که خداوند تعالی و تقدس تصدیق رسولانش به آیات و سور کرد
 دولت چو کلاه و کمر جاه و جلالت ترمیص می خواست بیا قوت و دُر کرد

۱-۱: بهمن شادی بنوروز؛ ب: بر شادی نوروز ۱-۲: سر کرد؛ ب: گلزار بنفشه زرخ ماه سر کرد؛ تصحیح قیاسی: کذا.
 ۱-۳: ا، ب، ج: کرد دست چشمه خورد؛ ب: شمع تصحیح قیاسی ۱-۴: از؛ ج: کذا ۱-۵: برادخت؛ ب: بر آدینخت ۱-۶: بزم؛
 ب: بزم ۱-۷: قره؛ ب: کذا ۱-۸: کذا؛ ب: بحر ۱-۹: جمشید سیر؛ ب: سپهر ۱-۱۰: فرنگ دهنر؛ ب: شتر
 ۱-۱۱: کذا ۱-۱۲: دره و شمشیر؛ ب: دره؛ ج: دره شمشیر ۱-۱۳: کفش روز سخاوت ۱-۱۴: خضرائی دمن بر زهر
 مضر کرد؛ ب: حمر حضر کرد ۱-۱۵: آن شاه جهانگیر جهاندار جهان بخش (۱)؛ ب: ای شاه جهانگیر جهاندار و
 جهان بخش؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱-۱۶: تو چو نوروز؛ ب: نوروز ۱-۱۷: سهامت؛ ب: سجماعت؛ تصحیح قیاسی: کذا

اکلیل بدر دایره نقش کله ساخت؛
 خورشید که آروشنی چشم جهانست
 با کوبه حکم تو احکام کواکب
 آنکس که بیار این گفت تخم امل کاشت
 تا آب دهر باغ ظفر را سر محبت
 سبزی که فلک تا حد پیری نتوانست
 هر جا که شکوهست به خنجر میناقب
 از طعن سناهاش بهر جای نقد داشت
 قصداً دستان تو شناسای مفاصل
 فرمان تو در سرعت ایجاد مطالب
 دست ستم و پای حوادث ز تقدی
 بدخواه تو را آرزوی دولت برنا
 بر چس و قمر لولو و یاقوت کمر کرد
 از خاک درت سرمه انسان بصر کرد
 منوخ چنان گشت که فی نفع و ضرر کرد
 شاخ شجرش دولت جاوید ثمر کرد
 در چشم عدد نایزه خون جگر کرد
 بخت تو که بر ناست در ایام صفر کرد
 دفتر زن خصم و مداد از دم تر کرد
 و ز ضربت شمشیر بهر سوی نظر کرد
 ز آن سالت که گویی همه تشریح زبر کرد
 حکم است مصمم که قضا خواست قدر کرد
 کس بند نکرد دست شکوه تو مگر کرد
 حرصیت که فروت در ایام کبر کرد

۱۳۵۰

در مدح فیروز شاه

۳۸۱ ب ۳۷ ج ۲۲

قصیده ۲۷

صبح چون رایست سیمین سحر بر گیرند
 عطرسایان صبا مقنع رنگین فلک
 دود عودی که بر آید ز گلوگاه افق
 طایر مه بر علم خسرو خادر گیرند
 همچو دامان بتان بر سر مجر گیرند
 نوع و سان گل اندر ته چادر گیرند

۱-۱: کبر؛ ب: کذا؛ ۲-۱: ب: کذا؛ ج: کذا؛ ۳-۱: چنان گشت که فی نفع و ضرر کرد؛ ب: بکشت بی نفع
 ۴-۱: کذا؛ ب: نایزه؛ ج: تا چشم عدو نیرد از خون مگر؛ ۵-۱: یعنی؛ ج: سبزی که فلک تا حد پیری نتوانست؛ ۶-۱: کذا؛ ب: صفر
 ۷-۱: شکوهست به خنجر میناقب؛ ب: بکونست؛ ۸-۱: ساساش..... داست؛ ب: کذا؛ ۹-۱: کذا؛ ب: دنا
 ۱۰-۱: قصداً دستان تو شناسای مفاصل؛ ج: شناسای؛ تصحیح قیاسی؛ کذا؛ ۱۱-۱: زان سالت که گویی همه تشریح زبر؛ ب: زبر؛
 تصحیح قیاسی؛ کذا؛ ۱۲-۱: سرعت؛ ایجاد؛ ب: سرعت؛ ایجاد؛ ج: کذا؛ ۱۳-۱: حکم است..... خواست و قدر کرد؛ ج: حکمی است..... خواست قدر کرد؛ ۱۴-۱: حرصی است که فروت در ایام کبر کرد؛ ب: حرصی؛ ۱۵-۱: صفا مقنع رنگین؛ متن تصحیح قیاسی.

۱۳۶۰

بانگ مرغان چمن یاد دهد بزم مصوح
مجلس خوبتر از جنت فردوس کنند
مرغ^۲ مزار و بیل^۱ باده و آواز خروس
ساقیان چون مرغ و خورشید بجام زریم
دلبرانی که چو بر روی زمین پای نهند
کف چو بر باده گلزننگ نشانده کافور
جام فرعون نماید ید بیضای کلیم
زان کف باده که بر فرق تریاگلند
صفه و سفت فلک پر درو یا قوت کنند
از دو ماهی^۸ چو نو ماه یکی حلقه کنند^۹
چون دودوری در آن جام طرب نش کنند
یکی دست درون باده گلزننگ نهند
که بدوق از لب آن شربت حیوان نشوند
خرم آن قوم که در بزم چنین فردوسی
شاه فیروز نشه آن خسرو همیشه نگین
آنک^{۱۲} شاهان جهان عاشب دولت او^{۱۳}
آنک خاک قدم و نعل سم مرکب او
آنک در پرورش دولت و دین عدل عطاش

۱۳۷۰

خفتگان جمله سر از خواب گران بگریزند
باده صاف تر از چشمه کوثر گیرند
نغمه ببل و آهنگ کبوتر گیرند
باشرابی چو شفق دور مکرر گیرند
کشتگان بار و گر زندگی از سر گیرند
از لب بحر همه توده عنبر گیرند
نار نمرود ز دست بت آزر گیرند
وزنم جرعه که تا خورشید در گیرند
ساحت و صحن زمین در زوایا گیرند
تا بدان چشمه خورشید منور گیرند
دست در گردن خوبان تنبیر گیرند
بدرگ دست سبز زلف معنبر گیرند
که بقل از لب این پسته شکر گیرند
باده بر یاد شهنشاه منظر گیرند
که غلامان درش نسبت نوذر گیرند
گاه بر فرق گهی بر سر افسر گیرند
پایه تخت جم و تاج سکندر گیرند
دم عیسی^{۱۰} قدم خضر پیغمبر گیرند

- ۱-۱: مجلس خوبتر از جنت؛ ب: مجلس ۱-۲: مرغ و مزار؛ ب: ج: مرغ مزار و بیل؛ باده بر آواز خروس؛ تعمیم قیاسی؛ کنذا.
۱-۳: کنذا؛ ج: ساقیان چون مرغ و خورشید زجام ۱-۴: کنذا؛ ج: پای زمین ۱-۵: کنذا؛ ب: بت آزر؛ ج: نام نمرود.
۱-۶: سفق؛ ج: سفت ۱-۷: کنذا؛ گوهر ۱-۸: ب: کنذا؛ ج: دوپناه ۱-۹: کنذا؛ ب: کنسید.
۱-۱۰: ب: صمن بر؛ ج: صمنبر ۱-۱۱: ب: اوسه و سکر کرد؛ ج: این بسته شکر ۱-۱۲: کنذا؛ ب: آنک.
۱-۱۳: کنذا؛ ب: تو.

۱۳۸۰

دل او کعبه دادست که از دست فلک
 بندگانش که بر از ستم دروین و گویو
 گردن خواهند ری و روم و خراسان و عراق
 همه پیلان سپیدند که هنگام شکار
 هر کندی که ز فترک کمین بکشایند
 ای جهان دار و جهانجوی و جهانیش شوی
 اختران صورت تو قیغ تو بر دیده هفت
 هر مثالی که ز دیوان فلک بنویسند
 روز دیوان قصه کز پی تو فیر جزا
 همه خیرات جهان را یکی پله نهند
 گرد راهی که بر آید ز سم مرکب تو
 تا ز آن سر نه اقبال عروسان بهشت
 هر کجا دولت تو مجلس بزم آراید
 ماه را چون صنم ساقی مجلس سازند
 جرمی را ز ناز روح مجسم خوانند
 تارخ خوب بتان قامت تو زدن کان^{۱۳}

۱۳۹۰

قامت جاه و جلال تو چنان باد بلند
 کز درازی بقا دامن محشر گیرند

- ۱-۱: طفت؛ ب: ج: طقه ۱-۲: کذا؛ ب: در سن ۱-۳: ب: کذا؛ ج: کینه دوم ۱-۴: جهانجوی
 جهان محسوس؛ ب: جهاندار و جهانجوی و جهان بخش کمی؛ ج: کذا ۱-۵: کذا؛ ب: دهند ۱-۶: کذا؛ ب: در سر
 ۱-۷: کزنی تو فیر جزا؛ ب: کزنی تو فیر جزا ۱-۸: احور؛ حاشیه ۱: احور؛ ب: احور ۱-۹: کذا؛ ب: کسری قیصر
 ۱-۱۰: کذا؛ ج: صنمی ۱-۱۱: کذا؛ ب: برین ۱-۱۲: کذا؛ ب: جرم بی راز نوار و اح
 ۱-۱۳: جرم و دل کان؛ تصحیح قیاسی؛ کذا-

مردم چو پیر شد خرد این اقتضا کند
کار فضول ترک در عونت رها کند
دانند که رفت لذت دنیا و وقت آنست
کاغذ کار و دولت دار البقا کند
وین آخرین دمی دو که ماندست از حیات
مصرف در عبادت و ذکر خدا کند
رو در صلاح و توبه و تقویش آورد
ترک غرور و غفلت و حرص و هوا کند
و آنکه برای عزت و تجرید و ترک خویش
بأنفس آن محاسبه و اجزا کند
گر صاحب سر بود و زیرست یا امیر
بمکن نگر دوش ز خلق انزوا کند
زیراک شغل او متعدی دعا و تقیت
کاصلاح خلق جوید و حاجت را کند
و آن بهتر از عبادت لازم کبر خویش
در گوشه قناعت و وقت جدا کند
و از دیهقان و طالب علمی و تاجریت
یا پیشه در سزد که بزرگ التجا کند
گر جذبه ای در آید باشد نصیب او
کورا خدای عز و جل پارسا کند
دین هم بود سه مرتبه اعلی و اوسطت
و ادناست تا خدای کداین عطا کند
اعلیش آن بود که بگردار عارفان
از دل مراد خویش بکلی جدا کند
در عالم توکل و تسلیم او فتد
تقویض کار بر کریم کبریا کند
ترک آورد ز رزن و فرزند و خانانش
و اسباب ملک و مال سراسر مباحث
جان و جهان و دنیا و عقبی و هر چه هست
بازد براه دوست و بدواکتفا کند
مستغرق جمال و جلال آچنان بود
کاصلا نه التفات سوی ماسوا کند

۱۴۱۰

- ۱-۱: چو پیر شد خرد این اقتضا: ب: کذا ۲-۱: کار: ب: ج: کار ۳-۱: ب: کذا ۴: ب: ترک رعونت ۴-۱: ب: کذا: ب: رفت است: ج: وقت شد ۵-۱: ب: کذا: ب: تقویش ۶-۱: دمی دو که ماندست در حیات: ج: دمی دو ماندست از حیات ۷-۱: ب: کذا ۸-۱: ب: کذا: ب: صاحب سر بود ۹-۱: ب: کذا: ب: نگر دوش ۱۰-۱: ب: کذا: ب: بآنفس آن محاسبه ۱۱-۱: ب: کذا: ب: و از دیهقان ۱۲-۱: ب: کذا: ب: و اسباب ملک ۱۳-۱: ب: کذا: ب: مستغرق جمال ۱۴-۱: ب: کذا: ج: خان و ان ۱۵-۱: ب: کذا: ج: برلم ۱۶-۱: ب: کذا: ب: برود

و ز صد هزار مردکی آن چنان بود
 اوسط چنان بود که بگردار زاهدان
 در فقر و فاقه رنج در ریاضت بود تمام
 شب در قیام^۳ در و ز بود در صیام و قوت
 پوشش گلیم سازد و بالین و بسترش
 در کنج فقر و گوشه عزلت عبادتی
 این مرد در زمانه ما نیز نا درست
 ادانش آن بود که باین صالحان
 دارد بگرد خود در می چند از جلال
 و ز بهر آنک^۹ رنج در ریاضت تنیده نیست
 تا چار^{۱۱} بطریقه حکمت بقدر وسع
 محفوظ خانه اش بیاید ز خشت سنگ
 و ز در دایمی دهد و گریه و گهی
 یک حجره و صف یک^{۱۴} جای برزش
 یک گوشه کند و پس و کی گوشه نیزش کند^{۱۵}
 و آنچه از متاع خانه و اسباب حاجتش
 طشتی و آفتاب و شمع و کرسیش
 کو اختیار این ره فقر و فاقه کند
 از طیبات و لذت نفس احتیاج کند
 تا در نعیم جنت فردوس جا کند
 نان جویش^۴ با عدس و لوبیا کند
 از خشت خام یکد^۵ و دگر بویا کند
 خاص از پی خدای نه رسم را کند
 کو اختیار این همه رنج و عنا کند
 در کنج عافیت بقناعت بقا کند
 تا حاجتش بقدر کفایت قضا کند
 پیر ضعیف را که خلل در تواند^{۱۶}
 اصلاح حال خانه لباس و غذا کند
 کاین زیاد و آتش و باران درا کند
 نتواند از برونش که قصد سر کند
 یک مطبخی که منقش چار^{۱۷} جا کند
 یک گوشه دیگدان و کی آسیا کند
 خرد و لطیف و مختصر و دیر پا کند
 ز لیوچه ای و خرد پلنگی بپا کند^{۱۸}

۱۴۲۰

- ۱-۱: کنذا؛ ب: فاقه رنج ریاضت ۱-۲: نعیم جنت و فردوس؛ ب: نعیم و جنت فردوس؛ تصحیح قیاسی: کنذا
 ۱-۳: کنذا؛ ب: قیام و زور... صیام قوت ۴-۴: کنذا؛ ب: جویش یا عدس ۵-۵: پوشش گلیم سازد و بسترش؛ ب: بالین
 ۶-۶: یکد و دگر که بویا کند؛ ب: دگر ۷-۷: کنذا؛ ب: دونه ۸-۸: کنذا؛ ب: داداش ۹-۹: کنذا؛ ب: آنکه ۱۰-۱۰: کنذا؛ ب:
 پروضعیف ۱۱-۱۱: کنذا؛ ب: در ۱۲-۱۲: رحمت و لذت؛ ب: رخت و دنگ؛ متن تصحیح قیاسی ۱۳-۱۳: کنذا؛ ب: بارانش
 ۱۴-۱۴: یک حجره و صف یک جا؛ ب: یک حجره و صف یک جا؛ تصحیح قیاسی: کنذا ۱۵-۱۵: کنذا؛ ب: منقش چهار ۱۶-۱۶: کنذا؛
 ب: دیش ۱۷-۱۷: کنذا؛ ب: خرد ۱۸-۱۸: ز لیوچه و خرد و پلنگی یا؛ ب: ز لیوچه و خرد و پلنگی یا؛ تصحیح قیاسی: کنذا.

یک صحن دیک سکوره کی کاسه یک تدرج بایک طبعی^۲ ای ز شفاف خطا کند
 یک تابه ای و دیک مسینی که اندو گر رشته گد برنج و گهی شور با کند
 فنی و تخمه ای^۳ و طغاری و کفچه ای با تنک پزد و چپچه کزد و جتنا کند
 دست آس و خرد دلدون و سنگ صلابای حنی و حبله ای که از دستا کند
 صندوقی از برای کتب طبل بهر لوب (کذا) و اینج اختصار جنس ادا م و ابا کند
 دانگه چو فرد خانه حکمت تمام شد بر صورتی که جمله خواج^۹ روا کند
 اصلاح حال قوت و غذای که در خور است بر راه و رسم مبلغ دار الشفا کند
 هر چه از غذا بوزن قلیل و قوی کثیر از وی تناولی بگیر اشتبا کند
 در چاشنگاه قلیه برنجی و روغنی^{۱۱} با ترشی اکیه معتدل آید غذا کند
 در شامگاه نانی و آشی زاب گوشت^{۱۵} پاکیزه و لطیف غذا در عشا کند
 ۳ و در دل و دماغ و جگر قوتی دهد و اندر تنش هدایت نشو و نما کند
 ۷ و زریخ و سعد و سربریان کباب کشک (کذا) با دجن و پنیر و قدید اشتبا کند
 و در گوشتی از لباس چه حاجت بود روا کان را به عید و جمعه و جمیع اکتفا کند
 ۱۴۴۰ یک جبه و یکی فرجینی دیک دو نای کز صوف و از مکی و ز شامی عبا کند
 باشد^{۲۲} حجازی و مصری عامه ای قرنی بس است عمر عزیز ارونفا کند

۱-۱: دیک سکوره کی کاسه یک تدرج؛ ب: صحن یک مکره دیک کاسه یک تدرج؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۲: طبعه ز شفاف خطا؛
 تصحیح قیاسی: (کذا) ۱-۳: فروخته و طغاری و کفچه؛ ب: تخم طغاری؛ تصحیح قیاسی: (کذا) ۱-۴: با تنک پزد و چپچه کزد و جتنا کند؛
 ب: شک پزد و چپچه کزد و جتنا کند؛ تصحیح قیاسی: (کذا) ۱-۵: دستاس و خرد دلدون و سنگ صلابه؛ ب: دستان و خرد دلدون
 شک و صلابه ۱-۶: حنی و حبله ای که از دستا کند؛ ب: حنی؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۷: طبل بهر لوب؛ ب: طبل بهر لوب و ب؛
 ۱-۸: و اینج اختصار جنس ادا م و ابا کند؛ ب: ادا م؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۹: خواج؛ تصحیح قیاسی: (کذا) ۱-۱۰: با تنک پزد و جتنا کند؛
 ۱-۱۱: هر چه از غذا؛ ب: غذا ۱-۱۲: و روغنی ۱-۱۳: غذا؛ ب: غذا؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۱۴: غذا؛ ب: غذا ۱-۱۵: گوشت؛
 ب: گوشت ۱-۱۶: و اندر تنش هدایت؛ ب: و اندر تنش هدایت؛ ج: و اندر تنش هدایت ۱-۱۷: در سجد و سربریان؛
 ب: سعد و کتاب کشک؛ تصحیح قیاسی: (کذا) ۱-۱۸: با دجن؛ ب: با دجن ۱-۱۹: و در مکی؛ ب: و در مکی ۱-۲۰: یک جبه و یکی
 ب: جبه یک فرجینی یکی دو نای ۱-۲۱: (کذا)؛ ب: و در مکی و شامی عبا؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۲۲: باشد حجازی و مصری عامه.

دانگه چومان و جامه و جا انتظام یافت
 اصلاً بجزد خویش ندارد زنی جوان
 جز یک کینز نال که آرد سوی آب
 و افزودش چراغ و پزدان و آش و
 دیگر نکودگی نه غلامی بپیش خویش
 در بسته دارد و نگشاید مگر دو وقت
 یا زاهدی که سبق سلوکی بخواندش
 در پر سیم بگو که بدین غایت لختراز
 گویم از آن جهت که کسی در جهان افت
 در آرد زوی یار و فادار اگر کسی
 ممکن نگرودش که وفادار دوستی
 عاجز بود امیر که از خیل و از خدم
 مالش کرا سپارد و تدبیر کار را
 یک بنده ای شا که هوا خواه او بود
 و آن را که پرورد و چو دل و جان خود غریبه
 چون وقت کار آید و حاجت بدان فتد
 اول کسی که خصم شود او امین شود
 پس در جهان چو نیست کسی از برای کس

۱۴۵۰
 دانی که که خداست گریز از نساکند
 فی نوربلی کینز و گرنی بلامکند
 در سق گوشتی و ادا می شرانکند
 آتش گرم بهر وضو درشتانکند
 فی دوستی فی قرابت و فی آشناکند
 کاید ازین دو قوم یکی و ندانکند
 یا عابدی که فرض نماز اقتدا کند
 از صحبت جماعت مردم چرا کند
 یاری چنان عزیز که با وی وفا کند
 از شرق تا بغرب زمین زیر پا کند
 آرد بدست اگر چه ندانم چنانکند
 کیست آنک بر دیانت او اتکا کند
 دنبال که گذارد و نائب^۹ کرا کند
 یک چاکری بیار که با وی وفا کند
 و اندر حقوق او زرو مالش خدا کند
 کش دوستی عنایت رافع ادا کند
 و اول کسی که غدر کند این وفا کند
 ۱۴۶۰
 کاری بصدق یا علی پر صفا کند

۱-۱: دانی که که خداست گریز از نساکند؛ ب: خداست کرا از نساکند ۱-۲: بزد؛ تب: تصحیح قیاسی ۱-۳: کینز و گرنی؛ ب: بی نور کینز
 تصحیح قیاسی: کنذا ۱-۴: آپش گرم؛ ب: و امش ۱-۵: کنذا؛ ب: غلامی ۲-۶: ب: دانی قرابت و فی آشناکند؛ ۱:
 فی دوستی فی قرابت و فی آشناکند ۷-۱: کنذا؛ ب: و را ۸-۱: آنک فی دیانت او اتکا کند؛ ب: بر دیانت؛ تصحیح قیاسی
 کنذا ۹-۱: کنذا؛ ب: نائب ۱۰-۱: و از آنکه بر سر چو دل و جان حور عزیز؛ ب: و از آنکه پرورد؛؛ تصحیح قیاسی: کنذا
 ۱۱-۱: کنذا؛ ب: کس ۱۲-۱: غدر کند این دعا؛ ب: غدر کند این دعا؛ تصحیح قیاسی: کنذا

مردم برای بنده و آزاد و خانانش
 من هم چو دیدم این کچو هفتاد و سه گشت^{۷۳}
 ابناء و اقربا و تبار و تبع منور
 در خواستم ز شاه چو دیهی که شمره
 تا هر کسی بجمعه خود زحمتی برد
 دین خسته با فراغ نشیند بگوشه ای
 سلطان شرق و غرب محشره آنکاو
 بوالفتح شاه ناصر دنیا و دین که او
 بذلی که داد بی من و بی اذی دهد
 شیر او شنی که بر زر بر رخسار ملین
 پیل و پلنگ و گرگ و نهنگ از نهیب^۹
 رای متین و تیر در التش تو گوئی^{۱۰}
 و ز هر دو چیز در همه جا راست می زند^{۱۱}
 اعیان ز نور رای رفیعش عجیب نیست
 اکبر رفیعین طبع و کیش غریب نیست^{۱۲}
 هرگز نشا سپید و سیه برد کاغذیش^{۱۳}
 اینست کیمیا که ندیانش می کنند^{۱۴}

چندین چرا مشقت و رنج و عذاب کند
 عمر و فلک بر بنیت که پشتم^{۱۵} و فنا کند^{۱۶}
 می خواهم بر پنج و لقب مبتلا کند
 داد این عطا بمرحمت اولاد را کند
 و ز وجه این معاش خود واقربا کند^{۱۷}
 حمد خدای گوید و ش را دعا کند
 جود و جاهد بر صفت مصطفی کند
 تا نیک ملک و ملت و دین و دانا کند^{۱۸}
 فضلی که کرد بی حد و بی منتها کند
 بردست خویش ریح کی افروزم کند
 خواهد که جای خویش بقعر شری کند
 یک نفس گوهر ندک هر یک مضاعف کند
 و امکان ندارد این که یکی ز این خطا کند^{۱۹}
 در شام اگر نظاره بچشم^{۲۰} نگاه کند
 شعری اگر به نغمه داود ادا کند
 گنجی ز زر سرخ بدان کس سخا کند
 کیست آن حکیم کوبه ازین کیمیا کند^{۲۱}

۱۳۷۰

- ۱-۱: کذا؛ ج: سر ۲-۱: بدینست؛ ج: کذا ۳-۱: پنجم دوا کند؛ ب: بهم؛ متن تصحیح قیاسی ۴-۱: کذا؛ ج:
 داینا ۵-۱: بجمعه خود زحمتی؛ ب: بنجم خود زحمتی ۶-۱: کذا؛ ب: خود اقربا ۷-۱: کذا؛ ب: دنیا
 ۸-۱: بی من و بی اذی دهد؛ تصحیح قیاسی: کذا ۹-۱: رخسار پلشت؛ ب: سر او زنی ۱۰-۱: خوش؛ ب: چون رخ
 یکی از دل ۱۱-۱: رای متین و تیر در التش تو گوئی؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۲-۱: کذا؛ ب: داور دو چیز ۱۳-۱: کذا؛
 ب: این یکی این ۱۴-۱: بنجم سپاه؛ ب: بنجم دها ۱۵-۱: کذا؛ ب: دولس ۱۶-۱: شایسته سیر بود کاغذش
 تصحیح قیاسی: کذا ۱۷-۱: کیمیا که ندیانش میکند؛ ب: پیکند ۱۸-۱: آن؛ ب: در

در هر زمین که سم سمندش کند میرا
 آن آب^۳ و خاک را که بجا نکرت مثل
 هر قطره ای دفا^۴ین دریا نهد شمر
 ای خسروی که ذات شریف تو کارها
 اخلاق تو نشان دل ادلیا دهد
 دست سخا^۵ و تیغ غزاله^۶ آن نهب
 مرغی اگر زبانه تیغ تو بنگرد
 حاسد نظیر تو نشود در جلال و جاه
 آری چه نیست کسی را بدان کسی
 توشاه عالمی و کسی را مسلم است
 جودی برون ز غایت و حکمی برون ز حد
 وز جان و دل مودت مردان کارزار
 هر جا که ریش دید بر او مرهی نهد
 اینست سیرت و صفت شاه دین پناه
 آنجا شحق دهد بنعم ابد ثواب
 تا ابراشک بارد و تمامد دهر فروغ
 یا هر بجزیره^۲ ای که درو آشنایند
 خورابها ستانند و تیغش سما کند
 هر ذره ای خزائن قارون بها کند
 بر حکم نص و بر سنن انبیا کند
 و اوصاف توحید صفت اصفیا کند
 صد بی نوا غنی و غنی بی نوا کند
 یا قوت کون رخا^۷ن را چون کبرا کند
 گر صد هزار حیل و دگر و دغا کند
 کورا خدای عز و جل پادشا کند
 شاهی که چون تو عالمیان را رضا کند
 عفو و عطاقت همه بی انتها کند
 و ز مال و زر نوازش مرد گدا کند
 هر جا که در و دید مرآن را دوا کند
 کورا خدای دولت و جهان جزا کند^{۱۱}
 و اینجاش خلق ذکر بمدح و ثنا کند
 تا گل نشاط آرد و تا گل بمن کند
 بادا چو ماه روشن و بادا چو ابراراد
 دست و دل که با گل و دل بزمها کند

۱-۱: که مبر؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱-۲: بحیره؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱-۳: آن آب و خاک را که بجا؛ ب: آب خاک را-
 ۱-۴: خورابها ستانند تیغش؛ ب: جورانها ستانند و تیغش؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱-۵: تیغ غزاله توان نهب؛ ب: تیغ غزاله
 توان تسب ۱-۶: بی نوا غنی و غنی بی نوا ۱-۷: یا قوت کون رخا^۷ن را چون کبرا؛ ب: رخا^۷ن که چون کبرا ۱-۸: کذا؛ ب:
 جلال جاه ۱-۹: چه نیست ۱-۱۰: تزدن ز غایت و حکمی برون ز حد؛ ب: برون غایت حکمی برون حد ۱-۱۱: و مرهی؛
 ب: برون می نهد ۱-۱۲: جهان ترا؛ ب: چرا؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱-۱۳: کذا؛ ب: ج: زاد-

سحر کن پرده چرخ زر اندود	عروس صیدم رخساره بنود
مرا از غصه دوران ناخوش	بدل بد دوزخی چون بارغرد
گهی چون لاله می بودم در آتش	گهی از ناله می دادم بر دود
که ناگاه اندر آمد از درین	مبارک روی پیر سال فرسود
مرا گفت ای جوان مخزون چرائی	نگوئی تا چه افتادست چون بود
بدو گفتم که ای چشم جهان را	ز رخسار میرت فال مسعود
پیرس احوال این گردن تیره	که جانم خواست کرد از خشم بدود
مرا مست بر مردی که یکبار	در دادن بکلی کرده مسدود
نه از جانی شفاعت را بر دراه	نه از سویی تقاضا را رسدود
نمیدانم چه سازم حیلۀ کار	که در ماندم چو طفلی بر لب رود
تسکیم کرد و بگشاد از ره پند	دو لعل دوزخشان شد شکر آلود
بمن گفت ای که رای روشن تو	بنای دسم ^۸ دود
چرا با هستی اسباب باشی	در آنده حق چنین حیثی بفرمود
بخی دانی که چار ارکان کعبه	بشهری از پی حاجات و مقصود
که همچون چار پیر و چار مذہب	بچار اطراف عالم گشته موجود
و گر خواهی نشان چار ابدال	دسم چون چار یار مصطفی زود
نخستین میر یوسف صاحب خلق	وزان پس خواجہ حاجی صاحب جود

۱-۱: گهی چون لاله؛ ب: زلاله؛ ۲-۱: کنذا؛ ب: بران ۳-۱: بگوئی تا چه افتادست؛ ب: بگوئی تا افتادست ۴-۱: خواست کرد از چشم بدود؛ ب: کرد از خشم بدود؛ ب: تقصیر قیاسی کنذا ۵-۱: کنذا؛ ب: اسیت ۶-۱: کنذا؛ ب: نه از جای و شفاعت را بر دراه ۷-۱: بمس لعل اسکر رای روشن تو ۸-۱: ساسی و سم؛ ب: بنای دسم ۹-۱: کنذا؛ ب: در آنده حق صبی ۱۰-۱: کنذا؛ ب: از من

سه دیگر خدمت خواجہ ضیا نزل حق والدین و چارم خواجہ محمود
 برودر خدمت آن چار حاکم بدان شکلی که اهل عقل بستود
 بگوای صاحبانی کز شما یافت شرف زیور بگلک گوهر آمود
 بحکم تان همه دیوان مستتر چو دیوان مرسلیمان ابن داود
 بحسن رای و تدبیر و کفایت کفید از خار خار سیب و امرو
 بیاریدار بخوابید از کیاست زرنگ خشک بیرون روغن عود
 چرا باید بعبادتان بزرگان که هر یک را وفار سمیت همود
 بمانده سیم من بردست شخصی چو مال مدخلان محبوس و ماخود (کندا)
 گر این سیم از طفیل تان نیابم چه باشد از حق خدمت مراود
 و گر پرسد باری چند ماندست همه سیم تو ما دایم محدود
 ز سرتاج شرف چون برگرفتند چه ماند کوهمان ماندست محدود
 و گرنه همچو من بسیار گورا بانکد چیز نتوان کرد خشنود
 الا تا برگ سبز آرد سفیدار الا تا آب سرخ آرد ...^۸
 نشان باد بر سر چادر مشک سراپد مرغ بر گل نغمه مرود
 میاد اگلبن بخت شمارا گیا برگی بباد فتنه مفقود

بخت چار پیر و چار تکبیر

بخت آل یاسین سورۃ هود

— — — — —

- ۱-۱: سه دیگر خدمت؛ ب: سه دیگر خدمت ۲-۱: اد؛ ب: کندا ۳-۱: از خار خار؛ ب: خار خار ۴-۱: بمانده
 سیم من بردست شخصی؛ ب: بماند سیم من بردست شخصی ۵-۱: ماخود؛ ب: احو ۶-۱: و گرنه باری چند ماندست
 همه سیم تو ما دایم محدود؛ ب: و گرنه پرسد باری چند ماندست است ۷-۱: کندا؛ ب: بسیدار ۸-۱: آب؛ ب: کندا
 ۹-۱: کندا؛ ب: میاد

- چونشکر تو بهنگام کین برون آید هزار فوج چو شیر غریب برون آید
چهار رکن زمین را گرفته سر تا سر ز شرق و غرب دیار و کین برون آید
زگرد تیره بر آید بر آسمان ابری که گنجهای بنجم و فین برون آید ۱۵۳۰
باغ رزم شود قامت یلان سروی که از خدنگ جبابه‌ی زمین برون آید
چو آمدی بنهادت برون بکو کبه‌ای که سام و سلم و طغان و کین برون آید
بام شدنی نظاره‌خور چون رضوان بهشت اینک و زحور عین برون آید
زمین ز زلزله در پیستی قتاده که چون روان قیصر و فغفور چین برون آید
فلک ستاده‌هی گفت باری از ملک برون رود بغیر از جبین برون آید (کذا)
کریم دولت و دینی و هر که از فرمانت برون برد سر طاعت زین برون آید
سعادت از در تو نگذرد که هیچ کسی نخواهد اینک ز خلد برین برون آید
تراست دولت و بخت اسبختانک گر خواهی ز سنگ سوخته مار می‌کین برون آید
وگر بهشت برانی سپه‌زیگ روان بنفشه بردم و یا سمین برون آید
وگر بریزم قدم حنظلی شکسته شود بجای زهر از او انگبین برون آید ۱۵۴۰
وگر بنام تو ابری کنند استسقا ز قطر لاله در تخمین برون آید
وگر بیا تو از موم صورتی سازند ز فخر دولت تو آهین برون آید
وگر برای تو بینند فال از مصحف سخت آیت فتح بین برون آید
وگر حسود تو خواهد که غیبی بکند بجای غیبت از او آفرین برون آید

۱-۱: ماغ رزم شود و اسب ملان سروی که از خدنگ جهای زمین برون آید؛ ب: سو و قامت ملان سروی؛ ج: حاکم این برون آید
۲- در اصل درست خوانده نشد ۱-۳: کذا؛ ب: سلم و طغان و کین ۱-۴: کذا؛ ب: ستاره ۱-۵:
بغیر از جبین برون؛ ب: بغیر از جبین ۱-۶: کذا؛ ب: بگذرد ۱-۷: کذا؛ ب: می‌خواهی ۱-۸: کذا؛ ب: ششمین-
۱-۹: وگر برای تو بینند فال از مصحف؛ ب: نخب آیت صحرای برون آید؛ ب: هیچ قیاسی بکند.

اشارتی بسر تازیانه گر بکنی
در آن مقام که خصم لعین برون آید
جهاپی بزند بردش که پنداری
هزار فوج سوار از یکین برون آید
و گرتو بر سپهر ماه تیر بگذاری
سنانش از فلک هفتمین برون آید
و گرتو برون بسر گاد آسمان تیری
درون رود برون از سرین برون آید
و گرتو برون بسر سرافرازی
دماغ او زره آستین برون آید
سپهر قدر از دیه من زمینی را
کز آن زمین همه زر زرین برون آید
کسان درون شکم کرده اند هم تو آنست (کذا)
که از میثم^۳ مادر جنین برون آید
مرا بفر تو فتنی ز آسمان باشد
اگر بسعی تو ام آن زمین برون آید
بعیش و جیش و نشاط و بباط چندان باش
که از حساب شهو و وسوسین برون آید

۱۵۵۰

در مرع ملک الشرق حمام الدین

۵۰۱ ج ۱۱

تصیحه ۳۱

بانگ نای و دهل و کوس گران می آید
بوی مشک و نفس عنبر و بان می آید
گرد بر گنبد گردون شده و فوج سوار
موج در موج چو دریای وان می آید
نیزه تندر و ماه علم می بینم
کز سر چرخ چو خورشید عیان می آید
غلغله در همه آفاق فتادست چنانک
زمین از زلزله در شور و فغان می آید
شهر شوریده بنظاره و مردم زن و مرد
بتماش از دور و بام دوان می آید
کوی و بازار بدیبا و گل آراسته اند
بوی فردوس زهر صحن و دکان می آید
نقش بندان فلک بخل طرب می بندند
بچو نوروز که از باد خزان می آید
مطربان صف زده هر سوی غزل می گویند
وزد و نای فلک در دوران می آید (کذا)
این همه عیش و طرب چیست چنین می دانم
که بدولت ملک از شاه جهان می آید
ملک الشرق حمام دولت و دین که نقاش
ملک را فال جایون کسان می آید

۱۵۶۰

۱-۱: کذا؛ ب: سوار یکین؛ ۱-۲: سپهر تیره کمنداری؛ تصحیح قیاسی؛ کذا ۱-۳: حسب؛ متن تصحیح قیاسی
۱-۴: کذا؛ ج: در دوران؛ ۱-۵: ملک از شایحان؛ ملک (ج)؛ متن تصحیح قیاسی

مصطفی سیرت و جم مرتبه حمید ملک
 آنک منگام سنا دوست زرافشانی او
 و آنک در وقت و عاشق پیکانش بشکل
 و آنک در عرصه میدان لقا ز برسانش
 و آنک از خنجر خون ریز بلا انگیزش
 و آنک چون طفل پیری دیده کهن سال سپهر
 و آنک در خدمت اولیست و دنا کرده هلا
 و آنک در مجلس او ساقی خورشید منیر
 و آنک در گوشه دارای جهان آرایش
 و آنک گر لشکر او در طرفی می جنبد
 مشرق و مغرب و بالا و نشیب چپ راست
 کارهای که مساعیش همی پردازد
 ظلمت ظلم از انوار به معدلتش
 ضبط گشت جهان جمله بانصاف چنانک
 به شب از مهر نگهبانی میشان ربه
 ماده شیر بر آهو بره تا شیر دهد
 طاغیان که پرستنده طاغوت بند
 بهیستی بر دل شانت که خواب جگر
 دست و پای شان همه در بند قداست چنانک
 هر زمان شان ز غم لشکر و اندیشه نهیب
 بادی گرمی و زد و کاهی اگر می جنبد
 کز درش نکبت فردوس جهان می آید
 موج دریاست که تیر اس بکلان می آید
 افتابیت که از برج کمان می آید
 سیل خون بر صفت آب روان می آید
 بوی خونت کز شیر ثریان می آید
 پیش او در بدن و تیغ سنان می آید (کذا)
 گاه از جدی و گهی از سلطان می آید
 همچو جواز انکلا بستم میان می آید
 هر چه می خواهد از اقبال همان می آید
 عالم از جنبش آن جیش بجان می آید
 از سلاح سپهش در خفقان می آید
 نه در اندیشه نه در وهم و گمان می آید
 رفت ز انسان که در نام و نشان می آید
 از کین گاه دوان بوی لبان می آید
 گرگ در دادن یاری شان می آید
 از دفرنگ زمین صبح و شبان می آید
 تا شنیدند که صفای زمان می آید
 گاهی از دیده و گاهی ز دلم می آید
 دیو در بند فتد چون رمضان می آید
 لرزه ای در تن و رعبی به روان می آید
 می گریزند که صد فوج گران می آید

۱۵۷

۱۵۸۰

۱-۱: کذا: ج: در دوران ۱-۲: در وقت و عاشق پیکانش بشکل؛ ج: در وقت و عاشق پیکانش بشکل ۱-۳: لقا برسانش ۱-۴: کذا ۵- مثال مجمع فی روی العقول و مجمع بیست ذوی العقول ۶-۱: کذا: ج: دست پاشان.

ای جهان بخش جوادی که دعایت شب روز
وصف ذات تو سنج قلم و قول دیر
شربت آب حیات است کلام تو مگر
بوی جان بخش گلاب است رضای تو مگر
در بر بهمت تو سنگ و سفالست همه
نیت می که زاد صاف تو پیدا اگر ده
تو سرافراز زین و سپهدار زمان
رای بندار چه کند خندق دریای محیط
حشر آرد ز کواکب درد از دیو و پری
از تو حاجت نبود تا غن و تیغ زدن
چون همین نام تو کافیت جهانگیری را
رانا در ای که باشد که حریف تو بود
صد چو جم گرد رکاب تو بر می برد
لمحه تیغ تو بر سین جان های بدان
هر کجا مدح تو اوصاف تو بر می خواند
تا بنظره نرود در ایام بهار
مرغ شوریده نواهای حزن می گوید
سر اقبال تو سر سبز و جوان بادام

حرز جان ملک و درد زبان می آید
که نه چیز نیست که در شرح بیان می آید
کز کف خضر خلعت عطشان می آید
کز نواهی عدن تا صفهان می آید
درد لعلی که زد دریا و زکان می آید
نیست غیبی که زر از تو نهان می آید
کیست با تو که به دعوی و توان می آید
یا حصاری که سرش بر دبران می آید
خارج از پیش که از جمله مکان می آید
این قدر بس که بگویند فلان می آید
شکر از نیز نباشد چه زیان می آید
سخن اندر جم و صفا طغان می آید
صد چو صفاک ترا پیش ستان می آید
ما متابیت که بر تار کتان می آید
مقل از فرحت آن در طیران می آید
سبز گل بسر پیر و جوان می آید
بلبل منت بفریاد و فغان می آید
که رخ دولتت از لالستان می آید
نیستی قرب بران در سعادت که بچرخ
چون تو مایی نه بهر در قران می آید

۱۵۹۰

۱۶۰۰

فصول دی ماهست پیش از صبح خوان باید کشید
 خرمی چون هر ماه از دیبه باید کرد راست
 مجلسی چون غلد باید ساخت و ز ساقی و جام
 زان لب شیرین و جام تلخ و یا قوت روان
 مطری خوشگوی هم زانوی دل باید نشانند
 ارغوان دگل اگر نبود یاد این دآن
 شب نکوتر آید از قرابه می کردن بجام
 گنج زرداری زباده رنج کم کن جهان
 هر سبک روحی که دارد دل گران از روزگار
 و آنک در پیرانه سردارد جوانی آرزو
 چرخ ظالم پیشه خون عالمی برخاک بخت
 خون فرزندان ز رزاک آسمان دادست سر
 در چنین مجلس که ما داریم کو آن شهسوار
 موی در وی اوست هندستان طائوس از قیاس
 آن مثل نشنیده ای آن را که طائوس آرزوست
 پیش آن غنچه لب شیرین زبان کرشوق او
 می بجام و میو در نقلدان باید کشید
 خوابگاه چون سپهر از پرنیان باید کشید
 حور در بازو و کوثر در میان باید کشید
 نوش باید کرد و یا قوت روان باید کشید
 شاهدی چون نوش در آغوش جان باید کشید
 بستی گلرخ میی چون ارغوان باید کشید
 زانک می گنج است گنج زبانه باید کشید
 هر که گنجش نیست رنجی بی گران باید کشید
 گر سبک خواهد دوش رطلی گران باید کشید
 باده پیرش ز ساقی جوان باید کشید
 سماکی این جور و جفایش هر زمان باید کشید
 نوش باید کرد و این کر آسمان باید کشید
 خود بیاید هم بعد زاری غمان باید کشید
 گر تو آن خواهی ضرورت جور آن باید کشید
 ناگزیرش زحمت هندوستان باید کشید
 ده زبان بیرون چو سوسن از دهن باید کشید

۱-۱: می بجام و میو در نقلدان؛ ج: من بجای بودای؛ تصحیح قیاسی بکذا؛ ۱-۲: بکذا؛ ج: خوابگاه؛ ۱-۳: مطری خوش گوئی
 هم زانودل باید کشید؛ ج: مطرب خوشگوی هم زانوی دل؛ ۱-۴: نوش در آغوش حور باید کشید؛ ج: نوش در آغوشش
 ۱-۵: نکوتر آید از قرابه می کردن بجام؛ ج: نکوتر آید
 ۱-۶: زانک؛ ج: زانکه؛ ۱-۷: بس گران؛ ج: بیگران
 ۱-۸: بکذا؛ ج: باده پیرش؛ ۱-۹: بکذا؛ ۱-۱۰: پیشش.

۱۹۲

گر کشاید گل دهن گل را دهن باید شکست
 دل اگر بردند خوابان جان بر ستم خدای
 سرور عالم حاتم الدین الفخاج حسین
 آن جوان بختی که چرخ پیر را در خدش
 آن خداوندی که احرار جهان را پیش او
 آن سکندر رای رستم دل که به گام علوش
 آن قضا جاده و قدر تکبیر که در ایح حکم او
 هر که خواهد بر سر خاک جنابش خاکبوس
 و آنکه خواهد داستان دولتش تصویر کرد
 در کشد سوسن زبان او را زبان باید کشید
 در جناب صاحب صاحبان باید کشید
 آنکه طوق طاقش بر انس جان باید کشید
 سر در دیده ز خاک آستان باید کشید
 در خط اقران رقیب را نشان باید کشید
 رخس رستم در تیر برگستان باید کشید
 ابلق ایام را بر دوش و ران باید کشید
 از زمین بر آسمانش زردبان باید کشید
 صورت داراش و نقش اردوان باید کشید

در مدح ملک الشریح ملک حاتم الدین

۴۴ |

قصیده ۳۳

۱۹۳

زهی سادات اقبال من که دیگر بار
 ز حضرت صمدیت هر آنچه می جستم
 فلک ز خاک دری سرمد و ادب جستم مرا
 جلال طلعت جان بخش سروری دیدم
 چه طلعتی که کند مهر و ماه بر رخ او
 ز شوق مجلس میمون و حرم خدمت او
 چه گویم اینک درین دل چه آرزو با بود
 شبی ز رفتی در درزی نیامدی که مرا
 بروز و شب اگر آسوده و اگر مخزون
 نبود در دل من جز دعای او و اوراد
 رسید دیده به بختم بدولت دیدار
 بروز و شب بدعا گشت با اجابت یار
 که کرد دیده تاریک آفتاب انوار
 که مرده زنده کند لطف از میادار
 هزار سینه سپند و هزار دیده شمار
 که جانفز او چه بهشت دگشتا چه بهار
 خدای عز و جل ناظر است بر اسرار
 نمی شدی بجز از شوق چون هزاران بار
 بگاه و بیکه اگر خفته و اگر بیدار
 نداشتم بزبان جز شنای او تکرار

۱-۱: کر کشاید گل دهن را گل دهن باید شکست ؛ ج: گر کشاید گل دهن او را دهن باید شکست -

۱-۲: دارا پیش و نقش اردوان ؛ تصحیح قیاسی: کذا -

خیال من همه روزاین که باشند آن روزی
 که بخت نیک دهد یاری بدین مقدار
 که باز دیده بمالم بخت کیوانی
 که برستانه او چهره سوده ام بسیار
 نگه کنم باطاعت نهاده نقش جبین
 بر آن جناب جهاندار روز و شب آثار
 سرایم از سرستان سرای مجلس او
 چون بلبلان بسحر که ترنم اشعار
 روان و جان و دل و دیده را دران سودا
 نه صبر بدنه سکون و نه خواب بدنه قرار
 دل چو بخت مساعد بدو ستاره معین
 در ست و راست شد آن روز این همه گناه
 هزار شکر خدا را که یا فتم امسال
 همان قبول و همان تربیت که دیدم پاد
 همان سرای و همان صاحب و همان مجلس
 همان منم که سواد مدیح می خواندم
 همان نشاط و همان نزہت و همان بخار
 خدیو مشرق و مغرب ملک حاتم الدین
 مدار ملک هندوستان ملک جمشید
 خجسته طلعت و پاکیزه رای و روشن دل
 زحل مکان و مرتجح کین و مهر جبین
 سپهر جود و سحاب کرم و معدن جود
 ملک صفت ملکی دوست روی دشمن کش
 جهان گشای جوان دولتی که حکمش را
 ز زاد مادر گیتی چنین تهنیت رزم
 نهنگ رزم که بهرام دار و درگس سان
 اگر کشید کمافی بزور بازوی او
 چو تیر راست در آرد تخم گرفته یبین
 ز سنگ و آهن و پولاد آتش افزود
 که بخت نیک دهد یاری بدین مقدار
 که برستانه او چهره سوده ام بسیار
 بر آن جناب جهاندار روز و شب آثار
 چون بلبلان بسحر که ترنم اشعار
 نه صبر بدنه سکون و نه خواب بدنه قرار
 درست و راست شد آن روز این همه گناه
 همان قبول و همان تربیت که دیدم پاد
 همان نشاط و همان نزہت و همان بخار
 بخد مت ملک الشرق مالک احرار
 که مشرق و غرب جهان را بر تیغ او ست قرار
 که هست خاک درش قبله رملوک کبار
 ستوده میرت و میمون رخ و گزیده شمار
 عطار آیین مرید و مشتری دیدار
 جهان دانش و دریای علم و کوه وقار
 که دوست دانش و دین است و دشمن دینار
 سپهر و مهر مطیعند و دهر خدمت کار
 ندیده دیده گردون چو گزیده سوار
 خزان مرکب آهونگست و شیشه شکار
 ز تیر تیر ریشانه ربهش رکار
 کمان خم زده دارد در براسپ که دیدار
 بنوک ناوک آهن شکاف و کوه گذار

۱-۱: زاد؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۲: (حاشیه): سبک رزم که بهرام دار و درگس سان - خزان مرکب آهونگست و شیشه شکار؛ تصحیح قیاسی: کنذا - ۱۰۳: کنذا -

۱۴۶. ببین که حفظ رعایا و حسن تائیدش
عجب نباشد اگر لطف او فرو بندد
ایا بنان تو ارکان شرع را بانی
بفرجه تو زائل شود همه سختی
جناب تست زمینی که تهنای امید
کسی که سرمه کند خاک آستان ترا
سحاب سایه لطف تو رحمت ازلیست
هزار لشکر جرّار آن قدر نکند
چون نام صاحب لشکر صف عدو شکند
همیشه تا نبود هیچ توشه عقبی را
ترا ذخیره ایام نیک نامی باد
هزار سال بدولت بمان که هر سالی
زرزم و وزم و جلال و جمال متمتع
۱۴۷. بگرد عرصه اسلامیان شدست حصار
در یچهای اجل را با تهنین مسمار
ایا انسان تو اطراف ملک راست مدار
ببین نام تو آسان شود همه دشوار
درو سعادت و اقبال و دولت آرد بار
بچشم او نرسد از بد زمانه غبار
نکردگار جهان بر جهانیان بسیار
که نام تو کند اندر هر میت کفار
برو چه لشکر اندک چه لشکر بسیار
چو راستی و درستی بدانش و کردار
کنیت در دو جهان بهتر از تو کنی کار
هزار مر بود و هر مری بروز هزار
زعیش و حبش و جوانی و جاه بخورد آ

دربیان نظاره دلی و فکر اشخاص و جاهایی مشهور

۱۱۲۱ ب ۱۵۱ ج ۲۱

قصیده ۳۷

بمادان که بیفکند هوا پرده قار
آسمان نامه اعمال زمین کرد سپید
ساده شد چون دل مومن ز سیه ظلمت رنگ
باد مشکین ز سر زلف عروسان بهشت
من که در خواب خوش از فتح گزتم فانی
منتظر بوده ام از غیب که دیدم ناگه

شاهد صبح بیند و د بمرخی رخسار
شب تو گوئی که گنه بود و سحر استغفار
روی مشرق که سیه بود چو جان کفار
می رسانید دم نافه آهوی تشار
شدم از غایت شادیش چو دولت بیدار
گشت طالع صحنی بمجو هی زیر غبار

۱-۱: به بین که حفظ ۱-۲: جاره؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۳: کذا؛ ج: بود و سحر استغفار ۱-۴: کذا؛ ب:

ساده؛ ج: باز ۱-۵: ظلمت و درک؛ ب: رنگ؛ تصحیح قیاسی کذا ۱-۶: کذا؛ ب: تا تار.

قاصدی نزد من آمد ز سوی شاه دوان
 نامه ای در کف او مهر بعنوان رهی
 مهر آن نامه چو بگشادم و خواندم مضمونش
 رختی مشک سیه بر سر کافور سپید
 لفظ چون آب حیاتش ز سیاهی بمثل
 حاصل نامه چنین بود بالفاظ بدیع
 شعر مطبوع تو در حضرت سلطان جهان
 مرجمتهای فرادان شد و فرمان فرمود
 من چون این مرده شنیدم ز فرج جستم
 گفتم آوخ مگر از تیره شب محنت من
 مرغ جانم ز خوشی ناخسته و هدهدسان
 دولت و بخت در آمد بمبارک بام
 سالها آرزوت بود که در حضرت شاه
 آنچه می خواستی از حضرت حق یافتی آن
 هم برین فال گره بستم و بر غم سفر
 بامید حق و اقبال خداوند جهان
 دلبر من چو خبر یافت ز غم سفرم
 زرگان سیخش لاله صفت غرقه بخون
 چون بود مردم محزون ز غم گرفت دست
 چون شبی که رسد صبحدمان از گلزار
 کاتب نامه امیری ز امیران کبار
 دیدم از غالیه برگل رقی کرده نگار
 راست چون خط دلاویز تباران گردندار
 چون گهر در شبه یا نور محمد در شب تار
 کای مخندان میخادم موسی گفتار
 بگذرانید رفیقت بحلمی مختار
 تا بحضرت رسی آسوده بعد استقنهار
 کرده بر نامه و بر نام دل دیده شار
 صبح اقبال بر آورد نشان اسفار
 که شده ناختم خوان گاه شده سجده گزار
 که بر آمد همه امید تو شکرا نه یار
 بطفیل علایا شعرا یا بی بار
 برو اکنون بسلامت که خدا بادت یار
 برگزیدم نفعی یاری و اسپه رنوار
 بستم احرام در شاه و بر اندم بر حرام
 در دید از سر حرمت سوی من شیفته دار
 یا سمینهای سپیدش چو من زرد غبار
 آه چنان گشت تن نازک او زرد و نزار

۱-۱: شهر؛ ج: کذا ۱-۲: کذا؛ ۱-۳: کذا؛ ب: سر ۱-۴: مرجمتهای؛ ب: مرجمتهای ۱-۵: کذا؛ چون
 ۱-۶: کذا؛ ب: نگار ۱-۷: آرزوت ۱-۸: کذا؛ ب: آنچه ۱-۹: ب: حرام؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۱۰: ههش؛ ج: ههش؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۱۱: غم بخون؛ ج: غم بخون ۱-۱۲: زرد و یار؛ ج: غبار ۱-۱۳: کذا؛ ج: غم خون -

می دوید از ره و چون طفل جلایند بشت
 من چو آواز وی از دوشنیدم دل من
 تا بیا مدبر من هر دو بر آئین و داغ
 گریه می کرد و همی گفت که رفتی ز برم
 گفتم ای مریخ بود کار جهان بر یک حال
 که بود دولت دیدار و گهی محنت پیر
 ای بس چیز که دشوار نماید ز اول
 گردانی که مرا مقصد و ملجا بکجاست
 مقصد حضرت شاست و پناهم در او
 گفت الحق چونین است چه دولت باز
 مصفت حضرت دلی و تماشا که شهر
 سالها شد ز کسان می شنوم اندر گوش
 عشق دارم که کنم با تو درین با سفر
 گفتم این دولت و اقبال که دوست را
 خیر اگر غم ترا هست برین اسپ گر
 هم بریم باش مجرب یکی اسپ و غلام
 هم چنان که دین بر شد و ما هر دو هم

بانگ ز دانه پس اسپ که یک لحظه بدار
 بود نزدیک در دزهره ستاد ما چار
 یک دگر پای فتادیم و گفتم کنار
 کردیم در غم و اندوه را تنها سار
 و هر گردان مست بعد نوع تولد بخمدار
 که بود لذت می خوردن دگر بر رخ خار
 که همان چیز شود راحت نفس آخر کار
 نکستی هیچ تردد نبوی هیچ آزار
 که دگر خاک و دوش دولت جاویدان بار
 که روم با تو هم زانک من از سر و چهار
 رونق قصر مایون و عمارت حصار
 آرزو هست که از چشم بینیم یکبار
 گر تو انیم بر با خود و تنها مدار
 من چه خواهم دگر از لطف کنی این مقدار
 بر نشین و زنی خدمت بیا بر چرخ کار
 رخت و کالای زیادت همه بر جا بگذار
 بسوی حضرت عالی ازان راه گذار

۱۷۰۰

۱۷۱۰

۱-۱: نرس؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۲: (حاشیه)؛ محمود از وی ارد در سدم دل من - بود در یک در دزهره ستاد ما چار؛
 ب: زرد زهره ۱-۳: کنذا؛ ب: سه سار ۱-۴: کنذا؛ ب: دیدار گسی ۱-۵: کنذا؛ ب: می رنگی ۱-۶: شاهین؛
 ب: کنذا ۱-۷: ب: سر و چهار؛ تصحیح قیاسی کنذا ۱-۸: کنذا؛ ب: جیت ۱-۹: کنذا؛ ب: سسی ۱-۱۰: آکر؛ ب:
 کنذا ۱-۱۱: در چشم به منم یکبار؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۱۲: کنزون؛ ب: بکنم ۱-۱۳: ایتها ملدار؛ ب: کنذا ۱-۱۴: گفت؛ متن
 تصحیح قیاسی ۱-۱۵: دکر از لطف؛ ب: کنذا ۱-۱۶: تو راست رس اسپ دگر؛ ب: بزین ۱-۱۷: هم همه؛ ب: کنذا
 ۱-۱۸: براس خدمتکار؛ تصحیح قیاسی کنذا ۱-۱۹: کنذا؛ ب: بره گذار -

بیگان اسپ و گنجان کو دک گشتیم روان
 می برانندیم شب و روز بآیین الارغ
 همچنین تا برسیدیم به نزدیکی شهر
 توشوی مختلف حضرت عالی دما
 گفتش عزم من اینست که انشاء الله
 پیش ازین دم که در آسیم بدروانه شهر
 برویم اول در خانقہ شیخ نظام
 قبه خانقہ و مدرسه شاهنشاه
 باز نظاره کنان از ره باغات رویم
 پس در آسیم بشهر اندر و در جابجای او
 دانگه آسیم ز خاک در داخل کنیم
 هم ازین عزم گرفتیم ره روضه شیخ
 شرط تعظیم زیارت چو بجا آوریم
 می گشتیم در اطراف امارت هر سوی
 راستی چو نمک بدید آن همه حجت و سخن
 قبه قصر چو ماسی و کواکب برگرد
 گفت اینست مگر روضه رضوان که درو
 گفتم اینست هنوز اول بیت المعمور

کو دکان هر دو پیاده^۲ من و او هر دو سوار^۳
 که نشب خواب بدان سیر و نه در در و قرار
 گفت فردا که در آسیم بشهر عذار^۵ (کذا)
 که بنماید طرف شهر و تماشای جوار
 با مداد ان که بر آسیم ز آغاز نهار
 راست گیریم از آن سوی بژن راه قرار
 مدد آسیم و کنیم آنچه که داریم شمار
 باغ و بستانش ببلین و سراوی بازار
 حوض خاص اندر گیریم در و استقرار
 رکعتی چند گزاریم بکلمه اخبار
 سره دولت و اقبال بخشم ابصار
 تا رسیدیم درین مرقد میمون آثار
 آسیم از طرف روضه سوی راست بدار
 تا به بلین تماشای بنای احجار
 وان سرگنبد و آن چشمه روشن بکنار
 صوفیان و خدم و سائر خلق دوار
 روح و ریحان بهشتت دم دار قرار^{۱۴}
 باش تا جنت فردوس ببینی انهار

۱۷۲۰

۱۷۳۰

- ۱-۱: کشیم، تصحیح قیاسی: کذا ۱-۲: پیاده، تصحیح قیاسی: کذا ۱-۳: کذا؛ ج: من او ۱-۴: کذا؛ ج: بر آیین
 ۱-۵: کذا؛ ب: عذار ۱-۶: کذا؛ ب: از آن دم ۱-۷: بروم؛ ب: کذا ۱-۸: حوض خاص اندر گیریم در و استقرار؛ ب:
 گیریم ۱-۹: بکلم ۱-۱۰: بحشم انصار ۱-۱۱: بازار؛ ب: دوار ۱-۱۲: کذا؛ ب: طراف و امارت هر سوی -
 ۱-۱۳: سایه خلق دوار؛ ب: خلوة ۱-۱۴: بهشتت دم، تصحیح قیاسی: کذا ۱-۱۵: کذا؛ ب: گفت -
 ۱-۱۶: کذا؛ ب: به بینی انهار -

اندر آئی ز در مدرسه شاه جهان
 آسمانی نگری تانزه جهانی ز انوار
 یعنی آسمان که درین عمر ندیده است کسی
 آنگهان جای نه در گوش شنیده اخبار
 نه چنان جای به بیدان نه خورق نه سدر
 نه چنان نقش بروم و نه بچین نه بلخار
 خیر اگر خاطر آن هست نه بینی که مستر
 فرصت روز چه بهلست تماشا بسیار
 خاستم الغرض و در دروان جانب حوض
 همدران راه که بدو عده میان اشتجار
 می براندم بر آن خاک چمن را تش شوق
 تیز چون آب روان تند چو باد آوار
 تا رسیدیم به پیر امن بندر حوض
 چون بر فتم بالای بلندی زمخار
 شهر آراسته دیدیم چو فردوس برین
 کوشی در ته او موج زنان دریاوار^{۱۲}
 مرغ و داغ و بطا و مرخاب در آن صحن کبود
 فوج در فوج روان گشته چو صفهای هوا
 باد بر آب زره ساخته و لبلبه خود^{۱۳}
 ماهیان تیغ زن و با خر شده اسپر دار^{۱۵}
 راست چون لشکر ترکان میان لب و دود
 ساحل آب گرفته سپهر بولتیار
 باز ازین سوی که بندست بنا ما کرد کذا
 مصر و بغداد و صفت بربل دریا مهار
 منظری بود فلک رفعت شارستانی^{۱۶}
 بوستان نرسبت باغی و زمینی شیرار
 اول از در که درون رفت در آن فرخ جای^{۱۸}
 عرصه ای دید چو صحرای بهشتی هموار
 صحن اودوح فراساحت اوجان پرور
 خاک و مشک فشان نکبت او غیر باز^{۲۰}

- ۱- اندر در مدرسه ب: اندر ز در پیر، متن تصحیح قیاسی ۱-۲: درین عمر ب: کذا ۱-۳: آنگهان جای نه در گوش شنیده اخبار ۱-۴: (حاشیه) به چنان حای سمدان نه خورق نه سدر نه حان لش بروم و نه بچین نه بلخار ب: خورق نشند، متن تصحیح قیاسی ۱-۵: کذا ب: بنی ۱-۶: نه بینی کمتر ۱-۷: کذا ب: و تماشا ۱-۸: ب: حاسم العرص، متن تصحیح قیاسی؛ این شعر از "ب" نقل کرده شد و جای دیگر یافته نشد ۱-۹: می براندم بر آن خاک چمن را تش شوق، تصحیح قیاسی: کذا ۱-۱۰: تیز چون آب روان تند چو باد آوار، ب: آذر، متن تصحیح قیاسی ۱-۱۱: دیدیم چو فردوس برین، ب: کذا ۱-۱۲: در بازار، ب: دریا مار، تصحیح: کذا ۱-۱۳: کذا ب: راه ساحشه ۱-۱۴: نامر شد اسپر دار، ب: شده اسپر دار، متن تصحیح قیاسی ۱-۱۵: بولتیار، ب: بو ۱-۱۶: و شارستانی ب: کذا ۱-۱۷: کذا ب: نرسبت و باغی ۱-۱۸: دران صوح حای ب: دران رخ حای، تصحیح قیاسی: کذا ۱-۱۹: کذا ب: صحرای و تپی هموار ۱-۲۰: نکبت او عسر سار، ب: کذا

۱۷۵۰

۱۷۴۰

سبزه و منبل و ریحان و گل و لاله درو
 ناز و نارنج و ترنج و به و سیب و انگور
 بلبلان نغمه سرساییده زهرسوی گوئی
 و اندر آن باغ یکی فرشته سیالای دود
 قیبه ای بر سرش افراشته تا طایر ماه
 بام و بر جبین برآراسته چون نئی عروس
 قصر مانیش رفته باغ ارم ساحت صحن
 سطح او را ز رخ روشن جزا تشنگرف
 چون دستنگ جدارش همه قلعه رخام
 و ز باطین و مفرش شیراز و دمشق
 چون نظر کرد درین گنبد گردون مسای
 گفت این جای چه جایست بنین نیست نریب
 گفتم این مدرسه و باغ بهشتاد جهانست
 چون در آمد ز درش دید در آن جنبه خلد
 عالمان عربی لفظ و عراقی دانش
 هر یکی نادره دهر در انواع هنر
 در فقه هیت^{۱۵} بهمار او سمر قند نشان

رسته آراسته چند انک کند چشم تو کار
 در آسانیده در و میوه امسال پیا
 چنگ دارند چنگ اندرونی در نثار
 طول و پهنایش زهرسوی چهلش بشمار
 که چون خورشید در و خیره می شد دیدار
 در و دیوار جلاداده بطلق آئینه دار
 طاقی کسرتش در و سد سکندر دیوار
 سقف او را ز پر سبزه ملائک رنگار
 تحفه و چوب درش مندل چین عود قمار
 همه آراسته بیرون و در و نش چون رنگار
 رنگ برگشت ز رویش چو پری دیده صفا
 باز این باغ چه باغست ز انواع شمار
 اندرون آئی که یک^{۱۲} احسن بینی به هزار
 قاصدان صف زده هر سوی ملائک کردا
 همه در جبهه شامی بمصری دستار
 هر یکی واسطه عقل در اطراف دیار
 در بلاغت بجزا و برین مجد و شمار^{۱۴}

- ۱-۱: ریحان گل، ب: در ریحان و گل ۱-۲، ب: رسته و آراسته؛ تصحیح قیاسی؛ کنذا ۳-۱: که؛ ب: دور ۴-۱: پیار؛ ب: سار؛ متن تصحیح قیاسی ۵-۱: قصر مانیش سر؛ ب: باغی شرف باغ ارم؛ متن تصحیح قیاسی ۶-۱: سطح او را ز رخ روشن جزا تشنگرف؛ ب: سطح او را ز رخ روشن جزا تشنگرف؛ تصحیح قیاسی؛ کنذا ۷-۱: ز پر سبزه ملائک رنگار ۸-۱: کنذا؛ ب: جدارش همه قلعه رخام ۹-۱: برگشت ز رویش چو پری دیده صفا؛ ب: برگشته؛ تصحیح قیاسی؛ کنذا ۱۰-۱: گفت اس عاجز جایست بدین وصف دریب؛ ب: جای چه؛ تصحیح قیاسی؛ کنذا ۱۱-۱: کنذا؛ ب: شمار ۱۲-۱: یکس بر می هزار؛ ب: احسن ۱۳-۱: عالمان عربی لفظ؛ ب: عالمان ۱۴-۱: همه در جبهه شامی بمصری؛ ب: جبهه شامی ۱۵-۱: قفا هیت؛ ب: کنذا ۱۶-۱: برین مجد و شمار؛ ب: برین و مجد و شمار

صدر آن محفل و سر دفتر آن استاد می
 باز آهسته در آورد سر اندر گوشم
 گفتم این عالم آفاق جلال الدین است
 ردی آن که لقبش ری کند و دم فگار
 خلص خاص شهنشاہ و دعاگوی قدیم
 که نظیرش ندیدم در دیش چرخ و دوار
 راوی هفت قراۃ و سند چارده علم
 شارح پنج پنبین مفتی مذہب ہر چار
 گزینجواہی شنوی سحر حلال سخنش
 یک زمان گوش دل و دوش بقولش بیار
 پس شنیدیم و ز گفتارش انواع علوم
 اخذ کردیم ز تفسیر و اصول و اخبار
 همچنان کید گراز طالب علمان ہر سوی
 بزغاک برده صد از غفل و بخت و تکرار
 ساعتی چون شغب بشور و جدل ساکت شد
 اندر آورد ز درخور دینش خوان لار
 آسمان رنگ بیار است نہان ماندای
 کاسہ و صحن در و بچو کاکب بہ قطار
 صدر و بار دہم آوند شفا فیہ جو من
 کردہ پرنایخورش خاصہ سلطانی بار
 ہمہ و تراج و کیو تر بچہ و کبک کلنگ
 ماہی و مرغ مسمن برہ مکوہ و قار
 نار دان و شکر و لوز و نواج دروی
 ز عفران و صندل و مشک ہمہ چیز از افزار (کذا)
 قرص بریان و زلیبا و دگر سراریش
 خشت لوزیہ تر و خشک بہر سو انبار
 راست گونی کہ بیار است بہاری ز نعیم
 صحنہا برگ صفت کاسہ در و گس دار

۱۷۷۰

- ۱-۱: کر لقبش غار؛ ب: کر لقبش؛ تصحیح قیاسی؛ کذا ۱-۲: کذا؛ ب: قرا و منبہ ۱-۳: پنج پنبین مفتی مذہب
 ہر چار؛ تصحیح قیاسی؛ کذا ۱-۴: کذا؛ ب: شنیدیم ز گفتارش ۱-۵: کذا؛ ب: ریحمان ۱-۴: غفل و بخت تکرار؛
 ب: صد غفل و بخت و تکرار؛ تصحیح قیاسی؛ کذا ۱-۷: شور و جدل ساکت شد؛ ب: شور و جدل ساکت شد؛ تصحیح قیاسی؛ کذا.
 ۸- این شعر در "۱" است و بس ۱-۹ (حاشیہ) صدر و بار دہم آوند شفا فیہ جو من؛ ب: صدر و بار دہم آوند شفا فیہ جو من.
 ۱-۱۰: کردہ پرنایخورش خاصہ سے؛ ب: کردہ پرنایخورش خاصہ سلطانی بار ۱-۱۱: نار دان و شکر و لوز و نواج دروے؛ ب:
 نار دان و شکر و لوز و نواج دروی؛ تصحیح قیاسی؛ کذا ۱-۱۲: صندل و متل نہ اور؛ ب: صندل و مشک ہمہ از افزار.
 ۱-۱۳: قرص بریان و زلیبان بیش؛ ب: قرص بریان زلیبا و دگر سراریش؛ تصحیح قیاسی؛ کذا ۱-۱۴: خشت لوزیہ؛
 ب: خشت و لوزیہ؛ تصحیح قیاسی؛ کذا ۱-۱۵: برکہ؛ ب: صحنہا برگ رنگس زار؛ تصحیح قیاسی؛ کذا.

قها بود منور چو مه و مهر بر آب
 زیر هر قبه یکی طلب قلندر چه طلب
 همه شیران سیه جامه و همه پیلان سفید
 حاجیان حرم و قافله عرس جلیل
 ره نوردان مر و سال بصحر او بدشت
 همه را عیش همیا شده از دولت شاه
 همه مشغول دعا و همه مستغرق شکر
 بدرگه صفه رسیدیم چو ایوان بهشت
 صوفیان در صف بالا و مولادر پیش
 همه پیران کهن سال و جوانان لطیف
 همه ابدال سکندر دل و مهدی سیرت
 همه را جامه سیاه و همه را نام سفید
 پیران ملت سجاده نشین آزادی
 چون بدید آن اثر نور مر گفت این کیت
 شیخ الاسلام جهان قطب زمان صدرالدین

ساده چون ریخته سیم رخ فراز کهسار
 شامیازان براری و نهنگان بختار
 پاکبازان مجر و ز دو عالم بیزار
 زائران قدم در رهبران سفار
 زنده داران شب روز گیان اسفار
 میوه و مانده و صوف و سلاج و دینار
 بر مزید نعیم شده به "عشی و ابتکار"
 عارفان جمع بدیدیم چو اصحاب انوار
 محران سوی سین حیدریان سوی یار
 همه گردان جهانگیر و اسرار
 همه اوتاد میما نفس و خضر شعار
 همه را روی ز نور و همه را سینه ز نار
 که سخی تافت جبینش چو شمس و افکار
 گفتم این که در چو ن مر و مهر منار (کذا)
 آنک در خلعت ادبست جهان را اقرار

۱-۱: ب: برابر ۱-۲: ا: تلب؛ ب: تلب قلندر چه طلب ۱-۳: ب: براری و نهنگان بهار ۱-۴: ا: کنذا؛ ب: بسپید
 ۱-۵: (حاشیه)؛ ح: حان حرم و قافله عرس جلیل - ن: قدم در رهبران سفار؛ ب: قدس رسید - را سمران
 سفار ۱-۶: (ناخوانا)؛ ب: ره تون دان؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۷: ب: روز لسان؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۸: ب: شه عالم نفسی
 و انکار؛ ب: بر مزید شده عالم شعی و انکار؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۹: ب: حلیوان بهشت؛ ب: کیوان؛ تصحیح قیاسی؛ کنذا -
 ۱-۱۰: کنذا؛ ب: نمودان درس ۱-۱۱: ب: بحرمان سوی میمن حب؛ ب: بحرمان سوی میمن و حذرمان سوی یار؛ تصحیح قیاسی
 کنذا ۱-۱۲: ب: کنذا ۱-۱۳: (ناخوانا)؛ ب: و سمران سار ۱-۱۴: ب: چون بدید آن اثر نور مر گفت این کیت -
 ۱-۱۵: (کلمه اس حرم و مهر منار؛ ب: چو مهر منار ۱۶: شیخ الاسلام جهان قطب زمان صدرالدین، گفتم این که در چو ن مر و مهر منار -
 آنک در خلعت ادبست جهان را اقرار ۱-۱۷: ا: آنکه در خلعت ادبست جهان را اقرار؛ ب: آنک در خلعت او

۱۸۱۰

مشرق نورازل مشرف احکام ضمیر
 محیی دین سلف شیخ بهار الملت
 یک زمانی بسر حلقه او بنشستم
 گفت اکنون مددی خواه پسرای که هست کنذا
 دست بسید و دعا جست و من داد و هر
 اول از شهر چو در مسجد آدینه شدیم
 مسجدی دیده چه مسجد که جهانی دروی
 چو فریبنده بهشتی که اگر بید حور
 طاق بر طاق بر آراسته چون قوس قزح
 بر سر هر فلکی ساده پر از سیم سپید
 خط دیوار دی و دایره طاقش را
 بام و صحن فلک آساز زمین پیمایش
 این ۱۹ پهنایش به پهنای زمین گیر عیب
 و هم عاجز شده ز اندیشه و چشم از دیدن

۱۸۲۰

نقشها ساخته بر سنگ که هرگز نتوان
 آسپهان نقش بر انگشت ز سوزن نجار

- ۱-۱۰: کنذا؛ ب: مشرق ۲-۱: کنذا؛ ب: محو ۳-۱: بجای این خلف شیر... (محو شده)؛ ب: بجای این با خلق شیخ بهار الملت.
 ۴-۱: ذکر یا؛ ب: در کن متن تصحیح قیاسی ۵-۱: (ناخرا)؛ ب: به حلفت؛ متن تصحیح قیاسی ۶-۱: ب: برگرد؛ تصحیح قیاسی؛
 کنذا ۷-۱: این شر از ب: نقل کرده شد ۸-۱: ب: ابصار؛ متن تصحیح قیاسی ۹-۱: من او؛ ب: کنذا ۱۰-۱: کنذا؛ ب: سر
 ۱۱-۱: ب: ز نصار ۱۲-۱: ساده بر آدیم سپید؛ ب: ساده بر آدیم سپید؛ تصحیح قیاسی؛ کنذا ۱۳-۱: کنذا؛ ب: سخن
 ۱۴-۱: خط دیوار دی دایره؛ ب: خط دیوان دی دایره ۱۵-۱: رشت... و گردون سرکار؛ ب: رشته صبح مسطر گردون.
 ۱۶-۱: کنذا؛ ب: صحت ۱۷-۱: کنذا؛ ب: بهمانس ۱۸-۱: حد دوم؛ ب: کنذا ۱۹-۱: پهنانش به پهنار؛ تصحیح
 قیاسی؛ کنذا ۲۰-۱: کنذا؛ ب: عس ۲۱-۱: بنجار؛ ب: زدن بنجار ۲۲-۱: بنجار؛ ب: بنجار؛ تصحیح قیاسی؛ کنذا.

آن را که عون عصمت و تائید کردگار
اول سرشته طینت و ترکیب جسم او
وانگه با اعتدال مزاج و کمال نفس
زان پس چو آفتاب جانش طلوع کرد
فرمان دهد که پروردش با هزار ناز
تا چون سواد طره سپید است همچو لیل
بالا کشید قامت و چون سرتانگه کرد
از کلبه فیض کاتب الهام ایزدی
مائل شود طبعیت او بر جهاد وجود
گرود دلیر و جلد و جوان مرد و پارسا
اینجا شود سزای امیری و در سرش
آموزد از ملازمه صحبت ملوک
وانگه چو کوس دولت او در جهان زند
بر دست او دهند ز دیوان آسمان
آفتاب گنج دولت و اقبال جادوان
از فرا او چو از رخ فرخنده خلیل

خواهد گزید بر سیمه ابنای روزگار
از عنقریب بهین کند و گوهری خیار
آرایش بقرن چو یکی در شاهوار
از مشرق مشیه سوی گردون گاهوار (کذا)
از شیر لطف دایه اقبال کردگار
وز رخ یاض غره میاراست چون نهار
جدی بنفشه رنگ و رخی همچو لاله زار
بر لوح جانش نقش فضائل کند نگار
راغب بود روانش به دانائی و وقار
خوش خوی و تازه روی دلارام و دربار
افتد بوی نوش و بزرگی دیگر ددار
از آب و داب مجلس و آداب بزم و بار
و انجم کنند در سعادت برونش ار
بر فرق او نهند به فرمان کردگار
طلسمهای نصرت و تائید پاید ار
روید میان آتش سوزنده مرغزار

۱۸۳۰
۱۸۴۰

۱-۱: از عنقریب بهین ۲-۱: دانگه ۳-۱: پیش حکمی ۴-۱: چو آفتاب حلس ۵-۱: مشیه ۶-۱: بسمه ۶-۱: قامت
چون شرق تازه ۷-۱: قامت چون سرتانگه ۷-۱: کذا ۸-۱: رنگ رخی ۸-۱: نقش فضائل کند نگار ۹-۱: ملایم وقار
ب: کذا ۱۰-۱: جوان مرد پارسا ۱۱-۱: از ملازمه صحبت ۱۱-۱: تصحیح قیاسی کذا ۱۲-۱: از آب و داب مجلس و آداب بزم
دبار ۱۳-۱: تصحیح قیاسی کذا ۱۳-۱: کذا ۱۴-۱: ب: انجم ۱۴-۱: کذا ۱۵-۱: ب: تائید پاید ار

و زمین اوج از کف موسی و پای خضر^۲
 هرخت ترهم که در اندیشه آید شش
 هر خار و خاره ای که بر آن سایه افکند
 اینک برین حدیث که گفتیم گواه عدل
 سرشکر ممالک و سر دفتر ملوک
 صفدار مملکت ملک الشرق شیر دل
 لشکر کشی که نعل سیم مرکبان او
 دین پروری که بر در دولت سرای او
 روشن بنور طلعت و فرج بین اوست
 از صیبت او شدست معطر مشام خاک
 چندین مناقب است که از آثار تیغ اوست
 چندین مآثر است که از فیض دست او
 گر بایست که رمزی از ان جمله بشنوی
 باری نخست فتح او بنود از هدیه ات کن
 بنگر کنون که جلوه دهم این عروس را
 آن روز که مراحمش مانده بر ملک
 بودش خراج سال زد یوان پادشاه
 و این مال در خزانه موفوره می رسید^{۱۴}
 آید برون ز سنگ سیه آب خوشگوار
 آسان بر آید از کرم آفریدگار
 یا قوت دار عنوان شود آن خار و سنگ خار^{۱۳}
 بخت بلند و طالع میمون و نامدار
 سر نامة سعادت و سرمایه یسار
 والا حاتم دولت و دین لمبار کبار
 بر تارک زمانه مزد تاج افتخار
 اجر ام گشته خادم و ایام پیشکار^{۱۵}
 ایوان کامرانی و میدان کارزار
 چون جرم کوه از نفس نافه متار
 روشن چو آفتاب جهان تاب را شتهار
 اطراف شرق و غرب گرفتست صبح دار
 یک لحظه گوش هوش بگفتار من بدار
 کز بندگانش ماند بتاریخ یادگار
 در بهترین لباس مبارت با خضار
 کردند اضافه همه اقطاع تا بهار
 ششصد هزار تن که سرخ از زر عیار
 هر سال بی تفاوت و بی نقص و انکار

۱۸۵۰

۱-۱: کنذا؛ ب: داز ۱-۲: ا رکف موسی و پای خضر؛ ب: موسی خضر ۱-۳: سنگ خار؛ ب: کنذا ۱-۴: اجر ام گشته؛
 ب: بهرام ۱-۵: مشکار ۱-۶: کز آثار تیغ اوست؛ ب: تیغ او ۱-۷: آفتاب و جهان تاب را شتهار ۱-۸: این شعر
 از ب: «نقل کرده شد ۱-۹: ایکن؛ ب: کز ۱-۱۰: ب: خاک؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۱۱: اضافت این همه اقطاع ما بهار؛ ب: با ما
 تصحیح قیاسی؛ کنذا ۱-۱۲: ششصد؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۱۳: دین؛ ب: کنذا ۱-۱۴: ب: می رسد؛ متن تصحیح قیاسی.

- ۱۸۶۰ لشکر بسوی جاجنگ برد ازین کنار
 و آن دم که شد رجوع سپه اندرین مدار
 یعنی ملک چو کرد در آن ناحیه شکار
 جمع آمد از نهوب و مویشی نود هزار
 و آن باقی که مانده بر آن رای نابکار
 فرمان پادشاه بطغرای کامگار
 مالی که باقی است برود از خراج پار
 گرد از نهاد او ملک الشرق نامدار
 از خیل خاص کرد روان سوی رود بار
 آورد پانخن^۹ همگی عجز و اضطراب
 و رمی کند ملک بیکي ثلث اختصار
 ۱۸۷۰ با این همه بر آفت و لطمه امیدوار
 مالی که برده ای طلب آنت بی تقار^{۱۱}
 گفت این همه فغان و فسون بجا گذار
 کای جان بحر ص مال در افکنده در بار^{۱۲}
 مالی که هست بر تو شود جانستگار
 و آرایم این سپاه گران را گزاف کار^{۱۵}
 از تیغ بی دریغ بر آرم همه دمار
 الا در آن سنه که در اثنای آن ملک
 کان مال بر رعیت و بر رای مانده بود
 باز سپید مملکت و شیر سرخ رزم
 پنجه هزار برده پاکیزه در سه ماه
 مفروغ شد بقیه محصول سال حال
 بیکي^۶ از حضرت آمد و آورد بر ملک
 مضمونش این که گردید برای بادیه
 فرموده ایم تا که بر آرد به تیغ تیز
 والا ملک بهوجب فرمان برای مال
 باز آمدند بی زرد و دنبال هند و بی
 کا سال مال نیست ولایت شدت نهیب
 از هر کجا بود برسانم به فرستی
 گفتش ملک که از تو نمی خواهم آنچه نیست
 و انگاه پیش تر طلبیده آن رسول را
 از من یروگوی که آن ناسپاس را
 اکنون هنوز هیچ زلفت اگر دبی
 ورنی چون بقصد تو پوشم سلاح جنگ
 و ز لشکر و ولایت و خیل و خواص تو

۱-۱: حاکم در این کنار؛ تصحیح قیاسی؛ کننا ۱-۲: بر رعیت و برای؛ ب: رعیت برای ۱-۳: ناحیب؛ متن تصحیح قیاسی
 ۱-۴: بقیه؛ تصحیح قیاسی؛ کننا ۱-۵: ناپاکار؛ ب: کننا ۱-۶: بیکي؛ تصحیح کننا ۱-۷: رتیغ و تیر؛ ب: کننا
 ۱-۸: ب: کرد از نهاد ۱-۹: پانخن بیکي ۱-۱۰: آمنت؛ ب: آنچه ۱-۱۱: بی تقار؛ ب: کننا
 ۱-۱۲: ب: کننا؛ ب: این فغان ۱-۱۳: که آن سپاس؛ تصحیح کننا ۱-۱۴: در دمار؛ ب: در دوار
 ۱-۱۵: گزاف کار؛ ب: کرده کار؛ تصحیح قیاسی؛ کننا

آن روز هیچ دست نگیرد و ترا سپاه
از من چنین بدان که امان یابی از فریب
گر همچو ماه بر سر گردون کنی مقام
از تیر جان ستانت فردا آرم از سپهر
داد این پیام و گفت فرستاده را برد
آنج از ملک شنید سخنها می نرم و گرم
دانست رای نیز که کارش بجان خاد
بگذاشت راه صلح و ره جنگ پیشه کرد
منشول شد به تعبیه میش و ساز جنگ
پاچین و حائل و نعل و نیام زر
زمینان هزار نیزه خطی که نوک دست
زمینان هزار در عیانی که حلقه اش
غیر از کمان چاچی و چینی که شکل دوست
خارج ز نیزه ها و خدنگ خطائی آنک
داد این چنین سلاح بیاران و وقت صبح
آوای کوس و نغمه نای از در سرای
کیسر سپه بگرد سرا پرده شد محیط

و آن لحظه هیچ سود ندارد باعث نزار
دین هم گمان مبر که راه گردی از فرار
در همچو مهر و رنگ و ریا کنی قرار
وزیر بجایان ربات بردن آرم از کار
فردا که فرصت است جواب سخن بیار
بر رای رفت و گفت رسول سخن گزار
وز بخل دل بدادن مالش نداد بار
بر حکم اضطرار نه از روی اختیار
مصرف کرد و فکر بر تیب کار و بار
داد از پی و غایب دلیران جان سپار
چون آفتاب نیز و چون مرقدش نزار
چون عقد های جد بتانست تنگ و تار
چون ابروان لعبت کشید و قند هار
از پر گرس است و ز پیکان آبدار
کاید بردن سپیده ازین نیلگون دثار
بر آسمان رسید ز بس رفعت و چهار
بسته سلاح و ساخته جنگ انتصار

۱۸۸۰

۱۸۹۰

۱-۱: با مقدار؛ ب: با مقدار؛ تصحیح قیاسی؛ کنذا ۱-۲: بیان که امان یابی از فریب ۱-۳: کردی از قرار؛ ب: در گری از
قرین؛ تصحیح قیاسی؛ کنذا ۱-۴: ب: در؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۵: جواب سخن ما؛ تصحیح قیاسی ۱-۶: سخن کدار؛ ب:
کنذا ۱-۷: درای تیر که کارش بحال مادی ۱-۸: داد؛ ب: کنذا ۱-۹: نگذاشت؛ ب: بگذاشت ۱-۱۰: بتبیه چش
و سار جنگ؛ ب: سار جنگ؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۱۱: با حلیه و حائل و نعل و نیام نرم؛ ب: حیل نیام نرم
۱-۱۲: نیزه؛ ب: پر ۱-۱۳: در عیانی که حلقه اش؛ تصحیح قیاسی؛ کنذا ۱-۱۴: غیر از کمان حامی و چس که شکل؛ ب: غیر از کمان
چاچی و چس که شکل ۱-۱۵: خارج ز زمین ما و خدنگ و خطای رنگ؛ ب: خارج ز نیزه های خدنگ و خطای کف ۱-۱۶: کنذا؛ ب:
قرار ۱-۱۷: کنذا؛ ب: یکسر سپه بگرد ۱-۱۸: ساخته جنگ و انتصار؛ ب: ساخته جنگ انتصار

چندان که آفتاب سر از کوه بر کشید
وز نور کرده چهره آفاق را منار
خورشید روزگار سعادت بقال نیک
بر آسمان مرکب اقبال شد سوار
و آواز طبل و نغمه و نای و نوای کوس
چون نفع تصور فرقی فلک را درید تار
یکسر زمین سپید شد از مرد و از سلاح
یکسر هوا سیاه شد از گرد و از غبار
از موج تیغ و فوج سواران تو گوئی
دریای آهنست همه کوه و دشت و غار
میر انداین سپاه چون نزدیک شد دمی
کرد از برای تعبیه جنگ آبدار (کننا)
اول سپاه خطه و فوج مقدمان
فرمود تا به میمنه باشند استوار
وز سوی میسر هاشم شاه چند فوج
از خیل پایکان و سواران چل هزار
در ساقه سپه هاشم ملوک و فرقه ای
از بندگان خلص و یاران دوستدار
و آنکه بقلب گاه بمراتب ستاده کرد
میر این حضرت و گردی چند یار غار
خود با هزار و اند سواران در ع پوش
کز خیل خاص دوست رکابش با موار
یکسر ز خود و جوشن و ساقین ساعدش
غرق اندرون آهن پولاد استار
هر یک بهادری که بکشور نشان دهد
بر پشت تازیان همه برگستوان سوار
آراست همچو ستد سکندر صفی در اند
چو پیش رو مقابل در دوازه حصار
چنگیز نیز با سپهر خواص گان خویش
اول نگاهبانی حصن و فویل را
سزنا سر حصار سنان و دخت بر نشان
زان لشکری که برد را داشت اعتبار
سزنا سر فویل سپهر بر سپهر قطار

۱۹۰۰

۱۹۱۰

- ۱-۱: چند ملک؛ ب: کننا ۱-۲: کشد؛ ب: کننا ۱-۳: نواز کوس؛ ب: کننا ۱-۴: نصح ضرر..... در دیدار؛ ب: کننا ۱-۵: ب:
تعبیه جنگ ابدار ۱-۶: بش چند؛ ب: بش حد؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۷: وز؛ ب: کننا ۱-۸: و جل؛ ب: و جمل؛ تصحیح قیاسی کننا.
۱-۹: (ناخوانا)..... ملوک و فرقه؛ ب: در ساقه سپه و جسم و فرقه؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۱۰: (ناخوانا)؛ ب: نگاه ۱-۱۱: کرسی؛ ب:
کننا ۱-۱۲: و استار؛ ب: کننا ۱-۱۳: (ناخوانا) نیز؛ ب: جنگر با سپه؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۱۴: قلعه می کرد
حمل کار؛ ب: و دیگر در چهل کار ۱-۱۵: لشکری برد را داشت اعتبار؛ ب: لشکری که برد را داشت اعتبار.
۱-۱۶: ب: فویل؛ متن تصحیح قیاسی.

ناک زان نشاند بالای برجها
 تیر افکنان گذاشت بهر گری چهار
 وانگه همه سپاه سوار و پیادگان
 بر پنج جای کرد و تقسیم^۱ انحصار
 پور میان با حشم شهر بر یمین
 عارض بجله لشکر اطراف بر یار
 رایان و رادمان قدمیش مقدمه
 یاران و چاکران که جدید ساقه دار
 خود با همه اقارب و خویشان و خواصگان
 القصر چون سپاه ملک حلقه کرد و حصر^۲
 بر کوفت کوس رزم و بر آهین تیغ کین
 دآن قوم نیز خنجر و زوین و تیغ و تیر
 از جنگ و جوش هر دو سپه شد فیا متی
 گردی سپاه خاست که چون تیر گشتام^۳
 با مون زرگر دکه پر آتش شد و دغان کنذا
 لاسیما^۴ بسوی ملک کا نذر آن مقام
 از جوی خون بقصر شری سر کشید سیل
 و در کردن حواشی و آوردن حشم
 و اینجا ملک و روز دگر ماند منتظر
 در دست هوش رفت غناهای اصطبار^۵
 در یاد دشت و کوه بقطران هفت و قار^۶
 گردون ز تیغ و تیر پر از شعله و شرار^۷
 بود دست قلب معرکه و موضع و مار^۸
 و از جوش او بر آمده بر آسمان بخار^۹
 در بستن فسیل و در آستن^{۱۰} حصار
 روز سیوم که از حد بگذشت انتظار^{۱۱}

۱۹۲۰

- ۱-۱ کذا؛ ب: ناک نشاند ۱-۲ تقسیم و انحصار؛ ب: لشکری که برادر او داشت اعصار ۱-۳ ب: پور میان؛
 متن تصحیح قیاسی ۱-۴ کذا؛ ب: مدیدند ۱-۵ اصف ار است فی حرار؛ ب: کنذا ۱-۶ (ناخوانا)؛ ب:
 حلقه کرد و حصر ۱-۷ (ناخوانا)؛ ب: یکی؛ تصحیح قیاسی؛ کنذا ۱-۸ ب: خار ۱-۹ ب: فی قار؛ متن تصحیح قیاسی
 ۱-۱۰ نیز خنجر و زوین و تیغ و تیر ۱-۱۱ رمی چون جبار؛ ب: رمی چون حار؛ متن تصحیح قیاسی
 ۱-۱۲ (ناخوانا) غنایار؛ ب: غنایار و انحصار؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۱۳ در یاد دشت کوه بقطران هفت و قار؛
 ب: در یاد دشت و کوه بقطران هفت و قار؛ تصحیح قیاسی کنذا ۱-۱۴ کر دکه؛ ب: کرکر و پراتش و دغان؛ تصحیح قیاسی؛
 کنذا ۱-۱۵ کر دم؛ ب: گردم؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۱۶ لاسیما؛ ب: لاسیما ۱-۱۷ (ناخوانا)؛ ب: دمار؛ متن تصحیح قیاسی
 ۱-۱۸ در جوش او بر آید بر آسمان بخار؛ ب: کنذا ۱-۱۹ کذا؛ ب: ار استن -

دانست این که بخت بداندیش رای را
 نفس خسیل و رای رکیش همی کند
 صفدر شرق نیز بتدبیر کار او
 بنشت در مشا و رت رزم و محضری
 فرمودشان که هر چه ببینند مصلحت
 گفتند کای کلید مالک سنان تو
 معلوم رای روشن و میمون ضمیمت
 از قوت سپاه و زسخنی جای اوست
 چندین حصار است که از ادب آسمان
 صد خندق است در بن هر قلعه محیط
 عرادهای بی عدد و منجیق ها
 دین رای هم بقوت و قدرت چو بگریم
 فی گنج راحاب و فی اقلیم را قیاس
 قصه چنین مقامی و قلعه چنین کسی
 کز امیر شاه جمله امیران مملکت
 والا ملک چو این سخن از صفدران شنید
 داند جهان که بهر چنین صد سپاه من

انگند در دماغ خیالات کو کثیر
 تعلیم ناسپاسی و تلقین اغترار
 با خاطر خجسته و بارای هوشیار
 بست از سران لشکر و میران کاردار
 بی خوف و بی خلاف بگویند آشکار
 خالی مباد از چو تو سر لشکری دیار
 کاین قطعه زمین که عوسیت پرنگار
 کش تا کنون شهی نگر فتست در کنار
 دارد حصین کنگره هر یک هزار غار
 هر خدقی ز آب چو دریای بی کنار
 از آسمان چون صاعقه آگشته سنگبار
 رای است در میان ریان بزرگوار
 فی اسب را نهایت و فی مرد را شمار
 نامکن است بی مدد لشکر جبار
 یکجا شوند و برنگنند این ستیز کار
 فرمود کاین حدیث نگویند زینهار
 تنها بسنده ام بمرد و نیست افتقار

۱۹۳

۱۹۴۰

- ۱-۱: (ناخوانا)؛ ب: کوکار؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۲: خیس رای؛ ب: جیس رای ۱-۳: اغترار؛ ب: کنذا ۱-۴: محضری؛
 ب: محضری ۱-۵: بست از سران لشکر و میران کاردار؛ ب: بست از سران لشکر و میران کاردار ۱-۶: هر چه ببینند ۱-۷: بی خوف
 بی خلاف بگویند؛ ب: کنذا ۱-۸: سنان؛ ب: کنذا ۱-۹: سرنگار؛ ب: کنذا ۱-۱۰: کنذا؛ ب: ارواح ۱-۱۱: ب: عار
 ۱-۱۲: زیاب جو دریای کنار؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۱۳: چو صاعقه آگشته سنگبار؛ ب: بکار ۱-۱۴: کنذا؛ ب: برای بقوت ۱-۱۵: کنذا؛
 ب: رایاب ۱-۱۶: ب: قطعه؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۱۷: جبار؛ ب: جوار ۱-۱۸: برنگنند استیزار؛ ب: این سره ۱-۱۹: جوا
 سخن از صفدران شنید؛ ب: کنذا ۱-۲۰: ب: کای؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۲۱: کنذا؛ ب: جنانکه ۱-۲۲: افتقار؛ ب: کنذا

محتاج میتم بدگر بیچ لشکری
 مارا بس است از همه عالم پناه و پشت
 فرمود از آن سپس که بفرمود بر بند
 رنگین کنند از علم آفاق و ردی شست
 پر و دانه بر بند بر اطراف نایبان
 هر روز مقطعی ز دگر سوی لشکری
 چند آنک در میان دوسه هفته گذشت بود
 و آنکه بغال فتح از آن جای کوچ کرد
 بر کوفته چو رعد توان کاسهای کوس
 رعیش نهاده و لوله در آب و آگیر
 می راند همچو ماه بهر روز منزلی
 تا آن زمان که یک و دو گردی نزول کرد
 فردا چو روزی موعده جنگست شب تمام
 اول ز پایگاه هزار اسپ باد پای
 مردوی و خرد موی دسیه جسم و تیر چشم
 آورد تنگ بسته و برگنوان بهم

با این قدر سپاه که من دارم و تباه
 عون خدای عالم و اقبال شهریار
 دلبیز بارگاه و سرا پرده تبار
 آراسته بنجینه و خرگاه چون بهار
 تا جمع گردد آن همه لشکر زانتشار
 آراسته می رسید با یمن^۶ ایتیار
 حبشی عظیم شد که نگنجید در قنار
 بر قصد رای و قلع^۹ اعادی بد بخار
 و از راخته چو صبح علمهای زرنگار
 شمش فلکده زلزله در کوه و کوهسار
 باشکری ستاره شمار و فلک شمار
 بر صورت طویله سپاهست با قنار^{۱۷}
 در دادن سلاح شد شتاب^{۱۹} احمرار
 هر یک ز تازیان بران اصل برق سار
 خوش گام و خوش گام و بسک میرا هوار
 فرمود بارگی بسواران اختیار^{۲۳}

۱۹۵۰

- ۱-۱: کذا؛ ب: ۱-۲: کذا؛ ب: سار ۱-۳: کمدار علم آفاق و ردی دشت؛ ب: آفاق ردی دشت
 ۱-۴: کذا؛ ب: براما ۱-۵: اشاره؛ ب: کذا ۱-۶: کذا؛ ب: از سه ۱-۷: ب: بایمیں اسماء؛ ب: تعصیح؛ کذا
 ۱-۸: حاشیا؛ ب: گذشته بود؛ ب: جمیع شد ۱-۹: کذا؛ ب: حرری ۱-۱۰: بفتح و فال از انجای؛ ب: بفتح و
 فال از انجای؛ ب: تنق تعصیح قیاسی ۱-۱۱: ب: قلع اعادی بد بخار؛ ب: قلع اعادی بد بخار؛ ب: تعصیح قیاسی؛ کذا ۱-۱۲: نزل
 کاس کوس؛ ب: بوان ۱-۱۳: و از راخته چو صبح علمهای زرنگار؛ ب: کذا ۱-۱۴: ب: پیکر؛ ب: کذا ۱-۱۵: بصحت؛ ب: کذا
 ۱-۱۶: کذا؛ ب: باشکری ستاره شمار ۱-۱۷: سپاهست با قنار؛ ب: کذا ۱-۱۸: کذا؛ ب: و شب تمام
 ۱-۱۹: شدش تا با حرار؛ ب: اما حرار ۱-۲۰: برق سار؛ ب: تعصیح قیاسی؛ کذا ۱-۲۱: دسیه چشم و تیر چشم؛ ب: خرد موی سه
 ۱-۲۲: خوش گام و خوش گام و بسک میرا هوار؛ ب: گام و بسک میرا هوار ۱-۲۳: اختیار

د آنکه هزار خنجر خون ریز مشرقی هر یک بان صادم و صمصام و ذوالفقار
سوزنده تر ز عشق و فروزنده تر ز نقل تابنده تر ز نور و شتابنده تر ز نار
هم پشت او چو ماهی دهم روی او چو ماه هم گوهرش چو مورد دهم پیکرش چو مار

در مدح ملک زاده

۱۱۱ ب ۶۲ ج ۱۴

تفسیر ۳۴

اگر بهار بدیع است و گر بهشت رنگار بهار من رخ تست و بهشت من دیدار
مرا چو بلبل تو یابم بهار نبود دوست مرا چو روی تو بنیم بهشت ناید کار
اگر بهار گل و سرو و یاسمین دارد تو یاسمین بری، سرو و دگل رخسار
خنک کسی که نهد بخت نیک در برابر او ز روی و موی تو ماه منیر و مشک تار
گاهی چو تنگ شکریه بدست بشادی لب گاهی چو خرمن گل گیردت بنار کنار
ز صبح تا شب افزون کند نشاط شراب^۷ ز شام تا بصر نهند بخواب خمار
شب از هوای تو خنجر و ناطری خرم بگه بردی تو گردد بفرخی بیدار
منم که برب آب حیات می میرم بتنگی^۹ که نکر دیم قطره ای ایشار
دلم بیدام بلا بسته ای او رشته عهد اگر بسر زستانی زدست هم گذار
بگرگ آشتی از من مرد چو کردی صید بدان دوا آهوی خرگوش خواب شیرکار
بیا که فصل بهارست و موسم نوردوز زمین زبهره دگل گشته آسمان کردار
تسکفته بر سر صحرا دیده برب جوی همه بنفشه ستانست و جله ز گس زار
زار خوان دگل لاله سرو و بزه جوی جهانست کیسه شگرفت و بوستان زنگار
برسم عید عروسان باغ گردون را ز شتر دوخته پیرامن و ز محله ازار

۱۹۷۰

۱-۱: کذا؛ ب: گلان صادم و صمصام و ذوالفقار ۱-۲: دگر بهار گل و سرو و یاسمین دارد؛ ب: دگر..... یاسمین دار ۱-۳: کذا؛
ب: یاسمین بری ۱-۴: سر؛ ب: کذا ۱-۵: تنگ بکنار؛ ج: بنار کنار ۱-۶: بکی چو تنگ سکر؛ ب: کذا ۱-۷: افزون
نزد نشاط شراب ۱-۸: در؛ ب: در؛ تن تصحیح قیاسی ۱-۹: تنگی؛ ب: کذا ۱-۱۰: کذا؛ ب: برستانی زدست هم گذار
۱-۱۱: کذا؛ ب: سر و جوی ۱-۱۲: جهانست کیسه شگرفت و بوستان و دگر؛ ب: کیسه شگرفت.

نبوش و گردن شان کرده لعل و مروارید باق و سینه نگنده جلاجل و زنار
 ربانگ بلبل و آواز قمریان هر سوی همه نوای رابست و لحن موسیقار
 اگر نشاط کنی بوستانست جای نشاط وگر قرار کنی گلشن^۳ است جای قرار
 ز روز نو تو بدین خوشدلی بود هر روز نه نو بهار بدین قری رسد هر بار
 چو هست دولت و اقبال و تندرستی دامن جمال و طاه و جوانی و ملکیت بسیار
 دمی مباحش ز دیدار دوستان خالی بدان قدر که توانی ز اندک و بسیار
 نشاط مجلس نو روز را فریفت دان نقای طلعت اصحاب را عنایت دار
 بنزد اهل حقیقت حیات دانی چسبیت همی^۹ قدر که رود با حبیب بی اغیار
 ... ز ما یر لب رین ده اند و خوش مست نشاط و طیور باد کنار
 بنزد مردم دانا کسی است دیوانه که در میان چنین موسیقی بود بشمار
 بیار باده گلگون که عکس^{۱۱} حره او کند برنگ شفق روی آسمان گلزار
 میی که گر بنهی بچو ماه در ساغر بخندد از لطف او آفتاب بر دیوار
 وگر ز جرعه چکه قطره ای از درخاک دماغ خاک دهد عطشهای غنبر بار
 وگر از آن دوسه هشتاد ساله پیر خرد شود چنان جوانی که هر ده ساله نگار
 مرا چو باده خورم تلخ آبخنان خواهم که نقل می شکر دیسته باشد از لب یار^{۱۲}
 حریف صاحب دیرینه سال و ساقی نو نواز کرده خوش الحان ندیم خوش اشعار^{۱۳}
 مثل زند که در هر سری بود موسی^{۱۴} وگر کسی کند از سر جانم استخار^{۱۵}

- ۱-۱: (باخوانا)؛ ب: دنار؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۲: را بامست؛ ب: بکذا ۱-۳: جای گلشنست قرار؛ ب: بکذا ۱-۴: روز نو تو بدین؛ ب:
 روز نو تو بدین ۱-۵: بکذا؛ ب: اقبال تندرستی دامن ۱-۶: جمال جاه جوانی و ملکیت بکثر بسیار؛ ب: جمال جاه جوانی و ملک ملک سار ۱-۷: ب:
 کنایه؛ ج: بقای ۱-۸: ب: بزد؛ تصحیح قیاسی؛ بکذا ۱-۹: بی قدر که رود با حبیب بی اغیار ۱-۱۰: این شعرا از "ب" نقل کرده شد
 ۱۱: ب: باکره؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۱۲: ب: بزد؛ تصحیح؛ بکذا ۱-۱۳: ب: بکذا؛ ج: بوسم ۱-۱۴: یکس حره؛ ب: خمر ۱-۱۵:
 عطشها؛ ب: عطشهای ۱-۱۶: ب: بده باشد از لب حار؛ ب: بکذا ۱-۱۷: حریف و صاحب؛ ب: ج: بکذا ۱-۱۸: جوش اشعار؛ ب:
 ندیم چون اشعار؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۱۹: ب: بکذا؛ ج: بهوشی ۱-۲۰: وگر کسی کند از سر جانم استخار؛ ب: عالم؛ ج: جانم استخار.

چو این کونند سبک سیر زیران آرد
زمین زلزله گردد چو روز باد بحار
بهر کجا که دوتن در فراز او آیند
نخست از کرم وجود او بود گفتار
از آن شد دست چو بلبل جهان بحدت او
که طوق منت او در گلوست فاخته وار
پس از نشای خدای در دو پیغامبر
سخن همین دو بود بر زبان او تکرار
بخاز نان همه روز این که هر چه هست بده
بما جان همه روز این که هر چه هست بدار
بدان صفت که ز باغک موزنان نماز
شود گشاده در بهفت آسمان یکبار
ز صوت سائلی بر سپهر بخشش وجود (کنذا) شود گشاده در روزها هزار هزار
ببیند از شتی غیب صورت اسرار
کسی که روی تو یکبار دید در همه عمر
نه بیند از پس آن روی محنت و تیار
چو موقوف عرصات است آستانه تو
کز و بر آید حاجات سائل و دوزار
همیشه در نخلزان و بهار در عالم
مساویند بالای دو بار لیل و نهار
بهار بزم تو باد از خزان عمر برون
نهار بخت تو از لیل تیرگی بزار
منت درست و دولت شاد و خاطرت خرم
ز عمر و دولت و اقبال و جاه و خوردار

۲۰۲۰

در مدح سلطان فیروز شاه

تاریخ محمدی ۲۲

قصیده ۳۷

منت خدای را که با حسان بیشتر
آراست این چهار بدایع بدین چهار
افلاک را با نجم و ایام را بعهد
اخلاق را بشرع و جهان را بشهریار
شاه ملک محاوره فیروز شاه آنکه
دار و فلک بدایع غلامیش افتخار
سلطان شرق و غرب سیلیمان جن دانش
دارای بحر و بر و میسای روزگار

۱-۱: چو این کونند سبک: ب: بود؛ متن تصحیح قیاسی
۱-۲: بهر کجا که دوتن در فراز: ب: فراز: ۱-۳: بلاصفت
که ز باغک موزنان نماز: ب: بلاصفت که ز باغک موزنان نماز؛ متن تصحیح قیاسی
۱-۴: سائل رشتم بخشش وجود: ب:
سائل بر سپهر: ۱-۵: کنذا: ب: در روزها
۱-۶: ارتق: ب: متن؛ متن تصحیح قیاسی
۱-۷: کنذا: ب:
محنت و بهار: ۱-۸: ب: عرصات؛ متن تصحیح قیاسی.

با آنکه ز آفرینش آدم ابوالبشر
بسیار بوده اند سلاطین نامور
شاهی پنز بدانش و فرنگی رای دوزم
هرگز کسی نداد بنار یخناشان
داد از برادران دگر قربتش فزون
آن شاه چون بمملکت دارالبقا شافت
هم در زمان که سخت بوسید پای او
اول منار و رزم که بعد از جلوس شد
چندان بر سخت خون منل کز نم زمین
زان پس چو سوی حضرت دلی بقال نیک
آمد خبر براه که در شهر فتنه ای
چون این خبر بسمع بهایون شهر رسید
گفت از هزار فتنه چنین باک نیست زانکه
دانش بدین عقیده حتی راند لشکرش
چند آنکه آفتاب علمهای خسروی
از سهم شته چو بازی طفلان بر زرعی
هر ساعتی امیری دهر لحظه سردی
و آن پیر طوف کرده ز دستار در گلو
اندر میان ستاده سیه روی شرمسار

۲۰۳

۲۰۴

- ۱- اصل: تا؛ تصحیح قیاسی: کذا ۲- اصل: مجلس و خاص- تصحیح قیاسی: کذا ۳- اصل: شده؛ متن تصحیح قیاسی
۴- اصل: بودش بخت ۵- اصل: بر سخت؛ تصحیح: کذا ۶- اصل: بهنوز سوی سوی آسمان؛ متن تصحیح قیاسی-
۷- اصل: پر..... با بکار؛ تصحیح: کذا ۸- اصل: همین؛ تصحیح: کذا ۹- اصل: کذا ۱۰- اصل: پر؛ تصحیح قیاسی: کذا-۱

مجرد شود از دین و دنیا قلند در که راه حقیقی است زین هر دو برتر
جهان چیست دانی بنزدیک مردان طلسمات ابلیس پر شور و پر سر
نظام عمارت بباطن خرابی قبای جهان را نیابی تو استر
بامیت زنده ببادیت قائم چه برباد تکیه چه بر آب پیگیر
زنی بی وفایت مکاره گیتی باندیش تا چند کشته است شوهر
چه سازی تو با او که با کس نازد طلاقتش بانداز بگذارد بگذر
بقای جهان راست آخر فنا بی پس آنگه چه کبر و منی ای برادر
بزادان بچه پیچ دانی چه گرید بگوید، زادی مرا کاش مادر
چو مفلس رود از جهان هر که میرد گدایش ز شام است صد بار بهتر
اگر حصن سازند از سنگ خارا و گر کشک سازند از سنگ مرمر
هم آخر اجل آید و جان رباید ۹ نماند تیر قیصر و جاوید قیصر (کذا)
سبک بار باشد نقیض و راحت گران بار گردد باندوده و مضطر
در آن گورتاریک نازک تنان را زخشت است بالین ز خاکست ستر
شده کاه ابرام چون ماه ایشان نه آن حسن دنی ناز دنی کردنی فر
گدازد تن صابت ایشان چو ستمی که پروانه را نور او سوختی پر
کرشته نماند بدان دل ربائی شود غمزه بی آب چون کند خنجر
رود تیز ریزی نوک پیکان مژگان بپوسد پیک ریزد آن چشم مهر

۱-۱ ب: شود؛ ج: کذا ۲-۱ ب: کذا؛ ب: پرشور و سر ۳-۱ ب: کذا؛ ب: بانداز بگذارد؛ ب: بانداز بگذارد بیکسر
۵-۱ ب: کذا؛ ب: جو ۶-۱ ب: در جهان هر که مرد؛ ب: کذا ۷-۱ ب: کدایش؛ ب: گدایش ۸-۱ ب: کو شک سازند از یک مرمر؛ ب: کو شک؛ تن نصیح قیاسی
۹-۱ ب: نماند تیر قیصر؛ ب: نماند تیر قیصر جاوید قیصر ۱۰-۱ ب: ز عیش و راحت؛ ب: نصیح کذا ۱۱-۱ ب: باندوده ۱۲-۱ ب: کذا؛ ب: سده کاه ابرام ۱۳-۱ ب: بپوسد پیک ریزد آن چشم مهر؛ ب: مود ملک مردان چشم مهر

شود خانه چشم از دیده خالی
 در آن مور آید رود شکل بسته
 خط سبز بر لعل ایشان که بودی
 و در آن گل شان چو آن سبزه تر
 خورد کرم رخساره گندی را
 بر د مور چون کبچد آن خال غبر
 ز باد اجل بشکند نخل بالا
 که در دلبری بود رشک منور
 ز بیچاک رگها بشان شکجه
 شود تار تار آن شکنهای گیو
 گس هم نه بر جاده شان نشستی
 در دغست حسی که بر روی شانت
 چو ابرو تو که گیر تا چشم خوبان
 جمالیت پوشیده در پرده جان
 اگر نیست گردی بر خود نماید
 بسی نیستی بگری زیر هستی
 بود ای فقر آفتابیت پنهان
 درین بحر فقر است درای معنی
 هر آنکس که بگزید فقر اختیاری
 گذشتند آنانک ازین ملک فانی
 چه جویند دنیای بی مایه مردان

در آن مور آید رود شکل بسته
 و در آن گل شان چو آن سبزه تر
 بر د مور چون کبچد آن خال غبر
 که در دلبری بود رشک منور
 خدمت قامت راست شان شکل چنبر
 که از بوی او خون شدی مشک فترا
 کند مور هر عضو شان را محقر^۵ (کذا)
 چو سنگی که بروی ببنند زیور
 که اختر نمایند باشند آخر
 که محبوب از آنست این دیده سر^۹
 که چون شب سر آید کند مهر سر
 که ظلمش گرفته است هم بحر دم^{۱۲}
 که سرگشته^{۱۴} ادست نه چرخ اخضر
 بزن غوطه بر آرزو فقر جوهر
 توانگار ادرا بمعنی توانگر
 جهان بقا شد بر ایشان مقرر
 که عقی است در چشم ایشان محقر

۲۰۷۰

۱-۱: بیچاک رگها نشان؛ ب: بیچاک رگها نشان؛ متن تصحیح قیاسی
 ۲-۱: کذا؛ ب: فحید ۱-۳؛ ب: او؛ متن تصحیح قیاسی
 ۳-۱: بکس هم که بر جاده ایشان نشستی؛ ب: بکس هم که بر جاده ایشان؛ متن تصحیح قیاسی
 ۴-۱: کذا؛ ب: محقر ۱-۹؛ جسی که بر روی شانت
 ۵-۱: ب: بکس هم که بر جاده ایشان نشستی؛ ب: بکس هم که بر جاده ایشان نشستی؛ متن تصحیح قیاسی
 ۶-۱: ب: بکس هم که بر جاده ایشان نشستی؛ ب: بکس هم که بر جاده ایشان نشستی؛ متن تصحیح قیاسی
 ۷-۱: ب: بکس هم که بر جاده ایشان نشستی؛ ب: بکس هم که بر جاده ایشان نشستی؛ متن تصحیح قیاسی
 ۸-۱: ب: بکس هم که بر جاده ایشان نشستی؛ ب: بکس هم که بر جاده ایشان نشستی؛ متن تصحیح قیاسی
 ۹-۱: ب: بکس هم که بر جاده ایشان نشستی؛ ب: بکس هم که بر جاده ایشان نشستی؛ متن تصحیح قیاسی
 ۱۰-۱: ب: بکس هم که بر جاده ایشان نشستی؛ ب: بکس هم که بر جاده ایشان نشستی؛ متن تصحیح قیاسی
 ۱۱-۱: ب: بکس هم که بر جاده ایشان نشستی؛ ب: بکس هم که بر جاده ایشان نشستی؛ متن تصحیح قیاسی
 ۱۲-۱: ب: بکس هم که بر جاده ایشان نشستی؛ ب: بکس هم که بر جاده ایشان نشستی؛ متن تصحیح قیاسی
 ۱۳-۱: ب: بکس هم که بر جاده ایشان نشستی؛ ب: بکس هم که بر جاده ایشان نشستی؛ متن تصحیح قیاسی
 ۱۴-۱: ب: بکس هم که بر جاده ایشان نشستی؛ ب: بکس هم که بر جاده ایشان نشستی؛ متن تصحیح قیاسی
 ۱۵-۱: ب: بکس هم که بر جاده ایشان نشستی؛ ب: بکس هم که بر جاده ایشان نشستی؛ متن تصحیح قیاسی
 ۱۶-۱: ب: بکس هم که بر جاده ایشان نشستی؛ ب: بکس هم که بر جاده ایشان نشستی؛ متن تصحیح قیاسی
 ۱۷-۱: ب: بکس هم که بر جاده ایشان نشستی؛ ب: بکس هم که بر جاده ایشان نشستی؛ متن تصحیح قیاسی

۲۰۸

حجابت دین نیز راه خدا را
 ستر آباء طاهر و ستر آچه آشنایان
 کسی که ز دو عالم گدا کرد او را
 عجب طائفه در خرابات عشقت
 بازند دوزخ ز سوز دل ایشان
 نه خواهند خورد نه خواهند غلمان
 یکی دان یکی خوان یکی گوی یکی جوی
 بگویند پا بر سر آتش ایشان
 بلطف و بقیه از دم شان در آفت
 در آتش در آگر خلیل خدای
 بزن شعله عشق و در سوز خود را
 بزن حلقه دل پی فتح بابی
 ز گلزار قدس است مرغ روان
 چنین زهر دانه است در کشت عالم
 بدام هوا پایی بندست مرغی

۲۰۹

کجا تشنه او خورد آب کوثر
 که خورد دست می از لب لعل دلبر
 چه دیر و چه گنبد چه دارد چه منبر
 نه محمد نه ترسانه مومن نه کافر
 در آند شان را بنجله برین گر
 نخواهند تخت و نخواهند افسر
 قلندر قلندر قلندر قلندر
 نسوزند چون دود هر کی بر آذر
 گهی باد نور روز گه باد صرصر
 مجان نباشند کم از سمندر
 جگر عود جان دود و دود دیده مجر
 که در گلشن جان در آید زین در
 برایشان برابر هر دو گیتی برابر
 که تا مرغ جانست نمیرد ز نان پر
 که اوج علا بود او را تیر پر

- ۱-۱: دین را راه خدا؛ ب: دین را راه خدا؛ تصحیح قیاسی؛ کنذا ۱-۲: خورد دست؛ ب: خورست ۳-۰: در ۱ "هر چهار جا خوانند"
 است؛ ب: کنذا ۴-۰: جو؛ ب: جوی ۵-۱: تا بر سر آتش ایشان؛ ب: بر سر آتش ایشان ۶-۱: نسوزند چون دود هر کی بر
 آذر؛ ب: نسوزند.... برادر ۷-۱: بلطف و بقیه؛ ب: بلطف بقیه ۸-۱: بر آفت؛ ب: در آفت ۹-۱: تصحیح قیاسی
 ۹-۱: در سوز؛ ب: در سوز ۱۰-۱: عود و جان دود و دود دیده ساز مجر؛ ب: عود و جان دود و دود دیده ساز مجر؛ تصحیح قیاسی؛ کنذا
 ۱۱-۱: مرغ روان؛ ب: مرغ روان ۱۲-۱: برایشان.... برابر؛ ب: برایشان.... برابر ۱۳-۱: چنین؛ ب: همین
 ۱۴-۱: نمیرد؛ ب: نمیرد ۱۵-۱: تا بندست؛ ب: کنذا ۱۶-۱: که.... تیر پر؛ ب: مرغ.... نه بر

۱۷-۱: بعد ازین شعر در "ب" این دو شعر هم یافته شد: س

اَنَا فِتْنَةٌ مِثْلُ نَارٍ مِثْلُ نَارٍ مِثْلُ نَارٍ
 خَلِيفَتُكَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ مِثْلُ نَارٍ
 خَلِيفَتُكَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ مِثْلُ نَارٍ
 خَلِيفَتُكَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ مِثْلُ نَارٍ

ز بحر حقیقت بر آید غباری
آن ابر ارواح گشته معطر
نه غمکی نه بادی نه آبی نه آتش
تو در لطیفی و روح مطهر
قواب حیات بظلمات قالب
تو نور صفائی بحشمت مقدر
قل الروح من امر ربي تشنیده
کسی کو بدون جُست زین جسم اغیر
یکی شاهدی رخ نهفته است در دل
بام زره زره هزار است عالم
که بر روی او هر دو کونست چادر
چه آرائی این نقشش باطل تو خدین
مثال شجر گشت دردانه مضمر
دل آینه صورت کبریا دان
چراغی است جان لاشه با اوست ایرن
تو با آتش عشق کن جفت تن را
دل آینه صورت کبریا دان
چراغی است سوزان ره عشق بازی
تو با آتش عشق کن جفت تن را
بدین پای نتوان درین راه رفتن
چراغی است سوزان ره عشق بازی
بمنزل که عشق کم کس رسیدست
چراغی است سوزان ره عشق بازی
همه کما لنجوم اند در دین صابش
چراغی است سوزان ره عشق بازی
ز غشور او هر کی برگرفته
چراغی است سوزان ره عشق بازی

۲۱۰۰

۲۱۱۰

۱-۱ کذا؛ ب: جیاری ۱-۲ کذا؛ ب: در لطیفی ۱-۳ ب: قالب؛ ب: قالب؛ ب: متن تصحیح قیاسی ۱-۴ ب: روح زین چشم غبار؛
کسی کو بروحت زین جسم غبار؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۵ ا: شاهد؛ ب: ج: کذا ۱-۶ ب: کونست چادر؛ ب: کوهر است حادر؛ متن تصحیح قیاسی:
کذا ۱-۷ ب: بام زره زره ۱-۸ کذا؛ ب: نفس ۱-۹ ب: ما اوست ایرن؛ ب: ما اوست ازس ۱-۱۰ ب: روحی
کمانی حسرا حدست خر؛ ب: ز عیسی کمانی حسرا حدست خر ۱-۱۱ کذا؛ ب: تو با آتش عشق کن جفت تن را؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۱۲:
آدر؛ ب: آذر؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۱۳ ره عشق بازی؛ ب: راه عشق بازی ۱-۱۴ ب: زان کرکتر؛
متن تصحیح قیاسی ۱-۱۵ کذا؛ ب: درد زاری ۱-۱۶ ب: جگر ساز چون قدم فی راز سر؛ ب: مسا چون قدم فی راز سر؛ متن تصحیح قیاسی:
۱-۱۷ ب: بمنزل که عشق کم کس رسیدست؛ ب: رسیده ۱-۱۸ کذا؛ ب: بکرده پس روان ۱-۱۹ ب: همه کما لنجوم اند در دین صابش؛ ب: کونجم
اند؛ متن تصحیح قیاسی کذا ۱-۲۰ ب: کرکتر یک مجر؛ ب: کرکتر یک مجر ۱-۲۱ کذا؛ ب: بو ۱-۲۲ ب: نشرند؛ ب: سرند

اینان دین چار یار یگانه
 که یاران چهارند عشره^۲ مبشر
 سیدست و سعد و زبیرست و طلحه^۳
 چهل مرد غلوت که اصحاب صفه^۴ است
 محمد^۵ شه فقر و ایشان خلیفه
 ابوبکر^۶ را داده جام محبت
 عمر^۷ را حضورش ز خود کرد غایت
 بنو زبیر^۸ چشم عثمان^۹ گشاده
 علی^{۱۰} گشت محرم بر آن ستر مخفی^{۱۱}
 پس آن خرقه^{۱۲} خواجه حسن رارسیده
 سر حلقه^{۱۳} خواجهگان عبد واحد
 فضیل عیاض آنکه اول کردی راه
 شهنشاه معنی براهمیم ادهم
 حذیفه^{۱۴} که بود دست پیر پیراه^{۱۵} کنده
 سرچشمتیان^{۱۶} بوسحاق معظم
 ابوالاحد الدین فرستاده سلطان^{۱۷}
 دگر خواجه قدوده که نور محمد
 ز نصر^{۱۸} من الله و فتح قریب

ابوبکر و فاروق و عثمان و جید
 دگر شش صحابی^{۱۹} ... مختصر^{۲۰} کنده
 دگر عوف و پس بوعبیدست آخر
 زردی صفا هر یکی بود خاور
 که در ملک دین بود هر یک سکندر
 فدا کرد جان و دل و زیور و زر
 در آن بخودی یافت مقصود و در
 که از لوح بگرفت قرآن سلسله
 همان خرقه فقر را کرد در بر
 ز دستش گرفتند پیران^{۲۱} دیگر
 که در برج وحدت جزا و نیت اختر
 باخره را گشت استر^{۲۲} کنده
 که بگرفت ترک زن و ملک کشور
 علوش گرفته ز چرخ مدور
 که شهزاده از جذبه اش گشت بتر
 که بر بودش آهوی^{۲۳} امین ز لشکر^{۲۴} کنده
 در و بود تا بان چو در استواخر^{۲۵}
 علم داشت آن خواجه ناصر برابر

۲۱۲۰

۱-۱: فاروق و عثمان و جید، ب: کنده ۱-۲: کنده، ب: عشر مبشر ۱-۳: مختصر، ب: مختصر ۱-۴: عوف و پس بوعبیدست و آخر، ب: عوف پس بوعبیدست آخر ۱-۵: ب: صغر، متن تصحیح قیاسی ۱-۶: کنده، ب: فقر ایشان ۱-۷: ب: صغر، متن تصحیح قیاسی ۱-۸: رسیده، ب: رسیده ۱-۹: پیران و دیگر، ب: مراد دگر ۱-۱۰: که در برج وحدت جزا و نیت اختر ۱-۱۱: این شعر از، ب: نقل شده ۱-۱۲: کنده، ب: ملک کشور ۱-۱۳: پیر رسیده، ب: سر سر ۱-۱۴: شهزاده که لش ز جذبه اش کشف این تر، ب: که پس ز جذبه اش کست ۱-۱۵: کنده، ب: الواحدین ۱-۱۶: ابوالاحد امین، ب: امین لشکر ۱-۱۷: بحر، تصحیح، کنده

۲۱۳.

جهان بقا خواهر مودود چشتی
 دگر خواهر حاجی شریف آنکه کعبه
 چراغ هدای خواهر عثمان مارون
 معین الحق و دین که هندوستان را
 دگر بختیار آنکه زانوار بچون^۱
 فرید الحق آن مخزن سر وحدت
 نظام دل دین که اخلاق احمد^۲
 دگر کشیده عشق رکن حقیقت^۳
 ولی گلبنی بود هر یک بمعنی
 جمال لقاشان^۴ و من عکس آنم
 کنم فخر بر انس و جن و ملائک
 زیک^۵ جوهر ندی سیمه در حقیقت
 نه آن جوهر عارضی بی سرو پا
 همه اسم و رسم و سبب و سیاق و فانی
 بس اسرار گفتم درین شعر درم
 مرا آرزو نیست دیرینه یارب
 اما الحق زنان بر سر دار رقصم
 چون منصور بر نفس^{۱۲} گردم منظر

۲۱۴.

که لطف خدا بود گشته منصور
 بگشتی بگرد سرش چون کبوتر
 که بوست در دین من الشمس انهر
 بانوار اسلام کرد دست انور
 پیر خ بقا گشت قطب منور
 که بد کرم بینی بمالش مقدر
 در و نعبیه شد چو در شیر^۴ شکر
 که چون خواهر منصور دریای اوفر
 ز معجز کرامت ایشان است آخر
 کجا سایه با شخص باشد برابر
 لبیک ایشان خوانند در روز عشر
 خوان چهارده وجه زاده مصدر
 منزله ز اعراض آن پاک جوهر
 هُوَ اللهُ أَبْقَى هُوَ اللهُ أَكْبَرُ
 درینا که گوش دل مرد شد کر
 سخن نبی زود گردان میسر

اما الحق زنان بر سر دار رقصم
 چون منصور بر نفس^{۱۲} گردم منظر

- ۱-۱: حشتی ۱-۲: مختیاران که زانوار سخن؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۳: آن محراب سرحدی - که مدک منعی بحالش مقدر؛
 تصحیح قیاسی کنذا ۱-۴: شیر شکم؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۵: دگر کشیده عشق رکن حقیقت ۱-۶: منصور در نا اوفر ۱-۷:
 جمال بقاشان او عکس آن؛ تصحیح قیاسی کنذا ۱-۸: لبیک ایشان خوانند در روز عشر؛ تصحیح کنذا ۱-۹: رک؛ متن تصحیح قیاسی
 ۱-۱۰: کنذا ۱-۱۱: دیرینه ۱-۱۲: بر نفس گردم منظر؛ متن تصحیح قیاسی

باد ادا که منادی سحر در دیجور
 مطلع روشنی روز بتاریکی شب
 هر گونی که کلیست و سحر بخو عیاش
 یا که خضر سبت که در دامن شست ظلمات
 باد در دامن گل عنبر سار می ریخت
 غنچه کز ناکتار پیر سنی داشت لطیف
 آسمان دانه انجم چو فرو ریخت بجاک
 زهره نواخته بد چنگ هنوز از شرق
 بدر میکرده بر رسم منادی مغان
 جمع گشتند زهر سوس حریفان طرب
 هر کس آراسته بز می و بر آورده دمی
 بر رخ شاهد گل رنگ شرابی گلگون
 من هم از راه رغونت ز پی دفع ملال
 بر سر سبزه سیراب و لب آب روان
 بنشستم بتماش و نظرمی کردم
 کاندرا آمد زور بارغ در دین دلبر من
 گل نرسش نزد سبیل مشکین تازه
 ریخت بر مشک سیه گر و سپید از کافور
 همچنان لود که در تیره خیل آتش طور
 که بر آرد همی از سنگ سیه چشمه فور
 آب حیران صفادار از دایقت ظهور
 شاخ بود دست بگرشاند و شب گوی خور
 ناردان دار همی کرد بدان سوی بخور
 غلغلی در چمن افتاد ز آواز طیور
 که از مرغان چمن خاست نوای طنبور
 در دمی دهند خرد سان سحر که ناقور
 به بخور اخوان صفادار طلب مجلس سحر
 بامی و مطرب و معشوق بجای مستور
 می کشیدند ز ساقی سمنبر بر سر
 کردم از خانه دمی جانب گلزار دور
 که نبود دست در آنجا ز انجم شر و شور
 نقشهای که در اوراق چمن بند مظهر
 همچو ماهی که بر آید ز آبشان دیخور
 سینه ز باری گران ز گیس جاد و مخور

۲۱۵۰

۲۱۶۰

۱-۱: بانه بتن تصحیح قیاسی ۱-۲: غنچه کز ناکتار پیر سنی و اسب لطیف - ادا آمد سوس می خور؛ تصحیح قیاسی: کنذا
 ۱-۳: بدر میکرده بر رسم منادی مغان؛ ج: نهادی مغان ۱-۴: در دمی دهند خرد سان سحر که ناقور؛ بتن تصحیح قیاسی ۱-۵: بر رسم
 از راه رغونت رے دفع ملال؛ ج: بر پی دفع ملال ۱-۶: کردم از خانه دمی جانب گلزار دور؛ تصحیح قیاسی: کنذا ۱-۷:
 زمر اعم سر و شور؛ ج: کنذا ۱-۸: در (۲ خوانا) آید ز آبشان دیخور؛ ج: در آمد ز آبشان دیخور.

جام بهاش تشکر بخش چو جلاب مسل
تیر مژگانش جگر دوزخویش زنبور
بر نهادی بیکی دست از قدح
۳..... ب خجور
بیکی دست درون لعل غنیر تر
بدرگ دست صراحی ز شراب انگور
من چو دیدم رخ خویش ز فرج جبرتم
بانگ و فریاد برآوردم ز شادی چو طبل
گفتم ای ماه درین جای تویی بالستی
که دهی مجلس مار اشرف از نو حصنور
الغرض هر دو نشستیم و همی نوشیدیم
آب یا قوت و ش از ساغر صافی بلور
چون دو دوری زمینی لعل کشیدیم
از دل درج عقیقین نغمه در..... ۵
گفت داری خبرای دوست که از درگاه
ملک الشرق جوا نبخت جواد منصور
باز گشت بجا بی جلالی که از آن
دوستان همه شادند و بعدوان رنجور
گفت آنگاه چون در سفر استقبال کنای
پیش دستی بکنی بر همه اعیان و صدور
گفتم..... ۶..... هنوزم معصوم
که نزدیک رسیدست بدولت یادور
۷..... دوسر روز نیست مخور مرا
داده اند در دل من..... ۸..... سرور
قاصدی گفت زنگ رسیده تا حدگیر کنای
قاصدی گفت که کی آمده در جای... بلور کنای

در درج ملک حام الدین و تذکره شمس الدین

۲۸۱ ب ۲۸

قصیده ۴۰

ای سپهدار لشکر منصور
ای سرخسروان و صدر صدور
شمع گیهان حام دولت و دین
حسن ابن منور پر نور
صاحب رای و صاحب رایت
واهب گنج و نایب گنجور
معدن جود و منبع دانش
ملجاء خلق و مرجع جمهور
مطلع آفتاب دولت تست
کاسمان و زمین است از و سرور
۲۱۸۰

۱-۱: (ناخوانا) زنبور؛ ج: بنیش زنبور ۲-۱: بر نهادی یکی و سار درج ۳-۱: این شود درج "موجود نیست و در" واضح نیست
۴-۱: برادر زرت عصور؛ حاشیه ۱: حور ۵-۶-۷-۱: این همه اشعار خوانا نیستند ۸-۱: بدولت یادور؛ متن تصحیح
قیاسی ۹-۱: بر سرور؛ ب: بر نور؛ متن تصحیح قیاسی ۱۰-۱: نایب؛ ب: کنای ۱۱-۱: زمین ازو؛ ب: کنای

مقطوع از مصارج دیوان
 با چنین ترک و با چنین سخرید
 چون فقام درین شمار الحق
 یک با این همه که داعی را
 خاصه بر آتشال حکم ترا
 گر نبودی ز محنت فلکم
 بخدای که نیست در عالم
 که مرادتی ست تاشده ام
 نه از ضعیفیت و نه از قسوت ممکن
 دور از آنجا دور ازین جانی
 جانی آشفته ام دلی پردرد
 دارم امید آنکه از کرم
 همچنینم بگو شه بگذاری
 تا بخوروز بزم بستان را

مختر از مجالس جهور
 که همه چیز مانده ام بهجور
 کاندرا آیم بمعطالت امور
 نسبتی نیست با چنین شردشور
 می دیدیم چو بنده امور
 خاطری خسته و دلی رنجور
 بیچ ستری ز علم او مستور
 ناتوان همچو مردم مخمور
 نه از خیفی است آندن مقدر
 دور از آن دست و دور از آن مقدر
 خاطر م خسته و دلی رنجور
 داری این دل شکسته را معذور
 در دعای خودم بشام و سحر
 ابر ساقی مغنیست طیور

۲۲۰

۲۲۱۰

بزم تو باد چون بهشت برین
 جام تو سبیل و ساقی حور

✽

-
- ۱-۱: کنذا؛ ب: مخترم ۱-۲: با چنین ترک و با چنین سخرید؛ ب: کنذا ۱-۳: که همه چیز؛ ب: که همه چیز؛ تصحیح
 قیاسی؛ کنذا ۱-۴: کنذا؛ ب: ام بمعطالت ۱-۵: یا این هم؛ ب: بهیم؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۶: کنذا؛ ب: شردشور
 ۱-۷: کنذا؛ ب: شال ۱-۸: ب: کنذا؛ ۱-۹: رستم ممکن ۱-۹: ارا اسماء؛ ب: از آن جا؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۱۰: دست
 دور از آن؛ ب: کنذا ۱-۱۱: کنذا؛ ب: دلی پردرد ۱-۱۲: الکت ار؛ ب: انکه ۱-۱۳: کنذا؛ ب: اندک دل شکسته را معذور
 ۱-۱۴: همچنینم بگذاری؛ ب: کنذا ۱-۱۵: دعا خودم؛ ب: کنذا ۱-۱۶: ساقی مغنیست؛ ب: ساقی و مغنیست -

چون بر آورد شهنشاه فلک را بیت تور
صبح بر طلعت شب تاخت بشمشیر چنانک
روشنایی سحر در دل تاریکی شب
گفته ای معجز موسی است که از زخم عصا
۳..... پینامبر
یا مگر..... که در زلف سیاه
جرم ناهید چو بر سقف سما طالع شد
از نشاط سحر و زهت هنگام صبح
زمین طوف و دبدبه نوبت آواز خروس
می فروشان بدر میکرده جاروب زده
شمع افروخته و ریخته هر جانب گل
در چنین وقت خوش و ساعت میون که در دست
من که دارم نفس از حسرت ناکامی سرد
خاطری داشتم از بهر فقر سخت خراب
خشت نایاب و خشت نادر و اجمار بعید
چون برم محنت سقا و جفای نجات

شد طراز طلعت شغری عبور
فوج اسلام کند لشکر هند و مقهور
همچنان بود که بر کوه کلیم آتش طور
کرد بر سنگ سیه آب مصفا موفور
چشمه آب حیات از ظلمات دیگور
گونه مشک بدل کرد بر نگ کا فور
هم بر آن گونه که بر بام بهشت آید خور
غلغلی خاست ز جمعیت اصحاب خور
زان طرف نعرهستان ز نوای طیور
بزم آراسته بر نسبت جهانی و سور
مجلسی ساخته و سوخته هر سوی بخور
همه آثار سعادت همه انوار سرور
من که دارم جگر از آتش محنت محذور
که چگونه کنم این کلبه احزان معمور
کار تعمیل و کفم بی زور و بازو بی زور
چون کشم زحمت را زان و بلای مزدور

۲۲۲۰

۱-۱: تور؛ ب؛ ج؛ کذا؛ ۲-۱: طراز طلعت شغری عبور؛ ب؛ کذا؛ ج؛ غیور ۳-۱: این شعر از "ب" نقل کرده شد
 ۴-۱: ب؛ کذا؛ ۵-۱: گونه مشک بدل رک کا فور؛ ب؛ کذا؛ ۶-۷: در "ب" این هر دو مصرع جای یکدیگر گرفته اند
 ۸-۱: کذا؛ ب؛ نوبت داد از ۹-۱: مجلسی ساخته و سوخته هر سوی بخور؛ ب؛ کذا؛ ج؛ مجلس ساخته و سوخته هر سوی بخور
 ۱۰-۱: ب؛ کذا؛ ج؛ مقر خراب ۱۱-۱: خشت نایاب و خشت نادر و اجمار بعید؛ ب؛ خشت نایاب و نادر و اجمار بعید؛ ج؛
 و خشت نادر و اجمار بعید؛ متن تصحیح قیاسی ۱۲-۱: ب؛ کذا؛ ج؛ محنت سقای و جفای نجات.

خود گرفتیم نبود بابت ارباب صلاح
کم از آنم که بود یک دو مقامی محفوظ
جایگاهی که کند نسبت رفعت بقصور
کم از آنم که بود چند هجاری منظور
همدین نگریدم غرق که ناگانی
اندز آمد ز در آن فتنه ایام و شهرور
جام می خورده و خوی کرده و خواب آلود
سبز لیفنش^۳ پریشان برود امن محذور
دلستانی که اگر وصف کنم خوبی او
نه عجب دارم اگر نمره زند اهل قبور
دیده ای لاله در و مشک چنان داشت شور
ساق و ساعد ز سمن سینه سیاه نسیم
لب و دنداننش گهرگون برو باز و لبور
سوز بالاش سهی سنبل گیویش نر
شکل و شیوه و زو بالا و خرام و خنده کنان
لا لاروی طرب زرگس چشمش مخمور
دو کله^{۱۵} و دوخته از دیبه در زلفت و بران
همه شیرین و زار بر خاسته در عالم شور
جعد و زلفینش معبر ز مجامیر و مشک
آسته ساخته قائم بجواشتی سمور
آمده در بر من تا نفسی بنشیند
چون مرا دید که از دست حوادث شده ام
جیب و دامنش معطر زریاحین و بخور
رخ زردی چو خزان چشم چو باران بهار
بنشاط می و مزار و نوای طنبور
ناله برداشت ز حیرت که چه افتد ترا
دور از آن جمع پریشان دل و خاطر کسور
دم ز سر دی چو زمستان و ز گرمی چو تنور
که بدین سان شده ای خسته دل و نامرور

۱-۱: کذا؛ ب: ایام شهر ۱-۲: کذا؛ ب: بخورده و خواب آلوده ۱-۳: سر زلفین پریشان برود امن محذور؛ ب: سر زلفین پریشان
برود امن محذور؛ ج: سر زلفین پریشان و دیامن محذور ۱-۴: دیده سر و برده ماه چنان لودش؛ ب: همان بودش؛ ج: دیده و
سر و برده ماه چنان ۱-۵: دیده لاله در و مشک چنان داشت شور؛ ب: دیده لاله در و مشک چنان؛ ج: دیده و لاله
در و مشک چنان داشت نفور ۱-۶: سیه؛ ب: کذا ۱-۷: لب و دنداننش کمر کهر سر و باز و لبور؛ ب: برود و داکور
۱-۸: لاله روی طرب زرگس چشمش ۱-۹: شیوه و بالا؛ ب: و زو بالا ۱-۱۰: همه شیرین و زریاحه؛ ب: همه شیرین زریاحه و عالم سمور
۱-۱۱: بران؛ ب: دیبه زلفت بران؛ ج: دو کله و دوخته از دیبه زلفت و بران ۱-۱۲: آب؛ ب: کذا؛ ج: آستر ۱-۱۳: جعد و زلفینش معبر
ز مجامیر و مشک؛ ب: جعد و زلفینش مجامیر؛ ج: جعد و زلفینش مجامیر و مشک ۱-۱۴: بخور؛ ب: بخور؛ ج: جیب و دامنش معطر
زریاحین و بخور ۱-۱۵: آب؛ ب: کذا؛ ج: چو ۱-۱۶: ب: خزان چشم چو باران بهار؛ ج: کذا ۱-۱۷: ب: کذا؛ ج: دم و سر دی حو

گفتم ای دوست خبر یافته باشی که مرا
 یک از آن روی که با گوشه عزلت^۱ انسی
 عشق من کنج و کتابی بد و مخدومان را
 گر مرا عات کنم علم و عمل راست خلل^۲
 لاجرم خواهم از بهر نشستن جانی
 پارسا دوست و بهر پرورد و درویش نواز
 نیک نامی طلبی و جوادی که بود (کذا)
 ارکان ملوک عین الملک
 جز جوا نخت چنانچش ملک عین الملک
 آدم و در کنف رافت و در ظل آماش
 شادمان دار ز دیدار رخس خواهم کرد
 یک چون مدت حرانست مهنوزم^۳ باقی
 من چو آنجا ز علایق نتوانستم رفت
 ملک الشرق که دیدار رخس خواهم دوست
 آن قدر مرحمت و تربیت ارزانی داشت
 خانه و دیه و دگر ز آنچه بیاید اسباب
 من درین شرم و خجالت که چه گوید مردم
 بود جمعیت مالی و منائی موفور
 داشته بودم و از صحبت اصحاب نفور
 میل بریدم و ندیمی و ملاقات حضور
 و رعایت نکنم دیه و درم راست فتور
 که بود دالئی آنجای برافت مذکور
 لمجا^۴ گوشه نشینان و مرتی صدر
 بمراعات^۵ مستی بمکارم مشهور
 چون ندیدم ملکی جامع آن جمله امور
 که بیا راست خدایش بمعالی بدور^۶
 چون کبوتر که نهد در کنف کعبه و کور
 چشم تاریک ستم یافته را سر نه نور
 بود و الا ملک الشرق سوی غازیور^۷
 رفیع کردم ز دعا گوئی خود چند سطور
 بجهرد که شنید آمدن این مأمور
 که یکی را نتوان^۸ کرد بمعمری معمر
 همه فرمود بر آن لطف و بشاشت موفور^۹
 هر که این قصه من بشنوند آرند ظهور
 ۲۲۵۰

۱- کذا: ب؛ ۲- جمعیت حالی و مساکی؛ ب؛ حالی و منائی؛ تصحیح قیاسی؛ کذا ۱-۳؛ غراب انسی؛ ب؛ عرب انسی
 ۴- بودم از صحبت اصحاب نفور؛ ب؛ بودم از صحبت اصحاب نفور ۱-۵؛ ب؛ کذا؛ ج؛ بد ۱-۶؛ ب؛ کذا؛ ج؛ بکیل ۱-۷؛ ب؛
 کذا؛ ج؛ ده دردم ۱-۸؛ ب؛ کذا؛ ج؛ برافت ۱-۹؛ کذا؛ ب؛ طلبی وجود بود ۱-۱۰؛ ب؛ بمراعات ممی بمکارم مشهور؛ ب؛
 کذا ۱۱- در "مصرع های اول و ثانی جای یکدیگر گرفته اند؛ مصرع اول در "۱۲" و ب "همین طور است ۱-۱۳؛ ب؛ کذا؛
 ۱۳- بمعالی و بدور؛ ب؛ کذا ۱-۱۴؛ ب؛ مهنوزم مانی؛ تصحیح؛ کذا ۱-۱۵؛ ب؛ عازمور؛ ب؛ کذا ۱-۱۶؛ ب؛ کذا؛ ب؛ دل که در دیدار ج
 خواهم داشت ۱-۱۷؛ ب؛ نتوان کرد بمعمری مأمور؛ ب؛ بغزان کرد و بمران معمر ۱-۱۸؛ ب؛ دید که؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۱۹؛ ب؛ شاشت
 فرمود؛ ب؛ بشاشت فرمود؛ تصحیح قیاسی؛ کذا ۱-۲۰؛ ب؛ نشود؛ ب؛ بشنود؛ تصحیح قیاسی؛ کذا

کانک از پیر خورش رخنیم این چندان چیز
 این چه حرمان و چه حیفت ندانم که هنوز
 گرچه ام رهن زوایا و گرفتار عذاب
 همه دانند که ادراک چنین آدانی
 سخت حیران شده ام بیچ ندانم چه کنم
 دلبر من چه شنید این همه احوال مرا
 دل همی داد که نو مید مباحث از فرحت
 خدمتی هست دعا گوئی که از دردیشان
 گر همین شعر که با من بجا کایت گفتی
 غالب آنست که چون پیش ملک برخواند
 ملک الشرق فلک قدر ملک عین الملک
 آنک دارد لبخام سیرت ایام بهار
 آنک از خاک درش رشک برد باغ ارم
 آنکه دارد حبسی تازه تر از سرد چن
 آنک از ازار ایام نزادست^{۱۳} چنو
 آنک از بهیبت شمشیر جهان آشنوبش
 آنک از صاعقه گرز بلا انگیزش^{۱۴}

وانک از شوق دوش آندم از چندین دور
 مهتم از دولت دیدار شریفش مجبور
 در چه مهتم بجگر^۱ خسته و در تن زنجور
 نتوان بود برین غدر و موانع مقدور
 که نه ماندن متمشی^۲ است نه رفتن مقدور
 و آنگه^۳ یافت که مهتم بتوقف مجبور
 که ملک مرد کرمیت و خداوند غفور
 جز دعا گوئی و اخلاص نباشد منظور
 بفرستی همه منظوم چو درسی منشور
 دارد از عفو فراوانش بماندن معذور
 که میرست بدو دیده اجرام و دهور
 وانک دارد بوغای بهیبت مهنگام نشور
 وانک از فیض کفش طیره^۴ بود موج مجور
 وانک دارد نسبی پاک تر از بار ظهور
 صفدری تیغ زن ناموری جلد جنور^۵
 لرزه در روم کند قیصر و در چین غفور^۶
 سنگ سندان چو سپندان شود و کوه درور^۷

۲۲۷۰

- ۱-۱: رخنیم این چندان جز: ب: رخنیم این چندان حر ۱-۲: بجگر خسته و در تن زنجور: ب: بجک ۱-۳: دانند که ادراک
 چنان ادرای: ب: بکادر اک چنان ادرانی ۱-۴: ب: کنذا ۱-۵: کنذا: ب: کن ۱-۶: ب: واکهی: متن تصحیح قیاسی
 ۱-۷: چون مش ملک بخواند: ب: برخواند ۱-۸: احرام: ب: میرست بدو زنده احرام و دهور ۱-۹: مشرب: ب: سیرت
 ۱-۱۰: طیره: ب: بطیر ۱-۱۱: تازه بر: ب: کنذا ۱-۱۲: ب: کنذا: ب: پاک ارم از ظهور ۱-۱۳: نزادست جزو: ب: کنذا
 ۱-۱۴: جلد جنور: ب: مجور: متن تصحیح قیاسی ۱-۱۵: کنذا: ب: دره ۱-۱۶: کنذا: ب: یلا بکری ۱-۱۷: چو سپندان شود
 کوه درور: ب: سندان سودد که درور -

آنک در چنگل شاهین شکوه شیرمش
 آنک دارد و زبان ازل دولت او
 آنک در جنب معالیش نمیت زهرخ
 آنک در فضل و فره بیش از ارکان دول
 آن جوانی که در عهد جوانمردی او
 شهسواری که کفش در شب تاریک نهد
 سرفرازی که بهنگام دعا پیکانش
 گر نیم کرمش در دهن مار وزد
 در رسوم غضبش سوی نیستان گذر
 کشور از سایه احسانش چنانست آیین
 من باقبال تو امروز درین کشور هند
 چو کمال به سپاهان چو جمال به هری
 آرزو مند هنرهای من آداب ملوک
 بخت میمنت بلندست که آرد مرا
 تا به نظم سخن و سبوی شاخواتی من
 جهد آن کن که در ایام جلال تو مرا
 نبود محنت عامل که بلا نیست عظیم

۲۲۸۰ جرم غنقا بود از عجز و عنا چون عصفور
 تا ابد بر سر اقطاع دو عالم منشور
 هست چون عشر عشری ز خداوند عشور
 همچو فرقان است ز توریت و انجیل و زبور
 قفل بر زر نهاده است بوقتی گنجور
 نوک ناوک چومره در پیک دیده مور
 آتش از آب بردن آرد آهین ز مخور
 زهر او شهید شود همچو لعاب زنبور
 حیض بیند چو ربه همه شیران دکنور
 که بردمی نوزد پیچگی باد حرور
 چه در ابداع توانی چه در انشای بخور
 چون بدیع از عیدان چون رقی از نیشاپور
 آفرین گوی سخنهای من افواه صدور
 در جناب تو جدا کرده از چندان دور
 صیت تو تا ابد الدهر مانده مذکور
 جان بود فارغ از اندوه و دل آیین شرور
 نبود زحمت سرمهنگ که کلبی است عقور

۲۲۹۰

۱-۱: شاهین شکوه و سرش؛ ب: شاهین شکوه و سرش؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۲: جنب معالیش نیست زهرخ؛ ب: در جنب معالیش نیست
 ۱-۳: فضل و فره بیش از ارکان دول؛ ب: فضل و فره؛ تصحیح قیاسی؛ کنذا ۱-۴: و انجیل و زبور؛ ب: کنذا ۱-۵: ب: جوانمخت؛ متن تصحیح
 قیاسی ۱-۶: بر زر نهاده است بوقتی گنجور؛ ب: بهند دست موفی ۱-۷: کنذا؛ ب: پیک ۱-۸: آهین ز مخور؛ ب: آهین ز مخور
 ۱-۹: کنذا؛ ب: الکور ۱-۱۰: کنذا؛ ب: دکور ۱-۱۱: کنذا؛ ب: یودی نوزد ۱-۱۲: اشبا و بخور؛ ب: انشا و عصور؛ متن تصحیح قیاسی
 ۱-۱۳: ب: ستمهرا؛ ج: کنذا ۱-۱۴: در چندان چندان؛ ب: ج: در جناب تو جدا کرده دور ۱-۱۵: تا به نظم سخن
 در "اوب" خوان نیست؛ ج: کنذا ۱-۱۶: در "ا" تا خوانا و در "ب" یوا ابد الدهر راست؛ ج: کنذا ۱-۱۷: دل آیین
 زهرور؛ ب: سرور؛ ج: کنذا.

گرد برین باب سوی کارکنان سطر^۱ی چند
افتخار بودم در ستر^۲ و استظاری^۳
استمالت کنم این دیه پریشان شده را
بازگردم بدعا ز آنک نمودم بسیار
تا در ایام بهاران نفس باد صباست
باغ بزم تو چنان باد بنور و نشاط
قدر عیش تو حواله سر ملک ما
گوش گردون شده از غلغله صیبت تو کر

یابد از جانب دیوان بلند تو صدور
در دلم باشد و در موضع حاجت دستور
باشد آینه دهد جبر بنقصان و کسور
سامت مجلس سامی و نکونست غور
بیشتر وقت آن باد دبور
که بر باد خزان
ما حواد وار فلک با محور
چشم دشمن شده از تابش اقبال تو کر

در مدح ملکه زاده اختیارالدین

۵۴ ب ۵۴ ج ۴

تفسیر ۴۲

سپیده دم چو بر آرد دهر قرصه نور^{۱۲}
دماغ خاک چنان زد زنا بر صفا جوش^{۱۵}
زمین چو زال شده روزدار تشنه آب (کذا)
گیاه دشت فردزان چو سینه عاشق^{۱۷}
خیال رنگ روان در دغان گرمی روز^{۱۸}
از آن عقیق بر آورده جوش چون آتش^{۱۹}

سپهر تافته شد همچو آهنین^{۱۳} تنور^{۱۴}
سراب ریخته در دامن زمین کا نور^{۱۶}
هوا شده آتش چو تن خسته رنجور^{۱۹}
سموم بادیه سوزان چو ناله هجور^{۱۹}
چو نور انجم باریک در شب دیگور^{۱۹}
چنانکه عرصه عرصات در زمان نشور^{۲۲}

- ۱-۱۶: ب: بکر ۲-۱۰: ب: مابد از جانب دیوان ب: مابد از جانب حوان ۳-۱۰: ب: استظاری: متن تصحیح قیاسی ۴-۱۰: ب: کذا: ب: بر نشان شده در ۵-۱۰: ب: کذا: ب: بکوس ۶-۱۰: (حاشیه): ماورای نام بهاران نفس باد صباست: ب: بکذا ۷-۱۰: شرفقت الی ما دبور: ب: مسرقت آن باد دبور ۸-۱۰: این شعر در "ب: انیت ۱: باغ بزم تو چنان باد بنور و نشاط- که سر داد خزان ۹-۱۰: قدر عیش تو حواله تو سر ملک ۱- نو حواد وار ملک با محور: ب: قدر عیش تو حواله تو سر ملک ۱- ما حواد وار ملک ۱۰-۱۰: ب: بشد: ب: تشنه: ج: شده ۱۱-۱۰: ب: بشد: ج: کذا ۱۲-۱۰: ب: کذا: ب: بر آورده قرصه نور ۱۳-۱۰: ب: کذا: ج: استسین صدور ۱۴-۱۰: ب: کذا: ب: شراب ۱۵-۱۰: ب: کذا: ب: ذال ۱۶-۱۰: ب: کذا: ب: کذا ۱۷-۱۰: ب: کذا: ب: کذا و دشت ۱۸-۱۰: فردزان چو سینه عاشق: ب: کذا ۱۹-۱۰: ب: کذا: ب: بادیوزان ۲۰-۱۰: ب: کذا: ب: بکذا ۲۱-۱۰: ب: کذا: ب: کذا و عقیق بر افروده جوش حواله: ب: از عقیق بر آورده ۲۲-۱۰: ب: کذا: ب: کذا: ب: کذا

شراهیهای ریاحین و جلاهیهای مویز
 چگونه جام که گر بنگرد درو مدقوق
 زمیولای ترو خشک و نقلهای لطیف
 زسیب و آلود و امرو و آبی و انار
 خصوص خربزه مشکبوی شیرین طعم
 بردن او ز درشتی چون نافه آهو
 چو هر زرد و چو مرگ و چون فلک و آوار
 مختیان خوش آواز و مطربان شگوف
 فکده زمزمه ای در دماغ زهره و ماه
 درین زمانه بدین وصف مجلسی خرم
 مگر به بزم ملک زاده ایکه مجلس او
 سرلوک جهان اختیار دین ملک
 سلاطین ملک اختیارالدین خطاب
 بزرگ اهل و بزرگ افسر و بزرگ آیین
 جهان گشای جوان دولتی که بر در او
 چراغ چشم جهانست روی روشن او
 همی که سایه الطاف او بر اهل زمین
 ملی که دقت و غاچشم بسته در شب تار
 بریخ سرشته و افکنده در آنا^۱ر بلور
 بگیرد از دم سردیش کوزه نمود^۲
 نهاده هر طرفی تو ز لای نا معصور
 ز جوز و کشمش و بادام و بسته^۳ متفشور
 که گوئی از لب شیرین حورشند معصور
 درون او علی همچو حانه زرنبور
 بروج برتن و در دل ستارگان نشور
 زده بلجن کیک^۴ ترانه شاپور
 بیابانک چنگ و دم نای و نغمه طنبور
 کسی نشان ندید از اکابر و جهور
 برای عیش و نشاطست و جای اهور^۵ و سر
 که افسر ملکانت و تاج اهل صدور
 که دوست نوبت خطاب در جهان مشهور^۶
 بلند نام و بلند اختر و بلند قصور^۷
 سپهر پیر کهن گشته در نفاذ امور
 که باد در دو جهان چشم بد ز رویش دور
 چو آفتاب سپهرست در خفا و ظهور
 بنوک نیزه سیاهی برد ز دیده مور^۸

۲۳۳۰

۲۳۴۰

۱-۱: نقلهای؛ ب: نقلهای؛ ۱-۲: امرو و آبی و انار؛ ب: آبی انار ۱-۳: بادام و بسته معصور؛ ب: بادام بسته ۱-۴:
 کذا؛ ب: خشک بوی و شیرین طعم ۱-۵: سده؛ ب: سده ۱-۶: زرد و مرگ و چون فلک و آوار؛ ب: زرد و چو مرگ و چون
 فلک و آوار ۱-۷: مطربان سکوت؛ ب: کذا ۱-۸: زده بلجن کیک ترانه شاپور؛ ب: زده بلجن کیک ترانه شاپور ۱-۹: کذا؛
 ب: بیابانک دم ۱-۱۰: کذا؛ ب: مجلس خرم ۱-۱۱: خانه؛ ب: کذا ۱-۱۲: کذا؛ ب: ملک اختیارالدین ۱-۱۳: کذا؛
 ب: مستور ۱-۱۴: کذا؛ ب: و صور ۱-۱۵: کذا؛ ب: دور

به تیغ دتیریم آورد رستم و سهراب
 چو اسپ بر کند ادرسم آهوان جنگ
 بجان خصم یک آواز افکند رعبی
 در آن مقام که غائب شود دل از بهیبت
 زبان تیغ حکایت کند فدا و اجل
 نای کوشش کند گوش اختران را کر
 خیال تیغ برخشد چو ماهی اندر آب
 نگه کنی که ملک باد سیر برق آثار
 بر آخته چو سحرگاه خنجر زرین
 ز کینه هر بن موی بفرق او بیکانست^{۱۱}
 بدان تدارک^{۱۲} الماس نور دآهن و تیر
 چو هر دم به علو و نشاط زی شب و روز
 ملک مطیع و ملک یاور و کواکب رام
 بر رزم دیزم هم آهنگ بهمن و شاپور
 پلنگ و شیر شکار و چنانک آه و دگور
 که صد سپه نهند در شان و در ساطور
 که نگردد ملک الموت را بعین حضور
 و همان نیزه عبارت کند بلا و شرور
 غبار اسپ کند چشم آسمان را کور
 مثال نیزه به پیچید چو مار در تنور^۹
 زابرگر در برون آمده چو شمع بدور
 برون کشیده چو خورشید را بیت منصور^{۱۰}
 ز غصه هر سر راخن بدست او ساطور
 بریده جوشن پولاد خصم چون سیفور
 شهر و سین با تو آمده شود و نور
 جهان غلام و زمان چاکر در زمین مامور

در مدح فیروز شاه دیان فضیلت خود شاعر

۵۸۱ ب ۹۵ ج ۲۸

تصیده ۴۳

ای برده از بر تو جوانی جهان پیر^{۱۵}
 چندان دوا سپه بر سر تو آخت روزگار^{۱۷}
 وی کرده در فراق جوانی بجان نفیر^{۱۶}
 کز رنگ روز روشن و رنگ شبان تیر^{۱۸}

- ۱-۱: کذا؛ ب: برکنده.... بکث ۲-۱: کذا؛ ب: و چنانک ۳-۱: غایب شود دل از بهیبت؛ ب: بخود از بهیبت ۴-۱: ب: کذا؛
 ج: که نگردد ملک الموت را بعین حضور ۵-۱: کذا؛ ب: زبان تیغ ۶-۱: فدا و اجل؛ ب: کذا ۷-۱: کذا؛ ب: و همان نیزه ۸-۱: ب:
 کذا؛ ج: کوش ۹-۱: کذا؛ ب: در تنور ۱۰-۱: مدور؛ ب: کذا ۱۱-۱: چون خورشید را بیت منصور (۱)؛ ب: چو خورشید را بیت
 منصور ۱۲-۱: هر بن موی بفرق او بیکانست؛ ب: ز کینه هر بن موی بفرق او بیکانست ۱۳-۱: بدارک الماس نور دآهن؛ ب:
 تدارک الماس نور دآهن ۱۴-۱: کذا؛ ب: شده.... با لاله ۱۵-۱: پر؛ ج: ای پرده از بر تو جوانی جهان پیر؛ ب: تصحیح قیاسی؛ کذا.
 ۱۶-۱: ب: جوانی جهان نفیر؛ ج: بجان نفیر ۱۷-۱: ناخبر روزگار؛ ب: کذا ۱۸-۱: روشن و رنگ شبان تیر؛ ب: کذا.

۲۳۶۰ موبیت که بود شب چو من شد رنگ روز
 خم کرده چون بنفشه قد سرو سیرت
 این سبزه زار پرمن و رنگس و زریا
 پیرار دپار موی تو چون مشک یسپاه
 اسال شد سفید چو کافور مستنیر
 زان مشک بود طبع تو خرم چو نوبهار
 وایم تو چو موسم نوروز دل پذیر
 و اکنون که گشت موی تو کافور برف^۴ دار
 دمهات سرد همچو زمستان زهریر
 موبیت چو شیر شد تو هنوز از هوا و حرص
 طفلی که آید از لب و دندان تو شیر
 تو ای نصیح و فاضل و فرزانه و فقیه
 دانی که در شباب زهد بوده ای غزیر
 می گفتی این که زیر کبودی آسمان
 در میج شهر و کشور و بیج شاه و میر
 در علم و فضل نیست چو من مغبی و حکیم^۹
 من بمشتین شام^{۱۰} و هم بمنتر اداخان
 در نظم و نثر نیست چو من شاعر و دبیر
 در زمین چو سنائی^{۱۳} و در طبع چو سہام
 در خط چو ابن مقفع و در لفظ چو بطیر
 نشنیده گوش ملک گیہان مرا مثال
 نادیده چشم گنبد گردون مرا نظیر
 ۲۳۷۰ و ز ضعف کرد عا جز و بیچاره و حقیر
 ۱۰ چون سپهر بر سر تو برد تا ختن
 ہم رنگ گشت تیره و ہم روی شد درم
 ہم دم گشت قاصد و ہم فہم شد قصیر
 فی شاعر و تفکر و فی فقر و دشیر
 فی مطلق در زبان نہ قلم ماند در بنان
 فی نامہ را سواد و نہ خامہ را صیر
 گوئی نبود بیچ گہت در نکات لغز
 دانی که چون بوقت جوانی بدی بطیر
 تو ای امیر جلد و جوانمزد و دوست وی^{۱۸}

۱-۱: ترک قراب؛ بکذا ۱-۲: خم کرد؛ ب: بکذا ۱-۳: شمس و کپس و زریر؛ ب: زرر ۱-۴: پیرار و پار؛ ب: پیرار و بار ۱-۵: سپید چو کافور مستنیر؛ ب: مستنیر؛ تصحیح قیاسی ۱-۶: بکذا؛ ب: برق دار ۱-۷: فرزانه و فقیه؛ ب: بکذا ۱-۸: غزیر؛ ب: دانی در سباب حدوده عز؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۹: بکذا؛ ب: بغی یکیم ۱-۱۰: جوس شاعر و دبیر؛ ب: شاعر دبیر ۱-۱۱: دمن سم نژاد جان؛ ب: دمن ہم نژاد اداخان؛ ج: بکذا ۱-۱۲: امیر من ہمسوزیر؛ ب: دمن وزیر؛ ج: بکذا ۱-۱۳: در زمین چو سنائی و در طبع چو سہام؛ ب: ... شمای ... تمام؛ ج: در زمین چو سنائی و در طبع چو اویب ۱-۱۴: بکذا؛ ب: فی نطق ... درسان؛ ج: ... بنان ۱-۱۵: بکذا؛ ب: فی نطق؛ ج: فقر ۱-۱۶: ب: بفر؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۱۷: بکذا؛ ب: سودای نہ خامہ را صیر؛ ج: دمن ... حیر ۱-۱۸: جلد و جوانمزد و دوست؛ ب: بکذا ۱-۱۹: جوس تو مت جوانی بدی نصیر؛ ب: بکذا *

که سازدت بهر سر آغوش چون پرند
 که از وفا چو حور و دیست تازه روی
 غولی و غالی که ندارد هیچ حال
 چون در حدیث دهر بدینجا سخن رسید
 خود را بدست خویش مزن تیشه بر قدم
 از نیک و بد دور راه روانست خلق را
 اکنون تو خواه از ره طاعت بجلد رو
 امروز گریه هست هوا پای گیر تست
 در صابری کنی دوسه روزی با خرت
 امروز هر که مید شرابست و شاهری
 فرداش از شراب جمیست قطره^۹
 قرآن و موت و اعلا خلقند از خدای
 گر باشدت کنون نفسی چند از حیات
 یاد رشتاد طاعت یزدانش صرف کن
 سلطان ملک پروردار ای دین پناه
 شاهی که هست دولت عالم فردا^{۱۲} او
 شاهی که فیض عدل و فروغ سخای او
 آن خسروی که از همه شاهان بجد و جاه
 که داردت بقهر لک کوب چون حمیر^۱
 که از جفا چو دیو عبوسیت قطره^۲ یر
 بر یک جهت ثبات نه در یک جهت میوه
 بشو نصیحتی ز من بهوشیار پیر
 خود را بپای خویش میفکن بقهر تیر^۳
 راهی بسوی جنت و راهی بسوی میر
 خواه از گنه در آتش سوزنده کن میر
 فردات همیکس ز سقر نیست دستگیر
 ملک آن نشست چتر بر آرد جهان گیر
 با طره مغیر و جعدی برنگب غیر
 چو کز دمانش جعد و چو ماران مستطیر
 ای بخت آنکسی که بود موعظت پذیر
 از فضل کردگار جهان داد بر تقدیر
 یاد در دعای شاه که دین راست او نصیر
 فیروز شه که به زفریون دارد شیر
 آرائش ممالک و آسائش فقیر
 در شرق و غرب چون مه و خورشید شد پیر^۴
 مانند او نه مبد نه در اول نه در اخیر

۲۴۰۰

۲۴۱۰

۱- لبر الخ ؛ ب: لبر لک کوب حمیر سراج ؛ بقهر ۲- ؛ ب: قطره ؛ ب: دطر سراج ؛ که از جفا چو دیو عبوسیت
 قطره ۳- ؛ ب: صبر ؛ ب: کذا ؛ ۴- ؛ ب: میخی سخن رسید ؛ ب: کذا ؛ ۵- ؛ ب: ای بوشیار پیر ؛ ب: ۶- ؛ ب: یر ؛ ب: تیر ؛ ب: ۷- ؛ ب: میر ؛ ب: منیر ؛ ب: کذا ؛ ۸- ؛ ب: کذا ؛ ب: سفر ؛ ۹- ؛ ب: حمیر قطره ؛ ب: جمیست قطره ؛ ب: ۱۰- ؛ ب: حمیر کز دمانش جعد و چو ماران مستطیر ؛ ب: کذا ؛ ج: چون کز دمانش جعد و چو ماران مستطیر ؛ ب: کذا ؛ ۱۱- ؛ ب: قرآن و موت
 ۱۲- ؛ ب: کذا ؛ ب: ملک پروردار ؛ ۱۳- ؛ ب: فروغ سپاه ؛ ب: کذا ؛ ۱۴- ؛ ب: کذا ؛ ب: سهر .

شاهی که هست دست و دل از دانش و سخا
 در عدل بر ستایش شهبانی نموده است
 فرو فروغ طلعت او بر فراز رخس
 نوماه تابند ز رخس نور مستعار
 بر در گهش هزار چو کسری بود نقیب^۶
 سید هزار میر و ملک در سرای اوست
 همفصد هزار بند رکابیت گرد او
 روزی که لشکرش بمصافی^۹ بر در رود
 آندم قیامتی بجهان گردد آشکار
 کوس از صدا نهاده صم بر نجوم چرخ
 مردان کارزار چو شیران جان شکار
 چند آنکه در حساب نباشند در گمان
 هر یک جوان و جلد زره پوش و تیغ زن
 هر یک چنانک چون قدم آورد در رکاب
 در^{۱۸} و تیر سینه سندان چو باد رنگ
 بر دوش شان ز تیغ و دشان شعله های نار
 فرخنده همچو شیر و بخشنده چون شبیر
 در بندل بر باناش سحابی شمر مطیر
 گوی^۵ مگر که نور تجلی است بر زیر
 کرد دست دست کفچه بماند مستعیر
 در حضرتش هزار چو آصف بود شیر
 فرخنده تر ز قیصر و خاقان بدادر گیر
 هر یک چو گویو و بیزن در ستم و زار^۸ ظمیر
 آرسه فوجهای گران چون که شبیر^۱
 کز آتش و فاش نباشد کسی خفیر^{۱۱}
 گرد از زمین بر آمده برگنبد اثر
 بر پشت تازیان خرامنده و خطیر^{۱۲}
 بر خامه مهندس و در دامنه^{۱۴} خبیر
 هر یک یل و مبارز و مردانه^{۱۵} و مغیر^{۱۶}
 زد دست در عمان جوی قد و حدیر^{۱۷} (کذا)
 بر دبه تیغ کنده پولاد چون پیر^{۱۹}
 بر دوش شان ز درغ و سپر حشمه^{۲۰} نمیر

۱-۱: کذا؛ ب: برو خشنده چو شیر ۱-۲: هر ستایش سحالی نموده است؛ ب: بر ستایش سحابی سوره السب ۱-۳: در بندل هر
 مایش سحالی سمر مطیر؛ ب: بر... ۱-۴: فرار رخس؛ ب: کذا ۱-۵: تجلی است بر زیر؛ ب: تجلی است بر زیر ۱-۶:
 رخس؛ ب: کذا ۱-۷: نفر؛ ب: کذا ۱-۸: در اظمیر؛ ب: کذا ۱-۹: مصافی بر در رود؛ ب: کذا ۱-۱۰: شیر؛ ب: شیر؛ متن
 تصحیح قیاسی ۱-۱۱: کز آتش و فاش... جعفر؛ تصحیح قیاسی؛ کذا ۱-۱۲: خطیر؛ ب: دست... خطیر ۱-۱۳:
 کذا؛ ب: و در ۱-۱۴: کذا؛ ب: جسر ۱-۱۵: کذا؛ ب: بند ۱-۱۶: ب: جمیر؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۱۷: (زاخانا)؛ ب: جوی مدو
 حدیر ۱-۱۸: در دیر زره سینه سندان جواد رنگ؛ ب: در دیر تیر سینه سندان جواد رنگ؛ تصحیح قیاسی؛ کذا ۱-۱۹: ب: کنده پولاد
 حو سنر؛ ب: بر دیر تیغ کنده پولاد چو سمر؛ تصحیح قیاسی؛ کذا ۱-۲۰: تیغ و دشانها مار؛ ب: ب: دشانها و شعله نار؛ تصحیح قیاسی؛
 کذا ۱-۲۱: بر دوش شان ز درغ و سپر حشمه نمیر؛ ب: بر دوش شان ز درغ و سپر حشمه نمیر؛ تصحیح قیاسی؛ کذا.

انگنده باد حمله شان از بهراس و حول
 گشته زمین بگونه گوگرد سرخ^۱ دار
 گفتی که پی گداختن زر ز چهره
 چندان بزم خنجر و زوین خون فشان
 کایه گمان مگر که بقر بان عیدگاه^۲ ق
 آنجا کند ملائکه در پای آسمان
 اعوان او در آتش دوزخ گرفتار جای
 ای فخر تو ملائک جمشید را نشان
 از بزم بهج و جنت و از رزم چون سقر
 در آسمان دهر ز اقبال تست نور
 از ابر بخشش تو چوایم نو بهار
 و از نور طلعت تو چو نور دوز در عید^۳
 جای که خسروان و سلاطین روزگار
 هفت آسمان و هفت زمین^۴ و آنچه اندر تو^۵ ق
 خاری که گرد وحش تو بر روی رد اشد
 آن خار از قبول تو گرد و گل بهشت^۶ ق
 روشن شود و یفر تو هر بخت کان سیاه
 آفاق در تزلزل و افلاک در زحیر
 سیاب کون سیوف و نو شادرس نفیر^۷ (کذا)
 تیغ آتش است و اسپ^۸ دمه خیل جای گیر
 خاک سیه کنند بخون بدان خیر
 خونهار و انت از سر شایان و از فقیر
 منسوخ بر موکب دشمن شود و حشر^۹ (کذا)
 و اتباع گشته بازن و فرزند ادا میر
 ای فین تو سعادت جادید را بشیر
 احباب را بشیری و اعدا را نذیر
 بر آستان ملک ز احسان تست نیر
 با عنایت و بوستان همه سرایه و غیر
 شادند خلق کیمه از شهری و شیطیر^{۱۰}
 و اند بزل بی عدد و منصبی گیر
 باشد بجنب جود تو یک دانه حقیر
 خاکی که لغل اسپ تو بر روی کند میر
 و آن خاک ره زمین تو گرد و زر نفیر^{۱۱}
 آسان شود بنام تو هر کار کان غیر^{۱۲}

- ۱-۱: کذا: ب: رخیر ۲-۱: ب: دار ۳-۱: سیاب کون سیوف و نو شادرس نفیر ۴-۱: ب: نیلای گیر؛ متن تصحیح قیاسی
 ۵-۱: چندان بزم خنجر و زوین خون فشان: ب: پندان ریم خنجر و زمین خون فشان ۶-۱: بلان: ب: کذا ۷-۱: بقر بان عیدگاه؛
 ب: بقر بان عیدگاه ۸-۱: ب: حشر ۹-۱: ناریه و فرزند: ب: کذا ۱۰-۱: بقر بان عیدگاه؛ ب: کذا ۱۱-۱: بقر بان عیدگاه؛
 (ناخوانا): ب: نور دوز در عید؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۲-۱: ب: کذا ۱۳-۱: ب: دوز شهری بطیر ۱۴-۱: راند بزل: ب: داند بزل معدود
 ۱۵-۱: کذا: ب: زمین آنچه ۱۶-۱: خاری که گرد وحش تو بر روی و کشید: ب: خاری که وحش تو بر روی کشد؛ تصحیح قیاسی: کذا
 ۱۷-۱: خاک که لغل اسپ تو بر روی کند میر: ب: کذا ۱۸-۱: فنون: ب: کذا ۱۹-۱: زر نفیر: ب: زمین تو زر نفیر؛ متن تصحیح
 قیاسی ۲۰-۱: کذا: ب: هر محبت کان ساه ۲۱-۱: کان کان غیر: ب: آن کان کان غیر؛ متن تصحیح قیاسی.

۲۴۳۰

۲۴۴۰

محتاج نیست ملک بحرزی و حارسی
 ده نفس و ده عقول بنزدیک رای تو
 تا چاره مشری زده زانو بند متش
 تا کرد سهیم صولت بهیات بریلان
 تا زیر خاک خنجر و زوچین آتش است
 تا خیم را بر آخر سبلی بود مدار
 بادت نجوم چاکر و بادت زمان رهی
 جاویدزی بدولت و شادی و خرقی

تا بخت تست آگه و تارای تو بصیر
 در علم عشر عشر عشر است از عشر
 چون پیش اوستاد کهن کودکی صغیر
 تا ریک و تنگ عرصه آفاق چون صغیر
 در چشم و سمنان تو چون منکر و نیکر
 تا چرخ راز عالم طوی بود مدیر
 بادت ملک غلام و جهان بنده اجیر
 بدخواه را بگو که در اندوه و غم بمیر

۲۴۵۰

در مدح فیروزشاه

ج ۱۹

قصیده ۴۴

بمکملان که کند باز سحر پسند و درنگ
 می چون خون کبوتر بگره بانگ خردس
 جام می کش می کشی لعل که در دانه او
 از کف تنگ قهای که ز رشک کلهش
 گلرخی غنچه دانی که بار در گربوس
 رطل سنگین چو خوری ز آتش می باک مدار
 آنکه چون نفخه مشکینش در آید بدماغ
 ساقی ارجان طلبد قیمت یک قطره او
 مجلس از خلد نشان گوید و ساقی از جور

مرغ رومی بفک برکشه آواز کلنگ
 از بسیم فکن در قدحی طوطی رنگ
 که شود بچو شریا و گهی هفت اوزنگ
 بر امیران کلهدار قبا آید تنگ
 دهن تنگ شکر خاش شکر تنگ بزننگ
 گر چه بار دزد فلک ژاله و برق آتش رنگ
 غم گریز دزدل و جان بهزاران فرنگ
 خلق در دادن جان میچ نیارند درنگ
 می حکایت کند از روم و صراحی ز رنگ

۲۴۶۰

۱-۱: کنایه؛ ب: بحرری و حارسی ۱-۲: ناکه و تارای تو قصر؛ ب: تا بخت تست آگه ۳-۱: کنایه؛ ب: در علم عشر عشر است ۱-۴:
 تا چاره مشری زده زانو بند متش؛ ب: تا چاره مشری زده زانو بند متش ۱-۵: چون پیش اوستاد کهن کودکی صغیر؛ ب: چو پیش
 اوستاد کهن کودکی صغیر ۱-۶: کنایه؛ ب: سمات ۱-۷: تا زیر خاک خنجر و زوچین است؛ ب: تا زیر خاک خنجر و زوچین است
 تن نصیح قیاسی ۱-۸: تا خیم را بر آخر سبلی بود مدار ۱-۹: ج: بهر؛ ب: نصیح قیاسی؛ کنایه ۱-۱۰: ج: از

دود و دود ابر شود قطره بارانش گلاب
 نای دنی هرد و شود همچو وزن و شوی بصلح
 قند ساقی چو صنوبر بر رخ شامد چو سمن
 لاله و سنبل اوزلف و رخ ساده حریف
 از یکی سوی دهر ساقی می ساغر تلخ
 دهر ان بر صفت ماه بر آید بچرخ
 چنگیان شعر را در صفت مجلس شاه
 هر دمه دیده بهالذ ز قضر رخ خاک
 تا صباحت بهمه و قفت بر اطراف خطا
 تازه بادت گل عیش از نفس مشک آمیز
 رعد و صوت دغ و برق صفت باد چنگ
 عقل و می هر دو چو پیری و جوانی در جنگ
 جام زرین چو ترنج و می رنگین از گ
 قمری و بلبل او بانگ فی و نغمه چنگ
 وز درگسوی و دهر نقل و شکر شاد شنگ
 مطربان بر خط زهره بر آرد از گ
 بر فلک برده باد از تاناد و رنگ
 گر نهد قهر تو بر گوشه ابر و آتشنگ
 تا ملاحت بهم خست بر اقلیم تلنگ
 نوش بادت می لعل از صم بزم رنگ

۲۴۷۰

در مدح سلطان

۹۱ ج ۲۰

قصیده ۴۵

جهان جود و مهر آسمان جاه جلال
 بهشت رفت و در رای جود و کائنات کرم
 چراغ چشم جهان آفتاب طلعت دست
 سوار چتر و مایض رخسار بمیونی
 بفر دولت او هر دست مقدم عید
 هزار اختر سعدست در او ان نزول
 دغاش در همه سال دغاشش در همه روز
 دغای غیر خدایه غرا بغیر غل
 سکنه روجم و سلمست و سحر و سهراب
 محاب بر و سخا آفتاب بذل و نوال
 روان ملکوت مجان دولت و اقبال
 که باد سایه او در جهان فرادان سال
 چو طره شب قدرست و غره سوال
 ز شمع مجلس او هر زمان طلوع هلال
 هزار شکر جلدست در زبان نزال
 عطاش در همه وقت و دغاش در همه حال
 عطا بغیر وسیله سخا بغیر سوال
 سفند یار و سیانش و سام و سرم زلال

۲۴۸۰

۱-ج: زلف رخ؛ تصحیح قیاسی: کذا ۲-ج: قمر و بلبل؛ متن تصحیح قیاسی ۳-ج: بنانا؛ متن تصحیح قیاسی ۴-ج: دیده ز قضر؛
 تصحیح قیاسی: کذا ۵-ج: بلنگ؛ متن تصحیح قیاسی ۶-ج: نوش می لعل؛ متن تصحیح قیاسی ۷-ج: سیر ارنگ؛ متن تصحیح قیاسی -

چو مهر و مرشب و روزست فضل اودانم
چون قتل و جان همه سالت فیض اومتوال
بشرق و غرب یقین کرد دوست و دشمن او
که دوست دانش و دین است دشمن نروال
بفر دولت او روزگار عالمیان
چنان خوش است که شبهای عاشقان بصال
قمر که هست منور با حسن الالوان
فلک که هست مصور با فضل الاشکال
یکی نمونه ایوان اوست در صورت
یکی جریده دیوان اوست در تمثال
جناب مجلس میمون او که در خوبی
چنان ندید و نه بیند و را نظیر و همال
فلک نسبت درگاه ابدان ماند
که در فواحی روی سپید نقطه خال
بهشت عالم جانست و جان عالم دل
که هم جمال جهانست و هم جهان جمال
سعادت ازلی در هوای او مدغم
سلامت ابدی در فضای اوست محال
۲۴۹۰ نوائ مطرب و آواز شاعر و فضال
بسان نغمه مرغان بوستان دروی
غیب نیست ز الهام ایزد این معنی
عجیب فی زکرات اولیا این حال
علی الخصوص ز شاهنشاهان و این سلطان
که هست تکیه شان بهتر از چهل ابدال
ببرگان سپه بازوی سپید اندام
بر دلمح ... ما ... و ... ته ... ترک
۸
چو برگ های درختان چو قطره های مطر
چو حبه های فواکه چو ذره های رمال
زخیل شان همه اطراف چرخ پر پیان
ز جمع شان همه اکثاف ارض مالا مال
بر دتر عرض سواران ن
چنانک ابر بیارد اگر در

۱- ج: متعال؛ تصحیح قیاسی؛ کنذا ۲- ج: خریده؛ متن تصحیح قیاسی ۳- ج: جانست جان؛ تصحیح قیاسی؛ کنذا ۴- این اشعار از ۱ نقل کرده شدند در "ب" و "ج" موجود نیستند ۵- ۱۰۵: (ناخوانا) که که یه سان بکتر از چهل ابدال؛ تصحیح قیاسی؛ کنذا ۶- ۱: رآتش در دیال؛ متن تصحیح قیاسی ۷ و ۸- این اشعار بسبب برآمدن از اوراق چسبیده خوانا شدند ۹- ۱۰۹: پریشان ۱۰ و ۱۱- ۱: (خراب شدند) ۱۱- ۱۰: سپه جنوب شمال؛ تصحیح قیاسی؛ کنذا ۱۰۹

چو خورشید تابنده بر کوه بابل فرود رفت در قعر دریای لمیل
 بر انگند دریای مینای انصهر همه شاخ مرجان به پیروزه ساحل
 بسیط زمین بر مشال صنوبر بر اوج سما زد سرا پرده ظل
 بر آوینت انجم بر ایوان مشکین قنادیل زرین بسیمین سلاسل
 من اندر یکی تنگ و تاریک حای که بودست همچون دل و دست مدخل
 وطن کرده بودم چو اصحاب عزلت ز آشوب فارغ ز اندوه راحل
 دوات و قلم بود و کاغذ به پیشم چو رحلی به پہلو و شمع مقابل
 سخن رانده در اعتقاد حکیمان چو جامه سپ و لهر اسپ و دیگر ادان
 کز ایشان بمحشر که بودست راسخ دوزان در تناسخ که گشتست قاتل
 ردان را قدیمی که کردست ثابت مثل را مجرّد که بودست قابل
 برون داده راز جهان که دروی نمودار گردد عجایب مہیا کل
 درین جنس ابحاث بودم فتاده ز اندیشه در فکر شغل و شامک
 شنیدم که میگفت آهسته شغفی سلاهی علی اهل هذا المنادیل
 گشادم در از شوق و دیدم شاده نگارین من بی حجابی و حائل
 سمن ساق ترکی که بندوی چشمش سیه سرمه دارد که از سحر مائل
 دل آشوب شهری و شور جهانی به بلا و رفتار و شکل و شامک
 غنیمت شمر روزگار جوانی چو دانی که ایام ظلیت زائل
 دودستست دنیا در آن هر دو جامی یکی شهید خالص و گر زهر قاتل

۲۵۱۰

۱-۱: دوست روی دشمن مال؛ ج: ۱-۲: گر ایشان؛ تصحیح کنذا ۳-ج: رازی جهانی ۴-ج: کشاده؛ متن
 تصحیح قیاسی ۵-ج: شوری جهانی؛ متن تصحیح قیاسی

۲۵۲

زمان نشاطت و گاه محافل
همه کوه و دامن گلست و سنابل
قلمهای تقدیر بر تخت رگل
تمائیل ایوان کسری و هر قل
ز آواز مرغان و بانگ عنادل
چمن چون بهشت و کوثر جداول
بهر چشمه ساری همی کرده منزل
همی در کنار و می در انال
نه بینی ددای دل مرد عاقل
پرتندی چون قنار به تیزی چو قلقل
که مردم همه شادمانند و خوشدل
دل و جان بر آتش چو سنگین مابل
که ای مونس جان مشتاق بیدل
تو از عفو دامان عفوئی فردل
که مردم بهانه است الله فاعل
اگر زنده مانم ز دوران آجل
که غیرت برد جان ایشی و اخل
بمدحی که باشد بهین تر و سائل
هنم مسند جاه بر رخم خائل
بر اطراف صحرا و گرد سنابل
بیاد ملک باد و محبوب و اصل

۲۵۳

نمای بهار است و ایام عشرت
همه دشت و صحرا بهشت و سوری
بنشته است ز الوان گلها و سبزه
تعداد درگاه فغفور و قیصر
زرنگ ریاحین و بوی با تین
زمین چو سپهرست و اختر شگوفه
پیر سبزه زاری بتی کرده مسکن
نشسته بهر سایه ای آفتابی
شرابی که جز جام جان بخش اودا
بقوت چو نمناع به نکبت چو ریحان
چه گوئی مراد در چنین روزگاری
رواداری این در در وقت که باشد
بصد زاری و عذر دادم جوابش
گرازمین خطا رفت و تقصیر کردم
بکل کن مرا این شکایت چو دانی
بر انم کزین پیش عذر تو خواهم
به پیشیت بنور ذشعری نویسم
توسل کنم زان بدرگاه صفدر
چو ز انعام او یابم اسباب عشرت
بسیار ایم از باده درود بزمی
بنای دنی و نوشتش باشم همیشه

۱- ج: بهر تن تصحیح قیاسی ۲- ج: گرازمین خطا رفت تقصیر.....؛ تصحیح قیاسی: کنایه ۳- ج: نزه سایل؛ متن تصحیح قیاسی
۴- ج: حاصل؛ تصحیح: کنایه ۵- ج: منال؛ تصحیح: کنایه.

۲۵۴۰.

صَبِيحُمُ الْبَرَايَا عَيْبُهُمُ الْعَطَايَا
 سپهر بزرگی و مینوبوع حکمت
 درش قبله جای ملوک معظم
 بفرود عداالت چون نعمان منذر
 علی را موازی عمر را مساوی
 ز شرق جهان تا بغرب جهان
 سنانش تو گوئی که بر جان دشمن
 علی الله اَجْبَرَک بدین جد غالب
 حَلِيمُ السَّجَايَا کَرِيمُ الشَّمَائِلِ
 جهان معافی و کان فضائل
 کفش بوسه جای صدور اماثل
 بفضل و فصاحت چون سبحان دایل
 نبی را مشابه وصی را مشاکل
 مکارم محیطست و الطاف شامل
 بلا نیست از آسمان گشته نازل
 ولله دُرُک بدین بخت مقبل

ج ۱۳

قصیده ۴۷

۲۵۵۰.

اکنون که آفتاب شد از حوت در حمل
 گلهاست رنگ رنگ گیاهست گونه گون
 از بوی مشک و نغمه عود و دم عبیر
 قری چون صوفیاست مرده سال در شنا
 ایام پیش و عشرت و شادی و خمیت
 با هندی چهار که بحریت هر یکی
 آسوده خاطر از غم و اندوه روزگار
 زین سوی نهاده رفته شطرنج و گشته نرد
 شیرین لبی که در دهن شکرین او
 ای خسروی که خنک فلک را کف بلال
 گوئی که هست از کف تیغ چون گدازات
 و آمد هوای موسم نوروزی بدل
 بر است لون لون و شجر را حل حل
 عالم چون بستان بهشتت فی المشل
 بلبل چون عاشقانت شب در روز و نزل
 و اوقات راحت و طرب بهجت و جذل
 در رمز و در بدیهه و در شعر و در مثل
 فی باکیش جنگ و نه با یکس جذل
 زان سو کتاب حکمت و احکام متدل
 آغشته با گلاب شرابیت از غسل
 از بارگاه خاص تو داغیت بر کفل
 لرزان چون برگ سیرنه افلاک چو فصل

۱- ج: حلیم الشجایا؛ متن تصحیح قیاسی ۲- ج: حد ۳- ج: جذل؛ متن تصحیح قیاسی ۴- ج: بخته زرد؛ تصحیح قیاسی؛ کنذا
 ۵- ج: جنگ؛ تصحیح قیاسی؛ کنذا ۶- ج: کوسی..... کنذات؛ متن تصحیح قیاسی

در باغ و در اغ میش بران تا هنر ارسال
از بخشش مبین عَزَّاسْمُهُ وَجَل
عیشی و عشرتی که ز خوبی و خرمی
هر دم بود او را و بهتر از اول

۲۵۶۰

قصیده ۴۸

ج ۱۲

از کام جوی تنگ نیاید نوای نیل
داندردان پیشه نگنجد نوال سپیل
خفاش را چنان بزرگی بر آفتاب
کجشک را چه جای تفاخر به جبر نیل
خردی که با بزرگ ستیز دز ابلهی
باشد برین مثال نماید ازین قبیل
و آن را که خود خدای تعالی اغیز کرد
هرگز میگفت بد نشود قدر او ذلیل
بر رفعت سپهر چه نسبت بود گواه
بر روشنی روز چه حاجت بود ذلیل
مستنی است چهره خورشید از محلی
محتاج نیست دیده آمو بهر کل میل
گرد در مذاق طایفه نه نظم من بود
عیب از زبان سوخته و چشم ریخته است
کاین کند و رنگ نداند ز کهس را
فی طعنه بر نبات و نه طنز مست بر طفیل
از دوزخی پیر من بجز تلغی حیم
و آن زیره را بطعم نداند ز زنجبیل
امروز در زمانه ندانم کسی که او
وز عرشیان شنو صفت جام سلیم
الا کسی که روی عروسان نظم را
بامن ز روی فضل و فصاحت بود عدیل
از بیم چشم بر سر گلشن نهاده نیل

۲۵۷۰

قصیده ۴۹

ج ۶۳۱

درمان بی ثباتی دنیا و درج ملک حاکم الدین

اگر بنزد خرد عاقلیم و هوشیاریم
نظر بصورت احوال خویش بگما ریم
که در چه سیرت و سانیم و در چه می باشیم
چه میکنیم و کجائیم و در چه بنجاییم

- ۱- ج: نیک؛ متن تصحیح قیاسی
۲- ج: بهر نیل؛ متن تصحیح قیاسی
۳- ج: خردی
۴- ج: طفل؛ تصحیح، کذا
۵- ج: کاندرو؛ تصحیح قیاسی، کذا
۶- ج: زیره را... بر زنجبیل؛ تصحیح قیاسی، کذا
۷- بعضی از اشعار که از "۱" بدست آمدند بسبب چسبان شدن ادوات خراب شدند

خداى عزوجل را در آفرينش ما
چه کار هست که گرما از آن به پيژنيم^۲
چه فعلهاست که گردد وجود ما آمد
درين دو چيز چه اوليت ترست ما را تا
در ينج باشد اگر بهر لذت فانی
ندامت آرد اگر با وجود حکمت و شرع
عدوى ما بجز اين نفس نيست ميدانيم
چو گفت دشمن خود ميکنيم در حق خویش
کسى بود که پرسد ز ما که باری ما
چه دیده ایم درين زال بي وفا و کهن
چه آمدست ز دوران بجان ما نيکی
چه حاصلست ز اندود اين جهان ما را
چو رنج و راحت ایام را ثباتی نيست
چو بخت و دولت آفاق را باقائى نيست
جهان چو مزرعه آخرت همی گویند
درين دور و جیانی که همچو گل^۳ سیرست
کجاست آنک همی دیده بود ما را پار
چو بعد از ان همه تقصير ما که از مروت
گذشت آنک ز دیوانگی همی گفتيم

چه بود حکمت و مادر کدام کرداريم
سنای جنت^۴ فردوس و اهل انهاريم
نمود بالند از آن در عذاب و در ناريم
همان کنيم دور و زى که فرصتى داريم
نعيم دولت باقى ز دست بگذاريم
ز ما نفس بدست هلاک بسپاريم
ولى چه سود که دانسته با عدو ياريم
نه عاقليم که بر جان خود ستمکاريم
چو دل نهاده برين روزگار عذاريم
که با هزار جفايش بجان خريداريم
که در کسب بلايش چنين گرفتاريم
که شب تمام در اندیشه روز در کاريم
سزد که راحت و محنت برابر انگاريم
سزد که ملک عالم بهیچ ز شماريم
همان نکو که در و تخم نيکونى کاريم
چنان زيم که کس را بگل نيازداريم
که بگرد که در امسال مانده چون ياريم
کنون ز دیده ما خون دل همی ياريم
که بنده در شاهد غلام خماريم

۲۵۸.

۲۵۹.

۱-۱: ری عزوجل؛ تصحیح قیاسی: کنذا ۱-۲: که گر زان کنيم؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۳: جنت و فردوس و اهل اندم؛ تصحیح قیاسی: کنذا
۱-۴: ز اولیات که در وجود آمد؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۵: در ناریم؛ تصحیح قیاسی: کنذا ۱-۶: درین دو چيز اوليت ترست ما را ما را ما سن کم دور و زى
که فرصتى داريم؛ ج: درين دو چيز چه اوليت ترست ۱-۷: کنذا؛ ج: دولت و اقبال را ۱-۸: کل سپر است؛ ج: دور و زى جانی
که همچو گل بزر است؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۹: دیده همی خون دل جی؛ تصحیح قیاسی: کنذا

اسیر جبر جوانان نازک اندامیم
 سپید چهره ساقی و تشنه مسافر
 حدیث توبه و تقوی زما نباید جست
 گذشت آنک برار باب فضل می گفتیم
 سوار مرکب علمیم و تنیدار سخن
 ز مدح و ذم بکرا این کاتبین مانیم
 ز شرق و غرب جهان تا بماده و بائی او
 گذشت آنک بر اصحاب علم میگفتیم
 زهر مینر که کسی در جهان نشان دارد
 تو ای فقیه که با منافذ دست طلبی
 چه نیست ترا با من و مرا با تو
 و گرنه از ره تحقیق می توان دانست
 تو اهل ظاهر حکمی و صاحب تقلید
 کنون از آن همه دعوی و لاف پیرو
 بر آستان امید خدای می نمایم
 بجز خولیش و بر تقصیر خولیش تو نمیم
 ز زخم تیر حوادث ز نوک نیزه دهر
 تو پادشاه با احسان خود سزاواری
 ز دوست مادل ما باز خرمدست است
 ز جام رحمت خود قطره ای کرم فرما

خدای قامت خوبان ماه رخساریم
 درم خرید می و بستلای مزاریم
 که رند و عاشق و قلاش و مست میجویم
 که مائیم بازوی اهل گفتاریم
 که بر سران بلاغت سپاه سالاریم
 که نیک و بد همه در طی نامه جنگاریم
 چو آفتاب علم در شعار اشعاریم
 که ما خزینه تفسیر و گنج اخباریم
 در آن هنر ز همه فاضلیم و مختاریم
 برین گمان که من و تو بعلم همواریم
 بجز لباس که ما هر دو اهل دستاریم
 که در هنر تو چه مقدار و ما چه مقداریم
 نه ما که صاحب تحقیق و اهل اسراریم
 که نفس بود و ارادت رهین نیاریم
 ز راه عجز که ما بندگان گنهگاریم
 بجرم خولیش و با سرات خود با قراریم
 بگر دریده و تن خسته و دل افکاریم
 اگر چه ما بمکافات خود سزاواریم
 اسیر حرص و گرفتار نفس و پنداریم
 بکام خاطر پیران ما که بیاریم

۲۴۰۰

۲۴۱۰

۱-۱: کذا؛ ج: نقشه مسافر ۱-۲: تنیدار سخن؛ ج: پیچ دار سخن ۱-۳: کرا این و کاتبین؛ ج: کذا؛ ۱-۴: ایما ۱-۵: اصراف؛ ج: کذا؛ ۶-ج: کذا؛ ۱-۷: نیره ۱-۸: بگر دریده و تن خسته ۱-۹: تو پادشاه و باچین خود سزاواری؛ ج: تو پادشاه باحسان خود سزاواری ۱-۱۰: کذا؛ ۱-۱۱: خاطر پیران ما که بیاریم؛ ج: خاطر مسور ما -

هزار شکر خدا را که از هدایت او زهر چو ریب و ریاء بند ز جملہ بیزایم
 دو چیز بد دل خود کرده ایم اکنون درد که صبح و شام ز آن هر دو بیکاریم
 یکی شنای خداوند پاک بی همتا که آفریده آن کردگار غفایم
 دوم شنای سپیدار مشرق و مغرب که بر کشیده الطاف آن سپیدایم
 سر بلوک ممالک حسام دولت و دین که زیر منت و احسان او گرانایم
 پناه کشور هندوستان ملک جمشید که مادی در آن دین نواز دادایم
 اگر بهر سرزمینی زبان بود مارا که شکر لغت او صبح و شام بگزاریم
 از آنچه بر سر ما واجب است نتوانیم که از هزار یکی نیز بر زبان آریم
 دعای دولت او بر زبان ما فرست اگر چه خفته بخوابیم و گر چه بیداریم
 شنای صنعت او بر زبان ما فرست اگر چه مست خرابیم و گر چه بنیابیم
 وفا و عدل باقبال او ہی نازند که ما ز داد و دین پرور نکوکاریم
 که بر نیابت رای رفیع روستن او بسید روی زمین را بلطف محاریم
 جفا و ظلم ز تهدید او ہی نگیند که ما دو همچون سرگین آدمی خوایم
 که بر نموده ما ردت و گونه ما ردت بقدر چاه چو بدخواه او گونساریم
 جمال و جاه سریش که ما هر دو چو مهر و ماه جهان را بدیده انواریم
 سنان و تیغ ... ایدش که ما دو تم که آیت یدر بیضا و معجزه ماییم
 اگر چه منصب و جاهت رسید و بجای که برتر است از آن حد که مادر انگاریم
 چه دقت اوست که در ارتفاع دولت او هنوز از کرم حق امید ما داریم

۲۴۲۰

۲۴۲۰

۱-۱۰ کذا ۱-۲: منت احسان؛ تصحیح قیاسی؛ کذا ۱-۳: (ناخوانا)؛ متن تصحیح قیاسی ۴-۱: (خوانده نشد) ۵-۱: مست
 خواهیم و کز ج: کذا ۱-۶: ما داد و دین پرور نکوکاریم؛ ج: کذا ۱-۷: که ما دو سر خوانیم؛ متن تصحیح قیاسی ۸-۱: بقدر چاه
 جواد کوساریم؛ متن تصحیح قیاسی ۹-۱: کذا- (اشعار یکد از میان اوراق چسبیده حاصل شدند و جای دیگریافته نشدند) وجود
 کوشش بسیار درست خوانده نشدند) ۱۰-۱: (ناخوانا)؛ تصحیح قیاسی کذا ۱۱-۱: (ناخوانا) ۱۲-۱: (ناخوانا)؛ متن تصحیح قیاسی
 ۱۳-۱: اگر چه منصب است رسد در جاس؛ تصحیح قیاسی؛ کذا ۱۴-۱: (واضح نیست)؛ متن تصحیح قیاسی.

سپه کشا ملک از جناب عالمی تو بظا هر ارچه که دوریم زیر دیواریم
 بروز شب همه مستغرق دعای تو ایم بزرگ و خرد اگر اندکیم و بسیاریم
 از آفتاب حوادث پناه ده مارا که زیر سایه تو آمده به زنده داریم
 بمان بدولت و اقبال مدینه اران سال که از قبول تو بر اوج چرخ دواریم

قصیده ۵۰

۲۸:۱

مددین پناه محمد خلق اصفا را
 حمایت شد تیغ خم خودش چون فلک در خم
 میخادم کلیم احسان ملک افعال در دوران
 دلیر صفت تنگ بر نادل و چون علی هرجا
 خضر انفاس عیسی دم خرد از عقل او برهم
 لطافت رده حار لطیفی
 قرار از تو تویی در خور
 الا ای سر و سرس قد اخیل و نیک
 بدنیای سرور منور زود بسی مهتر سو
 دلی منور رود بسی مهتر هر سو
 امیرت هر که دین داری انیت مرتبه داری
 مجید حضرت اعلیٰ مطیع در آن سلطان
 حمیدش در صفت اعظم حبیب حضرت یزدان
 مدار دین خورتا بان مرادش باد در دامن
 در وصفها چو در هیما در آید میدان
 خسیس از سهم او در سهم خوان را باد تهرش جان ۲۶۴۰
 نقایش روح
 تفای دشمنان را اگر قلم سازی بود امکان
 امین و پارسا باشد اگر لطفی کنی ارزان
 ولی گر اینست کودلی باهش
 ولی راست کودلی لطف نبودست زبان
 امیرت هر تبه کاری امانت گردین دوران

۱-۱: بدین نام محمد خلق اصفا را - (این قصیده اغلاط بسیار دارد و کلمات این با حقیقت ناهماهنگ است) ۱-۲: تیغ خم خودش
 چون فلک در خم ۱-۳: حمید در صفت اعظم حبیب حضرت ۱-۴: میخادم در دوزم: تصحیح: کنایه
 ۱-۵: سکن بر نادل و در خون علی هرجا: تصحیح قیاسی: کنایه ۱-۶: هیما در آید: متن تصحیح قیاسی ۱-۷: خضر از عقل او برهم
 تصحیح: کنایه ۱-۸: خسیس خزان را یاد قرص: متن تصحیح قیاسی ۱-۹: بر دین بستانه جانی لطفی با کشتی کن ۱-۱۰: تفای دشمنان را اگر
 قلم سار: متن تصحیح قیاسی ۱-۱۱: الا ای سر و سرس قد اخیل و نیک: تصحیح: کنایه ۱-۱۲: امین: کنایه: متن تصحیح قیاسی
 ۱-۱۳: بدنیای سرور منور زود بسی مهتر هر سو ۱-۱۴: دلی گر اینست کودلی باهش ۱-۱۵: دلی منور رود بسی مهتر هر سو ۱-۱۶: دلی راست
 کودلی لطف نبودست زبان ۱-۱۷: امیرت هر تبه داری: تصحیح: کنایه ۱-۱۸: کنایه

حسن آسا تونی باذل حلیم و حاکم باسل
 مہ روشن تونی طالع مرادت بادینی مانع
 دلی دریا صفت داری دراز دست کرم باری
 سری و سردی باید سوسوی تو هر که بگشاید
 نواست از فلک بر ترضایت معدن گوهر
 گران از تست و دعا عالم کرمیما بر درت نام
 ہنر زاده دعایم دان ہی گویم بمذحت کان
 نکس دید این موش را نکس گفت این مسیح را
 مصفا خاطر ی خوش تو ملک منصب سار تو
 نکمیان تونی عاج نگه کن سوی آن حاج
 چہ من شلم ہی ہر سو چو آیند بر درت از تو
 چہ بر شیر مردانی ہی زید ترا خانی
 لکد کوب بلا بیند لیتم از گوشہ گر بیند
 الا ای اہل دین پرور این ہم
 رہان از لطف زانند ہم رسیدہ علم چو اہودم
 اہل از تست روز و شب اثر از تست رند و ب
 چہان دانند تونی را چو معنی شد اب راجا

حسودت پای اندر گل حبیبیت چون گل خندان
 بدان لطفت بمن ضایع مرا ہم دان زدر جان
 دلیری ہم تو دینداری دم پیشیت سفالی دان
 سری کو از تو بر تابد سرش خون دہیز دان
 لزومت فتح ہر کشور لفافیت بچو مر تابان
 گشادہ نیک احوال کمزن باشد ز نوا احسان
 ہمارہ باش در دوران ہمیشہ خرم و شادان
 نگہبان تو حق بادا نگہ در صنعت گرگان
 مویہ عمر سو کر مزیدت ہمت جاویدان
 بخوام تا کنی خارج نظر دام پی در مان
 جہان پرور گل خوشبو جہان یابند در دامان
 ہی خواہم ز حق مانی ہمیشہ تابو دانسان
 لالی مثل گل چند لوارم بر درت ہر کان
 از احسانت جہان پرور از الفاظت زمین کان
 رسد زین روح ار کو ہم روان یا قوت مر جہان
 از احسانت بر دم کرب امید ہر دوانس و جان
 جنائی منجہلا راجا جہان خواہد ترا بادان

۲۶۵۰

۲۶۶۰

۱-۱: باذل حلیم و حاکم باسل؛ تصحیح قیاسی؛ کنذا ۱-۳: مردوش نوی طالع
 مرادت؛ بادینی مانع ۱-۴: بدان لطفت بمن ضایع مرا ہم دان زدر جان؛ ۱-۵: در اصفداری و دراز دست کرم باری؛ تصحیح قیاسی؛ کنذا ۱-۶:
 اسب؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۷: بر تابد سرش چون دہیز دان؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۸: گران از تست و دعا عالم؛ تصحیح؛ کنذا ۱-۹: بعد از "باشد"
 لفظی نیست؛ تصحیح قیاسی؛ کنذا ۱-۱۰: ہنر زاده بمذحت کان؛ تصحیح؛ کنذا ۱-۱۱: ہمارہ خرم و شادان؛ تصحیح قیاسی؛ کنذا ۱-۱۲: مکرور
 صعب کہ کان ۱-۱۳: کنذا ۱-۱۴: کنذا ۱-۱۵: عاج نگہ کن سوی آن حاج خارج بخوام جادہ ۱-۱۶: بس ہر سو خواند بر درت از تو ۱-۱۷: ہنر ز جانے؛ تصحیح
 قیاسی؛ کنذا ۱-۱۸: بگرسد؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۱۹: غنائی مثل گل چند لوارم ۱-۲۰: این ہم ۱-۲۱: احسانت جان پرور الفاظ؛ تصحیح؛
 کنذا ۱-۲۲: خواہم متن تصحیح قیاسی ۱-۲۳: کنذا ۱-۲۴: از تست ارباب در منصب؛ تصحیح؛ کنذا ۱-۲۵: ۲۶: ۲۷: ۱- کنذا.

پناه^۱ و پنج عیب شمر دست ز اهل خوان
 زن^۲ جمله عیبهاست چهل دوازده^۳ ضیف
 بشو کنون^۴ اسامی^۵ اصحاب آن عیوب
 آنست^۶ مغتنم^۷ که چو گونی^۸ بشوی دست
 حکاک^۹ آن بود که بخار^{۱۰} پر پشت دست
 دقاق^{۱۱} آن بود که چون خوان در میان نهند
 لقا^{۱۲} آن بود که زهر^{۱۳} نان نواله ای
 نفاق^{۱۴} آنکه لقمه^{۱۵} سوزان بر آورد
 ممتد^{۱۶} آن بود که کند دست خود دراز
 مصاف^{۱۷} آنکه چون نگردد^{۱۸} استخوان و مغز
 لباس^{۱۹} آن بود که بپسید^{۲۰} میان اکل
 ملقو^{۲۱} آن بود که گرانی^{۲۲} لقمه اش
 بقار^{۲۳} آن که از پی^{۲۴} بسیدن^{۲۵} لبش
 نار^{۲۶} آنکه خنده^{۲۷} زند سخت کز دلنش
 دفاع^{۲۸} آنکه لقمه^{۲۹} نهد در دهن بزرگ
 کاند^{۳۰} کتاب^{۳۱} نزهت^{۳۲} سمول^{۳۳} کند بیان
 باقی^{۳۴} از آنست^{۳۵} سیزده^{۳۶} عیب آن میزبان
 تا چون^{۳۷} بدانی^{۳۸} آن کنی^{۳۹} باز جادوان
 سبقت^{۴۰} نماید^{۴۱} ارج^{۴۲} تو مشیری^{۴۳} دارسان^{۴۴} (کندا)
 تن^{۴۵} را به پیش^{۴۶} از آن که برد^{۴۷} دست روی نان
 پیش^{۴۸} از همه^{۴۹} رود^{۵۰} بنشیند^{۵۱} فراز^{۵۲} خوان
 پیچید^{۵۳} برای^{۵۴} خویشتن^{۵۵} از بهر^{۵۶} میهان^{۵۷} ۲۶۷۰
 دانگ^{۵۸} دمد^{۵۹} نفس^{۶۰} که کند^{۶۱} سرد^{۶۲} در بنان
 در کاسه^{۶۳} ای که دور^{۶۴} بود^{۶۵} سخت^{۶۶} از آن مکان^{۶۷}
 که کو^{۶۸} بدش^{۶۹} بدست^{۷۰} گهی^{۷۱} چو شد^{۷۲} از لبان^{۷۳}
 انگشت^{۷۴} اش تا^{۷۵} ببرد^{۷۶} چربی^{۷۷} از میان^{۷۸}
 چون^{۷۹} باد^{۸۰} لقمه^{۸۱} کل^{۸۲} کند^{۸۳} و دول^{۸۴} بادبان^{۸۵}
 هر دم^{۸۶} چو^{۸۷} گاد^{۸۸} پیر^{۸۹} برون^{۹۰} آورد^{۹۱} زبان^{۹۲}
 خائده^{۹۳} نان^{۹۴} بریزد^{۹۵} و لقمه^{۹۶} شود^{۹۷} عیان^{۹۸}
 دانگ^{۹۹} برد^{۱۰۰} بقوت^{۱۰۱} انگشت^{۱۰۲} در کران^{۱۰۳}

- ۱-۱: پناه و پنج عیب... جوان؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۲: کتاب رسیمول ۱-۳: زنان جمله عیبهاست چهل دوازده ضیف؛ متن تصحیح قیاسی
 ۱-۴: عیب آن میزبان؛ تصحیح: کندا ۱-۵: چون بدانی آن کنی؛ تصحیح قیاسی: کندا ۱-۶: آنست... کوی بشوی؛ تصحیح: کندا ۱-۷: ارج تو
 مشیری دارسان؛ تصحیح: کندا ۱-۸: چه حکاک آن بود که بخار؛ تصحیح: کندا ۱-۹: بسوی دست؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۱۰: لفاق؛ تصحیح قیاسی: کندا
 ۱-۱۱: کندا ۱-۱۲: نفاق؛ تصحیح: کندا ۱-۱۳: فک... ۱-۱۴: در کاسه که...؛ تصحیح: کندا ۱-۱۵: چون کرد اسحوا و دو؛ تصحیح: کندا
 ۱-۱۶: کی خوشدار کران؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۱۷: انگشتش تا ببرد چربی؛ تصحیح: کندا ۱-۱۸: چون باد... بادبان؛ متن تصحیح قیاسی
 ۱-۱۹: از لبی بسیدن؛ تصحیح: کندا ۱-۲۰: پسر... ران؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۲۱: اراک خنده زند سخت کرد لبش؛ تصحیح قیاسی: کندا

معطاش آنک لقمه بر آرد به کله ای
 مستهدک آنکه^۲ بر طبق گرم آب سرد
 لقاغ آنک چون ننماید بسفره بیج
 مسمد کسی است کو حق همایه در طعام
 عاتب کسی بود که کند عیب چون زنی
 بر کاسها کند به خیل گردش دراز
 پس منبداست آنکه خصوص از میان جمع
 دانگ^{۱۱} اما حق آنکه زمان چچها کند
 دانگ^{۱۲} مرشش آنکه مثل بندوران^{۱۲} رخ
 دانگ^{۱۴} منقط آنکه کند از سرشک اش
 دانگ^{۱۵} مبلغ آنکه نخاسیده لقمه
 دانگ^{۱۶} عزرب آنکه چو در کاسه دست زد
 دانگ^{۱۷} مقرر آنک بر آرد خوی حلیم
 دانگ^{۱۹} مسابق آنک یکی لقمه در دل نش
 دانگ^{۲۰} مفر آنک با لوده دستها
 دانگ^{۲۱} فضولی آنک کند شمت و شل
 دانگ^{۲۲} طفیلی آنک ز ناخوانده می خورد

پس آب نوشد و خورد آن لقمه بعد از آن
 نوشد مجد کافت و ندانست آنگنان
 لیسد ز حرص کاسه^۳ دهن بیکران
 نارد بجای خوب ندارد به پیش خوان^۴
 کین شور و آنست بی مزه آن خام از دغان^۵
 از بیم آن که تر نشود در^۶ و طیلان
 گیرد بدست چچه و هر چه از قیاس آن
 تا خوردنی بدان خورد آن مرد با هوای
 پیچید چنانک رنگ کند جامه کسان^{۱۳}
 آلوده جانها درخ و ریش از نشان
 هر دم فرو برد که بود معده را زیان^{۱۵}
 بیج اندر در^{۱۶} نکند جز که استخوان^{۱۹}
 در اکل تا زند زنی^{۱۸} و بزمن داشتن
 دیگر بدست ساخته دارد همان زمان
 گیرد میان کوزه ندارد بکفت میان^{۲۱}
 در کاسه طح ریزد و در صحن ناردان
 دنبال بهتری که بفهرش دهد امان

- ۱-۱: کله؛ تصحیح: کذا؛ ۱-۲: آنک؛ ۱-۳: کاسه؛ متن تصحیح قیاسی؛ ۱-۴: به سسکان؛ تصحیح: کذا؛ ۱-۵: خون ری؛ تصحیح: کذا
 ۱-۶: ز دحان؛ تصحیح: کذا؛ ۱-۷: جلی؛ متن تصحیح قیاسی؛ ۱-۸: ریش و دراد و طیلان؛ تصحیح قیاسی؛ کذا؛ ۱-۹: منبداست
 خصوص از میان جمع؛ تصحیح: کذا؛ ۱-۱۰: دانگ اما حق آنکه همان چچها کند؛ تصحیح: کذا؛ ۱-۱۱: ناخودی را در خورد آن مرد
 با هوای؛ تصحیح قیاسی؛ کذا؛ ۱-۱۲: دانگ مرشش آنکه مثل بندوران رخ؛ تصحیح قیاسی؛ کذا؛ ۱-۱۳: پیچید چنانک رنگ کند
 جامه کسان؛ تصحیح: کذا؛ ۱-۱۴: از سرشک اش؛ تصحیح قیاسی؛ کذا؛ ۱-۱۵: بیج اندر در؛ تصحیح: کذا؛ ۱-۱۶: استخوان؛ تصحیح
 قیاسی؛ کذا؛ ۱-۱۷: خوی حلیم؛ ۱-۱۸: از زند زنی؛ تصحیح: کذا؛ ۱-۱۹: دانگ ریش و بزمن داشتن؛ تصحیح: کذا؛ ۱-۲۰: مفر آنک با لوده دستها
 ۱-۲۱: دانگ فضولی آنک کند شمت و شل؛ تصحیح: کذا؛ ۱-۲۲: مفر آنک با لوده دستها؛ تصحیح: کذا؛ ۱-۲۳: دانگ

و آنکه مریض آنکه نخواهد بر زم جز
 باز آن مدتی است که چون لقمه گرم خورد
 باز آن منقطع است که چون لقمه سرد بزرگ
 باز آن منقطع است که چون مرغ و میوه خورد
 باز آن منقطع است که چون در سخن شود
 باز آن مفرح است که از خوان نوالای
 باز آن کسی بود متطاوُل که بشگرد
 باز آن کسی بود متشائل که دیر کرد
 باز آن نهم بود که چو مردم کشید دست
 هر دم بجای نظری ملتفت کند
 چون عیب میهمان چهل و دو تمام شد
 اول حدیث آنکه ز گفتار باز پرس
 پس محتمی که کم خورد و چون دنیقنا
 پس مشتکی که در بر میهمان کند حدیث
 زان پس موحش آنکه در حضور ضیف
 زان پس منقی آنکه کشد پیش میهمانش

کان شئی چو سودمند و چه خوبت از فلان
 آب آیدش بدیده و سود دل و دمان
 برد بکنیم و باز درش افکند همان
 آن استخوان و خسته نهند پیش دیگران
 بجمع کند که لقمه بود در دهن کلمان
 برای خصم خانه دهد کایدش روان
 در پیش دیگری که بحسرت رود گمان
 چندان که انتظار شود خلق در فغان
 دستش بود بمبایده در کار همچنان
 کاید از طعام بخوان چون بر ندخوان
 عیب آن میزبان که بود سیزده بخوان
 مشغول دارد از خوردش اکل تا توان
 و آنکه کند ستایش کم خوار در جهان
 نیای بی طعام و گران بی کاروان
 تنزی دشمن بر خدم و خیل بی کران
 چیزی قلیل و بر همه خیر است کاران

- ۱-۱: و آنکه مریض آنکه نخواهد بر زم حر ۱-۲: شمس چه... به خویش ز فلان ۱-۳: بودیم ۱-۴: از استخوان خسته
 ۱-۵: مغبض ۱-۶: بفتح ۱-۷: کند ۱-۸: کسی بود که متطاوُل و بنگرد؛ تصحیح قیاسی؛ کند ۱-۹: مشتائل؛ مشتائل (تصحیح قیاسی) ۱-۱۰: بهم ۱-۱۱: هر دم نظر که ملتفت بجای ۱-۱۲: بخوان حوّل بر ندخوان ۱-۱۳: چو چهل در؛ تصحیح؛ کند
 ۱-۱۴: عیب آن میزبان که بود سیزده بخوان؛ تصحیح قیاسی؛ کند ۱-۱۵: همه شاک ز گفتار را پرس؛ تصحیح؛ کند ۱-۱۶: درون
 و نقی؛ تصحیح قیاسی؛ کند ۱-۱۷: مشتکی؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۱۸: بکرانی ۱-۱۹: زان پس موحش آنکه که در حضور ضیف؛ تصحیح؛ کند
 ۱-۲۰: خدم و جنائی کران؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۲۱: منقی ۱-۲۲: حری قلیل و بر همه خیر است؛ متن تصحیح قیاسی.

مستان بود که پسر دژ میهنش آردن طعام که گوید مگر بمان
مستشرا نیک گر طلبی در موافقت هر چه بکوتراست خورد و خورخیا^۳ آن
عصا آنکه بر سر خوان آب خوردنی حاضر نه کرده باشد و بیم اذیت بمان
زان پس موافک آنکس نخست آتش برکشند و آخر برای خاص نقابهای زعفران
مستشرا آنکه عذر نهد پیش ز آمدن چیزی ناضیم که سبی^۶ داشتیم بمان

تفسیر ۵۲

۲۴۱ ج ۲۶

در مدح سلطان فیروز شاه

هزار شکر خدا را که چون ستاره دماه بیدید سر کشیدیم ز خاک درگاه
خدا یگان سلاطین مشرق و مغرب پناه شرع پیمبر مدار دین الا
شاه ملک فیروز شاه شیر افکن که آسمانش سر پرست و آفتاب کلاه
میج عالم و هندی عصر سلطانی که هست یکدل او روز کین هزار سپاه
شهی که بر در او خردان روی زمین چو آسمان بگر خد متند پشت دوتا
همیشه کعبه حاجات خلق در گد دست که می شود همه حاجت روا ازین درگاه
حکیم حضرت اوسا بنان لطف خلعت که می برند بدان سایه جن دانش پناه
کسی که بوسه دهد خاک آستان او باب عفو بشوید خدایش جمله گناه
در از باد حیاتش که عدل او کرد دست ز ساکنان زمین دست ظلم را کوتاه
بمال نیست در ایام پادشاهی او که آفتاب کند سوس خلق تیر^۹ نگاه
اگر بخبر لولاد سبز و ریح کبود کند تعارضی پیل سپید و شیر سیاه
شود ز صولت او پیل مست چون خجیر^{۱۱} شود ز سبیت او شیر شرزه چون روباه

۱-۱. مستان بود که پسر دژ میهنش؛ تصحیح: کذا ۱-۲. مستشرا نکست ۱-۳. بهاران؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۴. ۱-۵. موافک نخست آتش برکشند ۱-۶. جزئی فخم که همه داشتیم بمان؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱-۷. جن دانش ناه؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱-۸. بشوید خدایش ملکگاه؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱-۹. بزنگاه؛ تصحیح: کذا ۱-۱۰. توغرض پیل سپید؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱-۱۱. خنجر؛ متن تصحیح قیاسی.

۲۷۳۰

چنان شد دست باقبال او جهان معور
که جز دیار عدو نیست جای لشکرگاه
بخضر ماند و عیسی که دست احسانش
چو ابر زنده کند خاک مرده را بپناه
در آن زمین که ز خشکی ریگ و بی آبیش
کسی ندادی هرگز نشان تری گیاه
کنون بد دولت او در میان هر دو کرده
ز چار سوی چو پنج آب می رود پنجاه
سواد کوه همه گلشن است و چشمه و جوی^۴
زمین بیشه همه سبزه و گلست و گیاه
ایا شهری که سعود سپهر ساخته اند
ز نعل مرکب تو افسر سعادت و جاه
دعای دولت تو ملک راست در افکار
ز نایب چاکر درگاه تست بی تکلیف
همیشه تا به شبستان آسمان باشند
ترا بجلوس عشرت که مهر ساقی دوست
تنت درست و دولت شاد و خاطرت خرم
بوحسب علم معجزات پیغمبر (کذا)
بحق آشهد أن لا اله الا الله
تنت درست و دولت شاد و خاطرت خرم
بوحسب علم معجزات پیغمبر (کذا)
بحق آشهد أن لا اله الا الله

۲۷۴۰

در مدح ملک الشرقی حاتم الدین

۴۰۱ ج ۷

تفسیر ۵۳

بهار گشت و بهایون یقین فضل اله^{۱۴}
عزیمت ملک الشرقی سوی حضرت شاد
سر ملوک ممالک حاتم دولت و دین^{۱۵}
که بیشتریش نگین است و مهر دماه کلاه
مدار ملک هندوستان ملک جمشید
که تاج تارک دنیا است از جلالت و جاه^{۱۶}
جهان گشای جوان دولتی که مهر و سپهر^{۱۷}
بنجاک سده سایش می نهند جباه

- ۱-۱ ج: بجز: متن تصحیح قیاسی ۱-۲: بپناه؛ ج: خاک مرد را بپناه؛ تصحیح قیاسی: کنذا ۱-۳: از خشکی ریگ و بی آبیش؛ متن قیاسی
۱-۴: هرگز.... روی کلاه؛ تصحیح قیاسی: کنذا ۱-۵: نغمه ۱-۶: جوی؛ تصحیح قیاسی: کنذا ۱-۷: هم ۱-۸: سعادت و جاه ۱-۹: افراد
۱-۱۰: بمن برگردن که ۱-۱۱: تنت خاطرت خرم؛ ج: شب خاطرت خرم ۱-۱۲: نجسته دولت آگاه؛ تصحیح قیاسی: کنذا
۱-۱۳: کنذا؛ ج: آشهدوان ۱-۱۴: همان یقین ۱-۱۵: خشنش ۱-۱۶: از جلالت و جاه ۱-۱۷: بنجاک سده
شامش می سهند؛ متن تصحیح قیاسی -

خدیو مشرق و مغرب که دست و پنجه راست
 یلی که خسرو انجم بر آستانه او
 اگر پنجه نیلی و نیزه زردش
 یکی خزد بین غار خشک چون خرگوش
 شود ز شوکت این نیل رنگ پیل سپید
 تیزی لب تشنه کیش نزدیکست
 از آنگهی که زمین بر خدایت او
 جمع کردن اسباب دین و منزلها
 سخت مر که منازل می کند ترتیب
 سواد خاک بیاراسته است همچو بهشت
 مثال داد که ابرسیه چو سفتایان
 اشارت کرد که فراش باد و روزی
 گهی ز صبح کشد سیگون سر پرده
 عطار د از قبل پایگاه خاصش نیز
 گهی ز سنبه کیجا می کشد خرمن
 ز زل می یافت میون شد و بر ازمزل
 زهی خجسته میری و نیکو سفری^{۲۲}

سپاه پرور و کشور گشا و ملک پناه
 هزار بار بنشسته است عین کافلان
 کنند پیل سفید و سیاه شیر نگاه
 یکی رود بین خاک تیره چون روباه^۳
 شود زمینیت آن زرد روی شیر سیاه^۵
 که خشک و خام نشیند کاتبان گناه
 شدست نامزد از آسمان عطار دواه
 شدست خسرو اجرام اختران پگاه^{۱۰}
 چو مخلصان اطاعت نهاد دولت خواه
 برنگ رنگ بیامین و گونه گونه گیاه
 غبار و گرد نشاند فرو بسیل میاه^۳
 حریر سبز فرازد و زمبر باد راه^{۱۵}
 گهی ز بلبل کند راست گوهری خرگاه
 می کشد علف و کاه گرد بی اکراه
 گهی ز کاکشان می کشد ذریه کاه^{۱۹}
 ز جدی ساخته خوانی زدلو آخر چاه^{۲۱}
 که دولتت در دهر و ظفر همراه

۲۷۵۰

۲۷۶۰

- ۱-۱: کشند... بگاه؛ تصحیح: کنذا ۱-۲: خرد بین... چون خرگوش ۱-۳: چون روباه ۱-۴: آن نیل یک پیل سفید
 ۱-۵: شرساه؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۶: تری لب؛ تصحیح: کنذا ۱-۷: خشک خام نشیند کاتبان گناه؛ متن تصحیح قیاسی
 ۱-۸: کنذا ۱-۹: جمع کردن اسباب و دهن منزلها؛ تصحیح: کنذا ۱-۱۰: اختران بگاه؛ تصحیح: کنذا ۱-۱۱: بیاراسته
 تصحیح قیاسی: کنذا ۱-۱۲: بر؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۱۳: غبار و گرد نشاند و بسیل؛ تصحیح: کنذا ۱-۱۴: اشارت...
 باد؛ تصحیح: کنذا ۱-۱۵: حریر سبز فرازد و زمبر باد راه؛ تصحیح: کنذا ۱-۱۶: سیگون سر پرده ۱-۱۷: از قبل پایگاه
 خاصش نیز ۱-۱۸: گهی ز سنبه کیجا؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۱۹: ذره کاه ۱-۲۰: زل... محمول شد و بر ازمزل؛
 متن تصحیح قیاسی ۱-۲۱: ساخته خوانی زدلو آخر چاه ۱-۲۲: نیک سعه؛ تصحیح: کنذا

هزار گونه امید از عطای سبحانی
 ایستوده خصلتی که صیت احانت
 اگر کنی بکرم دعوی مسیحانی
 بگذر هزار سپ چون تو یک سواری نیست
 کدام دولت ازین بهترست در دنیا
 هوس بغیر لقای تو نیست در اوام
 بگویم این که کسی جز خدای عزوجل
 ولی ز روی خرد این قدر نمی دانم
 اگر نظیر تو بودی کسی ز فضل و شرف
 تو دیرزی که اگر هم صولتت نبود
 وسیعی رنج دراز و عثمان کوته تست^{۱۱}
 زرای روشن تو نیک و بد شود معلوم
 حقوق نعمت تو خلق را نه چند است
 بخرمی گذرد روز آن خردمندی
 باد بجوهر رسد گوشه کلاه سری
 اگر بمدح و ثنایت زبده تفسیر است^{۱۲}
 همیشه تا که بمشربین هجرت را
 ترا به فصد و مفقاد هجرت عمر

هزار گونه امل از نوال شاهنشاه
 بی چنین دروم رسید از خرد و دهنده بهره^۲
 رد بود که عطا و سخای تست گواد
 تو یک سواره چنانی که صد هزار سپاه
 که هر یکا که بملینه در قلوب و شفا^۵
 سخن بغیر شای تو نیست در افواه
 بود بذات و صفت بی نظیر و بی اشتباه
 که زیر گردش خورشید و آسمان دوتاه
 همی شدی اثری ز و عیان بچندین گاه
 بدست خویش کند کار خویش خلق تبا^۸
 که پای امن در ازست و دست غم کوتا^{۱۱}
 چنانک ز ربعیاری اندرون و نقره بگاه^{۱۵}
 که شسته گردنیشان آن باد افرا^{۱۵}
 که نام نیک تو گیرد بر بامداد و بگاه
 که برستانه سائی تست گرد آساره
 گمان مبر که ز کفران بود معاذ الله
 بدایت سهر سال نوست غره ماه
 چو عمر فوج شبی با تو به صد و پناه

۲۷۷۰

۱-۱: بحس ۲- این شعر برای معنی همراه در اداة الفلاک شایسته آورده شد است ۳- ۱: ۴- ۱: برار ساه؛ متن تصحیح قیاسی
 ۵- ۱: به ملند و قلوب و شفا؛ تصحیح: کنذا ۶- ۱: سخن بغیر شای ۷- ۱: حدای عزوجل؛ تصحیح: کنذا ۸- ۱: نجات و صفت
 بی نظیر و بی اشتباه؛ تصحیح: کنذا ۹- ۱: ز فضل و شرف؛ تصحیح قیاسی: کنذا ۱۰- ۱: بچندین گاه ۱۱- ۱: خوش خلق تبا^۸
 کوتاه است؛ ج: کنذا ۱۳- ۱: اندرون و نقره بگاه؛ ج: نقره نثار ۱۴- ۱: خلق؛ تصحیح: کنذا ۱۵- ۱: باد
 افزاه؛ تصحیح قیاسی: کنذا ۱۶- ۱: بمدح بعصر؛ تصحیح: کنذا

ای باد صبحدم نفس مشک ناب ده وزیر بوی جانفروا^۴ت نسیم گلاب ده
شد قتی که در شب بجران فدا^۵ده ام زانوار صبحدم خبر آفتاب ده
۴..... ملک زاده سیف بین خدمت رسان و بوسه بجاک جناب ده
وانگاه قصه^۶ من مخزون محنت بردست حاجب ملک کامیاب ده
در ضمن قصه^۷ ای که نویسی ز حال من بعد از دعا و مدح برایشان^۸ جواب ده
کای نور دیده^۹ ملک الشرق نامدار در ملک شرق چون ملک الشرق^{۱۰} باب ده
همی نهال دولت شه هر زمان بری در بوستان خسرو ملک رقاب ده
دوران پیر برگ خزان ریخت چون بهار زابر^{۱۱} خاش رونی عهد شباب ده
ماند تیغ مهر که خون ریزد از سپهر از خون^{۱۲} خصم روی زمین اخصاب ده
شهباز نوک نیزه و شاهین تبر را هنگام طعمه از دل دشمن کباب ده
سام^{۱۳} مرغ جان دشمن تو در هوا شود او را از تیر بازوی پر عقاب ده
مستان شوق و نشسته^{۱۴} دلان امید را از جام خویش شربت شیر و شراب ده
درویش را که تن چور^{۱۵} خاص است در گذار بر رنم جان سنگدلان سیم ناب ده
مسکین مظهر^{۱۶} سست چو در مدح آستان او را ز لطف مرهم جان خراب^{۱۷} ده

- ۱-۱: دولت و وزیر سوز ۲-۱: عشرت فز ۳-۱: کذا؛ ج: نفسی ۴-۱: وزیر بوی جانفروا؛ ج: وزیر بوی جانفروا
۵-۱: کذا؛ ج: فدا ده ایم ۶-۱: کذا ۷-۱: محاک حاب ۸-۱: در ضمن قصه که نویسی ۹-۱: ایشان جواب ۱۰-۱:
ملک الشرق باب ۱۱-۱: دولت شه هر زمان بری؛ ج: کذا ۱۲-۱: بوسه رسان و بوسه بجاک جناب؛ ج: کذا ۱۳-۱: دوران
وزیر برگ خسرو ریخت چون بهار؛ ج: دوران پیر برگ الخ ۱۴-۱: زابر خاش؛ ج: کذا ۱۵-۱: تیغ صهر
که خون ریزد از سپهر؛ ج: کذا ۱۶-۱: خون خصم روی زمین را خصاب؛ ج: کذا ۱۷-۱: مارغ جان دشمن ۱۸-۱:
بازوی؛ تصحیح: کذا ۱۹-۱: نشسته دلان امیدوار؛ ج: کذا ۲۰-۱: شربت و شیر و شراب؛ ج: کذا
۲۱-۱: من چور خاص است؛ ج: رصاصیت ۲۲-۱: مظهر؛ ج: مظهر ۲۳-۱: حراب؛ ج: کذا

بست دل برین که گشتائی تو کار او
تو هم^۲ بکار بسته او فحجاب ده
دادیش نان چو قرصه خورشید گرم گم
اکنون روان چو ابر درین کار آب ده
یعنی چو شمع ماه ز دیوان پادشاه
پروانه کن شهاب و بدستش حجاب^۳ ده
بر دیگری حواله کن کار کاغذش
خود کن سوال حاجت از خود جواب^۴ ده
دایم بمان بدولت و ایام عمر را
دامن گره بدامن یوم الحساب ده

قصیده ۵۵

۲۲۱ ج ۹

در مدح فیروز شاه

۲۸۰۰

دوش آفتاب زرد که چون غم خواره ای
کرد از لعاب لعل بدریا غمراه ای
طبل شب برات برآمد بر آواز ماه
چون طبل روز عید یکن دیواره ای
نقاش صنم صفحہ تعظیم چرخ را
بر لاجورد کرد ز سرحی گذاره ای
انجم چو دلبران بهشت از دیرچها
کردند سر بردن ز برای نظاره ای
بر آتش شفق ز طرب رنگینان شام
می کو قند پای چوبت بر جواره ای
وز سوسوی شرق زهره بر آئین مطربان
میزد به دلف ماه برایشان حاره ای
و در زمین نگاه کنی مردان شهر
از خاص و عام هر که در ابد غمراه ای
چندان چراغ و مشعل و شمع سوختند
در هر رواق و طاقی و بامی و باره ای
کز روشنی آن بچہ کور در شکم
میدید شرق و غرب جهان بی بصرای
آمد نظاره بر در دولت سرای شاه^{۱۷}
بود آنکه باغ خلد از او استعاره ای^{۱۸}

۱-۱: رس؛ ج: درین ۲-۱: هم تو بکار....؛ ج: هم بسته را که تو هم فتح باب ده؛ تصحیح قیاسی کنذا ۱-۳؛ کنذا ۱-۴: کاغذش؛
ج: کنذا ۱-۵: جواب؛ ج: کنذا ۱-۶: دایم همان بدولت؛ ج: دایم همان ۱-۷: غم خواره؛ ج: کنذا ۱-۸: اوج؛ ج: کنذا
۱-۹: چون طبل روز عید یکن دیواره؛ ج: کنذا ۱-۱۰: کرده ز سپرخی که راه؛ ج: کرده؛ تصحیح قیاسی؛ کنذا ۱-۱۱: بهشت از دیرچها
ج: کنذا ۱-۱۲: بر آتش شفق ز طرب رنگینان شام؛ ج: کنذا ۱-۱۳: حقیقت بر؛ ج: چوبت در ۱-۱۴: (ناخوان)؛ متن تصحیح قیاسی
۱-۱۵: اندک ماه را اسان حاره؛ تصحیح کنذا ۱-۱۶: کز روشنی آن که کور در شکم - میدید شرق و غرب جهان بی بصره؛ تصحیح
قیاسی؛ کنذا: این همه اشار بر حاشیه^{۱۷} "فرشته شده اند و قلندن آهنا آسان نیست ۱-۱۷ (حاشیه)؛ آمد نظاره بر در دولت
سرای ساه ۱-۱۸ (حاشیه)؛ بود آنکه باغ خلد از او استعاره -

۲۸۱۰

کیس فلک ز بانگ هوایی کیطراق
 کار استند راس سواران چیره دست
 ۵ گوی بصد هزار منارست آتشین
 ۶ یا بر خیال آنکه سلیمان نبی مگر
 ۷ یا همچو دست شاه گهرای شب چراغ
 ۸ فیروزش که پیش یلان سپاه او
 ۹ کاسپان باد پای و سواران آتشین
 ۱۰ صف صف همی دید روی آسمان چنانک
 ۱۱ مهتاب گویی دید بیضای موسویت
 ۱۲ کشتی آتشین در سنبلی چون شهاب
 ۱۳ گلریز چون کردیده عشاق چشم شمع
 ۱۴ ابریت گویی زد دلفش ستاره بار

پرورد برق گشته ز شور و شراه ای
 چندین هزار شعبده در هر کناره ای
 معارضه سودنی بسر هر چهاره ای
 کردست نامزد ز شیاطین هزاره ای
 بارد بحد هر گهری ماه پاره ای
 سلطان نه سپهر بود یک سواره ای
 از رود کرده شمع و ز شعله کناره ای
 آهنگ کرد گویی از آن سو گذاره ای
 یا آتش خلیل نبی بی حراره ای
 جزا صفت نموده یکی گاهواره ای
 می ریخت در و لعل ز سیمین فواره ای
 روشن تر از صیقل یمن هر شاه ای

۲۸۲۰

در مدح ملک سعد بن ابیسیان

ب ۶ ج ۲۰ - عنقات العاشقین ۱۰ - مجمع الفعما ۱۰

قصیده ۵۶

خوشست خوردن بی جان روح افزای
 میان سبزه سیراب و زیر سایه سرو
 بیابان بر لب و آواز چنگ و آله نای
 بوی سنبلی و سوری لحن رود و سرنای

۱- (حاشیه): فلک را ملک هوایی یک طرای ۱-۲ (حاشیه): برنی که در روز و شزاره ۳-۱ (حاشیه): کار اسد راسی
 سواران حیره دست ۴- (حاشیه): چندین هزار شعبده در هر کناره ۵- (حاشیه): دی رمده هزار صا رب سن - معارضه
 بر هر چهاره ۶- حاشیه: را بر حال که سلمان سی که - روست نامزد و ساطین هزاره ۷- حاشیه: همچو دست ماه کمر پای
 صبح چراغ - رود و همچو دست کمری ماه ۸- حاشیه: بر در سکس لال سپاه او - سلطان - سپهر بود یک سواره ۹- کاسپان ادا ی
 و سواران اسن - از رود کرده شمع و ز شعله کناره ۱۰- صف صف همی دید روی آسمان چنانک - حوامک کرد کوارن سو کناره
 ۱۱- مهتاب گویی دید بیضای موسو - یا آتش خلیل سی ل حراره ۱۲- کشتی آتش در سنبلی حرم سهاب - خورا صفت نموده که
 ۱۳- گاهواره ۱۳- گلریز چون کردیده عشاق چشم شمع - در و لعل ر سمن فواره ۱۴- ابریت که سر رد بان ستاره بار - روشن
 در صیقل یمن هر ساره ۱۵- ج: سیراب زیر ۱۶- ج: سنبلی سوری ۱۷- ج: رود سنی: مجمع الفعما: کذا

ز درخت دلبر نازک میان که قامت او
 ز فراق سر سیمه ناز است تا بساختن پای
 رنجی چو طلعت ماه منیر جان پرور
 لبی چو چشمه آب حیات روح افزای
 روان شده تشکن جعد او ز طرف کلاه
 گذشت جعد دلاویز او ز چین قبای
 گرفته در کف سیمین ساغری زرین
 که همچو آینه روشنت روی نمای
 و اگر به جگر دردن مهر شیشه ای گیری
 ز بوی مشک موطر شود برون سرای
 بنور جام چنین باده ای توان خوردن
 علی الخصوص بوقتی که ابر چون کافور
 زمین چنان شود از سحر و آب روان
 نسیم باد بهر سوی گشته عنبر بیز
 کشیده بر صحن باغ ببلبلان آواز
 سرلوک ملک سعد بن سلیمان آنک
 نجسته طلعت دیز و زینت و فرخ فال
 ستوده سیرت و نیکو نهاد و صفای دهن
 ز حرص آنکه بپوسد زمین مجلس او
 سپه گشا ملک صفر از جمع ملوک
 بشکر نعمت باقی و دولت جاوید
 ذخیره نام نگویند که جز نگویند
 راست کن و در مکنی
 همیشه تا بطلوع و غروب روز و شب اند
 ۲۸۳۰
 گلاب سرد چکد بر زمین صندل سای
 که در بهشت از آن خوبتر نشاید جای
 کنار جوی بهر جای گشته گوهر زای
 چو بر براط ملک شاعران مدح سرای
 سپکش است و جوان دولت و جهان آرای
 مبارک اختر و فرخنده روی میمن رای
 بلند بهت دید خواه بند و قلعه گشای
 شدت قامت چرخ برین چو تپنگ دمای
 ترا بجای و جلالت چو بر کشید خدای
 بحسبت و جوی ضعیفان تفقدی فرمای
 ۲۸۴۰
 بها بود همه آواز مل چو بانگ درای
 یکی چنانکه تویی در جهان دگر بنای
 ستارگان سپهر برین زمین پیای

۱- ج: کری؛ تصحیح قیاسی: کنذا ۲- ج: کر ۳- این شعر از مجمع الفصحی مکتوف رضا قلی خان حداد است، و در فاست
 العاشقین مولفه متعلق ادعوی بدست آمد و جای دیگر دیده نشد ۴- ج: چمن باغ، متن تصحیح قیاسی ۵- ب: زخیر؛
 ج: کنذا ۶- ب: کنذا؛ ج: آوازهای چو بانگ در ۷- ب: کنذا دگر در جهان بنمای؛ تصحیح قیاسی: کنذا؛
 این شعر جای دیگر نیافته شد ۸- ج: زمین سهای؛ تصحیح: کنذا

تراستاره دولت دراز آستان باد که از طلوع نیاید غروب را پروای
 سپهر تا که چنانچه تو چون سپهر بمان ستاره تا که بر آید تو چون ستاره برای^۲
 بصفه روی دهری صد هزار سال بزی بخزنی و خوشی صد هزار قرن پیاپی

تفسیر ۵۷

۵۷۱ ۲۲ ج

بیان پیری خود شاعر مدح ملک حمام الدین

چو رفت عهد جوانی و وقت بر نانی رسید نوبت پیری و نا توانائی
 نحیف شد بر دایره ضعیف ساعد و ساق بلند شد شنوائی و کند بینائی
 ز طبع رفت ظرافت و روح رفت خوشی ز رنگ رفت طراوت ز چهره زیبائی
 نماند قوت عشرت نماند قدرت عیش^۴ نماند ذوق نشاط از بستان یغائی
 ز کام رفت طلاوت ز سینه رفت خوشی ز پای رفت روانی ز دست گیرائی
 فسرده خاطر و فسرده تن شدم که نماند ز طاقت حرکت فی مجال گویائی
 بفکر رفتم و گفتم که در چنین عمری که نیست نام فرح فی نشان رعنائی
 اگر چه دیده پر از حسرت و دل پر حرص طریق نیست مگر از جاس مبرنائی
 دل چو الف عزیزان و مهر فرزندان که در سرشت بشر آفتیت مبدائی
 را نگردد که در راه ترک یا تجرید بر آدم سردیوانگی و شیدائی
 ضرورت از جهت قوت^۹ شان بقدر کفاف که نیست بی لب و نان حیات احوائی (کذا)
 ز جود شاه دمی داشتم برای معاش که در دعاش نشستم به کج تنهائی

- ۱- ب: کنذا؛ تراستاره دولت دراز باد؛ متن تصحیح قیاسی ۲- ب: ساعد؛ تصحیح قیاسی: کنذا. ۳- ب: برای ۴- ب: کنذا؛ ج: ترا ۵- ا: کنذا؛ ج: بروقد و ضعیف ۶- ۱- ج: یاس؛ متن تصحیح قیاسی ۷- ۱- ج: نخاس؛ ج: کنذا ۸- ۱- ج: روح بی؛ ج: کنذا ۹- ۱- ج: اگر چه دیده پر از حسرت است و دل ۱۰- ج: حسرت و دل ۱۱- ۱- ج: سراسی؛ ج: سراسی؛ تصحیح قیاسی: کنذا ۱۱- ۱- ج: دل و الف عزیزان و مهر فرزندان ۱۲- ج: کنذا ۱۳- ۱- ج: سر سبز آفتیت مبدائی ۱۴- ۱- ج: بر آدم سردیوانگی و شیدائی ۱۵- ج: کنذا ۱۶- ۱- ج: بشم کج تنهائی؛ متن تصحیح قیاسی -

میان آب یکی خانه ای بنا کردم
 درونشسته چو عنقا بگوشه عزلت
 چو در عمارت آن خانه و زراعت دیدم
 ز اقتضای فلک آن ده آبخنان شکست
 شب در اندرین فکر تا سحر بیدم
 که کیست آن سره مردی که گوهر سخشم
 وی از سخاش کس بر سرم زرافشانی
 درین بدم که بر آمد بشارتی ناگاه^۹
 کرای خلاصه دوران و زبده ارکان
 کلام تست که بر عاقلان عزیز ترست
 نیات فکر ترا عالمی گرفته بجان
 اگر حصول مراد بدیج می خواهی
 کفایت در همه عالم کسی که بشناسد^{۱۵}
 درین ریاض معانی خرام یک نفسی^{۱۶}
 دهن چو غنچه دمی درشای او بکشا
 بقال نیک گرفت همین بشارت غیب^{۱۷}
 تبار من چو علامات سیر من دیدند

بهشته ای زبلندی چو چسبرخ مینائی
 ز خوف مردم نا اهل و قوم غوغائی
 بر رفت آنچه که بد نقد و جنس دینائی
 که یکدم نشدش حاصل از دو ترمائی
 نشسته در غم دانه چو مرد رسوائی
 خرد به جوهر کانی و در دریائی
 من از شناس کنم در جهان شکرفائی
 بگوش جان من از لغات بالائی
 که آسمان هنر و آفتاب انشائی
 ز مشک چین و ز رشام و برد صنائی
 تو دل شکسته چرا هم به فکر ابنائی
 بجز ملک دگری را بمر مستائی^{۱۲}
 بجز جناب همایونش قدر دانائی^{۱۴}
 اگر حریص زرد عاشق تماشائی
 که تا چو گل همه دامن بگوهر اندائی
 ز خانه خیمه زدم بر چو مرد صحرائی
 نه بر طریق گمان بد بدوست آرائی^{۱۸}

۱-۱: یکی خانه بنا؛ تصحیح: کنذا ۱-۲: کنذا؛ ج: از بلندی؛ تصحیح: کنذا ۱-۳: راقضای فلک..... انجان شکست ۱-۴:
 که یکدم نشدش حاصل از دو ترمائی ۱-۵: غم و دانه؛ ج: کنذا ۱-۶: سرزدی؛ ج: کنذا ۱-۷: وی از شناس..... زرافشانی
 ج: کنذا ۱-۸: کنم دو جهان سکر خاسی؛ ج: کند در جهان..... ۱-۹: درین بدم..... ناگاه؛ تصحیح: کنذا ۱-۱۰: چین
 برد صنای ۱-۱۱: جبر؛ تصحیح: کنذا ۱-۱۲: که..... مستاسی ۱-۱۳: شناسد؛ تصحیح: قیاسی؛ کنذا ۱-۱۴:
 بجز جناب همایونش؛ تصحیح: کنذا ۱-۱۵: درین؛ ج: کنذا ۱-۱۶: دهن چو غنچه..... انخ؛ ج: زبان چو غنچه دمی درشای
 او بکشی ۱۷-: همین بشارت غیب؛ تصحیح: کنذا ۱-۱۸: طریق گمان بد بدوست آرائی

ز اهل خانه و طفلان من غریبی خاست
کس این خانه بر آورده هر سوی فریاد
ز خوف دارغ جدائی و در در تنهائی
که این چه بی خبری می کنی و خورائی
تو مرد نازک و رنجور و ناتوانی
چه افتاد که روزی دمی^۲ نمی یابی
چرا بگریه طفلان خود^۳ بخشائی
که از تعب همه محروم گشت و صفرائی
بسته ای که سپهریت از مصلاتی
چو آفتاب جهان تاب در محسائی (کنایه)
که هم بعدل علم شد بعالم آرائی
که رشک رستم دستانت و حاتم طائی
که ختم گشت برو صفدری و دالائی
سپه کشان جهان میکنند نصیب سائی
ز خاک پاش امیران چرخ بالائی^۳
که دین فروز چو مهدی و چون میحائی^۴
جهان عقد بسیطی و کان اعطائی
چو آفتاب فلک بی نظیر و همتائی^۵
ستاده بر سر یک پا بهر چه فرمائی
که خلق رایه جهان لمبجائی و منجائی

ز اهل خانه و طفلان من غریبی خاست
کس این خانه بر آورده هر سوی فریاد
تو مرد نازک و رنجور و ناتوانی
چه افتاد که روزی دمی نمی یابی
چرا بگریه طفلان خود نیستی^۳
چو دیدم این که دل شان سکون نمی گیرد^۵
مقام کرم و این قصه را فرستادم
جناب حضرت گیهان که قلمت ادست^۸
سر ملوک ملوک ملک حسام الملک
مدار ملکیت هندوستان ملک جمشید
خدیو مشرق و مغرب جام دولت دین
جهان گشاد جوان دولتی که برادر^{۱۲}
چراغ چشم ممالک که سر می سازند
ایا سپه کش گیهان و سرفراز جهان
سپهر جاو و جلالتی و مهر جود نواز^{۱۵}
تویی که از همه ابنای عصر عثمائی^{۱۷}
بر آستان تو لشکر گشان هفت اقلیم
ترا خدای جهان بر جهانیان بگزید

۲۸۸۰

۲۸۹۰

۱-۱: من غریبی خاست؛ تصحیح: کنایه ۲: ۱-۳: خندیشی؛ تصحیح قیاسی: کنایه ۴-۱: بکره.... بر بخشائی؛ تصحیح: کنایه
۱-۵: نمی کرد؛ متن: تصحیح قیاسی ۶-۱: از تعب.... کشف و صفرائی؛ تصحیح: کنایه ۷-۱: حصد؛ متن: تصحیح قیاسی ۸-۱:
اد؛ تصحیح: کنایه ۹-۱: کنایه ۱۰-۱: اخام طائی؛ تصحیح: کنایه ۱۱-۱: دولت و دین ۱۲-۱: بروراد ۱۳-۱: زحاک.... امیران
جرح الماسی؛ متن: تصحیح قیاسی ۱۴-۱: چو مهدی و چون سحائی ۱۵-۱: مهر جود نواز؛ متن: تصحیح قیاسی ۱۶-۱: عقد بسیطی و کان اعطائی؛
متن: تصحیح قیاسی ۱۷-۱: عثمائی ۱۸-۱: بی نظیر و همتائی؛ تصحیح: کنایه ۱۹-۱: نداشتان؛ متن: تصحیح قیاسی ۲۰-۱: رجها بنیان نگزید.

مدار ملک زمینی چو در محرابه ای
 بگاه دانش و تدبیر صد فراطونی
 هزار غلد ممتم بوقت احسانی
 زمار و مور اگر حلقه هدف ساری
 ز گوش مار مرادست به نیزه برگیری
 و گر کمین بداندیش از سنن کبود
 ز گرد تیره چنان آسمان کنی روشن
 و گر گشت دن آفاق را کمر بندی
 هزار صفدر کشور گشای بر بندی
 صفات تو به بیان و بنان نمی گنجد

پستاه اهل زانی چو در مصلاتی
 بگاه رافت و ترتیب مد اسطانی
 هزار جیش عمرم بروز همجانی
 بشام تیره تو با تیر و نیزه بر پائی
 ز چشم مور سیاهی به تیر بر پائی
 چو آفتاب ستاره بر آسمان سائی
 که آفتاب پیوشی ستاره بنائی
 بر سم ملک فردزی و خصم فرسائی
 هزار قلعه در بند کرده بگشائی
 که بر تراز حد القاب و حصر اسائی

۲۹۰۰

تصیحه ۵۸

۳۶۱ ج ۱۳

در مدح ملک الشرق علاء الدین

می زند صبح سخن بوی دم از دل داری
 باد چون زلف عروسانت به شک افشانی
 سبزه چون باغ جنانت بهر جانب سبز
 صوت داودی مرغان به سلیمانی بزم
 در چنین صبح دلاویز و دم جان پرور
 هیچ دانی چه حلاست ترا میخورن
 می گذرنگ رایحین چمن عطاری
 ابر چون چشم محبانت بگوهر باری
 سیل آب چون جوی بهشتت بهر جویباری
 زده از مغز عیسی دم موسیقاری
 که گره عیش و نشاطت و گره میخواری
 هیچ دانی چه حراست ترا بهشیاری

- ۱-۱: مدبر ۲-۱: عمرم بروز همجانی؛ ج: هزار پیش مصمم ۳-۱۰: مایه و نیزه بر مای؛ تصحیح: بکذا؛ ج: بر پائی ۴-۱: بر نیزه
 بر گیری؛ ج: رسره بر کمری؛ متن: تصحیح قیاسی ۵-۱: ز چشم مور سیاهی بر سر رمای؛ ج: بر زمائی ۶-۱: یکس مداندیش
 ۷-۱: بکذا ۸-۱: کسی روشن ۹-۱: بنمای؛ تصحیح: بکذا ۱۰-۱: در میان بکند؛ تصحیح: بکذا ۱۱-۱: حسن؛ ج: چینی
 ۱۲-۱: عروسانت به شک افشای ۱۳-۱: خون باغ بهر حاسب سبز؛ تصحیح: بکذا ۱۴-۱: خون جوی بهشت اسب هر سو
 ۱۵-۱: سلیمانی بزم ۱۶-۱: مغز؛ تصحیح: بکذا ۱۷-۱: جان پرور ۱۸-۱: نشاطت و گره میخواری؛ ج: گهی میخواری

آنکس ز آن روز که آورد دستانهای کبود
سازد از خون یلان خاک سیه گناری
کوه در زلزله تار و ز قیامت باشد
از صهیل فرس و صوت دهل یکباری
ماند از جلیت سر زینت تن لم غاقل
گرد و از جامه تن صورت جهان عاری
چو در آن معرکه بر پشت نهنگی^۶ چو پیل
بر نشینی چو یکی شیر بهد جباری
خودی اندر سر و پیرا^۸ بن پولاد بر
وزنمان کرده بکف صاعقه قناری
آنچنان حکم کنی بر صفت آتش تند
که بیک باز و خشک جهان نگذاری
گاه از بن سوبیگان تیر و دگان بر دوزی^{۱۲}
گاه از ان سوبه دگان دست سنان بگذری
تیغ چون میخ بخواب اجل بارانی^{۱۳}
مرد بر گرد سیلاب سنان بر کاری^{۱۴}
این بر زم است دگر روی کنی جانب نرم
هفت اقلیم جهان را بکرم مزاری
بحر دین را دوری دکان کرم را گوهری
باغ جان را گلی و شاخ شرف را باری
همچنین کامل دین از زلف بتان بیزارند^{۱۶}
توزیدی دادی و از نخل چنان بیزاری
تا بنزد یک خرد عمر همان باشد و بس
که بشادی و خوشی سال هفت بشماری
درت عیش نودر عیش و خوشی چندان باد^{۱۸}
که شمردن نترسان سال وی زیاری

۲۹۳۰

در مدح فیروز شاه

۵۸۱ ج ۲۴

تعمیده ۵۹

ای حضرت علیا که به از دار قراری

یارب چه زمینی که بهد زینت و نوبی

۲۹۴۰

۱-۲: آنکه آورد دستانهای کبود ۱-۳: از خون ملاخ خاک؛ تصحیح: کذا ۴-۱: از خلیت ۵-۱: حانها؛ تصحیح: کذا ۶-۱: دران
مکر بر پشت نهنگی چو پیل؛ متن تصحیح قیاسی ۷-۱: بر نشینی چو یکی شیر بهد جباری ۸-۱: پسران پولاد بر؛ تصحیح: کذا ۹-۱:
وزنمان صاعقه قناری؛ تصحیح: کذا ۱۰-۱: آتش شد؛ تصحیح: کذا ۱۱-۱: کذا ۱۲-۱: گاه از بن سوبه
بیگان تیر و دگان بر دوزی ۱۳-۱: تیغ چون میخ بخواب اجل بارانی ۱۴-۱: بر گرد سیلاب سنان بر کاری؛ متن تصحیح قیاسی
۱۵-۱: این بر زم است دگر روی کنی جانب؛ تصحیح: کذا ۱۶-۱: کامل دل از زلف ستان سرارند؛ حاشیه ۱: کوه در ستان
۱۷-۱: در نخل جهان بیزاری؛ تصحیح: کذا ۱۸-۱: مدت عیش نودر عیش و خوشی حندان مار؛ ج مدتی عیش خوشی؛
تصحیح: کذا ۱۹-۱: شمردن موال سال وی از ساری؛ تصحیح قیاسی کذا ۲۰-۱: بهد زینت و نوبی؛ ج کذا ۲۱-۱: بهد زینت و نوبی؛ ج کذا

هم قبله اقبال امیران مغظم
 بیت شرف و منزل اقبال سعادت
 برگردن اجرام بتعظیم تو شاهی
 توفیق طغبر علم مای و مهری
 براوج فلک چو سحر صاف محیطی
 مای و بجز دولت و اقبال نه بخشی
 از شرق جهان دور تو ناغرب جهانست
 ایوان بلند تو بجای است ز رفعت^۴
 کنگره قصر تو برجی است که در وی
 سطح تو چو کافور هم سیم سپیدست
 شکر گوب رخت^{۱۱} سرخی رخسار حینان
 کرد تو غیرست و گلت غبر سارا
 بستان تو چون باغ بهشتت بنزمت^{۱۴}
 صد سدره و طوبی است بهر جای ترب
 در عرضت داخل تو صد فوج کشیده
 در ساحت میدان تو صد رشته ستاده^{۲۰}

هم کعبه حاجات ملوک این کباری
 کان کرم و منبع غری و قناری
 بر ساعد ایام بتائید... سی
 تارخ کرم بر ورق لیل و دهار
 برگرد زمین چو جیل قاف حصار
 ابری و بجز لولو و یاقوت نیاری
 در قطب یمین زمین تا قطب یساری
 کاخخانه رسد ناظره مست و داری
 خورشید تو دوجو سهانی بتواری
 سقف تو چو خورشید به زر عیاری
 زنگار خطت بنره سیراب صاری
 آب تو گلابست و همه مشک تزاری
 اشجار و دریا حین چو غلمان دجاری
 صد کوثر و تسنیم بهر ناحیه جاری
 پیلان فلک اوج برترین عمار
 بازمین زرا سپان همه تازی و تزاری

۲۹۵۰

- ۱-۱: (ناخوانا)؛ ج: قناری؛ تصحیح قیاسی؛ کذا ۱-۲: تعظیم تو شاهی ۱-۳: (ناخوانا)؛ متن تصحیح قیاسی
 ۱-۴: (ناخوانا)؛ ج: کذا ۱-۵: در قطب یمین... متن تصحیح قیاسی ۱-۶: ایوان بلند تو... تصحیح قیاسی؛ کذا
 ۱-۷: کاخخانه رسد ناظره... (ناخوانا) ۱-۸: غالباً کذا ۱-۹: بهر سیم سپیدست؛ تصحیح؛ کذا ۱-۱۰: همه رخسار...؛ تصحیح؛ کذا
 ۱-۱۱: شکر گوب رخت؛ تصحیح قیاسی؛ کذا ۱-۱۲: کذا آمد تصحیح قیاسی ۱-۱۳: آب گلابست و همه مشک تازی؛ متن تصحیح قیاسی
 ۱-۱۴: بستان ن باغ بهشت است نرست؛ تصحیح؛ کذا ۱-۱۵: تصحیح قیاسی؛ کذا ۱-۱۶: صد سدره و طوبی است بهر جای ترب؛ ج: کذا
 ۱-۱۷: صد کوثر و تسنیم بهر ناحیه؛ ج: کوثر و تسنیم بهر ناحیه ۱-۱۸: فوج که؛ ج: کذا ۱-۱۹:... لای فلک روح بر زمین؛ ج: کذا
 ۱-۲۰: در میدان تو صد رشته ستاده؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۲۱: کذا- تصحیح قیاسی ۱-۲۲: این اشجار از میان اوراق چسبیده
 نقل شدند و بدین سبب درست خوانده نشدند.

بردرگر میمون تو در نوبت ترغاق ^۲	میران جهان بر عدد ریگ مخاری ^۲
در طلب بزم تو بهر سوی هزاران	کوه زیر کانی و گهر های بجاری
بر خاک جناب تو بتشریف زمین لوس	شاملن جهان سوده سرخویش بخاری
در خدمت میمون تو ز اقصای اقلیم ب انا غل ز دل و دیده مناری *
از روی درازی و دمشق دیسانی فرنجی و بلخی و بنجاری *
..... بازنده شب و روز * ن بهاری *
سکان سده سامیت * ری *
از فکر شکوه تو در اطراف ممالک	یکبای خورد آب می شیر و شکاری
..... سده انصاف تو انصاف * زرو سیم و دوراری *
از عا کر * سواری *
..... * آسوده *
فی جان دول از یو را خلاص تو عا طل	فی طبع و تن از کسوت انعام تو عاری
ای دولت آن قوم که چون بخت همایون	بردرگر میمونت مقیمند و قزاری
ماییم که دوریم از آن جنت فردوس	چون مرغ جدا مانده ز گلزار بزاری
..... * *
آشفته تراز سنبل گیسوی پریشان	بیمار تر از زنگرس چشمان خماری
یارب بود آن دولت و اقبال که روزیم	عون تو دهد قوت و اقبال تو یاری
چند آنکه کشم سر من انوار سعادت	از گرد جناب تو درین دیده تاری
..... * ری *

۱-۱: کذا؛ ج: ترغاق ۱-۲: (ناخوانا)؛ ج: بر یک بهاری ۱-۳: کذا؛ ج: بزنی تو ۱-۴: (ناخوانا)؛ ج: کذا ۱-۵: بر خاک ...
 ... نین لوس؛ ج: کذا ۱-۶: ن سوده سرخویش بخاری؛ ج: کذا ۱-۷: در صدر - در رسد اقلیم؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۸: ج:
 در؛ تصحیح: کذا ۱-۹: ج: بگلزار ۱-۱۰: ج: چنانکه؛ متن تصحیح قیاسی -

* این هم مصرع اولی از میان ادوات چسبیده بدست آمده و خوانده نشدند

در پیش سریرش به آفاق ستاده
 اشعار سرانی کنم و قصه گذاری
 فیروزش آن شاه جهانگیر جهان بخش
 کز روی وی آمد اثر رحمت باری
 دادار جهاندار که در جنب جلالتش
 صد مملکت جم به جوی هم نشماری
 آن خسر و آفاق که در پیش رکابش
 دارند سلاطین هوس غاشیه داری
 آن سایه بزدان که ز سپای جیشش
 خورشید دهد خاصیت صبح نگاری
 آن داد و دیندار که بارونی عدلش
 هرگز ز گلستان ارم یاد نیاری
 آن شاه جهانگیر که از جمله شایان
 خمتست بر و صفدری و شیر کار
 آن نادر دوران که بتدبیر مصالح
 صد کسری و کاوس بدادست بدانش
 رادی که کت فزین کش ابریزان را
 موسی زمانست و سنانش بدینااست
 واری فلک قدر که گوید مومهرش
 دارای جهان دار و شتر مرغاری
 سلطان زمینی و سلیمان زانی
 هدی جهانی و مسیحای دیاری
 دارنده ملکی و گزارنده حکمی
 بارنده ابری و بر آورنده بجاری
 فتح و ظفر و نصرت و تأیید و سعادت
 هر پنج رفیقند بهر جا که رخ آری
 خصم است خداوند کسی را که تو خصمی
 یا راست خداوند کسی را که تو یاری
 در دولت آن شاه توای حضرت علیا
 خواهم که چنان در طرب و عیش گذاری
 جاوید علم بر فلک ساده سرای
 پیوسته قدم از سر سیاه گذاری ؟
 هر روز چو نو روز یکی نیم گزینی
 هر لحظه چو فردوس و گنجش بر آری
 من بنده که در مدح و مقامات سجیدی
 بروم بسخن دست ز سعادتی و نزاری
 و اقیق بقبولم که چو این قصه بخوانی
 درمن نظری از مرام الطاف گماری

۲۹۸۰

۲۹۹۰

۱-۱: در پیش؛ ج: کنایه؛ ج: جهاندار ۱-۳: حسن را کسی؛ ج: بخش ۱-۴: سعدی؛ تصحیح: کنایه
 ۱-۵: بسخن دست نزاری؛ ج: بسخن دست ۱-۶: درمن نظری؛ تصحیح: کنایه

اهلاً و نغمه عینی ای باد نو بهاری کز دم عبیر ییزی و از بوی مشکبایی
 گلدهسته جنائی یا شاخ ارغوانی یا غالیه میانی یا نافه ستاری
 عیسی نه ای و در دل صدف نه حاصل مانی نه ای و بر گل صد نقش می نگاری
 چون جبین^۳ بیدار نهان رخی و بیدا چو نهاتقان شیدا مدحوش و مبقاری^۴
 نقاش سطح آبی فراسش هر جایی^۵ لشکر کش سحابی فرمان ده بجاری
 حور و پری سرشتی روان باغ کشتی^۶ دلجوی چون پیشتی خوشنوی چون بهاری
 ادریس مہد مانی قیس راهبانی بر حبس بوستانی بلقیس لاله زاری
 هر صبح چون طلیحان آئی بر جیبیان دژ مسکن غریبان شهبان خبر تو داری
 پیک جهان نوردی سیاح یاده گردی هر جا که عزم کردی گویی در آن دیاری
 امروز بامدادان مست آمدی و شادان خرم چو طبع را دان خوش چون دل خواری
 مشک و عبیر ییزان گلبرگ دلاله ریزان^{۱۳} افغان ز شوق و خیزان چو مردم خاری
 دامن بدین بریدی باخزده ای رسیدی^{۱۵} برگوی تا چه دیدی بنهای تاج داری
 گفتی بفال دولت نشینیه حال دولت^{۱۶} عقل نهال دولت با شاخ شهر یاری
 یعنی که شاه کشور با که دمه برابر^{۱۸} با این امیر صفدر داده بجکم باری^{۱۹}

- ۱-۱: ب: اهلاً و نغمه عینی ای باد نو بهاری؛ ۱۰۲: عبیر ییزی؛ ب: بکذا؛ ۱۰۳: جنان نه بیدار نهان رخی و بیدا؛ ب: جنسین
 نه بیدا..... بکذا؛ ۱-۴: مبقاری؛ ب: بکذا؛ ۱۰۵: جنائی؛ ب: بر حجاب؛ ۱-۶: سحابی فرمانده بجاری؛ ب: بکذا
 ۱-۷: باغ کشتی؛ ب: حورری..... باغ کسی؛ ۱۰۸: چون پیشتی..... چون بهاری؛ ب: بکذا؛ ۱۰۹: بر حبس بوستانی
 بلقیس؛ ب: بکذا؛ ۱۰-۱۰: طلیحان آسی بر جیبیان؛ ب: حنسان؛ متن تصحیح قیاسی؛ ۱۱-۱۱: در؛ ب: بکذا؛ ۱۰۱۲: بکذا؛
 ب: خرم..... چون داحواری؛ ۱۰۱۳: بکذا..... ریزان؛ ب: ریزان گلبرگ لاله ریزان؛ ۱۰۱۴: افغان ز شوق و خیزان
 چون؛ ب: بکذا؛ ۱-۱۵: مدین رمی باخزده؛ ب: بیدیدی مارده؛ متن تصحیح قیاسی؛ ۱۰۱۶: بفال..... نشینید؛ ب:
 نسفید؛ تصحیح قیاسی؛ بکذا؛ ۱۰۱۷: عقل..... سهراری؛ ب: بکذا؛ ۱۰۱۸: شاه کشور که دم برادر؛ ب: ساه کسور که نذر لورا
 تصحیح؛ بکذا؛ ۱۰۱۹: بجکم باری؛ ب: بکذا-

۳۰۱۰

شہ بلوک و خانان درخانش گشته مہمان
 از ہر دردی در اہی آرستہ بارگاہی
 طاق درواں از زرقف و ستون زگوہر
 گسترده شعر و دیبا با فرشہای زیبا
 صف صفت ہمدانی پر اراج ارغوانی
 دادہ بہر طوائف باگوئے گون طرائف
 وز بہر شاہ عالم آوردہ پیشکش ہم
 زمینہ دستہ دستہ زرینہ رستہ رستہ
 شاہ از کمال رفت بستودہ آن طرافت
 بچند خنداک روحی ای شمعہ شبوحی
 جان تازہ شہزادای زین فرزدہ لیکہ دادی
 زرین کم زبانت باگوہر لبانت
 گرجان کم فدایت یا سزناں پسیت
 الا کہ مخفہ آرم ز آئناں میر اعظم
 والا خسام دولت صفدار چرخ صولت

۳۰۲۰

دآرستہ میر گہبان جشی بارگاہی
 ہر یک بہان ماسی در حسن داستوری
 نقش و نگار یکسر جینی و زنگباری
 داگلندہ گنج و کما در معن چون نواری
 بانزل میہانی بانقل میگاری
 ہم خلعت و وظائف ہم سکہ عیاری
 اجناس در ددر ہم از کانی و بجاری
 اسپان تنگ بستہ از تازی و تزاری
 آن فزوان لطافت و آن حرم و خوشیاری
 سر بستہ فتوحی سرمایہ یاری
 پیوستہ بادشادی ای یکیک دوستاری
 یا پر شکر دلانت یا پر دُر بجاری
 نبود بدین کفایت شکر حق کی داری
 بر تو غبار مقدم خوشتر ز رنگ داری
 ہمیشہ ملک و ملت خورشید کامگاری

- ۱-۱: درخانش گشتہ مہمان: ب: بکذا ۱-۲: دآرستہ میر گہبان جشی بارگاہی: ب: داراست ۱-۳: دراہی آرستہ
 مارگاہی: ب: آرست ۱-۴: ماس ماسی در حسن داستوری: ب: نشان ماسی در حسن شہسواری: تصحیح قیاسی: بکذا
 ۱-۵: از زرقف و ستون زگوہر: ب: بمتقف ستون ۱-۶: جینی و زنگباری: ب: بکذا ۱-۷: دیبا یا فرشہار پینہ: ب: بکذا
 ۱-۸: داگلندہ گنج و کما در معن چون نواری: ب: داگلندہ گنج و کما... نواری: تصحیح بکذا ۱-۹: بروانی پر اراج ارغوانی: ب: ادا فی
 ۱-۱۰: بانزل میہانی: ب: بکذا ۱-۱۱: گون طرائف: ب: بکذا ۱-۱۲: ب: خلعت و وظائف ۱-۱۳: وز بہر...
 آوردہ پیشکش: ب: و از بہر... عالم پیشکش ۱-۱۴: ب: بکذا: ب: بر مسدہ مسدہ در سر ۱-۱۵: سنگ بستہ...
 تزاری: ب: و اسباب سکہ بستہ از تازی و تزاری ۱-۱۶: بستودہ آن طرافت: ب: بکذا ۱-۱۷: آن فزوان... و اس حرم
 ۱-۱۸: صوحی: ب: بکذا ۱-۱۹: ب: بکذا: ب: زرشادی ۱-۲۰: خوشتر ز رنگ داری: ب: بکذا ۱-۲۱: حرج: ب: بکذا
 ۲-۲: خورشید: ب: بکذا-

آن سرور ممالک و آن صفدر ممالک	آن اختر ممالک و آن افسر دراری
آن شیخ شهسواران آن عون تاجداران	آن چشم بختیاران آن نور بختیاری
آن افشان اکبر آن اردوان دادر	آن آسمان انور آن بوستان جاری
آن مخزن قنوت آن معدن حرقت	آن موب بخت آن کوکب نهاری
آن چرخ استرامت آن قطب استقامت	آن قلزم شہامت آن کان برداری
آن طیب السجایا آن صیب العظایا	آن صحو البایا آن شرب البکاری
آن راکبیت ہمتا چون آفتاب و غمقا	آن راکبیت جلدی چون سیل چون ساری
ای ابر آسمانی ای ارسطوی ثانی	ای غیث درفشانی ای غوث نگاری
مخصوص پادشاهی منظور اویانی	مودود مصطفائی مختار کردگاری
مرد فترکیانی جان پرور جہانی	لشکر کش زمانی صفدار زرکاری
صاحبقران عہدی همچون سیح ہدی	ناروق جد و جہدی گراورد زرکاری
دارای جن دانی ہمتای روح قدسی	بالای ہفت کرسی از عز و افتخاری
رستم بگاہ رزی حاتم بگاہ بزی	قیصر بوقت عز می نوبل برونباری
خاقان ہفت کشور بران ہفت اختر	عموان چار گوہر نیشان چارباری
درد اوری یگانہ در برتری فسانہ	در سردری نشانہ در صفدری متارای
در تیغ طوس و نود در رای سام و بنجر	در جد عمر و عشر در جو دمن وزاری

- ۱-۱: در آری؛ ب: کنذا ۱-۲: ال عون تاجداران؛ ب: کنذا ۱-۳: آن چشم بختیاران آن نور بختیاری؛ ب: کنذا ۱-۴: احسان؛
 ب: احسان؛ تصحیح قیاسی؛ کنذا ۱-۵: معدن؛ ب: کنذا ۱-۶: استقامت؛ ب: کنذا ۱-۷: ان کان برداری؛ ب: کنذا
 ۱-۸: طیب السجایا صیب العظایا؛ ب: طیب السجایا صیب العظایا؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۹: زبده ۱-۱۰: چون آفتاب و
 عقاب؛ ب: کنذا ۱-۱۱: نیست جلدی چون؛ ب: کنذا ۱-۱۲: ابر آسمانی؛ ب: ابر آسمانی؛ تصحیح قیاسی؛ کنذا ۱-۱۳: درفشانی
 ب: کنذا ۱-۱۴: پادشاهی منظور؛ ب: کنذا ۱-۱۵: جان پرور جہانی؛ ب: کنذا ۱-۱۶: زمانی صفدار زرکاری؛ ب: کنذا
 ۱-۱۷: سیح ہدی؛ ب: کنذا ۱-۱۸: گراورد زرکاری؛ ب: کنذا ۱-۱۹: جن دانی ہمتای روح شبہ؛ ب: کنذا ۱-۲۰: از عز و افتخاری؛ ب: کنذا
 ۱-۲۱: روزناری؛ ب: کنذا ۱-۲۲: ہفت اختر؛ ب: کنذا ۱-۲۳: عنوان چار گوہر نیشان چارباری؛ ب: نساں... الخ
 ۱-۲۴: ایشای؛ ب: مساری ۱-۲۵: در تیغ... نود... بنجر؛ ب: کنذا ۱-۲۶: دمن وزاری؛ ب: عمر و جد و جہد و دراری

در فضل و در براعت در عدل و در اطاعت^۱
 ناموس جان نوازی قیطوس کار سازی^۲
 از نوک کلب کافی ماه فلک شگافی^۳
 ماه فلک سریری بهرام برق تیری^۴
 در روز بزل روزی در وقت دین فروزی کذا^۵
 چون طبع مهربانی چون غفل کار دانی^۶
 مضمونست در لقیست مقرر است بحسبیت^۷
 اسرار ملک هستی ایشار ابر دستی^۸
 موسی کفی ولایت اعجاز اثر دلمیت^۹
 در صد هزار شکر مثل تو نیست صفدر^{۱۰}
 باغیت از نکونی دنیا تو سر اودی^{۱۱}
 جایی که اهل دولت از بس غرور و غفلت^{۱۲}
 روز و شب از ملاهی باشند در تباهی^{۱۳}
 تو تائیدی در زاهد تو عارفی و عابد^{۱۴}
 اینست دل گرامی اینست طباع سامی^{۱۵}
 روزی که بی علامت پیداشود قیامت^{۱۶}
 در بزل و در شجاعت در حمید و در سواری^{۱۷}
 قابوس سرفرازی کا دوس نامداری^{۱۸}
 داز روی رای صافی صمصام ذوالفقار^{۱۹}
 شهباز قلعه گیری شیر عدو شکاری^{۲۰}
 در صف کینه توزی در صدر مشکباری^{۲۱}
 چون چرخ کامرانی چون بخت کامکاری^{۲۲}
 سیاست در جبینت پیداست در مجاری^{۲۳}
 انوار حق پرستی آثار حق گزاری^{۲۴}
 عیسی دمی و آیت احیاء اختیاری^{۲۵}
 تنها بکین تو یکسر مانند صد هزاری^{۲۶}
 در یاست دهر گویی تو در شاهواری^{۲۷}
 دارند آن ملت سر در گناهی گاری^{۲۸}
 آلوده مناهی آشفته خواری^{۲۹}
 تو را کنی و ساجد تو ذا کبری و قاری^{۳۰}
 اینست بلند نامی اینست بزرگواری^{۳۱}
 و افتد رخ سلامت در پرده تواری^{۳۲}

۳۰۵.

۱- کذا؛ ب: در فضل و در براعت ۱-۲: ناموس جان نوازی؛ ب: اوس... الخ ۱-۳: وزاب؛ کذا ۱-۴: بهرام برق تیری؛
 ب: کذا ۱-۵: شهباز... سکاری؛ ب: کذا ۱-۶: وقت دین فروزی؛ ب: کذا ۱-۷: کینه توزی... مشکباری؛ ب:
 کسه بوری... مسکاری؛ تصحیح قیاسی؛ کذا ۱-۸: ب: جمع ۱-۹: چون حب؛ ب: کذا ۱-۱۰: در لقیست مقرر است
 در محنت؛ ب: نصب معرولست در محنت؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۱۱: چیت پیداست در مجاری؛ ب: جبینت سراسر
 در مجاری؛ تصحیح؛ کذا ۱-۱۲: حق گزاری؛ ب: کذا ۱-۱۳: از دولت؛ ب: از دولت؛ تصحیح؛ کذا ۱-۱۴: احصاری؛ ب: کذا
 ۱-۱۵: کمن... جزای؛ ب: کذا ۱-۱۶: باغیت از نکونی؛ ب: کذا ۱-۱۷: غرور و غفلت؛ ب: غرور و غفلت ۱-۱۸: ب: از...
 کار کاری؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۱۹: از ملاهی باشند؛ ب: کذا ۱-۲۰: جزای؛ ب: کذا ۱-۲۱: تائیدی؛ تصحیح قیاسی؛ کذا ۱-۲۲: اینست
 طاع؛ ب: اینست... اینست ۱-۲۳: کذا؛ ب: اینست... اینست ۱-۲۴: بی... پیداشود قیامت؛ ب: کذا

تاباغ در ااغ دایه باد صبا و سایه
 قدرت چو اوج گردون صدمت بلند میمون^۲
 قدیری همیشه سانی در عیش و شاد کامی^۳
 عمری که جادوانی اوقات زندگانی^۴
 سماجوی راست مایه سیلاب کو بهساری
 عمرت چو ریگ با مومن سالت زنی شماری
 دایم به نیک نامی قائم به پایداری
 در خوش دلی برانی در خرمی گذاری

قصیده ۹۱ (مرثیه) ۲۰۱ ج ۳ تاریخ محمدی ۲۹ اخبار الاخیار ۱۷ بموفات شیخ نصیر الدین محمود چراغ دلی^۵

ز دور منت این نه سپهر زنگاری
 کجا بجای طرب مجلسی بست کردند
 کدام جامه بریدند در عروسی سرخ
 کجا دو دوست موافق نشست در یکجا
 و فایز عالم فانی مجو که مشهورند
 طبق طبق جگر و کاسه کاسه خون می خور
 بزرگ و بوی جهان سرمنه که این گردون
 هزار دوست اگر چو توتکشته دارد یار
 تو آن مبین که بر آرد پایه پایه بلند
 چه سروران که بدامان شان نشستی^۶ گرد
 چه قصر که کشیدند خسروان بر چرخ
 جفای چرخ و غم آدمی نچندان است^۷
 خزینه ایست سپهر از نفوس نورانی^۸
 کدام دل که ز خون گشت از جگر خواری
 که این سپهر نباید سنگ تهباری
 که روزگار به ماتم نکرد زنگاری
 که چرخ شان بفراتی نداد بیزاری^۹
 فلک بنجیره کشی و اختران بگذاری
 چو با حریف دغا سر نهی بجی خواری
 بهیچ که نکند با کسی وفاداری
 که تر کرده بخون ناخن ستمکاری
 که زیر پای کند پست هم بیکساری
 که خاک کرد رخ خوب شان بصد خواری
 که پست کرد فلک با زمین بهمواری
 که گویش بزبان یابدست بشمارای
 دفتینه ایست زمین از بتان فرخاری

۱- ا، ب: باغ در ااغ دایه؛ متن تصحیح قیاسی ۲-۱: اوج... صدمه بلند و میمون؛ ب: درج... بلند و میمون ۳- ا، ب: مری عیسه
 نامی در عس و ساد کای ۴: عمرت؛ ب: بکذا ۵- ۱: ا، ب: خورمی ۶- ۱: تاریخ؛ اخبار؛ بکذا ۷: در دوخت ۷- ۱: ج، اخبار؛ از
 تاریخ؛ این ۸- ۱: ایشست؛ تاریخ؛ بکذا ۹- ۱: پیرای؛ تاریخ؛ بکذا ۱۰- اخبار؛ اختران؛ تاریخ؛ و اختران ۱۱- تاریخ؛ به شمشیری کرد؛ متن
 تصحیح قیاسی ۱۲- تاریخ؛ ز غم آدمی نچندان؛ متن تصحیح قیاسی ۱۳- اخبار؛ فلک... بزدانی؛ تاریخ؛ بکذا.

۳۰۹۰

تو ای عزیز که در ملک دال مغدوری
 چه دانی آنکه در ادراک کارخانه غیب
 زمانه صلح کند بادل تو یا خصمی
 چون وقت آن برسد میخس گیر دست
 اگر سکندر عهدی و گر خدیو زمان
 بقا بقای خداست و ملک ملک خدا
 غلام دولت آن دهر دانا چالاکم
 ز دست چرخ ندانم کجا کنم فریاد
 جهان بمانم خواجه نصیرالدین محمود
 بقیه سلف و یادگار اهل کرم
 سپهر جاه و جلالت که فخر کردند
 ز ماه دید منور بدان صفت گردون
 مسیح وقت که انفاس پاک او بودی
 دو بوده اند یکی آفتاب و دیگر ماه
 چه افشا و ندانم کنون چه روز آمد
 چرا بزار نگیرند آسمان و زمین
 گمان بری که مگر هر دو شاه بریناد
 از آن سپس نبود عیش را در گر طعمی^۹
 میمنه ملکا منما خداوند

مباش ایمن اگر عاقلی و همیشیاری
 قضا چه نقش بر آرد بکلک جباری
 فلک بدشمنی آید به پیش یا یاری
 نه ملک دنی ملکی فی سپاه سالاری
 روی بترت و نوبت بیزر باری
 که نیت قایم و دایم کسی بجز باری
 که در خرابه دنیا نمکرده معماری
 که برگزشت بما جور او ز بسیاری
 هزار گونه فغان کرد و فوه دزاری
 که کرد ختم خلافت بملک دینداری
 بر آستانه او اختران پرستاری
 نه قطب دیده کواکب بدان سزاداری
 فردغ دیده اعلی و دفعه جیاری
 که فیض رحمت شان بود روز و شب جاری
 که شد ز روشنی هر روز و شب تازی
 که هر ماه فردی شوند یکباری
 شدند در سفر آخرت بهم ساری
 که بی عمن نبود شمع را شکر باری
 بحق نعمت قرآن و دولت قاری

۳۱۰۰

۱- اخبار کنذا؛ تاریخ؛ نبرسری در فلک؛ ۲- تاریخ کنذا؛ اخبار؛ در فلک؛ ۳- تاریخ؛ دوفی؛ اخبار؛ فی ملکی ۴- اخبار؛ نصیر دین؛
 تاریخ؛ کنذا؛ ۵- سلف ساده یادگار کرام؛ اخبار؛ کنذا؛ تاریخ؛ ۶- کلام؛ ۷- بلک؛ اخبار؛ تاریخ؛ کنذا؛ ۷- اخبار؛ کنذا؛
 تاریخ؛ براست نشن دیر اختران ۸- ۱- بودی اند ۹- طبعی؛ تصحیح قیاسی؛ کنذا؛ ۱۰- ۱- عمل؛ متن؛
 تصحیح قیاسی ۱۱- ۱- تاریخ؛ نعمت؛ اخبار؛ کنذا-

۳۱۱۰ بعزت تو که خاص است در جهاننداری
 که مقتدای جهان بوده اندزا خیار
 مجاور مرسل و انبیا ز مختاری
 نم از گلاب کن و گل ز مشک تاتاری
 نسیم انس روان از برای عطاری
 غلات قبر کن از پرده های غفاری
 برجت تو که عامست در جهانبنایی
 که روح اعظم آن هر دو پیشوای کرام
 ندیم^۳ قربت خود کن غرق رحمت خویش
 مقام و مرتبه شان را چو جنت فردوس
 جناح روح فرست از برای اعطائی
 بساط صحن ده از حلقهای فردوسی

در مدح ملک اشرف عین الملک

۲۸۳ ۹۱۱

قصیده ۴۲

۳۱۲۰ بنمود رخ ز گوشه گل بسته چادری
 زان سان که نور مومنی از جان کافری
 از روزگار تیره منحوس مدبری
 چون بر حصار سنگ سیه برج مدری
 بر ساحتی سیاه ز پاکیزه عنبری^۹
 سیمین دریچه ای ز سر تیره منظری^{۱۱}
 بگشاد از برای دعا ز آسمان دری
 افکند جبرئیل شامی ز شهبیری
 یی رفت نیزه جنگی و خوریز خبیری
 زد بر سپاه زنگ ز سقلاب لشکری
 بگرفت از مواکب اسلام معشری
 وقت سحر که زهره چو دوشیزه^۴ دختری
 آغاز شد ز ظلمت شب روشنی روز
 یا فخر بخت نیک که ناگه شود پدید
 دیدم نشان صبح ز گردون تیره رنگ
 یا توده سپید ز کافور ساخته
 یا برقیاس آنک گشاید کسی پگاه
 گفتم مگر که بانگ نماز مودت آن
 یاد میان جنت فردوس جانفزای^{۱۲}
 هر دم میان صبح و شب از تیغ آفتاب
 گفتمی مگر که بر سر صحرای نیلگون
 یا خود سواد ملک هندوستان تمام

۱-۱: کذا؛ اخبار تاریخ؛ این شیخ پیشوای کرام ۱-۲: کذا؛ اخبار تاریخ؛ بوده است ۳-۱: نیک قربت خود کن غرق رحمت
 خوش؛ اخبار؛ کذا؛ تاریخ؛ بدین ۴-۱: از برای عطای ۵-۱: اخبار؛ کذا؛ تاریخ؛ به انداز حد فردوسی ۶-۱:
 دوشیزه دختری؛ ۷: کذا؛ ۶-۱: با فخر بخت بید؛ ۸: کذا؛ ۸-۱: سپید؛ ۹: کذا؛ ۹-۱: عیب؛ ۱۰: کذا؛ ۱۰-۱: بگاه؛ ۱۱:
 یا برقیاس ۱۱-۱: ز سر تیره و سطر؛ ۱۲: ز سر سره منظری ۱۲-۱: جانفزی؛ ۱۳: جانفزی؛ تعمیم کذا ۱۳-۱: کذا؛ ۱۳: ج؛ با خود-

دینی چنان مگر که ز شمشاد طره ایست^۱
 سنگین ترش ز کوه^۲ سر سبز ز سیم ناب
 دور در دهان چو حلقه انگشتر^۳ و باز
 شیرین لبی که قطره آب دهن او
 در بگذرد نسیم دی اندر میان دشت
 بر ساق و ساعد از زرم جانش حلیه ای^۴
 بر دوخته زدیبه و زربفت کرتی ای^۵
 آمد بدین صفت بر من با هزار ناز^۶
 در دست کرده از گل خوشبوی دستای^۷
 گفت آدم که مرده شادی دم ترا
 شکرانه ده که حضرت ایزد ز فضل خویش
 دانی که در دل تو چه حد بود آرزو
 اکنون تو شاد شو که ملک وقت با ملاد^۸
 من چون شنیدم این نفس جانفرای او
 برخاستم ز جای بماننده^۹ حجاب^{۱۰}
 ابری خیال سرعت و شیرینی جبال جه^{۱۱}
 آن کوه باد پای که اندر هوای ملک

افکنده بر فراز قندی چون صنوبری
 باریک تر ز موی میانیش لاغری
 هر یک نگینش از دُر و دندان چو گوهری
 دریا کند گلاب چو شمدی و شکری
 روید گل و بفتنه زهر کوه و کردری
 در گوش و گردن از درو یا قوت زبوری
 و انداخته ز مقنع باریک معجری
 زان سان که در سرای گدایی تو نگری
 بر کف نهاده از می گل رنگ ساغری
 از مقدم ملاذ ملوک افضل^{۱۲} الوری
 داد آنچه خواستی ز مرادی و مغفوری
 بر پای بوس آنکه چو نیست دیگری
 آید درون شهر بقال موفری
 بشکفت جانم از سر شادی چو عبهری
 زین بر نهاده بر سر می رنگ اشقری^{۱۳}
 رنگی زمین نورد و نهنگی شادوری^{۱۴}
 بودست نرم و گرم چو آبی و آذری

۳۱۵۰

- ۱-۱-۱: ج: شمشاد طره اش ۱-۲: سنگین ترش ز کوه سر سبز ز سیم ناب؛ ج: دور کوه سر سبز ز سیم ناب ۱-۳: موی میانیش؛
 ج: بکذا ۱-۴: انگشتر دهن؛ ج: بکذا ۱-۵: هر یک نگینش؛ ج: بکذا ۱-۶: شیرین لبی؛ ج: بکذا ۱-۷: بگذرد؛ ج:
 کذا ۱-۸: بکذا؛ ج: کوه کردری ۱-۹: حلیه؛ ج: حلقه؛ متن قصص قیاس ۱-۱۰: بکذا؛ ج: دریا قوت ۱-۱۱: ج:
 دیبه زربفت ۱-۱۲: ناز؛ ج: بکذا ۱-۱۳: بکذا؛ ج: افضل الوری ۱-۱۴: ندیده؛ متن قصص قیاس ۱-۱۵: برخاستم
 ز جانش نماینده حجاب؛ ج: بکذا ۱-۱۶: زین بر نهاده؛ اشقری؛ تصحیح بکذا ۱-۱۷: حبال جه؛ تصحیح قیاسی؛ بکذا
 ۱-۱۸: همگی؛ ج: بکذا

۳۱۹۰

می تا ختم شتاب ز شوق رکاب بوس
 چون در هوای کعبه علیا بکوتری
 در دل ز رحمت ملک العرش بهجی
 بر کف ز مدحت ملک الشرق و فتری
 چند آنک نور طلعت عالم فروزاد
 دیدم چو اخترى که بر آید ز خادری
 گشتم پیاده ز اسب و دیدم بجا بوس
 چون تشنه ای بجانب آبی مبشری
 بوسیدمش زمین و همین شعر کرداد
 بر مقدم ملک چو شاخوان شاعری
 عین الملک که چشم چراغ جهانیاست
 دلا کریم دولت و دین آنکه در جهان
 سر دفتر ملک ممالک که قز او
 صفدار شرق و غرب که همراه آسمان
 جمشید دولتی که بدستان قهر اوست
 بهرام روز آنکه چو نواه قوس او
 دل و دوز تر ز ناک او نیست نادی
 نادیده چشم انجم و نشیده گوش چرخ
 لشکر کشی سپه شکنی شیر او زنی
 رادی روان کفی و بلند آسمان و شی
 حلمش که آسمان نکشد بار او بر پشت
 گفتم مگر کتاب بخت جوان اوست
 دل گفت فی معلم او روح قدسی است
 آنجا که در محالک میدان کارزار
 چون در هوای کعبه علیا بکوتری
 بر کف ز مدحت ملک الشرق و فتری
 دیدم چو اخترى که بر آید ز خادری
 چون تشنه ای بجانب آبی مبشری
 بر مقدم ملک چو شاخوان شاعری
 دز فوج او ز ادب ثریاست تاثری
 مانند او نژاد کریمی ز مادری
 بر روی روزگار چو هر بیت افوری
 سازد ز نعل مرکب میونس انوری
 اجرام چرخ رام چو دیوی مستری
 بزاید از حصار بهر تیر لنگری
 خون ریز تر ز خنجر او نیست خنبری
 مانند او سواری و همتاش صفدری
 خنجر زنی خزینه دمی داد گسری
 میر عدو کشی ملک دوست پردری
 چون کوه تاف روی زمین راست لنگری
 گردون کوز پشت چو پیری معمری
 کی سر نهد بگفت غلامی و چاکری
 از کینه بر زنده صف لشکر به لشکری

۳۱۷۰

۱- رحمت بهجی ؛ ج. رحمتی بهجی ۲- ۱- ملک الشرق و فتری ؛ ج. کنایه ۳- عالم فروزاد ؛ ج. چنانکه
 ۴- ۱- بر آید ؛ ج. برآمد ۵- ۱- چون شه بجانب ؛ تصحیح قیاسی ؛ کنایه ۶- ۱- چراغ ۷- ۱- فوج او ز ادب ثریاست
 باثری ؛ تصحیح ؛ کنایه ۸- ۱- نژاد ؛ متن تصحیح قیاسی ۹- ۱- میونس ؛ تصحیح ؛ کنایه ۱۰- ۱- بزاید از حصار بکسری ؛ تصحیح
 کنایه ۱۱- ۱- بکشد ؛ ج. کنایه ۱۲- ۱- ممالک ؛ متن تصحیح قیاسی -

اژدر جیش پرده کشد بر جبال روز
 تیر اندزد چو قطره باران و تیغ برق
 خاک سیه ز خون سپه گشت آسپناک
 و آئینه ای بود که رخ خنجر اندرو
 تو از سنان دسیف نمائی عجائی
 در تنگ نای رزم در اندازی آچنان
 بردوش تو ز آهن و پولاد جوشنی
 تو می فراز بازو در می بگرد ساق
 گاهی به تیغ قامت خوب و قد بلند
 گاهی بچو نیزه بدزدی چهار تن
 انگنده سولت تو در انلاک غلغل
 ای آنک نیست چون تو در ایام مکر
 گردون ندیده چون تو امیری مظهر
 رای تو در صفای چو ابریت امینی
 آنی که هفت کشور عالم بود تمام
 آب سموم قهر تو زهر لیت قاتل
 بر هر زمین که سم سمندت نهاد گام
 صد قلعه بچو خیر خوشواره بر کند^{۱۵}

ابری سیاه رنگ چو انفاس مجری
 گویال و گرز ماعقه و کوس تندری
 گویی مگر که لاله ستانیت احمری
 غیر از خیال مرگ نباشد مصوری
 آن دم چنانک معزه ای از پیمبری^۲
 چون در میان آتش سوزان سمندری
 بر فرق تو ز جوهر پولاد مغفزی
 تیغی کف چو شعله ناری منشری^۳
 بشکافی از میان چو اناری مظهری
 کیجا چنانک گوشه میخی مسمری
 و انگشته قتال تو برخاک محشری
 وی آنکه نیست چون تو در آفاق داری
 گیتی ندیده چون تو مشیری مدبری
 دست تو در نوال چو بحر لیت اختری^۴
 در جنب همت تو متاعی محقری
 خاک نسیم مهر تو مشک است اذری^۵
 هر سنگ سیم گردد و هر ذره انوری
 آسجا که بر کند چو تو کرا حیدری

۳۱۹۰

۱-۱: باران و تیغ برق؛ تصحیح: بکذا ۱-۲: کز صاعقه؛ تصحیح: بکذا ۱-۳: جاک ارباسری؛ متن تصحیح قیاسی
 ۱-۴: مغفزی؛ تصحیح: بکذا ۱-۵: مشری؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۶: تیغ قامت حش قدی بلند؛ تصحیح: بکذا ۱-۷: مطهری؛
 متن تصحیح قیاسی ۱-۸: متیختی؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۹: وایکند فالن؛ تصحیح: بکذا ۱-۱۰: مظفری؛ ج: بکذا ۱-۱۱: ج
 ابریت امینی؛ تصحیح: بکذا ۱-۱۲: اختری؛ تصحیح: بکذا ۱-۱۳: جنب همتی؛ تصحیح: بکذا ۱-۱۴: اذری؛ تصحیح: بکذا
 ۱-۱۵: خیر خوشواره؛ تصحیح: بکذا-

هر کس که با تو یکسر سوزن کند خلافت
 داند جهان که نیت با جماع^۳ عاقلان
 می خواهیم از خدای که مانند مشتری
 سازم ز چرخ لوح و ز نوامه خامه ای
 بردارم از شای تو چون پیر نقش بند
 در بوستان بزم تو هر دم کنم ادا
 تو نیز جید کن که در ایام دولتت
 تاهست در بلاد خراسان چهارچیز^۳
 بادا چهار گوشه صدر ترا بچرخ
 گرد ز رعب هر سر موتی^۲ چون شتری
 چون تو سخن شناسی و چون من سخنوری
 بر آسمان نهم ز شای تو گوهری
 گیرم ز شب مداد و ز شبگیر مسطری
 هر ساعتی کتابی و هر لحظه^۹ دقری
 چون بلبلان بیای مدحی مغنبری
 نبود مرا ز لطف تو حاجت بدگیری
 مشهور بلخ دروم و نشا پور دهری^۴
 از ماه کرده باش و از مهر بتری

۳۲۰۰

تقصیه ۴۳ ۱۱۱ ج ۴۶ بیاض لندن ۱۰۹ فتنه گ چاگیری ۱ در مدح ملک الشرق

شهبانگاه کز قصر نیلوفری^{۱۵}
 هجوم شیاطین سلطان رنگ^{۱۶}
 بر آورده شب سائبانی سیاه^{۱۷}
 بر آند کو اکب بچرخ بلند
 در فشان چو در با که در زیر آکن
 ویا چون شاری که بر نوغروس
 شد اندر شهبان شته خادری
 سند ملک روم از سپاه پری
 چو گیسوی سیمین بستان عنبری^{۱۸}
 چو احنام بختانه آذری^{۱۹}
 یکی فرش فیروزه گون گسری
 فشانیش بر نیلگون ششتری^{۲۱}

۳۲۱۰

۱-۱-۱: حلاف ۱-۲: خوشری؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۳: باطاع عاقلان؛ تصحیح بکذا ۱-۴: محس شاسی و حوس من محس دری؛ تصحیح بکذا
 ۱-۵: مامد شری؛ تصحیح قیاسی؛ بکذا ۱-۶: آشای لو ۱-۷: شبگیر ۱-۸: شای تو چون را؛ تصحیح قیاسی؛ بکذا ۱-۹: لحظه ذری
 تصحیح قیاسی؛ بکذا ۱-۱۰: منبری ۱-۱۱: تو فرزند؛ ج: این نیز ۱-۱۲: حاجت دیگری؛ ج: بکذا ۱-۱۳: جاجاز؛ تصحیح بکذا
 ۱-۱۴: ملخ دروم دشت بر چون هری؛ تصحیح بکذا ۱-۱۵: بر قصر؛ ج: بر قعته؛ بیاض لندن؛ بکذا ۱-۱۶: رنگ؛ ج: رنگ؛ بیاض
 بکذا ۱-۱۷: ج: بر آورده؛ بیاض بکذا ۱-۱۸: بکذا؛ بیاض؛ کتاب ۱-۱۹: بکذا؛ ج: بیاض؛ آذری ۱-۲۰: در افشان خود
 رنگ در زیر آکن؛ بیاض؛ در فشان خود؛ هر لم یک در در زیر آکن؛ ج: در افشان ۱-۲۱: ملگون ششتری؛ بیاض؛ بکذا

در مهای صافی ز سیم سپید	دانیل سرخ از زر جعفری
بوفتی چنین کز سیم شمال	شبتان تره بود و بستان طری
من اندر سطح بام بلند	که بود اندر و غرقه ششدری ^۲
حکیمانه خلوت گهی داشتم	چو فردوس زانده دنیای بری
بیشیم کی نخل از شمع موم	حر آتش در دمی فزودی ترکی
داتی هم از شیشه شغل شام	لبالب پر از غالیه عنبری
کف بر یکی کلک گوهر نشان	چو ماه نواز زردی و لاغری
کتابی زهر فن بنزدیک من	نهاده چو گنجینه گوهری
زخو و معانی مقالید و فتح	ز صر و لغت کامل دانهری
ز انشال میدانی و از نشرها ^{۱۳}	مقامات و از نظمها بحتری
ز اخبار و آثار هر دو صحاح ^{۱۴}	ز تفسیر کشف و مخشری ^{۱۵}
ز متن و روایات مبسوط بکر ^{۱۶}	ز تعلیل مجموعہ برغری ^{۱۷}
ز منطق مطالع ز علم کلام ^{۱۸}	مواقف دگر حکمت ابهری ^{۱۹}
ز طب و ز آریخا و اندی ^{۲۰}	ز اخلاق و تهذیب الناصری ^{۲۱}
ز عرفان عوارف ز وحدت قصوص ^{۲۲}	ز وعظ و نصائح کتاب عری ^{۲۳}

۳۲۲۰

- ۱-۱: مره بود بستان بری؛ بیاض؛ تره بود بستان طری ۱-۲: بای بلند؛ ج؛ کننا؛ بیاض؛ نامی بلند ۳-۱: شش دری؛ ج؛ بیاض؛
 کننا؛ ج؛ حکیمانه خلوت داشتم؛ بیاض؛ کننا ۵-۱: بیاض؛ از اندوه دنیاسری؛ ج؛ کننا ۶-۱: بر پیشم کی نخل؛ ج؛ کننا؛ بیاض؛ نخلی
 ۷-۱: ج؛ فردی؛ متن تصحیح قیاسی ۸-۱: از لیه حریه؛ ج؛ حری؛ غالیه حیرتی ۹-۱: برکی... کوز نشان؛ ج؛ کننا ۱۰-۱: ار؛
 ج؛ کننا ۱۱-۱: ج؛ کننا؛ بیاض؛ کتابی ۱۲-۱: ارری؛ بیاض؛ صر و لغت کامل دهری؛ تصحیح قیاسی؛ کننا ۱۳-۱: این شترهای
 دیگر نیافته شد؛ از بیاض لندن به بطور حاصل شد؛ ز انشال میدانی از نشرها. مقامات و از نظمها بحتری؛ تصحیح؛ کننا ۱۴-۱: کننا؛ بیاض؛ دو صحاح
 ۱۵-۱: ز تفسیر و کشف و مخشری؛ بیاض؛ ز تفسیر و کشف و مخشری ۱۶-۱: زس و در روایات و مبسوط بکر؛ بیاض؛ زس ۱۷-۱: ز تعلیل
 مجموعہ برغری؛ بیاض؛ ز تعلیل مجموعہ برغری ۱۸-۱: مطالع ز علم کلام؛ بیاض؛ کننا ۱۹-۱: ابهری؛ بیاض؛ ابهری ۲۰-۱: ز طب و
 ز آریخا و اندی؛ بیاض؛ طب برد و آریخا و اندی ۲۱-۱: تهذیب ان ناصری؛ بیاض؛ ان ناصری ۲۲-۱: وجدان؛ بیاض؛
 کننا ۲۳-۱: از بیاض؛ کننا؛ ج؛ کتابی سری

درین کتب^۱ بودم ز اندیشهها بدریای معنی شده لنگری
 که ناگه در آمد ز ایوان من ببت من بصد شوخی و دلبری
 برآورده جده از رعوت بدوش عرق کرده روی از می^۲ عسکری
 دور خارا و چون مر و آفتاب دو چنانش چون زهره و مشتری
 جبینی^۳ فروزان چو ایمان پاک سیر رنگ زلفینش^۴ چون کافری
 بگینهای دندان چو یاقوت سرخ دهن تنگ چون دورا^۵ گمشتری
 ددای دل عاشقان ساخته گلاب لعاب لب شکرتری
 بشکلی درون آمد از گرد راه که بر بود از من همه صابری
 چو بر غاستم تا بعبادت کشم در آگوش^۶ آن قامت عری
 رمید از من وجست در گوشه^۷ ای چو رنگ از بلنگی که آن بر لبی (کندا)
 بگفتم که ای سر دسین^۸ ساق که حور دپری روی^۹ مر پیکری
 نگونی^{۱۰} چه دیدی ز من تا سزا^{۱۱} که امروز بر عادت^{۱۲} دیگری
 بر آشفنت^{۱۳} دبر زد بر ابرو گر گشاده زبان در لامت گری
 که ای یار بد عهد برگشته روز ندانم که تا در چه کار اندری
 که سالی^{۱۴} قریب است دور از ملک پریشان و آداده و اجتری
 نه در عیش آنی نه در جیش میر^{۱۵} نه در صدر دیوان نه در محضری
 گرفتم که در دانش و فضل درای ز ابجای آفاق سر^{۱۶} و فتری

- ۱-۱ کندا؛ بیاض؛ کتاب ۱-۲؛ بصد شوخی و دلبری؛ ج؛ سوخی ۱-۳؛ ج؛ کندا؛ بیاض؛ برآورده ۱-۴؛ ج؛ بیاض؛ کندا
 ۱-۵؛ ج؛ کندا؛ بیاض؛ جبین ۱-۶؛ ج؛ کندا؛ بیاض؛ زلفینش چو ۱-۷؛ دلب ۱-۸؛ ج؛ بیاض؛ کندا ۱-۸
 اکشری؛ ج؛ بیاض؛ کندا ۱-۹؛ ج؛ کندا؛ بیاض؛ سوخته ۱-۱۰؛ بیاض؛ کندا؛ ج؛ دران گوش ۱-۱۱؛ ج؛ بک آن سرری؛
 بیاض؛ بک بر تپری ۱-۱۲؛ کندا؛ بیاض؛ چو گفتم که ای سر دسین ساق ۱-۱۳؛ بیاض؛ کندا ۱-۱۴؛ بیاض؛ کندا
 ۱-۱۵؛ ج؛ کندا؛ بیاض؛ عادت ۱-۱۶؛ ج؛ بیاض؛ بر آشفنت بر زد ۱-۱۷؛ ج؛ کندا؛ بیاض؛ بار بد عهد برگشته روز
 ۱-۱۸؛ بیاض؛ کندا؛ ج؛ چکار ۱-۱۹؛ اسب دور از ملک؛ بیاض؛ کندا ۱-۲۰؛ ای سر جیش سر؛ بیاض؛ ناسی؛ قیج قیج
 کندا ۱-۲۱؛ سپرد فزی؛ ج؛ بیاض؛ کندا

بدین گونه عزلت که خورده ای
 ترا خویش و فرزند و خیل و تبار
 نگردد میسر که در گوشه ای
 اگر در هیایون رکاب ملک
 ز نفی و گفنی که مانع دود بود
 گذشت آن داکنون که با فرکام
 ز کم زان بود آخرای ناسپاس
 بدیده شوی چند منزل^{۱۰} به پیش
 و گر نیست از پیشکش چاره ای
 ترا خدمتی بهتر از شتر نیست^{۱۴}
 چو گوگرد در سخت و یا قوت زرد^{۱۹}
 هم امردن بشین و شتری نویس^{۱۸}
 چو فردا ز صحن سپهر لایه^{۱۹}
 بر آوردن زیرک بپوشمند^{۲۱}
 نشیند مستان بزم صبح^{۲۳}
 نه پندارم از علم خود بر خوری
 فزون از هزارند گر بشمری
 نشینی به تنها بدین مدبری
 که چرخش کشد غاشیه چاکری^۵
 یکی تا توانی و گر بی زری
 ملک بازگشته است از لشکری
 که از رفته تقصیر عذر آوری^۹
 که در دیده گرد ریش لپیری^{۱۱}
 که مہنگام پاپوس با خود بری^{۱۳}
 که از فط خوبی و خوش منطری^{۱۵}
 سواد سخنها در نادری^{۱۷}
 چو نوشین لب لببت کشمی
 در نشان شود چپته خادری^{۲۰}
 بشبگیر آواز خنیاگری^{۲۲}
 چو خورشید گردون شود مجری^{۲۴}

۳۲۵۰

۱-۱: بیاض؛ برین گونه عظمت؛ ج: کنذا؛ ۲-۱: ج: کنذا؛ بیاض؛ فرزند خیل تبار؛ ۳-۱: ج: کنذا؛ بیاض؛ اگر؛ ۴-۱:
 نمک و میسر که در گوشه؛ ج: میسر اگر گوشه؛ ۵-۱: حاکری؛ بیاض؛ کنذا؛ ۶-۱: که مانع بود؛ بیاض؛ کنذا؛ ۷-۱: گذشت آن داکنون
 که با فرکام؛ بیاض؛ گذشت؛ با فرکام؛ ۸-۱: مار..... از لشکری؛ بیاض؛ کنذا؛ ۹-۱: تقصیر؛ بیاض؛ کنذا
 ۱۰-۱: منزل پیش؛ بیاض؛ کنذا؛ ۱۱-۱: لپیری؛ تصحیح؛ کنذا؛ ۱۲-۱: از شبن کشک حاره؛ بیاض؛ کنذا؛ ۱۳-۱: پاپوس
 با خود بری؛ بیاض؛ کنذا؛ ۱۴-۱: خدمتی بهتر از شتر نیست؛ بیاض؛ خدمتی به؛ تصحیح؛ کنذا؛ ۱۵-۱: خلی و خوش منطری؛
 بیاض؛ کنذا؛ ۱۶-۱: کنذا؛ بیاض؛ جوگرد در سخت؛ ۱۷-۱: نادری؛ بیاض؛ کنذا؛ ۱۸-۱: بیاض؛ سم امردن و شتری
 نویس؛ ج: پیشش و شتری نویس؛ تصحیح؛ کنذا؛ ۱۹-۱: جو فردا ز صحن سپهر سپاه؛ ج: بیاض؛ کنذا؛ ۲۰-۱: در نشان سود؛
 ج: بیاض؛ در نشان؛ ۲۱-۱: زیرک و پوشمند؛ ج: بیاض؛ کنذا؛ ۲۲-۱: خنیاگری؛ ج: بیاض؛ کنذا؛ ۲۳-۱: نشیند
 مستان بزم صبح؛ ج: باد صبح؛ بیاض؛ کنذا؛ ۲۴-۱: بیاض؛ جو خورشید گردان سود؛ ج: کنذا

توزین ^۱ را بر آنکن بیا ننگ خردش	بر پشت کیتی ^۲ چو کبک دری
فلک سرعتی ماه ^۳ پیشانی	که همچون ستاره است در رهبری
ردان شو بنزدیک کشور گشتانی	کمر بسته بر غم زمان بری
چنان کن که چون عیبه کردی رنگ	براق ز آب سیه بگذری
که نزد سرای خدیو ^۴ جسور	رسی در سپهر بر نو ندر جری
همان دم که گرد سپاهش زدور	چو ابر سیه بر سما بنگری
به بینی طلهای زریفت او	در خشنده چو شعله آذری
پیاده شوازا سپهر در دو به پیش	زمین بوسه ده باد و چشم تری ^{۱۲}
ادا کن پیش رکاب ملک	ثنای که دارد دم سحری
سپهدار اقلیم هندوستان	که اسفند یاریت در صفدری
ممالک ستانی جهان داور	که ختم است بر دی جهان داور
حسام ^{۱۳} دول آنکه اسلام را	پناهی است چون سد اسکندری
امیری که تنگست از حبش او ^{۱۴}	جهانی بدین دور پهن دری ^{۱۵}
جواد کی که یک جرد احاشش را ^{۱۶}	دل بهفت دریا کند ساغری
کریمی که یک نفقه نیکیش را ^{۱۸}	کند هشت باغ جهان مجری
سواری که در در میدان رزم	چو برکت کند نیزه سحری ^{۱۹}
در آرد سیر ماه و مریخ را	بخاک اندر از گنبد چنبری

- ۱-۱. ج: کنذا؛ بیاض: توهر ابر آنکن بیا ننگ خردش ۱-۲. ا: کمیت؛ ج: کنذا؛ بیاض: کیتی ۱-۳. پیشانی؛ ج: بیاض: کنذا ۱-۴. ا: ستارست ۱-۵. ب: کن که چون عیبه کردی رنگ؛ بیاض: کنذا ۱-۶. کنذا؛ بیاض: سراقی ۱-۷. ن: در سیرایا حد هو جور؛ بیاض: نزد سیرایا خدیو جور؛ تصحیح: کنذا ۱-۸. ا: بر سپهر بر نو ندر جری؛ بیاض: رسی در سپهر بر نو ندر جری ۱-۹. ا: بیاض؛ ابری سیه ۱-۱۰. ا: در خشنده؛ بیاض: در خشنده چون شعله آذری ۱-۱۱. ا: پیاده... در دو ریش؛ بیاض: اسب در دو ۱-۱۲. ا: چشم تری؛ بیاض: چشم کری ۱-۱۳. این شعر از بیاض لندن حاصل شد ۱-۱۴. ا: از حبش؛ بیاض: کنذا ۱-۱۵. ا: دور و پهن دری؛ بیاض: کنذا ۱-۱۶. ا: احاشش؛ بیاض: کنذا ۱-۱۷. ا: ساغری؛ بیاض: کنذا ۱-۱۸. ا: نفقه بکش؛ بیاض: نفقه ۱-۱۹. سمری؛ بیاض: کنذا

یاسر زازی که چون آفتاب فروزنده گیتی^۱ و کشوری
 میجامشالی و مهدی خصال بدانش فروزی و دین پروری
 سکنه فتوحی و بنجر سپاه یکشور گشائی و ستر لشکری
 چو در صدر دیوان نشینی بزم چو در محن میدان سپاه آوری
 زهر یک شنائی دود صد آتشی بهر یک بانای دود صد کوثری
 نگویم که سهراب یا رستمی نگویم که فغفور یا قیصری
 گویم که در داد و فرنگ هوش بفروخته نالی و نیک اختری
 صد آذر گسپی و صد تیقباد صد افراسیابی و صد نوذری
 بتدبیر فضلای بدانش ایاس بتاراج عمری بکین غنقری^{۱۲}
 بزرگان اقلیم را لمبائی ملوک آن آفاق را مخفیری
 عجم را چو کسری نوشیه^{۱۴} وان عرب را چو نعمان بن مندری
 گراشیان یکی عالم اصغر است^{۱۵} تو در قدر صد عالم اکبری
 بتاج زر از سر بلندی کنند^{۱۷} سران سپه نیت آن سرودی^{۱۸}
 توانی که خاک کف پای تو^{۱۹} کند فزندان را بفرق افری
 گراز خاک سم سمند سرودش بنالید گوشه سامری
 ز گرد سپاه تو افغان کند^{۲۲} دل شیر گردون نیلوفری

۳۲۸۰

۳۲۹۰

- ۱-۱: کنده؛ بیاض؛ یکسری؛ کنده؛ ۱-۳: بشتی نرم؛ بیاض؛ کنده؛ ۵-۴-۵: این هر دو مصرع در بیاض یافته نمی شوند
 ۶- در بیاض این شعر بطور ذیل است: چو در صدر دیوان..... بزم به زهر یک بیانی دود صد کوثری ۷-۱: گویم که در داد و فرنگ هوش
 بیاض؛ که در دانش داد و فرنگ هوش ۸-۱: فروخته نالی؛ بیاض؛ کنده؛ ۹-۱: صد آذر گسپی و صد تیقباد؛ بیاض؛ صد آذر گسپی و صد تیقباد؛
 تعمیم؛ کنده؛ ۱۰-۱: کنده؛ بیاض؛ نوری ۱۱-۱: بتدبیر فضلای بدانش ایاس؛ بیاض؛ فضلای بدانش ایاس ۱۲-۱۰: غنقری؛ بتن تعصیب قیاسی
 ۱۳-۱: آفاق؛ بیاض؛ کنده؛ ۱۴-۱: اکبری و نوشیه وان؛ بیاض؛ کسری و شروان ۱۵-۱: گراشیان یکی عالم اصغر است؛ بیاض؛ کرمان یکی
 عالم اصغری ۱۶-۱: عالمی اکبری؛ بیاض؛ عالم اکبری ۱۷-۱: کنده؛ بیاض؛ از سر بلندی کند ۱۸-۱: کان سرودی؛ بیاض؛ ان سرودی
 ۱۹-۱: این شعر در بیاض لندن بعد از "نگویم..... رستمی" نوشته شده است ۲۰-۱: کند فزندان را بفرق افری؛ بیاض؛ کند فزندان را بفرق افری ۲۱-۱:
 بنالید از گوشه سامری؛ بیاض؛ کنده؛ و این شعر در بیاض "عجم را..... نوشیه وان" است ۲۲- (آنگاه صفحه ص ۳۲۹)

بقول خداوند عزّ و آسج
که هم آمی امرموت را
چو دلی شهر بود در ملک هند
که بجای بتها و بتانش
تو اکنون^۴ چو کفار را قاتلی
چو عثمان بر آورده مسجدی
ازین رو که چون حیدر رزم جوی
زنسل سمنه تو هر مر کشد^۵
شکارند اعدا چون وحش و طیر
جهانی در آهمن بود روز جنگ
سپاهی بود با سلاحی گران
ترا خود به لشکر چه حاجت بود
که داد و پینا مبر اندر عمل^۶
هنر پروراری تو آگست^۷
که انشاء من^۸ بیده مدح ترا
سخن ساز را شعر من مکتبی است^۹
ز پیشین امم مهتر و بهتری
بشیرم ناهنئ مسکری
غلو کرده در کفر و مستکبری
بنا کرده عسکری و مدبری
تو اکنون^{۱۰} چو اسلام را ناصری
چو حیدر کننده در خیبری
هنگام میجا ظفر گسری
فلک طلقه در گوش چون حیدری^{۱۱}
تو باز سپیدی و شیر نری^{۱۲}
تو تنها چو در جوش^{۱۳} و مغفری
تو یک تن بجای که با خجری^{۱۴}
چو قوت بندست نام آوری^{۱۵}
چه محتاج اسباب آهنگری^{۱۶}
که مرانش و فضل را در خوری^{۱۷}
نه سنسان نظمی است فی سرری^{۱۸}
چو بغداد را در رس مستفری^{۱۹}

۳۳۰۰

← ۲۲- در بایض "در ذکر سپاه بعد از بقول خداوند نوشته شده است ۱- قال عزّ اسبغ کنته خیراً امین
آخر حبّ للناس تأمرونهم بالمعروف والنهي عن المنکر ۲- ا: کنذا؛ بایض؛ جمید شهر بود ۳- ا: کنذا؛ بایض؛ غلو کرده
۴- ا: کنذا؛ بایض؛ بتخانه های بتانش ۵- ا: جو؛ بایض؛ بکر ۶- ا: عجمی؛ بایض؛ کنذا ۷- ا: یکتر؛ بایض؛ کنده ۸- ا: حو؛ حدری؛ بایض؛ کنذا
بمکرم قوت میت به شیو دوست باشد؛ چو بیکم کفار را قاتلی؛ چو فاروق اسلام را ناصری ۹- ا: کنذا؛ بایض؛ خیر نری ۱۰- ا: جوش
و مغفری؛ ب: جوشن مغفری؛ بایض؛ کنذا ۱۱- ا: کنذا؛ بایض؛ تو یکشتن ۱۲- ا: مر حاج بود؛ بایض؛ کنذا ۱۳- ا: بایض؛ بندست
۱۴- ا: علم؛ بایض؛ کنذا ۱۵- ا: بایض؛ اعلری ۱۶- ا: اگر است؛ بایض؛ اکشت ۱۷- ا: کنذا؛ بایض؛ کنذا هر ۱۸- ا: نه انشا را؛
بایض؛ کنذا ۱۹- این شعر بعنوان "گرافشای در فرهنگ جهانگیری جلد ۲- ص ۱۳۲ هم یافته میشود ۲۰- ا: نه سقا ف نظمی است
فی سرری؛ بایض؛ فی سرری؛ فرهنگ جهانگیری؛ زسنبان به سرری ۲۱- ا: لمبیس؛ بایض؛ کنذا.

نه هر شاعری آفرین را حری
 ز چندین اناصل^۱ که گفتند شعر
 ز سحر متری ز خاقان بدیل^۲
 من اکنون ازین هر سه مادی هم
 امیدم که از فزاحسان^۳ تو
 سخا بر تو خست و بر من سخن
 گویم ساری که تلوی من اند^۴
 گویم بدانند پیش چو ایشان ندانم^۵
 چنانم که در مدح و وصف و عزل
 مرا رسد گر زخم بر سپهر
 تودانی نژاد^۶ سغهای من
 الا تا در ایام فصل بهار^۷
 سخن را کند شاخ گل وایگی^۸
 ترا داد اقبال^۹ باغ حیات
 بزی تا بمشتر که مهدی صفت
 نه هر شاعری آفرین را حری
 سه شاعر شرف یافت در شاعری
 ز محمود صاحبقران عفسری
 کز آن هر سه مدوح تو بهتری
 بکیوان فرازم کلاه سدی
 چو بر مصطفی^{۱۰} اتم پیغمبری
 بهای ولی رومی و صرصری^{۱۱} اگذا
 بنظم دراری و بیت دری
 چو سندی و فردوسی و انوری
 به سنج و دمل نوبت سنجی
 که گوهر نداند مگر جوهری
 ببندند عقد زنا شوهری^{۱۲}
 طرب را کند جام می اداری
 که چون نو بهارست در اختری^{۱۳}
 گدازنده^{۱۴} فست^{۱۵} محشری

۳۳۱۰

۳۳۲۰

۱۵۱ ج ۱۱

قصیده ۴۷

ای بر درق گل ز شکر ساخته میمی دزد مشک بر آورده بکا نور و دجیمی

- ۱-۱: شاعری.... حری؛ بیاض؛ شاعر مس آفرین را حری ۱-۲: اناصل؛ بیاض؛ کنایه ۱-۳: که؛ بیاض؛ کنایه ۱-۴: مرید؛ بیاض؛ بدید؛
 ج: و سحر متری ز خاقان برید؛ تصنیف قیاسی؛ کنایه ۱-۵: کنایه؛ بیاض؛ ارزان..... مادی تریم ۱-۶: ازداحا ۱-۷: فحمت برین؛
 بیاض؛ کنایه ۱-۸: گویم تباری که تو گفتند- بهای دلی رومی و صرصری ۱-۹: گویم بدانند پیش چو ایشان ۱-۱۰: وصف و عزل؛ ج: وصف
 عزل ۱-۱۱: کنایه؛ بیاض؛ گلستان و ایر بهار ۱-۱۲: کنایه؛ بیاض؛ چو بندند عقد زنا شوهری؛ ج: بر بندند..... ۱-۱۳: کنایه؛ ج: سخن
 ۱-۱۴: ج: کنایه؛ ۱-۱۵: (ناخوانا) ۱-۱۶: ج: کنایه؛ بیاض؛ نو بهاری است ۱-۱۶: کنایه؛ ج: کنایه-

چو گان سر زلف تو برگوی ز نخلان^۱ یارب چه در سنت نهاد سر و چشمت^۲
 مارست بگو برید بیضی کیلی^۳ دانی که نداریم درین روز خسرانی
 هر چند که آن بخت سوادیت^۴ مضیی^۵ (کندا)
 جز و رد تو یاری و جز اندوه ندی^۶
 باری بمن خسته روان دار نیسی^۷
 من بنده و آنکس که چو من نیست^۸ مقی^۹
 داعی عزیزان بمقامی و حریمی^{۱۰}
 در نلقه نداریم نه زری و نه سی^{۱۱}
 آنگاه که بر آسیم نه ترسی و نه بی^{۱۲}
 ایتم و گنجایی و عصائی و گلی^{۱۳}
 الا طلب علم که فضیلت جسی^{۱۴}
 در خاطر این سوخته غریبت^{۱۵} سلی^{۱۶}
 خالی نبود هم ز فقهی و حکمی^{۱۷}
 ثابت نتوان کرد در این دهر قدیمی^{۱۸}
 کامر و در آفاق چو تو نیست کرمی^{۱۹}

۳۳۰

رح ملک الشرقین الملک کریم الدین دیوان جوانی دپیری خود

۴۹۱ ب ۴۹ ج ۱۳

قصیده ۴۵

ناله بردارای مصاحب جانی تا بگشیم در و داغ^{۱۵} جوانی
 کر بیک^{۱۶} بارمی شو مذ مسافر قوت و راحت و نشاط و امانی^{۱۷}

- ۱-۱: برگوی ز نخلان؛ تصحیح قیاسی؛ کنذا ۱-۲: برید بیضی کیلی؛ تصحیح کنذا ۱-۳: یارب چه در سنت سر نهاد و چشمت؛ متن تصحیح قیاسی
 ۱-۴: مضیی؛ کنذا ۱-۵: باری بمن خسته روان دار نیسی؛ کنذا ۱-۶: جز و رد تو یاری و جز اندوه ندی؛ ج: جز و رد تو یاریم... الخ ۱-۷: دران دار
 بسی؛ ج: کنذا ۱-۸: چنانا ۱-۹: و آنکس که چو من نیست معنی؛ تصحیح قیاسی؛ کنذا ۱-۱۰: مقامی و حریمی؛ تصحیح؛ کنذا
 ۱-۱۱: فضلی است جسی؛ ج: فضیلت جسی ۱-۱۲: کنون زلفی نسخته و تعلیم ما هم ۱-۱۳: اس سوخته عری است سلی؛ تصحیح؛ کنذا
 ۱-۱۴: بخوان کرد دران دهر قدیمی؛ ج: بخوان کرد ۱-۱۵: کنذا؛ ج: تا بگشیم در و داغ ۱-۱۶: کنذا؛ ب: یک بار ۱-۱۷: ج: کنذا؛ ب: جوانی

آنجمن می رود که باز نیاید	ذوق خوین و اتصال عوانی
چشم محبوب می شود بغشاده	گوش میعوب میشود بگرانی
تازگی می رود ز روی طراوت	از تن راستی ^۱ و ز قدم روانی
ایک دیدیم پارسال بروفت	چون گل تازه آن ریاض جهانی
اگر امسال بگری نشناسی	که از آن رنگ و روی نماند نشانی
رفت آن زور و ریخت آن قوت	از نفس و نبات حیوانی
دندان ماند ز آن حرارت طبعی	نه فطالی ز قوت شهوانی
نطق قاصر شد از بیان حقایق	فکر عاجز از اختراع معانی
چشم روشن که پای مور بیدری	بشی تیره در چپ ^۲ خلکانی
این زمان اشتری بیارنه بیند	بر لبندی اگر بدوانی ^۳
گوش کا ^۴ و از از دور شنیدی	اگر بگفتی کس حدیث پنهانی
آنچنان شد کنون که از سیر زانو	نشود با بگ طبل و صوت عوانی
و آنک خوردی بر غبت صادق	هر زمان لغت دگر دانی ^۵
این زمان که خورد ز بعد دوروزی	چچ ^۶ آسش معده راست گرانی
و آنک بادوستان بیشتر شادی	شب گذشتی در روزهای قرانی ^۷
بج ز آن عیشها نماند و خوشیها	جز ^۸ همین حسرت و حدیث زبانی

- ۱-۱: کنذا؛ ب: و آنچنان..... نیاید؛ ج:..... بنامه ۱-۲: تازگی؛ ب: نامی ۱-۳: از تن و راستی و قدر روانی؛ ب: از تن و راستی
 ز قدر روانی؛ ج: از تن و راستی و در قدم روانی ۱-۴: یکی تازه؛ تصحیح قیاسی؛ کنذا ۱-۵: شناسی؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۶: وقت آن روز ریخت
 آن قوت؛ ب: روز؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۷: از نفس و نبات؛ ب: نفوس و نبات؛ تصحیح؛ کنذا ۱-۸: کنذا؛ ج: از حرارت طبعی
 ۱-۹: قاصر..... و بیال؛ ج: قاصر ۱-۱۰: ب: روشن؛ تصحیح قیاسی؛ کنذا ۱-۱۱: کنذا؛ ب: می ۱-۱۲: اشتری بیارنه بیند؛
 ب: اشتری سارر مند ۱-۱۳: کنذا؛ ب: بر دانه ۱-۱۴: گوش کا دارم؛ تصحیح قیاسی؛ کنذا ۱-۱۵: عوانی؛ تصحیح قیاسی؛ کنذا
 ۱-۱۶: نعمتی کردانی؛ ب: لغت و کردانی ۱-۱۷: خورد و لبه؛ ب: خورد و لبه ۱-۱۸: و آنک بادوستان؛ ب: و آنک
 ۱-۱۹: کنذا؛ ب: دانی ۱-۲۰: جرمیں..... رملنے؛ ج: غیر همین.... زبانی.

یکه نالی ز در دو محنت پیری	کاشکی هم برین قرار بمانی
بعد ازین حال حالتی ^۲ مهیجی	که در و نیت جزوی و لعانی
بیج ازین چیزات یاد نیاید	که بنیدیشی آن بلبله جانی
نه تو تنها بدین غمی که محبت اگذا	با کسی سر نبرد دنیا ی فانی
عمر گر رفت باری از عقبی	کوششی کن بدانک ^۸ بتوانی
باشد از آتش عذاب جهنم	جان و تن را بحبله ای بر دانی
ای صبا گر سی بصفدر گیهان	خدمت و بندگی من برسانی
بسن همین شعر در حکایت عالم	بر سپهدار روزگار بخزانی
ملک الشرق شیر دل که خطابش	شده عین الملک ز نور افشانی
کان رافت کریم دولت و دین	رستی دیگر مست و حاتم ثانی
آنک یابد ز خاکبوس جنابش	چشم مردم سعادت و دو جهانی
آنک از آفتاب رای رفیعش	سنگ خارا شود عقیق یمانی
آنک گردد همین بخت بلندش	خاک تیره سلسله در بکافی
آنک در طلعت مبارک ^{۱۲} میونش	هست پیدا فروغ سبیل مشانی
آنک خمت بر سوت سنانش	کارشگر کشی و قلعه ستانی
آنک وقفست برویه ^{۱۵} و رایش	عدلت گستر ^{۱۴} ی و مرتبه دانی
آنک آسوده اندز احسانش	همگی خاص و عام ^{۱۷} ، قاضی و دانی

- ۱-۱: در دو محنت پیری؛ ۲-۱: حالتی؛ ۳-۱: تو نبی و لعانی؛
 ۴-۱: کنیزدیشی آن بلبله جانی؛ ۵-۱: غم؛ ۶-۱: دنیا فانی؛ ۷-۱: کذا؛ ۸-۱: گرفت؛ ۹-۱: کذا؛ ۱۰-۱: بجانی؛ ۱۱-۱: کذا؛ ۱۲-۱: مبارک میونش؛ ۱۳-۱: کذا؛ ۱۴-۱: کسرت؛ ۱۵-۱: برویه؛ ۱۶-۱: کذا؛ ۱۷-۱: خاص و عام و قاضی و دانی؛ ۱۸-۱: قاضی و دانی؛ ۱۹-۱: کذا؛

گرفته در صفت لشکر خدیو مشرق و مغرب	نهفته در آهین قضا هم دست ویرانی
زفیلان اوج بر او جش هزاران سدا سکندر	ز شیران فوج در فوجش هزاران کوه سیلانی
۲..... سپه داران چو گردون در جهانبگیری	ترنگهای زره پوشان چو دریای فردا نی
زمین ز آواز جوش چو ۳.....	جهان از کوس دازارایت چو رعد و برق بیانی
همه از گرد در هوایان همه پر شک تا تازی	سما ز اعلام صفداران پر از یاقوت رآنی
تعالی الله از ان ساعت که شد بر طالع میمون	بعزم رزم چون جیشید ۴.....
سپهرش ۵..... خورشیدش از خنجر	نجوم از نور پیکانها ۶.....
کشیده ۶..... از دما کمکت	که دار و قوت پیل دمان و شیر مستانی
همه خانان و خاصانش برگرد ۸.....	چو سیارات ۱۰ بنده بگرد ماه نورانی
وز آوازی زرتین دینگ کوس سیمیش ۹.....	بهم چو شنید لشکر چو بحر از باد آبیانی
چه مهولی بد که پنداری زمین شد آهنی دریا	درد و فواج جباران همه امواج طوفانی
خندنگ افکن همه رازی و خنجر زن همه تازی	سانداران همه رومی کمانداران خراسانی
عماریه برق انداز بر سیلان آسمانی	چو بر دیوان ۱۱ مهیکل تخت سیلانی
خیال خنجر رشان درون ۱۲.....	نی.....
سپه از مین و رسودا ۱۳.....	نی.....
در آن ساعت چه ۱۴.....	نی.....
۱۵.....	نی.....
۱۶.....	نی.....
۱۷..... چنان	نی.....
۱۸.....	نی.....
۱۹.....	نی.....

۱-۱: قضا؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۸۲: (ناخوانا) ۹-۱: کذا؛ ج: برز نش ۱۰-۱: بحر اراد اسالے؛ ج: آهانی

۱۱- ج: آسا؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱۲ تا ۱۹: [این همه اشعار بسبب پیچیده شدن ادوات خراب گشته

نی	۱
نی	۲
نی	۳
نی	۴
نی	۵
نی	۶
میین اوتوبنداری	۶
گرابر لطف او بارد سرشکی بر دل دوزخ	
دگر خاشاک خشم او فتد در چشمه زکوتر	
دگر گروسم آسپش فتد بر باغ یا راغی	
دگر گروسم آسپش بعضی هفت خان افتد	
اگر خورشید تابان را فروغ رای او بودی	
دگر در لفظ او بودی شدی شوراب دریام	
کجا الطاف او باشد در آسجا انس و آساش	
از آن مدت که از تاثیر عدل عالم آرایش	
چنانست انس و جان و وحش و طیر از عدل و دین	
حرلیت شیر شد روبرو رفیق بوز شد آمو	
کلنگان در عروسیها چو بر می می کندا کنون	
ستاده گرگ میثان را بکلی پاس میدارد	
وعدا انکشت سوزانش شتافتن های نعلانی	
چون قنط از نار بر جو شد زلال او ز سوزانی	
شود آن گل و در بجزی شود آن گل ز رکابی	
ز خاک تیره بر جو شد شراب صاف ریحانی	
بیاض روز بگریختی سواد لیل ظلمانی	
جلباب شکر مصری میا در دی شاهانی	
کرا اخلاق او باشد ورا امنست و آسانی	
عقاب ظلم عتقا شد ز معدومی و پنهانی	
که در اطراف صحرا ^{۱۵} و در اکلاف ویرانی	
ندیم باشه شد بلبل جلیس سقر سودانی	
همی خوانند بازان را بعد منت بهمانی	
که خوابش تلخ میگردد همه شب در گهپانی	

۶۶۱: ۱۰: این همه اشارت بر سبب پیچیده شدن ادراک خراب گشتند ۱-۷: انکشت؛ تصحیح قیاسی؛ کندا ۱-۸: بر سودانی؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۹: خند بر باغ؛ تصحیح؛ کندا ۱-۱۰: لفظ؛ تصحیح قیاسی؛ کندا ۱-۱۱: در ایام انس و آساش؛ تصحیح؛ کندا ۱-۱۲: اگر؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۱۳: آساش؛ تصحیح؛ کندا ۱-۱۴: انس و جان و وحش و طیر از جو داد این ج؛ جان و طیر و وحش از عدل و دین ۱-۱۵: اطراف و صحرا؛ تصحیح؛ کندا ۱-۱۶: بر؛ تصحیح قیاسی؛ کندا ۱-۱۷: بلبل جلیس سقر؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۱۸: کلر اکون؛ ج؛ نمی میکشد ۱-۱۹: همی خوانند بازان؛ ج؛ شاهین را ۱-۲۰: رکلی؛ تصحیح؛ کندا.

دگر دزدی براه افتاده کالائی نمی یابد
 از آن دم که سوی مشرق برآوردست پیزی
 ز سهم جیش جرارش که دریای است بی پایان
 نه قیصر راست از پیش زانی پشت بر میزد
 جهان چون چشمه سوزن بر این سنگت از هشت
 زمین میخواید از بهبت که از آفاق بگریزد
 الا ای سایه یزدان و شمع دین پیغامبر
 مدد ملت و ملکی مدار ملت و دینی
 بدولت همچو جمشیدی بطلعت همچو خورشیدی
 عیدم القیض والقضی کثیر البر والبدلی
 حرم ملک را خارس حدود شرع را حافظ
 ز لطف خاک جان یابد مگر عیسی عماری
 اگر خصم بداندیش تو فروغی کند و عوی
 تو آن شای که از گرد سپاه و تابش خنجر
 بنوک نیزه در روزی هزاران طلع گشائی
 فراز آید فتوح از در علم جانی که افزای
 مظهر بنده کمتر که میراث پدر دارد

بفریادست عمری تا دهده شخصیش نیشانی
 که چرخ مهر گریانش بجان کردست دامانی
 ز بیم تیغ خونبارش که طوفانیست نیرانی
 نه خاقان راز غم پیشوا بر تخت آسانی
 فلک چون حلقه دامی برودندی ز جیرانی
 ولی گشتت اطرافش ز کوه قاف زندانی
 که سلطان همه آفاق و شاهنشاه گیهانی
 اساس حکمت و شرعی پناه انسی جانی
 بر آفت همچو ناهیدی برفت همچو کیوانی
 عیدم الشبه والذلی عظیم القدر والسانی
 بنامتت را بدم اساس عدل را بانی
 ز بهبت کوه بگذارد مگر موسی عمرانی
 شود تیغ ید بهیضا کند رنج تو ثقبانی
 بهیجا روز شب سازی و شب را در روز گردانی
 بزخم تیغ در روزی هزاران مصرستانی
 بکند عالمی از جان عنان جانی که جنبانی
 درین درگ دعا گوئی درین حضرت شناخوانی

- ۱-۱ جیش پیشانی؛ متن تصحیح قیاس ۱-۲؛ که چرخ ۱-۳؛ طوفانی زانی؛ تصحیح بکذا ۱-۴؛ رزم بهلو..... رحمت؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۵؛ چون چشمه سوزن برین سنگت؛ تصحیح بکذا ۱-۶؛ آفاق کمزرد؛ تصحیح بکذا ۷-؛ گیاهی؛ تصحیح قیاسی؛ بکذا ۸-۱؛ بکذا ۸-۲؛ بر آفت ۹-؛ دالائی؛ متن تصحیح قیاسی ۱۰-؛ حافظ؛ تصحیح بکذا ۱۱-؛ جان آمد؛ تصحیح بکذا ۱۲-۱؛ بکذا ۱۳-؛ باش خنجر؛ ۱۴-؛ بهیجا روز شب؛ ج؛ روز و شب ۱۵-؛ ۱۶-؛ نیور روزی..... کسای؛ تصحیح بکذا ۱۶-؛ از روز..... افزای؛ ج؛ فتوح اندر علم حالی که افزای؛ تصحیح بکذا ۱۷-؛ بکند عالمی از جا؛ ج؛ بکذا ۱۸-؛ ج؛ دولت

چکر دانش بپیش تخت ز قدسای شه شری
که رشک روح فردوسی است رعب جان خاتانی
علی آرزو دارد که اشار دگر خواند
که از اقبال شه یابد قبولی در سخندان
الاماه در دوران کند نو عید اسلامی
الاماه در میان کند نو سال دیوانی
شب در روز تو فرخ باد همچون ماه فروردین
مه و سال تو میمون باد چو نور در سلطانی

قصیده ۴۲

۷۱ ب ۷۱

بیان مزاج روحانی که در عالم عقلی حاصل شد

چو شب بهفت در گیسو رخ خورشید ز رانی
جهان بر چهره روشن نقابی بست ظلمانی
دل در گوشه عزلت چو عنقا داشت آرمی
جانی کرده در خجست بباطی در پیشانی
دیر خاص شاه نطق یعنی قوت فکری
که مسند جایش آرام آید اندام سلطانی
امیر عقل در ترکیب کلیات محموده
میشودیم در تالیف جزئیات جمانی
خیال و حفظ یعنی خازنان صورت و معنی
بدست کلمه اوداده کلید گنج سلطانی
چو در گشت صورت را دل نمود بر معنی
مراد عالم عقلی بشد مزاج روحانی
براق برق فکرت را ز حدت نعل برستم
خرای کرد از جرم و لگامی هم ز سانی
نهادم بر رکاب حدت پای جیت و جو آنکه
بگام جیت از حدی بحدی می شدم دانی
نمخت از عالم افکندم نظر در مرکز خاکی
کنز زان گاه او را جیت و گاه مثل انسانی
زمین دیدم چو کوهی یکک اندر لجه دریا
سراسر غرق از فرشت سبزی تا به پیشانی

۱-۱: رسم جان خاتانی؛ تصحیح بکذا ۱-۲: علی ارزد؛ تصحیح بکذا ۱-۳: ابده؛ تصحیح بکذا ۱-۴: ایران؛ تصحیح بکذا ۱-۵: بکذا؛
ب: چو بهفت ۱-۶: مفاد داشت؛ تصحیح قیاسی بکذا ۱-۷: جانی کرده در خجست شاطی در سانی؛ ب: خجست.... بساتی؛ تصحیح:
بکذا ۱-۸: بکذا؛ ب: آرام الرابغ سرطانی ۱-۹: جزئیات و جمانی؛ ب: جزئیات و جمانی ۱-۱۰: حفظ؛ تصحیح بکذا ۱-۱۱: ب:
کلمه داده؛ بکذا ۱-۱۲: ابده؛ ب: نشد ۱-۱۳: زحدت نعل برستم؛ تصحیح قیاسی بکذا ۱-۱۴: خرای کرد از جرم و لگامی هم
رسانه؛ ب: بجای.... رسانی ۱-۱۵: بر رکاب حدت پای جیت و جو آنکه؛ ب: بحدی جیت و جو آنکه ۱-۱۶: مندم دانه؛
ب: بکذا ۱-۱۷: بجیت.... افکندم نظر در مرکز خاکی؛ ب: خجست ۱-۱۸: زان گاه او را جیت و گاه مثل انسانی؛ ب: زان گاه
او را جیت و گاه ۱-۱۹: چو کوهی یکک؛ ب: کوهی یکک ۱-۲۰: فرشت سبزی را مادرش لے؛ ب: سبزی را مادرش؛ تصحیح قیاسی:
بکذا

- تو پنداری که بر کشتی است نسل آدم و حوا
 و زنان قدری که بیک مشقت از دور کرده آبی
 سوم ربی جنوبی هم ز فطر شدت سرا
 چهارم ربی محمورش که خوانی ربیع سکونش
 هر اقلیمی در اقطاعی یکا سیاره کا نجایش
 همه اقلیم چندین هزاران شهر آبادان
 مسلمان و مجوس^۹ و فلسفی و متحد و مشرک
 ز دریا^{۱۱} مادر و گوهر ز ساحل^{۱۲} خرد و عبهر
 بهر جویش چندین که بهر کوسیت چندین کان
 در آنجا چون سوی آثار طلوی رخت بر لبستم^{۱۴}
 به پوشش دیدم ایوانی ز طلق صاف صافی تر^{۱۵}
 نخستین سقف گاهی معتدل چون فصل^{۱۷} بود روزی
 و زنان بر تره سرای سرد و سرای قوی کا نجای
 خروشان رعش از زنجیر و جوشان ابراز آتش
 ز کاغ و نگارش پیدا اشکهای آه^{۱۹} آور
- چو رقم لوح پینا بر بر ادج موج طوفانی
 دور ربی غربی اندر بحر منرب گشت پنهانی
 از انوار عمارت مانده در ظلمات^۵ بیرانی
 بهفت اقلیم مقسوم از خطوط دهم^۷ طولانی
 بر اقلیم مد است آغاز از اقلیم کیوانی
 بچندین نوع قوم مختلف از قاضی^۸ ددانی
 من و گبر و جهود و جینین^{۱۰} و چندال و چندانی
 ز صحرای گل و عنبر^{۱۱} مهر سودر فراوانی
 بهر کانیش چندین گوهری بحری در تانی
 برادر زیر پا کردم چو حدیقان ربانی
 که هر یک پوششی از وی بطبع خاص ارزانی
 نمیش مشک بیزی کرده بادش^{۱۸} عنبر افشانی
 همیشه برق و باران ست چون فصل^{۱۶} زمستانی
 که منزل گاه دیوانست و چون تحت^{۲۱} سلیبانی
 همه اشکال عفریتی همه تنمال شیطانی

- ۱-۱: بر کشتی است نسل، ب: از نسل، ۱-۲: بر ادج موج طوفانی؛ تصحیح قیاسی: بکذا ۱-۳: اکره الی؛ تصحیح: بکذا ۱-۴: دور ربی؛
 ب: دور ربع ۱-۵: در انوار..... ظلمات زمانی؛ ب: لورانی؛ تصحیح: بکذا ۱-۶: از خطوط دهم طولانی؛ تصحیح قیاسی: بکذا
 ۱-۷: اعا دارا؛ تصحیح قیاسی: بکذا ۱-۸: ب: قاضی؛ تصحیح: بکذا ۱-۹: مجوس فلسفی؛ ب: بکذا ۱-۱۰: جپس چند و جدان؛
 ب: جینین چند جدانی؛ تصحیح قیاسی: بکذا ۱-۱۱: ب: دریاور ۱-۱۲: جومش خندین کون؛ ب: بکذا ۱-۱۳: کا بهش
 چندین کوهن؛ تصحیح قیاسی: بکذا ۱-۱۴: برستم؛ تصحیح: بکذا ۱-۱۵: دیده ایوانی ز طلق صاف و صافی؛ ب: بی پوشش دیدم؛
 تصحیح قیاسی: بکذا ۱-۱۶: پوششی از وی بطبع خاص؛ ب: بکذا ۱-۱۷: نخستین..... بود روزی؛ تصحیح: بکذا ۱-۱۸: مشک
 بزی کرده اوس عرافش؛ تصحیح: بکذا ۱-۱۹: بر تره سرای سرد و سرای قوی کا نجای؛ ب: سرد و پای قوی کا نجای؛ ب: ابراز آتش؛ ب: ابراز آتش
 ۱-۲۱: منزل..... چون یک سلسالی؛ تصحیح قیاسی: بکذا ۱-۲۲: پیدا سپهر کلهای برآور؛ ب: مداسه کلهای برآور؛ متن تصحیح قیاسی

یکی چون کز دمی از مس یکی چون ماری از آتش
 فرازان سهرانی محرقی بود آتش مرنی
 و ز آن پس چون بنزم سیر سوی عالم علوی
 رسیدم در جهان دیگر که از اوار اجرامش
 برتر نه قبه دیدم همه از الماس میناگون
 بصبح و شام از دو جوشان یکی دریای سیابی
 و ز آن نه قبه معرفت آن بزرگ بر یک کی شای
 نخستین قبه سلطان شب کونا فذله مست
 دوم ایوان دانای امیری ذوقنون میری
 سیوم خرگاه خاتونی که مجلس خانه عزت
 چهارم قصر حبشیدی که تاج و تخت زرتیش
 پنجم بارگاه صفدری خون ریز خاراکن
 ششم جامند قاضی القضاة مشرق و مغرب
 بهفتم تکیه ای پیری بر من روی مبین رای
 چوزین هر معرفت بگذشتم یک ایوان دگر دیدم

تو پنداری که در دریاش دیوانه زندانی
 که در تقسیم یونانی حقیق مطلقش خوانی
 بگام و هم بگذشتم ز حد طبع ارکانی
 ندانم یاد در صورت ز آن رنگ و نه آن تانی
 که گاهی لا جوری می نمودی گاه ریحانی
 که می افکند بر ساحل همه یا قوت رانی
 زیست ارات گردون می زدی کوس جهانانی
 بمند و جزر دریا را و دخل و خرج بستانانی
 که در مهرنگین اوست دفتر لای کیوانی
 بردی او شود خندان چو باغ از ابر نیانی
 بصبح و شام آراند فرشان یزدانی
 که خاک قصر ادا نم هم از خون قرآنی
 که ظاهر رنگ تر ساداشت بطن دین ایمانی
 که شیخ دین دهر است و امام دین دهقانی
 که کردی دانش هر معرفت گنبد را گریانی

- ۱-۱: جل کردی از مس یکی چون ماری از آتش؛ تصحیح قیاسی: کنده؛ ۱-۲: سوانده زند اے؛ ب: در دیاش دیوانه زندانی؛ تصحیح: کنده
 ۱-۳: یونانی حقیق مطلقش حوالے؛ ب: حقیقت مطلقش حوالی ۱-۴: و زان پس چون بنزم سر ۱-۵: و مکر که از اوار ۱-۶: کنده؛
 ب: بهارم بود ۱-۷: ز آن آنگه زان اے؛ ب: ز آن رنگ و نه آن مانی؛ ۱-۸: به نه قبه؛ ب: کنده ۱-۹: بصبیح... یکی
 دریای سائے؛ ب: بصبیح... سیابی ۱-۱۰: ب: بچی؛ تصحیح قیاسی: کنده ۱-۱۱: به؛ ب: کنده ۱-۱۲: بخیش... مسکو
 نانداه مست؛ ب: کنده ۱-۱۳: بمند و جزر دریا؛ ب: بمند و جزر؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۱۴: دخل خرج سائے؛ ب: کنده ۱-۱۵:
 دوم؛ ب: دیدم ۱-۱۶: خندان حواله ابر سائے؛ تصحیح: کنده ۱-۱۷: از مش؛ ب: کنده ۱-۱۸: بنجم... حواله رزم مارا کن
 ۱-۱۹: داندنم از خون فرسائے؛ ب: داندنم از خون روانی؛ تصحیح قیاسی: کنده ۱-۲۰: لایری بر من مبین رای؛ ب: بکره بری بر من
 روی مبین رای ۱-۲۱: دین دهر است و امام؛ ب: این درست امام؛ تصحیح قیاسی: کنده ۱-۲۲: معرفت بگذشتم
 ک الوالی دیدم؛ ب: یک ایوانی دگر دیدم ۱-۲۳: کنده؛ مکر در دانش (ب)-

هزار و میت و دود قندیل از یاقوت زرد اینجا
 که هر یک قبه قندیل از اجسام تابنده
 مصور کرده بر سطحی چهل هشت اسم صورتها
 جنوبی پانزده صورت شمالی میت و یک پیکر
 زمین را نقش می بستند بی آلات نقاشی
 هوا از عکس شان گشته چو آب اندر صفاداری
 در آن منزل چو بگذشتم بهشتی خانه دیگر
 سپهری ساده از کوکب زمینی خالص از کرب
 زمان را دور او علت مکان را سطح او غایت
 نه بر پهنای او پیدایشان تیوه انجم
 هزاران راه پیودی بهر یک لحظه او صاعش
 بروی پای می رفتی کوکب جلد در پیشش^{۱۵}
 دگر راهی می بستم ازین به سقف بی روزن^{۱۷}
 بر آیم گرد این گنبد کم کیست تراستانی
 بخود گشتم از جان و جهان بر ساحل صورت
 بین حرزیه و الله مجریها و مریها^{۱۸}
 معلق کرده از درخواب و لعل بیگانی
 نورشش بود سطح آن ز روی علم جهانی
 که هر یک در عجایب باطنی بود ایغانی^{۳۴۹۰}
 ده و دو بر سر و یک سر بر در شمع نورانی
 چین را رنگ می دادند بی اسباب الوانی
 زمین از نورشان گشته چو آتش در درخشان
 پدید آمد که گم می شد در مردم ز جیرانی
 بهاری خرم از زینت بهشتی خوش در آتانی
 جهت را جرم او حالت جهان را جرم او حانی
 نه بر صحرای اوس کن کسی از انسی دجانی^{۱۳}
 هزاران سال ره رفتی بهر یک لمحہ آبی
 بکشتی چه باد آمد همه افلاک تحتانی^{۱۴}
 کم راهی دگر پیدا زخم نقشش پنهانی^{۱۸}^{۳۵۰۰}
 جهان قدس مد یوشی سرای خلد رحانی^{۱۹}
 که توان رفت در دریای معنی جز بوفانی
 قدم بر کشتی انگندم در آن دریای عثمانی

- ۱-۱: اسما؛ ۲-۱: اینجا؛ ۳-۱: لعل بیگانی؛ تصحیح: کنذا؛ ۴-۱: سطح؛ تصحیح: قیاسی؛ کنذا
 ۵-۱: ایغایه؛ ۶-۱: ایغانی؛ ۷-۱: نورشان گشته؛ ۸-۱: نورشان چو آتش؛ ۹-۱: کنذا؛ ۱۰-۱: بحرانی
 ۸-۱: سپهری ساده؛ ۹-۱: ارکیت؛ ۱۰-۱: سپهر ساده؛ ۱۱-۱: کرب؛ تصحیح: قیاسی؛ کنذا؛ ۱۲-۱: خرم از زینت بهشتی خوس دریای؛
 ۱۳-۱: خرم از زینت بهشتی خوش در آتانی؛ ۱۴-۱: دگر از سطح او صاعش؛ ۱۵-۱: جرم؛ ۱۶-۱: جهان را جرم او حانی؛
 ۱۷-۱: جرم؛ ۱۸-۱: جرم دجانی؛ تصحیح: کنذا؛ ۱۹-۱: زینت پنهان او پیدایشان قره انجم؛ ۲۰-۱: نه بر صحرای اوس پیدایشان ره
 ۲۱-۱: نه بر صحرای اوس؛ ۲۲-۱: کنذا؛ ۲۳-۱: راه نمودی هر یک لحظه او صاعش؛ ۲۴-۱: اراد او صاعش؛ تصحیح: کنذا؛ ۲۵-۱: ای
 مری؛ ۲۶-۱: در پیش؛ تصحیح: قیاسی؛ کنذا؛ ۲۷-۱: بکشتی حاد آمد؛ ۲۸-۱: محاسن؛ ۲۹-۱: دگر راه همین سمت؛ ۳۰-۱: رای دگر پدید آمدن نقشش
 سهله؛ ۳۱-۱: زخم نقشش؛ ۳۲-۱: مد یوشی سرای جلد؛ ۳۳-۱: قدس سرای؛ ۳۴-۱: دریای معنی حرولای؛ ۳۵-۱: در دریای معنی حرولای؛
 متن تصحیح: قیاسی؛ ۳۶-۱: پس حر؛ تصحیح: کنذا

فرد آمد بگلزاری که بر سر شاخ چون بلبل
 معارف دیدم ارواحی ز ناله های او نالی
 ز روح قدس شان ماده ز عقل و فشان صورت
 رقم بی خامه بر دفتر بی کردند تحفیلی
 صفوت انبیا دیدم چو در مسجد جماعتی
 چو نور ذاتی ختم الرسل از مشرق و مغرب
 دیدند آن همه ارواح با استقبال رخصت
 ز گیسو کرده جبرائیل چو خاصان علم داری
 کلیم اندیمین او میسا در یسار او
 صحابه در صفت قلب علی مرتضی بهر
 همه در سایه ابری سپید از غبار شهب
 بشارت کرد بر روشن روان نیک پیغامبر
 تعجب داشتم الحی چون ابری چنان دیدم
 که چسبیت این سلبان نور کا فور در بهجت
 بگفت آنرا خیراتی و انوار تحیتی

۳۵۱۰

- ۱-۱: کنایه؛ ۱-۲: نوید آمدن ارواح؛ ب: نوید آمدن ارواح؛ تصحیح قیاسی؛ کنایه؛ ۱-۳: ارواحی ز ناله های او ناله؛
 ب: ارواحی ز ناله های او ناله؛ تصحیح قیاسی؛ کنایه؛ ۱-۴: اشخاصی را عرا؛ ب: کنایه؛ ۱-۵: قدس سان ماده ز عقل و فشان صورت؛
 ب: قدس شان ماده ز عقل و فشان صورت؛ ۱-۶: سان کسوت ز بدل خاص ار را؛ تصحیح؛ کنایه؛ ۱-۷: رقم..... همی کردند محلی؛ ب:
 رقم.....؛ تصحیح قیاسی؛ کنایه؛ ۱-۸: کردند لغت؛ ۱-۹: کنایه؛ ب: همای؛ ۱-۱۰: دات؛ ۱-۱۱: روشانی؛ ب: بدستانی
 ۱۲-۱: از اسم؛ ب: کنایه؛ ۱-۱۳: کنایه؛ ب: طر قویزد؛ ۱-۱۴: سانش خورشیدان مکرابه؛ ب: میکاس؛ ۱-۱۵: خلیل آدرش
 از خضر در ساق دانای؛ ب: خلیل راه در پیش و خضر؛ ۱-۱۶: مرتضی عمر؛ ب: بهر؛ ۱-۱۷: نور چشم دی اری خود و دل ید حسا؛
 ب: چشم اری؛ ۱-۱۸: همی؛ ۱-۱۹: قرش کرده کا نور ست مکش اب حیوانی؛ ب: اسکس؛ ۱-۲۰: روش روان؛ ۱-۲۱: پرسیدم
 شرح معانی؛ ۱-۲۲: صفت این سلبان نور؛ ب: سلبان؛ ۱-۲۳: بهر سبق خوکل بر کی را کلیمان؛ ب: بهر سو
 چوکل بر کی را کلیمان؛ ۱-۲۴: بگفتا مار حراتی و انوار تحیتی؛ ب: بگفتا مار حراتی و انوار تحیتی.

۳۵۲۰	<p> بلا وقت عیش است اگر می توانی فراغ دل و دولت و کامرانی نفیس است اوقات امن و امانی که نبود جهان بر کسی جادوانی که در هنب و ناد و دیشتر ژیا نی و لشکر کشی با و کشورستانی چو خورشید تابنده آتش نشانی با سپاه تازی و تیغ یمانی بتاراج ترکان چو باد خزان همه وقت در گرد آفت نشانی در شب خوابت از کمرهای نهانی بسی دیدی آزار ملکی و جانی دم می دهی نوبت میهمانی بزر اندرون خرگی خسروانی بمشکین ریاحین و رنگین ادانی بپوشند در شعر اسکندرانی بزرگ گل دلاله بوستانی بزرین سبزه می ارغوانی نوای فی و نغمه شادمانی </p>	<p> جمالت و بالست و جاه و جوانی که داری ز دوران گیتی میسر عزیزست ایام عمر گرانی غنیمت شمر روزگار سعادت الا یا سواری سرافراز صفدر کمربند شمشیر بگشا و بس کن که بسیار کردی ز خوزریز خنجر جهان را بر آشفتی از هنب و نارت بر افکندی از یخ بنیاد هستد و همه سال در جنگ جوشاک بودی نه روزت تواری ز سیر سواری بسی کردی اسراف ملکی و مالی کنون وقت عیش است و هنگام عشرت بنا کن برین بارگاه می زو میا بیارای بزمی چو باغ بهشتی بفرمای تا صحن مجلس سراسر بریزند در زیر هر نخل فرشی بدارند صف صف در اطراف مجلس بر آرند را مشگران در ترقم </p>
------	--	--

۱-۱: کننا؛ ج: خون زیر خنجر ۱-۲: بر آشفتی ار؛ ج: بر اشفت؛ تصحیح کننا ۱-۳: عسرت؛ ج: عسرت؛ متن: تصحیح قیاسی
 ۴-۱: دم می دهی و نوبت میهمانی؛ ج: دم می دهی نوبت میستانی ۱-۵: اسراف؛ تصحیح قیاسی کننا ۱-۶: بریر؛ تصحیح قیاسی کننا

بس آنگاه بنشین بقال همایون
 بعشرت^۱ فزائی و راحت رسانی
 طلب کن بجام جهان بین خسرو
 ز شیرین لبان چشمت^۲ زندگانی
 بتوش از کف ساقیان سمنبر
 بمشکین قدح^۳ باده زعفرانی
 شرابی که جز آب حیوان نبود
 ددای غم و داروی تا توانی
 شرابی که یابد ز تاثیر بویش
 تن پیر^۴ دالانده روز جوانی
 شرابی که از زیر خنهایش خالی
 بود دیده را سرمه اصفهانی
 و گرجان کسند رخ^۵ جایش میگر
 بود جان برده یه رایگانی
 بجام چنین باده ای کن همیشه
 نشاط دل و نزهت این جهانی
 عَفَاَ اللَّهُ اَنْ يَّزِيْنَ قَوْلَ وَاسْتَغْفِرُ اللّٰهُ
 غلط گفتم آری تو برتر از آنی
 که بر گردد امان قدرت نشیند
 غبار مبادی و گرد مبنای
 توکز جوهر پاک بدر منیری
 توکز جوهر پاک بدر منیری
 سپهر سعادت عقلی و شرعی
 چه شایان آنست اُمُّ الْخِیَاشِ
 شراب تو از شوق دیدار زداست
 بهار تو علمست و بزم تو حکمت
 می و میوه و مرغ و مستوق و مطرب
 رسوم سفیهان و آیین^۶ رندانست
 توصفدار دیندار و دولت فروزی
 سرازیر میران ملک خراسان
 میا نجی ارزاق اهل زمینی
 محامی احداث دور زمانی

۳۵۴.

۳۵۵.

۱-۱: کذا؛ ج: بعشرت قرانی ۱-۲: حسرت حیوان نبود؛ تصحیح قیاسی؛ کذا ۱-۳: پربانده روز حواله؛ تصحیح قیاسی؛ کذا
 ۱-۴: مزج حامیش؛ تصحیح قیاسی؛ کذا ۱-۵: برگرد؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۶: میدی و کردمانی؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۷: تنزل؛ متن
 تصحیح قیاسی ۱-۸: خوردانانی؛ تصحیح قیاسی؛ کذا ۱-۹: آئین؛ تصحیح؛ کذا ۱-۱۰: حمیر؛ متن تصحیح قیاسی

۳۵۶.

۳۵۷.

چراغ دوا دین و دستور گیهان مدار اقامیم شاه جهان
 ستانده داد دمی و مسلم بر آرنده کار قاضی ودانی
 بچندین سرفرازی و سر بلندی بچندین خردمندی و کار دانی
 چه پروای هنرست و امکان عقلت که در لپو پوتی و در لعب مانی
 ترا هم ی تو باشد مناسب که گردون شکوپی و دریا بنانی
 بجود اندرون ابرو لو نوالی بجنگ اندرون برقی آتش سانی
 بصورت فریدون فرخنده فالی بدانش فلاطون روشن روانی
 بفرودنش سلم و افراسیابی بداد و دهمش معن و نو شیر دانی
 جهان داورا مکر ما دین پنا ندرست دوران گیتی همتا
 وجود شریف تو اهل زمین را ز فضل خدا رحمت آسمانی
 حاتم دول سرفرازی رادی که مہ منظر و آسمان آستانی
 سعادت از آن کرد جمید نامت که در نام و نسبت برجشید مانی
 ترا با ملوکان دیگر چه نسبت اگر شان بود با فلک همغانی
 که در تست فر بزرگی و دانش وز ایشان همین نام میری و خانی
 تو خود کی کنی حاشا لشد تقاخر به مشی خطامات دنیای فانی
 که در چشم رای تو از روی همت بیک جو شیر زد جهان در گرانی
 ترا بست نزد تو درای بخری سفالست نزد تو ز رمای کانی
 منم آن که دارم در انشای مدحت سخنهای پرورده باستانی

۱-۱: بداری اقلیم؛ تصحیح: کنذا ۱-۲: دریاں مالی؛ متن: تصحیح قیاسی ۱-۳: بخود..... قواله؛ تصحیح: کنذا ۱-۴: برن اشش سانی؛
 تصحیح: کنذا ۱-۵: دروش ۱-۶: کیتیت؛ تصحیح: کنذا ۱-۷: بمشی خطامات؛ متن: تصحیح قیاسی ۱-۸: پیک جو شیر زد؛ تصحیح:
 کنذا ۱-۹: نزد تو ز رمای؛ تصحیح قیاسی کنذا ۱-۱۰: کنذا؛ ج: زرافشای مدحت -

برین نظم ساهی و ترکیب صافی
هم الفاظ خفائیم در بلندی
نخجیم زخیر تو اکرام دانش
ترادج گویم که پر مایه مردم
الاما بفصل بهار از بدایع
نسیم صبا در سواد ریاحین
ترا باد در دولت و عز و راحت
حیاتی که باشد شمار سنینش

که چون آب حیوانست اندر روانی
هم آواز سعدی به شیرین زبانی
که هرگز نیاید زرگان شبانی
بدر یا کند کار باز آگانی
شود باغ چون چهره کاردانی
نماید زبس ناتوانی توانی
بفرخنده قالی و فرخ نشانی
چو ذرات ریگ از ره بیکرانی

۳۵۸۰

تصیحه ۴۹

۲۹۱ ج ۱۰

۸ ح کیم الدین امین الملک: و ذکر تازمه در زمین خود شاعر

ای هر طرف ز عدل تو بائی و گلشنی
گیتی زبذل تو چو بهاری ملوثی است
هم ملک را ز روی تو فالیت فرخی
در شوق خدمت تو بهر جا که چاکریت
میدان ندیده چون تو سواری سپه کشی
لشکر کشی حصار گشای عدو گشتی
هر چاکریت در آگه ایشان حاتم
آسوده شد زهر تو هر جا که دوستی
خصمت اگر نه در گد آهن بجای خود

وی هر جهت زبذل تو بجزی عدلی
حالم ز عدل تو چو بهشتی مزین
هم شمع را ز رای تو شمع است روشنی
در طریق منت تو بهر جا که گردنی
مسند ندیده چون تو امیری مکنی
غنا توان در بیل تنی شیر اوژنی
هر بنده ایت در صفت بهیجا تمستی
فرسوده شد زهر تو هر جا که دشمنی
یا چرخ پرستاره بپوشد چو جوشنی

۳۵۹۰

۱-۱، برین نظم ساهی و ترکیب صافی؛ ج: برین نظم و شوق ترکیب صافی ۱-۲؛ بکذا؛ ج: بزرگ کند ۱-۳؛ ج: بعضی بهار اندر بلایه
تصحیح قیاس؛ بکذا ۱-۴؛ ج: بدل؛ تصحیح قیاس؛ بکذا ۱-۵؛ ج: زبذل تو چو بهاری ملوثی است؛ ج: زبذل تو چو بهار ملوثی؛
تصحیح بکذا ۱-۶؛ بکذا؛ ج: بدل ۱-۷؛ ج: بهر جا که چاکریت؛ ج: چاکرست ۱-۸؛ ج: چون لایری مکنی؛ ج: بکذا
۱-۹؛ بکذا؛ ج: بکسریت -

تیغنت کند بهر گرجانیش رخزای
تیرت کند بهر من^۲ مویش روزنی
ور نوک نادکی برانی بر حصار سنگ
یا نیزه بر بزرگ^۴ ستونی ز آهنی
زین بر در حدید چو کلکی ز کار دی
وان بگز در زنگ چو از جارسوزنی
والا کریم دولت و دنیا که آستانست
ماند کعبه دولت و دین راست مانی
هر کس که در شای تو چون غنچه لب گشاد
پر ز رنگ چو گل ز عطای تو دامنش
در عهد چون تو میر که سپهر غ کوه قاف
نمواند از دمی که برد دانه ارزنی
چون باشد آنکه از ده من زاغ بیکره
ده کشت پاک می بردد چند خرمنی
از قاف تا بقاف زمین من گرفته ام
در علم و فضل و دانش و حکمت بهر فنی
این نا حفظ کیست که بار زمین من
مرد فرد^۵
چسند این بنا که در ایام چون قوی
حقی رود مکایره در کار چو منی
آری اگر منازعتی هست در عدد و
یا شبهه ای فاده در اطراف مسکنی
پیران که نه سال بجای ترفته اند
کز هر حدی دهند نشانی میشی
و نیز آن نشد سستی هست مستقیم^{۱۱}
یا مصحف جلیل کند ز اعتقاد پاک
از جرم ماده گاو پوشد بر ستمی^{۱۵}
نمود روا بهیج مقامی موطنی
دین پرور تقصص شانی در این حدیث
تا هست در موطن نوروز و نو بهار^{۱۷}
فرا و قطع کن سر شوکی و شیونی^{۱۶}
در باغ در باغ بنزه و سوری و سونی

۳۴۰۰

۳۴۱۰

۱-۱: مانیش رخزای: ۲: تن: ۳: کذا: ۱-۳: برنی بر حصار: تصحیح: کذا: ۴-۱: نیزه بزرگ ستونی آهنی: متن تصحیح قیاسی
۵-۱: دی: تصحیح قیاسی: کذا: ۶-۱: نا حفظ: ۷-۱: بار زمین: ۸: با خاکست: تصحیح: کذا: ۷-۱: فردی ز دیلی مرینی: ۹: کذا:
۸-۱: لا: ۹: بوچه: تصحیح: کذا: ۹-۱: مکایره در کار چو منی: ۱۰: چون می: ۱۱-۱: بر تفته اند: تصحیح قیاسی: کذا: ۱۱-۱: وزیر
آن نشد سستی: تصحیح قیاسی: کذا: ۱۲-۱: کز مسلم و جود خود خلق: متن تصحیح قیاسی: ۱۳-۱: بسنه سوکد: تصحیح: کذا: ۱۴-۱: پیران
جرم پوش: تصحیح قیاسی: کذا: ۱۵-۱: را کد: ۱۶-۱: شیونی: تصحیح قیاسی: کذا: ۱۷-۱: نوروز نو بهار: تصحیح: کذا:

چون التجا بده سامیت کرده ام
 هر چند بر کیم تقاضا زیادتی است
 فرموده بوده ای که براتی دهم ترا
 در مرحمت نبشتی درین باب نامرای
 چون عادت شریف تو آنست که کسی
 دارم امید آنکه در چندان که گفته ای
 چون در زمان خبرستی آدمی بلطف
 تا مرز راه را نبود هیچ فصلی
 بردامن بقات مبادا غبار رخ
 تا پیش و جیش قافیہ یکدگر بود

شاید که دست گیری داز دست ننگنی
 اما بود ز روی خرد یاد دادنی
 تا باشد از کشاکش دیوانت ایمنی
 تا زحمتی مرا ندید مردم دنی
 گوئی و بیشتر کنی از راه محسنی
 برده کنی برات دشتانی بنگنی
 بنانی خیر باش دنیا کنی سر منی
 بهتر ز پارسائی و پاکیزه دامن
 کز رنج حادثات جهان را توامنی
 جیش تو باد جیش ظفر عیش تو برنی

تفسیر ۷۱
 ۲۰۱ ب ۲۰
 در مدح حاجی سیف الدین

صفا را فاق سیف الدین حاجی
 ملک تو ملک است ابدیت
 ز ابر دست بلند گوهر بار
 وز دل روشن جهان آرای
 هر کجا پر تویی زند رایت

عزّة الوجوه دسک النجی
 بدر ملکتی چه محتاجی
 آبروی بحر لای مواجی
 غیرت آفتاب دواجی
 روز روشن شود شب داجی

۳۴۴۰

۱-۱: بنده شایسته؛ متن تصحیح قیاسی ۲-۱: اردست نعلی؛ تصحیح: کنز ۱-۱: یاد دادنی؛ ج: یاد دادنی
 ۱-۴: در مرحمت شد؛ متن تصحیح قیاسی ۵-۱: شریف قاناس کاس کی؛ متن تصحیح قیاسی ۶-۱: شای سیکنی؛
 متن تصحیح قیاسی ۴-۱: (درست خوانده دشت) ۸-۱: جر؛ ج: کنز ۹-۱: پاک؛ ج: کنز ۱۰-۱: غبار رنج؛
 تصحیح: کنز ۱۱-۱: پایش جیش؛ ج: کنز ۱۲-۱: عیش طوعیش و سنی؛ ج: عیش لرین؛ تصحیح: کنز ۱۳-۱: ب؛
 عزة... الباس؛ تصحیح قیاسی: کنز ۱۴-۱: ب؛ ملک ابدیت؛ تصحیح قیاسی: کنز ۱۵-۱: مکرملی جبهه ماس؛ ب؛
 کنز ۱۶-۱: رابر؛ ب: کنز ۱۷-۱: آب روی؛ ب: کنز ۱۸-۱: روی زند؛ ب: کنز

ہر کجا فخر^۱ ای دید کرمت بجز رودید ز شور^۲ زاجی
 بر زمین حاکی و از رتبت بر سموات^۳ ذات ابراجی
 قبل^۴ حاجتی و قدرد^۵ حاج ناکم ہم کعبہ ای و ہم حاجی
 پیش^۶ باز سپید ہست تو کردہ نسرین چرخ^۷ دراجی
 در دنا کیوارہ چون رستم صد ہزاران ہزار افواجی
 در عطا بر مثال بحر محیط متصل سیل^۸ دائم اواجی
 کوفہ را ہچمنان بخت و تیغ ہیبت^۹ صد ہزار ہججاجی
 ہر کہ در فضل چون زعفرانیت^{۱۰} بر تقدّم بردو چو زجاجی
 ہر کجا فاضلیست در عالم ہست بر استن^{۱۱} تواجی
 ہر کجا عاجزیت در آفاق ہست از خوان نعمت^{۱۲} راجی
 دارورت^{۱۳} کہ نباشد وعدہ از دواجی
 خیالی^{۱۴} توس گردن کمان حلاجی
 آشنائی بدرع یو لادی کہ مگر در حریر و دیباجی
 تا شود فرشت^{۱۵} بام میارنگ از سمو بر سمار^{۱۶} مسراجی

قصیدہ ۸۲ عنات العاشقین ۱۱ مجمع النضا ۱۰ در مدح ملک الشرقین الملک

صمد کاینہ چرخ زد و نذر زنگ زہرہ بنودرخ از تورچو ماہ از خرچنگ

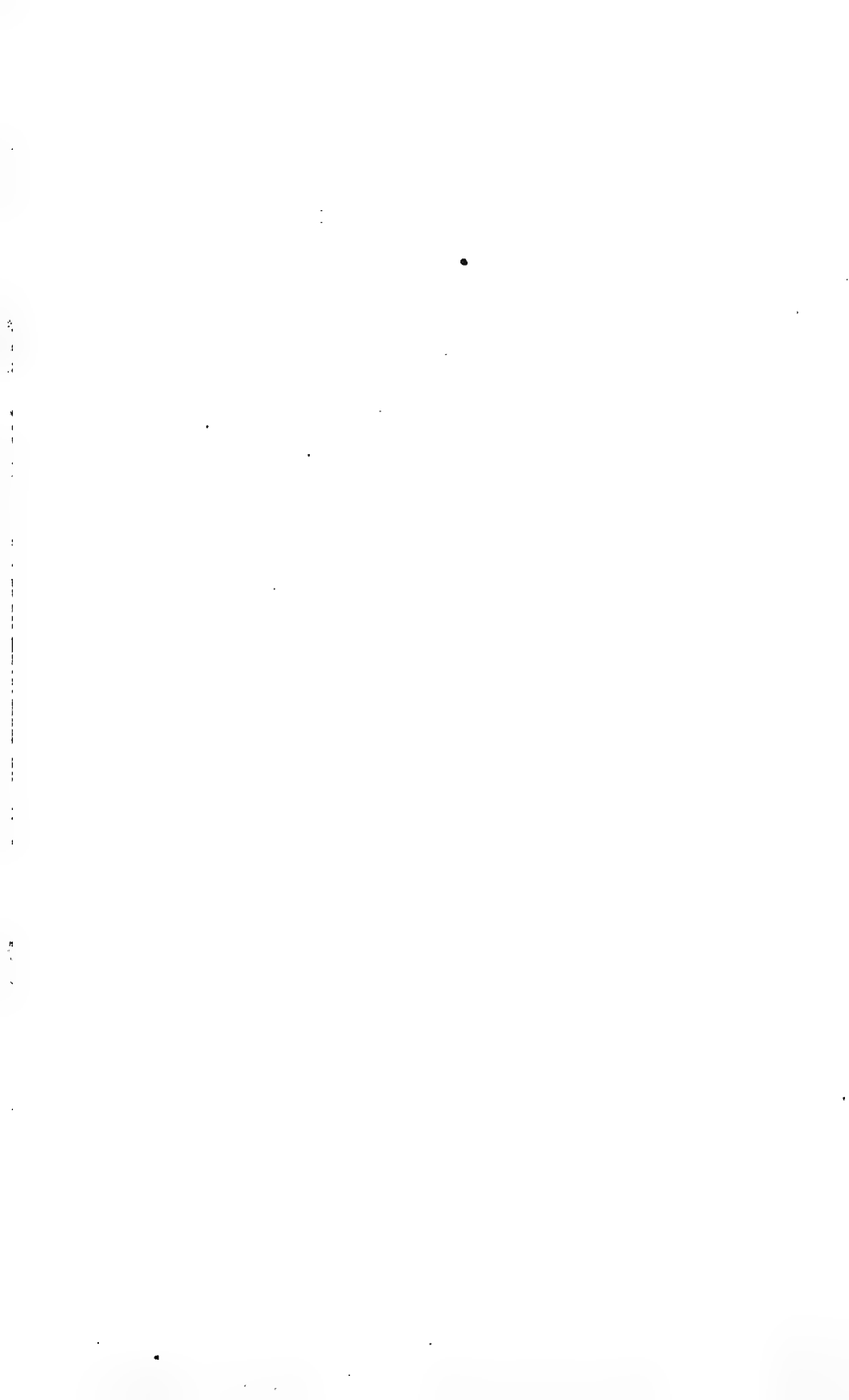
- ۱-۱: لغتہ دمد؛ ب: دہر ۱-۲: بجز رایے؛ ب: راجی؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۳: رسوات ذات؛ متن تصحیح قیاسی۔
 ۱-۴: ناکم ہم کعبہ دہر حاسے؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۵: حرج؛ ب: کذا ۱-۶: محیط؛ ب: کذا ۱-۷: دوایم افواجے؛
 ب: افواجی؛ تصحیح؛ کذا ۱-۸: کوفہ را محنت نسے؛ تصحیح؛ کذا ۱-۹: جون زعفرانیت؛ ب: زعفرانیت؛ تصحیح قیاسی؛
 کذا ۱-۱۰: کذا؛ ب: راجی۔ ۱-۱۱: فاضلی است؛ ب: کذا ۱-۱۲: از خوان نعمت؛ ب: نعمت؛ تصحیح؛ کذا
 ۱-۱۳: کذا ۱-۱۴: دماے؛ ب: دیباجی ۱-۱۵: فرشت نام میارنگ؛ ب: نام؛ تصحیح قیاسی؛ کذا
 ۱-۱۶: مسراجی؛ تصحیح؛ کذا۔ (بقیہ حاشیہ الگے صفحے کے حاشیہ پر)

اندر آمد ز در حجره من مست و خراب
 صحنی موی میانی که سرین و کرسش
 چون مرادید که از صنعت بهائی سنده ام
 گفت گر وصل منت دست دهم چو نباشی
 فصل نوروز بود روز نو و موسم عید
 زین طرف نخلها آمده از میوه دگل
 گوئی که وصل تو چون دوست ملک باشم شاد
 ملک الشرق فلک قدر ملک عین الملک
 آنکه گریزه کشاید بسوی زرد کوه
 آنکه شیران ثریان از غنیش ترسانند
 دلبری غنچه دلمانی شکری تنگ به تنگ
 کرده دو کوه گران را یکی موی آونگ
 رحمت در دلم زایش بر صفت هفت رنگ
 گفتش وصل تو چو شکر و قوت چو رنگ
 ابر و تیره هوا صافی و بستان پر رنگ
 ز آن طرف مایده باز ببط و دراج و کلنگ
 در جدائی تو چون دشمن رویش و تلنگ
 که بود عرض سپاهش بهزاران فرنگ
 در بن غار فستد از سر کهسار پلنگ
 هم بر آنسانکه ز شیران ثریان رو به رنگ



← نوبت :-

بعداً ۲۲ بیت از قصیده مطولیکه جانی یافته نشد از تاریخ مهدی بدست آمدند؛ آنها را زیر عنوان قصیده ۱۳۵۵ بر شماره ۱۱۹ ثبت کردم، بنابرین شماره مجموعی قصاید دیوان مطهر بقناد و دوشاد و تعداد اشعار این بقناد و دوشاد قصیده به سر نیز آورده شد
 و نو و یک رسید زیرا که اشاره اشعار ۳۷، ۲۲، ۳، ۹ بر صفحات ۱، ۱۱۹، ۱۵۴، ب، ۱۸۲ کرده شده است.
 ۱- غزوات، مجمع، لب؛ تصحیح قیاسی؛ کذا ۲- غزوات، غلها؛ مجمع؛ کذا ۳- غزوات، مجمع؛ دره و کوه؛ متن تصحیح قیاسی



ترکیبات

بند-۱

۱۱ ب ۱۱ ج ۶۱ غزوات ۲ مج ۲ مدح ملک الشرق ملک حام الدین

۳۴۷۰ الما و مرجیا بتوای باد نو بهار
بشر نفوسنا بسلامی زسوی دوست
شکر دستارک ای نفس نافه تبار
سر تو حج قلوبنا بیسی زلف یار
میخواره بر زابل تعجب هزار بار
بیرون برد آب بهشتی خوشگوار
گرد رشکست شکر اندوه قلب ما
ما هم بجمع خویش کی کیش لشکریم
پرچم زلف چنگ و نشان زچوبانی
از تیغ تیز باده و از رمح سخت بیخ
بر قلب دل ز نیم و بر آرم از دمار

۱-۱-۱ ب: بکذا؛ ج: الله درک ۱-۲: بکذا؛ ب: و از ۱-۳: ب: کی کیش لشکریم؛ ب: کی کس لشکریم
۱-۴: ب: برچم زلف جنگ و نشان زچوبانی؛ ب: برچم زلف جنگ شاعر خوب ۱-۵: ب: تیغ تیز باده؛ ب: تیغ قیاسی؛ بکذا

چندان خوریم باده که از خاک جود ریزد
بر آنگون سپهر بریم آتش بخار
راه^۲ سما که موسم عیدست خلق را
ایمن بمقدم ملک الشرق کا مگار
لشکر کش ممالک و سر دفتر ملک
کافر شدست سایه اود بر سر ملک

۳۴۸۰

۱۱۱ ب ۱۱ ج ۳

بند ۲

آغاز صبح و وقت صبحوت ای غلام
اینک ستاره سحری بر کنار بام
بر خیز و چون بهشت بیارای مجلسی
از سندس و حریر و گل و میوه و دمام
بیدار کن ز خواب حریفان خفته را
کاند بهشت خواب بر ایشان بود حرام
نور روان سنگ فلک در داغ نوم
ستر دل قزابه^۴ بینه در دلم جام
یعنی فرد ز شمع که روشن کنیم چشم
ببینی بیار می که معطر شود مشام
اکنون که بوستان ز گل دهنه آسمانست
وز آسمان کله زده بر بوستان غلام
در باغ سبز برگ پیر و زه خوش بود
چون آفتاب زرد دهد سرخی بشام
جای شبه نمون و مدای عقیق گون
بامی سفید رنگ و غمائی سیاه دام
می نوش دنی نوش و بمن بوی^۹ رسا دخی
کاسانش حیات مهین است والسلام
لشکر کشی و قلعه گشائی و صفدری
کامن و توینیت ملک راست بردام
والا حساب دولت و دین سرور جهان
کارامش زمین شده و آرائش زمان

۳۴۹۰

۱۰۱ ب ۱۰

بند ۳

ساتی بیار جام می سرخ زان سبوی
مشکین چو ناب صبح و مصفا چو آب جوی

- ۱-۱: خار؛ ب: بخار؛ ۲-۱: راه سما... خلق را؛ ب: سراه یا ۳-۱: صبح وقت؛ ب: کذا؛ ۴-۱: برخیز و چون بهشت؛ ب: ج: برخیز و چون ۵-۱: دمام؛ ج: کذا؛ ۶-۱: ب: کذا؛ ج: بر دل قزابه فلک در دلم جام ۷-۱: کذا؛ ب: در آسمان گلک ۸-۱: بر که نه پیر و زه خوش بود؛ ب: رک پر زه؛ متن تصحیح قیاسی ۹-۱: بمن بوی رسا دخی؛ ب: بمن بوی ساده جوی ۱۰-۱: شرفست جهان؛ ب: کذا؛ ۱۱-۱: کذا؛ ب: و آرائش.

گویی که باده شاهد گل روی مشکبوست^۲ کز رخ گرفته گونه و از مو گرفته بوی
 آری کلیت می که زبید قمریش جز ساقی سرو قلند^۳ سخن ساقی لالردی
 ماند بافتاب که چون گردد آشکار فریاد ما کند سگان در میان کوی
 ماند بافتاب که از روی خاصیت جز در دلمان شیر نباشد مکان اوی
 صافی سبک تنی که از دور^۵ لو کنی آید چو باد لرزه فتد در خانش خوی
 تیر آنگهان که گرجبشی قطره ای از د موری شود گزنده تر از^۷ هر تنی زری
 آن باده ایکه بر صفت باد و دیو سار خالی نباشد از شغب و شور و دای^۹ هوی
 تیرست و تلخ و در دشتکار و گهر نمای ماند خنجر ملک الشرق^{۱۰} امجوی
 پشت مری پناه ظفر ملجاء کبار مهدی عهد و عیسی دوران لارگار

۳۷۰۰

۱۰۱ ب ۱۰ ج ۹

بدر

ماست و رند و عاشق و بدنام^{۱۱} دلی سریم تلاش و لا ابالی و آداره ابریم
 لولی و کوچر گردد و دنا باز و ناخفا بدست و بت پرست و تپی دست بی زیرم
 فی ساکنان درس و فی اصحاب خانقاه^{۱۴} فی خادمان حلقه^{۱۵} پیر قلند ریم
 دردی کشان مجلس^{۱۶} و رندان باده نوش نان ریزه چین سفره ادب^{۱۷} باش کشوریم
 بی سیم و زر سجد دست دلدار بنده ایم بی نان و جامه بر در خمار چاکریم

۱-۱: اب: اشک؛ متن تفصیح تیا سی ۱-۲: کل روی ملک پوست؛ ب: گل روی مشکبوست ۱-۳: اب: ساقی سرو قلند
 ساقی لالردی ۱-۴: اب: ماند بافتاب؛ ب: ماند بافتاب ۱-۵: اب: که از دور لو کنی ۱-۶: اب: رحاش؛ ب: کذا ۱-۷: اب:
 گزنده تر از هر تنی زری؛ ب: گزنده تر از ریس روی ۱-۸: اب: آن ماده که فی بر صفت اد دیو سار ۱-۹: اب: کذا؛ ب:
 دای و هوی ۱-۱۰: اب: تیرست؛ تفصیح: بکذا ۱-۱۱: اب: بدنام دلی سریم؛ ب: بدنام فی سرم؛ ج: بدنام دلی سریم
 ۱-۱۲: اب: باحفاظ؛ ب: کذا؛ ج: باحفاظ ۱-۱۳: اب: کذا؛ ج: بت پرست و تپی دست بی زیرم ۱-۱۴: اب: درس و نه؛
 ب: درس نه؛ ج: درس فی ۱-۱۵: اب: کذا؛ ب: فی خادمان حلقه سریم؛ ج: فی خادمان حلقه سر قلند ریم ۱-۱۶: اب: کذا؛ ب:
 مجلس رندان ۱-۱۷: اب: نان ریزه چین سفره ادب کشوریم؛ ب: سفره ادب کشوریم؛ ج: نان ریزه چین سفره ادب کشوریم

دین طرفه ترک با همه رندی و مفلسی
 سودست گرچه تارک با از بسو کشی
 درجهت از مارج افلاک برتریم
 از کبر سر بناج کیان در نیا دریم
 دایک بلعب در صد دواو دیگریم
 دایک باقیم
 گوی مگر که یار سپهدار شکیم
 با نفس خود بجنگ و جهادیم روز شب
 خورشید مملکت ملک الشرق شیر دل
 کز نور اوست هر دم دآسمان نخل

۳۷۱۰

۱۱ ب ۱۱

بند ۵

ای دلبری که زلف تو دیوست درخ پری
 خورشید را کجاست لب لعل جانفرای
 در زیب و زینت از مهر و خورشید پتری
 مرا کجاست سلسله زلف عنبری
 طوبی قدی و از لب شیرین چو کوشی
 جو زارخی و از تن نازک چو حلائی
 روز و شبش ملازم بستان و بتری
 سروست دماه در بر و بازوی آنکه تو
 برخاک بقتل ایکه تو یک روز بگذری
 فردوس تا بحشر از آن کوی نگذرد
 آرام و خواب باز دل دیده می بری
 مقبل کسی که روز و شبش در برایی
 مادر بوی یک نظرت جان نمی نسیم
 برخاک ریز جریه جامی که می خوری
 گر بیدت که زنده کنی کشتگان خویش
 زین بعد ما خدمت صفدار روزگار
 زیرا تو سر و مجلس صفدار کشوری

۳۷۲۰

شمع ملوک و خون امم عمده انام
 لشکر کشی ممالک هندوستان تمام

- ۱-۱۰: سوره است؛ ب: کذا ۱-۲؛ ا: ب: داد؛ ج: داد ۳-۱؛ ا: ب: دایک؛ ج: دایک ۴-۱؛ ا: ب: کذا؛
 ج: باز ۵-۱؛ ا: ب: کذا؛ ب: میر دل ۶-۱؛ ا: ب: کذا؛ ب: برتری ۷-۱؛ ا: ب: سروست دماه در بر و بازوی آنکه تو بستان؛ سروست
 دماه در بر و بازوی آنکه تو؛ ج: ز سروست دماه در بر و بازوی آنکه تو ۸-۱؛ ا: ب: کذا؛ ج: بستان بتری ۹-۱؛ ا: ب: کذا؛
 ب: کذا ۱۰-۱؛ ا: ب: ما ۱۱-۱؛ ا: ب: کینظری جان همین دهم؛ ب: کینظری جان همین دهم؛ ج: کینظری جان همین دهم ۱۲-۱؛ ا: ب: کذا؛ ج: روز و شبش ۱۳-۱؛ ا: ب: بخویش؛ ج: بخویش

آن خاصه خدای که مخصوص پادشاست
صفه ارمکلت ملک الشرق نامور
آن سروری که خاک سم مرکبان او
در داد کسریت و بدانش برر چهر
صد عالم عقول بیک رای روشن است
امروز در مناظره سهدست او که دید
این منقبت نه بس بود او را که ذات او
آنرا که از تهیب سنانهای لاجورد
تیغ و سنان و گرز و کمان و کنداو
بر دست بندگانش اگر خاک ز رشتد
دین پروری که دولت دین در پناه او است
بازوی ملک و ناموس شرع مصطفاست
جمشید آنک قرة عین ملک نواست
در دیدگان ثابت و بیاره توانیاست
در کین سکندرست و در اخلاق ارسطاست
صد لشکر گران یکی گرز جانر باست
و امروز در مقابله متهای او کجاست
عادل عقیف و جلد و جو اند و دیار است
یا قوت رنگ چهره مردان چو کبر باست
ابرست و برق و صاعقه و رعد و آذر است
نبود عجب که بخت همایش کیمیاست
خورشید و ماه سپند قبا و کلاه او است

۳۷۳۰

لشکر کشی که ملیت و شیر آوژن است
در صید و گوی همسر سام و سفند یار
هنگام جو د حاتم و کیمی و معن و زید
صیتش چو صبح در همه آفاق شائع است
بدریت در مصاف چو در باغ انجم است
کشور گشت و قلعه شکن چون نهفتن است
در تیر و رمح همبر بهرام و بهمن است
روز مصاف رستم و سهراب و بیزن است
فضلش چو روز بر همه آفاق روشن است
برقیست در قتال چو در ابر چو شن است

- ۱-۱: اصره؛ ب: کنذا ۱-۲: ب: کنذا ۱-۳: قوما؛ ب: کنذا ۱-۴: بداشن زر جهر؛ ب: نذر جهر؛ تصحیح کنذا
۱-۵: ذات؛ ب: دست ۱-۶: عقیف؛ ب: کنذا ۱-۷: بخت همایش کیمیاست؛ ب: کنذا
۱-۸: کنذا؛ ب: رند ۱-۹: نزن است؛ ب: کنذا

موسی اگر بزخم عصا چشمها روان
تینش کند برزم روان چشمهای خون
گر بگذرد بر آتش سوزان دم رفاش
دانزد دلی که کیمیر سوزن خلاف اوست
خاقان جان نواز و جواد جهان پناه
فرقد جلال و عرش جناب و فرشته جاه
بگشاد زان حجر که بفرقان مبین است
از هر صغی که بر مصفت کوه آهن است
آن آتش آب گردد و آن جای گلشن است
بروی بهشت تنگ نزار چشم سوزن است
۳۷۴۰

۹۱ ب ۹

بنده

ای صفدری که تیر ظفر در کمان نشت
سیری که در زمان و سکونی که در زمینست
هر طاق و هر رواق که بر بام آسمانست
جنت گلی ز گلشن بستان سرای نشت
نیل دفرات و دجله و جیحون و شاه رود
حسنت کلاه تارک تدبیر پیر تو
دولت ستاره ایست که دائم طلوع او
تو پاسبان خلق خدائی و دائم
۳۷۵۰ ای آفتاب دولت وای سایه بهمنای
صد جیش گرد و دامن برگستان نشت
پر بسته رکاب و زمین عنان نشت
خشتی کمین از رده آستان نشت
دورخ شرری ز آتش تیغ بیان نشت
وقت سخا اسمی نام بنان نشت
نصرت طراز بازوی بخت جهان نشت
دربارگاه عالی چون آسمان نشت
حفظ خدای عز و جل پاسبان نشت
سرتاقدم شجاعت و جودی و قتل درای

۱۱ ب ۱۱

بنده

ای سردری که زبده ارکان عالمی
قطب ملوک و قدوده اولاد آدمی

- ۱-۱: از آتش؛ ب: بکذا ۱-۲: کشت را چشم سوزن؛ ب: بکذا ۱-۳: مرقد... فرشته جاه؛ ب: مرقد
۱-۴: جشتی؛ ب: بکذا ۱-۵: دورخ شرار از آتش بنان است؛ ب: دورخ شرار از آتش...؛ تصحیح
قیاسی؛ بکذا ۱-۶: حشون شاه درود؛ ب: هشانه درود؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۷: نام نمان؛ ب: بکذا
۱-۸: تدبیر پیر؛ ب: بکذا ۱-۹: بخت جهان است؛ ب: بکذا ۱-۱۰: بهای؛ ب: خدای

عالم قصیده ایست تو بیت القصیدای
دولت ترا سز که تو خورشید دولتی
موسی نه ای و یکهف موسی است تیغ تو
ایام اثر دماست تو نزدیک اکبری
اقبال کیماست تو اکسیر اعظمی
کز روشنی تو غره این خیل ادھی
حصنی شود چو سد سکندر بمکی
گرد و بومر خود نپذیرد فراهی
اعرابی فصیح شود تیغ انجی
هر روز تازه جشنی و هر لحظه خمی
در زبان جمله ملانک دعای تو

۳۷۶.

۱۱ ب ۱۱ ج ۶

بند ۱۰

رأد اکت تو غیرت بحر و سحاب باد
فرج بین و نور جهان تاب طلعت
تیر ترا که مرغ ظفر خواند روزگار
تیغ ترا که بیکر نصرت خطاب دست
هر دل که دوستی تو در وی مقیم نیست
هر دیده آیه خاک در تن نیست تو تیش
در هر طرف که لشکر تو همنشی کند
هر جا که دولت تو بیا راست مجلسی

چرخ برینت سده سامی جناب باد
شمع ممالک شمع مالک رتاب باد
پر از نسر طائر و پیکان شهاب باد
فرق حدود و سینه دشمن قراب باد
بنیاد آن بسیل حوادث خراب باد
شرکان او بخون دل او خضاب باد
اقبال بهمنان و ظفر بهمرکاب باد
ساقیت خضر و چشمه حیوان شراب باد

۳۷۷.

۱-۱. زندگش : ب. دی ۱-۲. جواب : ب. جواب ۳-۱. کذا : ب. جمله ۴-۱. ب. کذا : ج. را دکت
۵-۱. ب. کذا : ج. چرخ برینت سده سامی ۶-۱. فرج بین و نور جهان : ب. فرج بین و نور ۷-۱. ج. برحس و در نور
تیغ : ب. کذا ۸-۱. کذا : ب. سکان سحاب ۹-۱. خضاب : ب. کذا ۱۰-۱. همنشی کند : ب. کذا ۱۱-۱. ج. ب. کذا

خفیا گردیدیم و پرستار و چاکرت
جیش تو بی نهایت و عیش تو بی عدد
ناخید و مشتری و مرد و آفتاب باد
کین تو خصم سوز و دل افروز مرز از

در مدح ملک عین الملک

۱۱ ب ۱۱ ج ۶

بند اول

ترکیب بند ۲

ز ستانت دبا بر سر از کهار می آید
فر کن پرده خرگاه و جنگ آهسته تر می زن
بده در جام کافوری شرابی زعفران گون
غلام آن می علم که چون بر دست می گیرم
مرز آن جرعه می بر گل که چون در خاشاک
مسو بر سر گرفتن کار ندانست و قلاشان
نشاط می غنیت دان که جمیع شادانیها
ندام محتسب از من چه میخواهد که هر باری
همی خواهم که بگردی کنم و حشمت دلی شرم
ملک را قصه خواهم داد روزی از جفای او

بگردان آتشین جامی که آتش کاری آید
که هر چه آهسته تر گیری نوام زاری آید
که از بولیش نسیم ناز تا تار می آید
بهوی او سر دم از در و دیوار می آید
تو از آسان همی دانی مرادشوار می آید
مرافقای این خدمت ترا گر عاری می آید
اگر چه اندک بود بعد از غم بسیار می آید
بقصد من دوان تا خانه خمار می آید
از آن ریش سپید و گوشه دستار می آید
که شوری می فتد آن دم که در بازار می آید

۳۷۸۰

جهان جو عین الملک دالار ستم ثانی
که رشک حاتم طایست و ز غم معن شیبانی

۱-۱۱ ب: کنذا؛ ج: جیناگر ۱-۲: مشری؛ ب: کنذا؛ ۳-۱۱ ب: کنذا؛ ج: جشن تو بی نهایت عیش تو می عدد ۱-۱۰: کین تو
بی شمار و بقای حساب؛ ب: کنذا؛ ج: بقای حساب ۱-۵: عزناز؛ ب: کنذا؛ ۶-۱۱ ب: کنذا؛ ج: ز ستانت با سر
۷-۱۱ ب: کنذا؛ ج: خرگاه جنگ آهسته تر می زن ۱-۸: ب: آهسته تر می گیری؛ ج: کنذا؛ ۹-۱۱ ب: کنذا؛ ج: در دست ۱-۱۰: کنذا؛
ب: سوی او سر دم از در دیوار ۱-۱۱: جرعه می؛ ب: جرعه بر گل ۱-۱۲: کنذا؛ ب: در آسان ۱-۱۳: ب: گرفتن؛ کشیدن؛
ب: ج: گرفتن ۱-۱۴: ب: خلعت ۱-۱۵: کنذا؛ ب: اگر اندک ۱-۱۶: کنذا؛ ب: در خانه ۱-۱۷: کنذا؛ ب: مشری؛
ج: شرم ۱-۱۸: ب: کنذا؛ ج: سفید و ریش و دستار ۱-۱۹: کنذا؛ ب: و معن سبانی-

بیا ساقی بیا آن کی نگار غوان دارد نسیم باد نوروزی نشان زعفران دارد
 از آن یا قوت ربانی که چون خورشید نورانی ز جام سبز ریحانی زمره آسمان دارد
 بمشرق گر کنی جایش نسیم جانفزای او جوان سازد همی پیری که در مغرب بیکان دارد
 و گر از رنگ رخا رخسار دآرد شبنم زنگی شود سنگرف گون مغزی که او در استخوان دارد
 جوان تر گردد آن عبا که در خم پیر تر گردد از آن پیری که می نوشد تنش دایم جوان دارد
 میست آن آتش موسی که آب خضر شد جاش پی آن خلق داودی که عیسی دم زبان دارد
 که ایک کوزه آبست و دو دانست دشت تا جامه که اندر چادر دیواری بن و یخ امان دارد
 علم بر شش جهت گوزن که هفت اقلیم عالم را زد یوان ازل مغشور ملک جادوان دارد
 کسی را بخت روز افزون علم بر آستین دزد که در پیش ملک چو ماه سر بر آستان دارد
 سپهر جابه عین الملک هندی جهان دادر که چون خضر و میا شد جهان افروز دجان چور

۳۷۹۰

تو ای ماه پیری پیکر که شکل دلربا داری چنان جا کرده ای در دل که اندر دیده جاداری
 اگر چشم از غمت خون شد هنوزت هم بر آن راگم که خاک از دیده بردارم بهر جانی که پاداری
 سرت گردم میا بیدون خرامان چون سهی شری کرمی ترسم از آن بالا جهان را در بلاداری
 چنین بستان جانپر در که روی تست ای دلبر دریناگر درو بودی نسیمی از وفاداری
 دل دجان خستی از محنت تن دجان سوختی از غم هنوز ای جان منی دایم که اندر سر چاداری

- ۱-۱۰ ب: بنی: بقیع قیاسی: کنذا: ۲-۱: کنذا: ب: اگر: ۳-۱: برکنی: ب: کنذا: ۴-۱: کنذا: ب: مغزی: ۵-۱: شش: ب: تنم: ۶-۱: کنذا: ب: آب سد جاش: ۷-۱: کنذا: ب: بکر آید کوزه آبست: ۸-۱: کنذا: ب: است و دان حانه: ۹-۱: برن نه اا: ب: بر روزی بنج: ۱۰-۱: کنذا: ب: بر سر جنت کوزن: ۱۱-۱: کنذا: ب: جهان روز: ۱۲-۱: جهان از در حال روز: ب: کنذا: ۱۳-۱: ج: کنذا: ب: رسم: ۱۴-۱: ب: کنذا: ج: چشم در و داری: ۱۵-۱: ب: کنذا: ج: جیتی: ۱۶-۱: ب: کنذا: ج: اندر سه:

۳۸۰۰ من چون می جگر پر خون توی چون شیشه تازک دل
 بیتا ما کی گردیم اگر در دل صفا داری
 من ای زاهد خود داد دیوانگی رسوای بازارم
 ترا اگر روز بازار سیت چنم در عنا داری
 مرا بگذارد آتش که بابت الهی دارم
 ترا خوش باد در جنت که جان پارسا داری
 مظهر آنکه در پای سگانش خاک ره گردد
 یلند اختر سری باید تو آن دولت کجا داری
 ملک را گو که خوابم چنین کردند بی جانم
 زبند دارم که بر مسکین چنین جیفی روا داری
 مدار دهم بین الملک خورشید سرفرازی
 که نادیدست هفت اختر سپهداری چو خناری

۱۰۱ ب ۱۰ ج ۳ عفات ۲

بند ۴

۳۸۱۰ سرم فرسود زنگرت بسودای که من دارم
 دلم خون گشت و بر نماند تنهایی که من دارم
 کسوز بجای آب از چشمم خواهم ریخت خاکستر
 که خونها سوخت از اندوه در اعصابی که من دارم
 ز دریا که چه درخیزد ولی از دلبستم
 همه یا قوت می بارد ز دریای که من دارم
 زود و دل بدون ندیم می زیر آبی ترسم
 که آتش در جهان گیر دزدهای که من دارم
 دل و جان میدهم از دست و دردی خیرم ببر
 همین سودا میدم آری ز سودای که من دارم
 حدیث زهد و سجاده ازین پس نشنودن از من
 که شد رومال بخواران مصلای که من دارم
 تو ای منعم ندانم در چه اندوهی که من باری
 بطشت خون درم با این بچی رای که من دارم
 بلا شد عقل بر جانم از آن دانسته ام کاکون
 مددی نیست چون دانش زاهدی که من دارم
 اگر مدح ملک نبود کز آن تعویذ می سازم
 جهانی در جیون افتد ز انشای که من دارم
 مبارک روی عین الملک عون ملک هندستان
 که شد پایای قدرش کلاه آل چنگز خان

۱-۱ ب: تازک دل؛ ج: کندا ۱-۲ زور؛ ب: ج: روز ۱-۳ ب: بی حاتم؛ ج: بی سامان

۱-۴ ب: خورشیدی سرفرازی؛ تصحیح قیاسی؛ کندا ۱-۵ ب: کندا؛ ج: فر؛ عفات: بکرت؛ بکرتش

۱-۶ ب: کندا؛ ج: تهنای؛ عفات: برماند تنای ۱-۷ خیرد..... دلبستم؛ ب: خیرد..... الخ

۱-۸ ب: کندا؛ عفات: افتد ۱-۹ بس نشوند از من؛ ب: کندا؛ ج: بشنوند از من ۱-۱۰ بی رای؛ ب: بی رای

۱-۱۱ ب: کندا؛ ب: بکران ۱-۱۲ ب: کندا؛ ب: هندوستان ۱-۱۳ ب: حکمران

چه زلفت آنکه از مردم بانفون خواب می بندد
چو زلفت آنکه در هر مودل بیتابی بندد
قلام آن سر زلفم که در میدان دلبنده
بموی گردن صدرستم و سهرابی بندد
بیاد چشم نوشیش که در بایست در چشمم
که چشم هر مرزیه بروی دو صد دلاب می بندد
از آن مدت که دیدم روی او مانند نوری
که گل بر سر و سنبل بر گل سیرابی بندد
دل من چون سموری شد که ز آتش می بارد
دم من چون زمناست کردی آب می بندد
بدان تا شکر دعا شت خیالش را بخوابی هم
بخواند دل اندر دیده راه خواب می بندد
اگر چشم نه مست آمد چو بر روی چون روزش
نه برابر روی آن قندیل در خراب می بندد
بپر تاب سر مرغان جهانی کشت از غره
چو پیکان آن می دایم که بر پرتاب می بندد
ز شوق لب میگویش جگر خواران بیدل را
گر نهها در گلو از گریه خواب می بندد
ز جوشش با ملک رمزی که گوید کان لب دندان
بگوهر ادمان جمله حجاب می بسند
همایون رای عین الملک کشور گیر و لشکر کش
که جم جاست و حاتم خوشکند رزم و بخروش

۳۸۲۰

جهان گیری که از دستش عدد در جهان گیرد
جهانی از سرش یک نوکستان گیرد
نزاران سام و سهرابست چون خنجر خون آرد
نزاران گیو و گودر زست چوکف بر مکان گیرد

۱- زلفت آنکه در هر مودل رتاب ؛ ب : زلفت آنکه در هر مودل رتاب ؛ تصحیح : کذا ۱-۲ : پاد چشم چشم ؛ ب : چشم ؛
تصحیح قیاسی ؛ کذا ۱-۳ : کذا ؛ ب : ماسد ؛ کذا ۱-۴ : کذا ؛ ب : بتوری ؛ کذا ۱-۵ : کذا ؛ ب : دل ؛ کذا ۱-۶ : نکر دعا شت خناس را
نحوالی سم ؛ ب : کذا ۱-۷ : چشم ؛ ب : کذا ۱-۸ : چون زورش ؛ ب : بر روی روشن ؛ کذا ۱-۹ : کذا ؛ ب : ابروان
قندیل در خواب میگرد ۱-۱۰ : کذا ؛ ب : حترام سر مرغان ۱۱- ب : چه پیکان است آن می دایم تصحیح قیاسی ؛ کذا
۱۲- ۱- کذا ؛ ب : کر سکا گودر از گریه ۱۳- ۱- کذا ؛ ب : جوش ۱۴- ۱- کذا ؛ ب : باب ۱۵- ۱- کذا ؛ ب : بگوهر از دهن جگر حجاب ۱۶- ۱- بای
رای ؛ ب : همان رای ۱۷- ۱- کذا ؛ ب : کشور گیر و لشکر کش ۱۸- ۱- کذا ؛ ب : حاتم جود ۱۹- ۱- از سرش یک نوکستان ؛ ب : ستان -

مبارک طلعتی کاندرد و چون خود بر دارد
 بهجد او که یکجا شیر و آهو آنجور دارد
 فروغ روی میمونش زمین تا آسمان گیرد
 همیشه طغرل و تیهو بستان^۳ آشیان گیرد
 چو حاجت آنکه برگردن زحل را پاسبان گیرد
 مگر کاند رشقاغت دست درویشی عنان گیرد
 که گزانش بر دخورشید آتش در زبان گیرد
 چو ابر از تشنگی خواهد که دریا در دلم گیرد
 جهان افزو زمین الملك شمع حضرت علیا
 کریم الدین والد دوله مدار ملک دنیا

۳۸۳۰

۱۱ ب ۱۱

بند ۷

بها نخبی که دستش لولوی منشور می بارد
 چو باد صبح از بزمش نیسی می برد بالا
 جبین عالم آرایش سراسر نور می بارد
 بجای برف از گردن همه کافور می بارد
 که هم بر کشور نزدیک و هم بر دور می بارد
 همی ریزد دلی دستش در منشور می بارد
 چو نسبت ابر را بادست اوزیر که اد آبی
 که دید اندر جهان ابری که دست اوست پیوسته
 همایونی که چون بر کف بناش خطلی گیرند
 بیکای آب تلخ از دی منی انگور می بارد
 که باران بلا بر دشمن مقهور می بارد
 همه گوپال دگر ز و خنجر و ساطور می بارد
 که بر لب زبانش از حلی خور می بارد
 چون منشور جلالتش مشتری بر ماه میخواند

۳۸۴۰

- ۱-۱-۱: کنایه؛ دواجون خود بر داری ۱-۲-۱: ب: رای؛ تصحیح قیاسی؛ کنایه ۱-۳-۱: بیک شاخ؛ ب: یک شاخ؛ تصحیح قیاسی؛ کنایه
 ۴-۱-۱: کنایه؛ اعدا ۱-۵: عیان؛ ب: عیان؛ متن تصحیح قیاسی ۶-۱-۱: حریرت اکون تفت زبان آخته؛ ب: هر برشت
 اکون مخ؛ متن تصحیح قیاسی ۷-۱-۱: آتش؛ ب: آلس ۸-۱-۱: کریم الدین والدله؛ ب: کریم الدین والدولت ۹-۱-۱: زلف؛ ب: برق
 ۱۰-۱-۱: کشور نزدیک و هم بر دور؛ ب: کشور نزدیک هم بر دور ۱۱-۱-۱: ب: کرد؛ تصحیح قیاسی؛ کنایه ۱۲-۱-۱: کنایه؛ ب: خنجر ساطور ۱۳-۱-۱: ب: حلاش؛ تصحیح؛ کنایه ۱۴-۱-۱: کنایه؛ ب: از حای خور

ملک شیرازی از طوفانی بدان منبر می ریزد
همین رزم عین الملک شیراز گنگ پیل افکن
فلک دنیا را از انجم بران می بارد
که خنجر زن چو گو در زست و تیر انداز چون شین

۹۱ ب ۱۰

بند ۸

ایا تائید دینداری چو جبریل امین کرده
جلالت ملک دولت را نشان بر آستان داده
جهان را از اقبالیت چو فردوس برین کرده
جهدت فتح و نصرت را علم بر آستین کرده
ملک را از نکوکاری چو دولت نمیشین کرده
چو راه از خاک ایوانش داغی در جبین کرده
ز نو ماه ساخته حلقه زنا میدش بکین کرده
داغ چرخ و انجم را نفسها غمزه برین کرده
کر دست آسمان آسایش با اهل زمین کرده
بیمبر محمدت خوانده خدایش آفرین کرده
ز راز رخسار و تنگرفت از دل اعدای دین کرده
بکین صد بحر بر بندگی بگفت هد قلعه بگشتائی
نیم خلق آن سرور که باغ خلد را ماند
ز نیکی های گوناگون و بخشش ای روز افزون
شهنشاهان رضا جسته سپهداران شهنشاه گفته
دو ایتیمهای اورا صغحه کافوری
سپهداران آوا آن شیرازی که چو در در زرم آئی

۱۰ ب ۱۰ ج ۳

بند ۹

سرافرازا جلال و جبه تو بسیار میخواهم
فروختن فروتن و فتح و نصرت یار میخواهم

- ۱-۱: کنایه: ب: دارد ۱-۲: جهاد: ب: جهاد ۱-۳: کنایه: ب: فلک در سر اندازی ۱-۴: کنایه: ب: ایوانس داعی رحمت ۱-۵: بران اکشت اقبال: ب: بران اکشت اقبال ۱-۶: بکین: ب: بکین ۷- این بیت از "ب" بدست آمد ۱-۸: کنایه: ب: اسان ۱-۹: شهنشاهت: ب: کنایه ۱-۱۰: سپهدار: ب: کنایه ۱-۱۱: پیر: ب: پیامبر ۱-۱۲: دو ایتیمهای اورا صغحه کافوری: ب: دو ایتیمهای ۱-۱۳: کنایه: ب: عسکاردین ۱-۱۴: کنایه: ب: سپهداران ۱-۱۵: بکین: ب: بکین ۱-۱۶: کنایه: ب: فروتن و فتح و نصرت یار میخواهم

حدیثی بشنو از داعی که در اثنای آن قصه
چو خسرو پیش شیخ آورد مدحی شیخ فرمودش
شکر بر ذوق او افتاد گفت ایست حاصل من
تو گر پرسی مرا را در اکرین مدحت چرمی خواهی
رضای تست مقصودم برای تست مطلوبم
ماگر دست کو تا بهت دال اندک پیغم دارم
مرا بر ال حصی نیست من اعمال می جویم
عطار دوزخ منشی ام که در هر هفته ای تازه
کنون هنگام آن آمد که از اخلاص او دلجویی

۳۸۹۰ ز اخلاصی که من دارم همه اظهار می خواهم
چه خواهی گفت مرثیه سنی گفتار می خواهم
ولی نزل اندکی حتی که بزین کاری خواهم
مرا ممکن خود دانی همین مقدار می خواهم
نه من زربا و در خواهم نه من دنیا می خواهم
ترا عمر دراز و دولت بسیار می خواهم
مرا با خلد کاری نیست من دیدار می خواهم
به مدحت ساخته دیوانی از اشعار می خواهم
پس از رسم شنا خوانی کنم شرط دعا گوئی

۹۱ ب ۹

بند ۱

فلک قدر اچو انجم سال قدرت بی عدد بادا
خلایق بر سر ایوان سرایت راست بر عالی
عطار در گرنه بر نامت کند پروانه را بنیان
اگر سالار گردونت کند بضاعتی روزی
بهر جایی که اقبالست بر آرد و منظر عالی
نغم ملک عقبی را رضای تو نمودار بست

۳۸۷۰ سعادت کن ازل داری زیادت تا ابد بادا
للا ملک بر سر میدان سپاهت را مدد بادا
نشان دنام او گم باد و این پروانه رود بادا
پیا نصدر سال استه را که دمالش مسترد بادا
فلک را همچو مزدوران زمره بر سر سب بادا
نظام ملک دنیا را عطای تو سنده بادا

۱-۱- بشنو..... اثنای آن قصه: ب: بشنو..... در اثنای آن قصه: ۲-۱: شمه: ب: سحر اظهار: ۳-۱: بن: ب: مر: ۴-۱: کنذا: ب:
برق او: ۵-۱: اس سب نه حاصل سد: ب: این سب حاصل من: ۶-۱: نزل: ب: ترک: ۷-۱: کنذا: ب: مراد اکرین: ج:
دانا پسرین: ۸-۱: ب: دریا در خواهم: متن تصحیح قیاسی: ۹-۱: ب: عمری دراز و دولت بسیار: ج: عمر دراز و دولت بسیار
۱۰-۱: بن اعمال میجویم: ب: حصی نیست و من اعمال میجویم: ۱۱-۱: دهر: ب: دهر: متن تصحیح قیاسی: ۱۲-۱: ساختی: ب: کنذا
۱۳-۱: کنذا: ب: اخلاص دلجویی: ۱۴-۱: خلایق: ب: راسد بر عالی: ب: خدایق: راست عالی: ۱۵-۱: کنذا: ب: پیش
۱۶-۱: پروانه را بنیان: ب: پروانه در رسان: ۱۷-۱: کم باد و این پروانه رود بادا: ب: دال در دادر: ۱۸-۱:
رضایتی دردی: ب: کنذا: ۱۹-۱: پیا نصدر..... دمالش مسترد: ب: دوالس مرد: تصحیح: کنذا

الآن صحت دامن و خوشی باقیست ذات را
 حتم بیرون احصا و خدم بیرون اندازه
 ان در دل خوشی در جان و صحت در جسد ادا
 شنا بیرون ادراک و بقا بیرون حد ادا
 بزور دولت و رحمت بفتح و نصرت تکمین
 فراوان سال باشی عاقبت محمود باد آیین

ترکیب بند ۳ بنادول
 ۱۱ ب : ۱۱ ج ۹
 مدح عین الملک

صبح چون بنود رخ شادی ز سر باید گرفت
 مجلسی نو دیگر و بزمی دیگر باید گرفت
 ساغری از حوض کوثر صاف تر باید کشید
 دلبری از حور عین پاکیزه تر باید گرفت
 از لب شیرین شاد نقل تر باید چشید
 و ز کف سیمن ساقی جام زر باید گرفت
 عرصه بزم صبح از مسجد تا چاشنگاه
 گز زیادت نیست باری انقدر باید گرفت
 بلبلی کز صبح مستان را بشارت میدید
 هم برین شادی دلنش و شوکر باید گرفت
 ساعد ساقی اگر تیغی کشد چون آفتاب
 بهیچ جام از جام می ادراک سپهر باید گرفت
 قطره ای کز جام می برخاک مجلس میگذد
 فی بدست دآستین کز دیده بر باید گرفت
 جرم مستان را به شکاری بدر باید نمود
 عیب یاران را ز دل داری هنر باید گرفت
 انده دنیا چو پایانی ندارد از قیاس
 کار کم کوتاه و غمها مختصر باید گرفت
 گرگی بی خار میخوای و خری بی خار
 باد به بر یاد امیر نامور باید گرفت
 صفه را فاق عین الملک کز اقبال شاه
 هست سحر رزم و اسکندر ظفر جمشید جاه

۳۸۸۰

۱۰ ب : ۱۰ ج ۴

بند ۲

آنکه با مصعبتان دعوی یاری می کند
 چشم کافر کشش او مردم شکاری می کند

- ۱-۱ بکذا : ب : دامن خوش صاحب ۲-۱ : الان در دل خوشی در جان و صحت در جسد ادا : ب : دلوئی در جان و صحت در جسد
 تصحیح قیاسی بکذا ۳-۱ : محمود و دامن : تصحیح قیاسی بکذا ۴-۱ : ب : کذا : ج : بزم دیگر ۵-۱ : ب : پاکره
 تر باید : ج : دلبری از حور عین ۶-۱ : ب : کذا : ب : نقل بر باید ۷-۱ : ب : کذا : ج : صیوح چاشنگاه
 ۸-۱ : سبر : ب : سپر ۹-۱ : ب : کذا : ج : کرام ۱۰-۱ : بدست آستین کز دیده بر باید : ب : دیده تر : ج : بدست
 آستین کز دیده بر باید ۱۱-۱ : ب : بدر : ج : بدر ۱۲-۱ : کذا : ب : ناظر ۱۳-۱ : ب : کذا : ج : بی خوا خواهی و شراب
 ۱۴-۱ : ب : کذا : ج : نام ۱۵-۱ : ب : کذا : ب : اهل با هم مصعبتان -

حسن! در درویش طبل شاد میزند
بارسم صلح می آیم و ادا ز ابروی چشم
گر بدان ساعدی خواه که ریزد خون ما
در سم یکران او هر سرنگرد و پامال
تا نپنداری که میرد لکه جان می پرورد
دل که در زنجیر زلفش بست میدانی که چیست
در غم هجران ادا کس ندیدم یار پی
چشم من گویی که بردست ملک دادست بوی
عمده ایام عین الملک صفدار جهان
فتنه دار گرد و مولیش فوجداری می کند
قصه تیر اندازی و خنجر گذاری می کند
دشمنی نبود که الحق دوستداری می کند
این سعادت او بر و کش بخت یاری می کند
هر که با دیدار خویش جان پاری می کند
چو رمل راندست زان تا استواری می کند
جز خیال او که شبها غمگساری می کند
کز برای دستان گوهر نشاری می کند
سرور روی زمین و داد در در زمان

۳۸۹۰

۱۱ ب ج ۵

بند ۳

دل که سرگرم رفت سر بیرون بجای هم نکرد
عمر را گویی نگلی بودست یا صبحی زعید
عاشقان بر آتش غم جان سپندش ساختند
دیدم که از انتظارش خاک شد بره نگر
گرچه با همه محبتان در سینه اخلاصی نداشت
جان که در خون غوطه زد باز آشنای هم نکرد
که بس زود آمد و چندان بقای هم نکرد
کان صنم بر روی یاران مرحبای هم نکرد
کز غبار نعل مرکب توتیای هم نکرد
محافظی بین که در ظاهر ریای هم نکرد

۳۹۰۰

۱-۱: جها: ب: جها: ج: کذا: ۱-۲: ب: کذا: ج: ازا بروی چشم ۱-۳: کذا: ب: ابران ۱-۴: کذا: ب: بیت ۱-۵: چو رمل راندست ازان تا: ب: چو رمل راندست زان تا استواری: متن تصحیح قیاسی ۱-۷: کذا: ب: کز ۱-۷: ب: کذا: ج: زجای ۱-۸: کذا: ب: مار: ج: زود آشنای هم نکرد ۱-۹: ۱-۱۰: کذا: ب: ۱-۱۰: کز بسزیر: ب: بسزیر: متن تصحیح قیاسی ۱-۱۱: اراش غم جان سپندش ساخت: ب: سلاسل: تصحیح: کذا ۱-۱۲: بر روی ابران: ب: کذا ۱-۱۳: دیدم: برخاک ره شد انتظارش یکدگر: ب: دیده: برخاک ره شد انتظارش یکدگر: متن تصحیح قیاسی ۱-۱۴: ب: اخلاصی بدست: ج: کذا ۱-۱۵: اخلاصی من کرد ظاهر ریای هم نکرد: ب: کذا: ج: ۱۳: اخلاصی بین -

چشم دلندش بخویزی ندانم یار کیست
 آنچه من دیدم ز محنت بگرد ترسائی ندید
 کشتن بچاره عاشق را چه موجب دیده اند
 شکر را در دیده جادادیم تا خوابه راند
 مدح میگویی ملک را تا نگویند این فقیر
 زنده اجرام عین الملک آن فرخنده خال
 کانیچه او کرد از او کاشور گشتائی هم نکرد
 و آنچه او کرد از دستها بادشائی هم نکرد
 خدمتی گر نامد از مسکین خطائی هم نکرد
 مردی بگر که در رفتن صفائی هم نکرد
 برد چندین چیز را از دعائی هم نکرد
 کافایت از جهل و آساست از جلال

۹۱ ب ۹ غزلات ۳ مج ۳

بند

ای بختی که شکر تر به شب نشان آورده ای
 ز آن لب شیرین که شوری در جهان افکنده است
 وعده ای دادی بوسم از دلانت پر شکر
 دوست آزاری و دشمن پردی کیست نو
 ما نقاب از روی گلگون بر کران انداختی
 آن خط سبز از کنار موی مشکین گویی
 چشم من خون کردی از بچران دبا انیم منو
 زنده گشت از بوی توتن های بچان ای صبا
 بر زمین پا از نشاء و ناز می نهی، مگر
 در بنفشه تو خطی بر ارغوان آورده ای
 جام می را آب حشر در دلم آورده
 شربتی ده زان لبم چون بر زبان آورده
 کای نگار بیوفا اندر جهان آورده
 گل فروشان را کسادی در دکان آورده
 بال طاووسیت که مهندستان آورده
 اجرائی ز اشک خونین در میان آورده
 این دم روح از کد این بوستان آورده
 بر در صفدر سر بر آستان آورده

۳۹۱۰

- ۱-۱ ب: کنده؛ ج: دعا ۲-۱ ب: کنده؛ ج: آنچه او کرد از دستها؛ ج: ۳-۱ ب: کنده؛ ج: ۴-۱ ب: بگویند؛ تصحیح قیاسی؛ کنده ۵-۱ ب: جلال آساست؛ ج: ۶-۱ ب: در بنفشه تو خطی بر ارغوان؛ ب: ۷-۱ ب: غزلات؛ مجمع: افکنده؛ ب: کنده ۸-۱ ب: در دلانت پر شکر؛ مجمع: الفصحا: از دلم پر شکر- غزلات؛ مجمع: کنده ۹-۱ ب: کنده؛ مجمع: ده از لبم ۱۰-۱ ب: رسمست تو؛ ب: رسمست تو؛ غزلات؛ کنده ۱۱-۱ ب: کای نگار بیوفا اندک جهان؛ غزلات؛ ای بکار بیوفا کاندز جهان ۱۲-۱ ب: کشتی؛ تصحیح قیاسی؛ کنده ۱۳-۱ ب: بچران مارسم منو ۱۴-۱ ب: می نهی مگر

باز وقت آمد که ترک عقل و دانائی کنیم
 بر در میخانه در جرعه خواری اوفتیم^۱
 خدمت میخوارگان را فخر خود دانیم و بس
 که چو قلاشان سبوی بادلم بر سر کشیم^۲
 آب دست ساقیان را شربت کوش نهیم^۳
 عقل روشن دل چو در راه تیان کردیم خاک
 در چنین عمری که مکیدم هم بردامید نیست
 خیز تا مکیدم ببحرا همچو مرغان رخ نهیم^۴
 ساقیامی ده کنون تا همچو طوطی در شنا
 سزا داشت عین الملک کز رای مینر^۵

داز هوای شاهان مستی و شیرائی کنیم
 بر سر بازارم رندی و رسوائی کنیم
 در دکان میفروشان کارفرمائی کنیم
 که چو زندان پیش مستان مجلس آرائی کنیم
 خاک پای شاهدان را کحل بینائی کنیم
 سر برگر بعد ازین دعوای دانائی کنیم
 حیف باشد گر غلو در کار دنیائی کنیم
 پیش ازین کین عین روح آرسه صحرائی کنیم (کذا)^۶
 بر جناب صفدر گیهان شکر خائی کنیم
 دولت بر نایش دارد حشمت گردون پیر

۳۹۲۰

آنکه تاج مهر و نه نعل سم یکران اوست
 آفتابست از بزرگی کافتا پیش سایه آیت^۱
 خورده باشی تاب خور آن لعل شمشیر اوست^۲
 سرمه روحانیان گرد بر میدان اوست^۳
 آسمانست از بلندی کاسال جیران اوست^۴
 دیده باشی ماه نو آن هورت چو گلان اوست^۵

- ۱- در (ا) ب ۱۰ ج هر جا که «است» ۱-۲ ب: اوفتم ۱-۳ ب: باده بر سر کشیم؛ تصحیح قیاسی: کنذا
 ۴- آب دست شربت کوش نهیم؛ ب: ابدست شربت کوش نهیم؛ ج: مجلس کوش نهیم ۵: (کذا)؛
 «سر برگر» در «ب» نیست؛ ج: سر برگر ۶-۱: خیرا؛ ب: خیرتا؛ تصحیح قیاسی: کنذا ۷-۱: نهیم؛ ب: نهیم
 ۸- ۱-۱ ب: کین عین روح آرسه ۹-۱: کنذا؛ ب: سبک حائ ۱۰-۱: کنذا؛ ب: دلمی بر نایش ۱۱-ب:
 کنذا؛ ۱: کر دپیر ۱۲-۱: سایه است؛ ب: سایه اوست؛ تصحیح قیاسی: کنذا ۱۳-۱: آسانیت؛ ب:
 آسانیت. تصحیح قیاسی: کنذا ۱۴-۱: لعل شمشیر؛ ب: کنذا.

مهفت اطباتی سقریک شطرای از کین او
 دین و دولت بر سما آورده تاسید او
 هر کجا در عیش و عشرت پای بر مسند نه
 هر کجا در روی میدان دست بر چوگان برد
 گر ندیدی در دلم مار دوزخ را مکان
 او بفرمان خدا بستت طاعت را میان
 آسمان جاه عین الملک آن میون لقا
 مهشت گلزار جهان نام ریزه انی خوان اوست
 ملک و ملت در سنا پرورده احسان اوست
 صد خضر در گوشه صد چمنه حیران اوست
 چرخ چو گمان پست همچون گوی سرگردان اوست
 در سنانش بین کاند در مح چون ثعبان اوست
 لاجرم خلق خدا سر بسته زنان اوست
 کائنات و جان دار و بی بر آستانش التجا

۵ ج ۸ ب ۸۱

بند ۷

چون ملک رخ کرد دشمن بی خطا خواهد گرخت
 مرد را تا دست خواهد بود خواهر را نداشت
 چون ملک اطراف عالم ضبط کرد دست آچنانک
 خصم گر خواهد که بشیند کجا خواهد نشست
 یاری آن نبود که بگیرد ز پیشش آشکار
 گر بفر دای قیامت ز آتش گرامی حشر
 قلب مومن عرش چون در سایه احسان اوست (کذا) از تلف غم سوی لطفش دامن خواهد گرخت
 ای خداوندی که گردن بنده فرمان نت
 هر که مهشت از انس و جان شمرنده احسان نت
 ۳۹۳۰
 ۳۹۴۰

- ۱-۱: از کین او؛ ب: کذا ۱-۲: نان ریزه از حوان؛ ب: ان ریزه؛ تصحیح: کذا ۱-۳: کذا؛ ب: شتا
 ۱-۴: ملک و ملت؛ ب: بهت ۱-۵: در؛ ب: کذا ۱-۶: حضر هر گوشه؛ ب: کذا ۱-۷: کذا؛ ب: .
 ۱-۸: من؛ ب: کذا ۱-۹: بی خلا ۱-۱۰: است؛ ب: اسب؛
 ج: دست ۱-۱۱: کذا؛ ب: سا ۱-۱۲: کذا؛ ب: نبود خواهر گرخت؛ ج: که هوا ۱-۱۳: کذا؛ ب: .
 اگر؛ ج: گر خواهند ۱-۱۴: یاری بگیرد ز پیش اسکار؛ ب: یاری؛ ج: پیش آشکار -
 ۱-۱۵: راتش کردار؛ ب: کذا -

ای جهان دادریلی کافاق را صفدر توتی^۱ در سخا صد معن تو در رزم صد غنیر توتی^۲
 عهد آفاق را صد چشمه ز خورشید تو حوزه اسلام را صد سد اسکندر توتی^۳
 در زمین قطعی نیفتد تا زمینداری تراست در جهان آفت نباشد تا جهانداور توتی^۴
 قدسیان را در صفت بر نسبت اقطاب تو سنیان را در سیر بر جای پیغمبر توتی^۵
 غم ندارد از کواکب هر که نسبت به تست ریش نقشاند ز گردون هر کرایا ورتوتی^۶
 عاشق جود و جهاد و طالب علم و عمل دشمن مال و زر و خشم درو گوهر توتی^۷
 اختر کی کردی سعادتها گمان دارند طلق گر قینیت و یقین پندار کان اختر توتی^۸
 فرخ آن شهری که مهبت آن شهر را رونق تو خرم آن اقلیم کان اقلیم را سرد توتی^۹
 گر حکایت در زرافنده حاتم زرخش تو در سخن در جان بود فردوس جانپور توتی^{۱۰}
 ای سپهداری که فال فتح و فرج هم تراست دولت ددانش تو داری دین و دنیا هم تراست

۳۹۵۰

۱۱ ب ۱۱

بند ۹

ای جهانرا جود تو در گنج دریا داشته دی جهات جود تو دریا در و جاد داشته^۱
 آسمان دولت افزای دغری آسمان دولت پابوس تو سر در متنا داشته^۲
 آفتاب عدل تو در سایه امن دامن آخچنان آفاق را از ابتی دادا داشته^۳
 کاسمان چون سایه گر سر زیر یا بالا کند یکسر سوزن نمیند زیر و بالا داشته^۴
 گرنه خورشید جهان افزونی ای صفدر چا بهفت کشور است یک تیغ تو تنها داشته^۵

۱-۱: یل: ب: به: تصحیح: بکذا: ۱-۲: صد معن تو در رزم: ب: صد معن و لودر رزم و صد: ۳-۱: سینا برادر سبل
 بر جای: ب: سینا برادر سر بر جای: ۴-۱: ریش نقشاند ز گردون: ب: ریش نقشاند ز گردون: ۵-۱: کذا: ب: خشم دور
 ۶-۱: آن اح: ب: کان اختر: ۷-۱: بود: ب: فند: ۸-۱: سر افزای دغری آسمان: ب: بکذا: ۹-۱: کذا: ب: توس
 داشته: ۱۰-۱: ب: بکذا: ۱۱-۱: کند: ب: بکشد: ۱۲-۱: کذا: ب: تیغ تنها:

همه بین بخت تو بنیم که لعل دلبران
 ابریزد قطره در دیانی و هر دو چیز^۲
 جود تو کاها و در میا^۵ ندارد از دلیل
 هر که اقبال تو یکران همت تا خسته
 سایه احسان تو ابریت از لغت بلند
 سر فرازا دولت و اقبال تو بسیار باد

۳۹۴ بی خاری خمر و بی خالیت خرم داشته
 عالمی را از شغب در شور و غوغا داشته
 بی شغب در ابر و بی شوری چو دریا داشته
 فتح و نصرت پیش آن بزرگی مهیا داشته
 بر سر اسلامیان ایند نقالی داشته
 عصمت و عون خدا هر جا که باشی یار باد

۱۱ ب ۱۱

بند ۱۰

تا جهان باشد بقایت در جهان پاینده باد
 تا زمین و آسمان باشد حیات و دولتت^۶
 روی میمنت که هست از فرخی جمشید^۹ فر
 رای تا بانت که هست از روشنی خورشید نور
 بزم تو دل را چن حسن تو جان را بوستان^{۱۰} است
 آستان کعبه حاجت شده محتاج را
 داستان مدرج تو کایم را تاریخ شد
 ملک را هر تو در دل یاد تو اندر روان^{۱۳}
 هر که اعز می کنی یا مجلسی بر می نمی
 ذات پاکت در نشاط و زینت و جاه و جلال^{۱۴}
 بخت تو پاینده و اقبال تو اختر نشین

۳۹۷ در زمان دور تو دور زمان پاینده باد
 چون زمین ثابت قدم چون آسمان پاینده باد
 فر این جمشید^۹ فرخ جاودان پاینده باد
 نور آن خورشید روشن در جهان پاینده باد
 آن چمن پیوسته و آن بوستان پاینده باد
 تا بود در کعبه حج این آستان پاینده باد
 بر زبان دوستان این داستان پاینده باد
 شکر تو در جهان شنایت در زبان پاینده باد
 فتح آن پیوسته و اقبال آن پاینده باد
 با فراغ و صحت و امن و امان پاینده باد
 عمر تو جاوید باد، آمین رب العالمین

۱-۱: بکذا؛ ب: دلی خارخا؛ ۲-۱: بکذا؛ ب: ابرارد؛ ۳-۱: ص: ب: بکذا؛ ۴-۱: بکذا و دریا را دارد؛ ب: بکذا
 و دریا ندارد و لعل؛ ۵-۱: (هر دو جا) فی: ب: بی (هر دو جا)؛ ۶-۱: بزی: ب: برلی؛ ۷-۱: بغایت؛ ب: بکذا
 ۸-۱: بکذا؛ ب: حیات و دولتت؛ ۹-۱: (از فرخی جمشید)؛ ب: بکذا؛ ۱۰-۱: (فرخ جمشید)؛ ب: بکذا؛ ۱۱-۱: (حاج)؛ ب: محتاج؛ ۱۲-۱: ان: ب: بکذا؛ ۱۳-۱: یاد تو اندر روان؛ ب: یاد تو اندر روان؛ ۱۴-۱: بزم و جاه و جلال؛ ب: بکذا

وقت صحبت صبحی می و مزمار کنید^۱ بزم سازید و حرفان همه سیدار کنید
 حلقهای که بردوش عروسان جنانست^۲ زمینت سقفت دستون و درودیوار کنید
 میوه دل که به گلهای بهاری ماند در بلورین دهن شکر بار کنید^۳ کذا
 نخلها هر جهت و مجمر هر سوی نهید^۴ نقل هر جانب و گل هر طرف انبار کنید^۵ ۳۹۸۰
 دانگه اندر قدح شیشه شامی سپید باده نقل نواز گونه گلنار کنید
 تابان جام سپید و می سرخ و گل زرد اندر روی سیمه از دل آوار کنید
 جان که از باغ بهشت آند مرغیت آزاد می خواهم که باندوده گرفتار کنید
 زرد و مید اندک و بسیار نسبت ساقی را گرمی اندک بدو دمنست بسیار کنید
 چون بسر نوش سبوطاقیه دادند ز سر کذا^۶ و شمال قدحش گوشه دستار کنید^۷
 عیش اینست و گر جاه و جلالت خواهید^۸ خدمت شاه جوانخت جهاندار کنید
 شهر یار همه آفاق و شهر نشانه جهان هدی روی زمین عیسی^۹ دوران جهان

۱۰ ب ۱۰ ا

بند ۲

روز شد پرده ز رخگاه شاه بردارید^{۱۰} باده در ساغر ریزید و نوا بردارید^{۱۱}

- ۱-۱۰ ب: کذا؛ ج: و صبح ۲-۱۰ در ۱۰ هر جا کنند است و در ۱۰ ج: "و" ب: "کنید" است ۳-۱۰: سازند و حرفان
 ب: کذا؛ ج: سازید حرفان ۴-۱۰: حلقهای که ز سر پوش عروسان جنانست؛ ب: حلقهای که بردوش عروسان جنانست
 ۵-۱۰ ب: سقفت دستون و درودیوار کنند ۶-۱۰ ب: نقل هر جانب و گل هر طرف انبار کنند؛ ج: نقل هر جانب و گل طرف انبار کنید
 ۷-۱۰ ب: کذا؛ ۱۰: قدح و شیشه ۸-۱۰: یاد و نقل لکه از گونه گلنار کنند؛ ب: از گونه؛ تصحیح قیاسی: کذا ۹-۱۰:
 آمده؛ ب: ج: کذا ۱۰-۱۰: ساقی را؛ ب: ساقی؛ ج: کذا ۱۱-۱۰: ب: بدو دمنست بسیار کنید
 ۱۲-۱۰: کذا؛ ب: بسر نوش سبوطاقیه ۱۳-۱۰: کذا؛ ب: و ساکند ۱۴-۱۰: کذا؛ ب: دگر؛ ج: اینست گر جاه
 ۱۵-۱۰: کذا؛ ب: دور زمان ۱۶-۱۰: کذا؛ ب: سبا ۱۷-۱۰: کذا؛ ب: باده در بر برید

نازه بختی ز جهان تا به جهان راست کنید پس سماعی ز زمین تا بسما بردارید
 به فی و بریط و طنبور نوا بردارید و زلفت دناى و دل صور صد بردارید ۳۹۹۰
 هم بیک زلزله و زمزم چون نفقه صورت کوه اندوه و غم از سینه بردارید
 مطربان گردنشانید و پی رقصی شاهدی شنگ و بتی خود نقا بردارید
 وز پی آنکه نیفتد سر رقص ز پای گوشه جدمش و دامن قبا بردارید
 هر که دارد سر اندوه ازین مجلس شور دست گیرید و را بهر خدا بردارید
 جای از صدق و صفا بکف اصحاب نهد و ز دل نشان سبز ویر و دیا بردارید
 تشکر گویند دوام شد دین پرور را دست در حضرت یزدان بدعا بردارید
 شاه فیروز شده آن خسرو جمشید کلاه که ندیدست چو دور زمان شاهنشاه

۱۱۱ ب ۱۱ ج ۳

بند ۳

هر که بانی نازد آب و نانی دارد صحتی در تن و در سینه الهی دارد
 دبری در نظر و باغیچ ای در پیش گو نری شاد که خوش ملک جهانی دارد
 بنده آب روان و می دمنار خوشست خاصه آن را که بتی سرو نشانی دارد ۴۰۰
 غم و اندوه جهان در دل خود جای مده که نه چیز نیست که حدی و کرانی دارد
 باده از دست بتی نوش که سیمین سردیست روی گلگونش لب شهید نشانی دارد
 آنکه در خیره کشی غمزه خو نواره اد ز ابروان و مژه تیری و کمائی دارد

- ۱-۱ جسی راست کنند ؛ ب: جسی راست کنند ۱-۲ ؛ ب: کنایه ؛ ب: فی بریط ۱-۳ ؛ ب: دوز ؛ ب: دوز
 ۱-۴ ؛ ب: نفقه صور ؛ ب: نفقه صور ؛ ب: تصحیح قیاسی ؛ کنایه ۱-۵ ؛ ب: دپی رقاصه ؛ ب: شاید دپی رقاصه ؛ ب: تصحیح قیاسی ؛ کنایه
 ۱-۶ ؛ ب: کنایه ؛ ب: شاهد شنگ ۱-۷ ؛ ب: دومی آنک نیفتد ؛ ب: دازی آنک نیفتد ۱-۸ ؛ ب: مجلس سود ؛ ب: سود ؛ ب: تصحیح
 قیاسی ؛ کنایه ۱-۹ ؛ ب: کیرید دورا ؛ ب: گیرید در اسر ۱-۱۰ ؛ ب: کنایه ؛ ب: دوز ۱-۱۱ ؛ ب: کهرسی لودا آب و لب الهی دارد ؛
 ب: هر که مالی رسد و آب دانی دارد ۱-۱۲ ؛ ب: ایچ اندر شش ؛ ب: پیش ؛ ب: تصحیح قیاسی ؛ کنایه ۱-۱۳ ؛ ب: کنایه ؛ ب: ای مزار
 ۱-۱۴ ؛ ب: جهان در دل ۱-۱۵ ؛ ب: چیز ای است ؛ ب: کنایه

هر که دل دارد و دوری غم جانانی نیست
دانه گوید که به از عشق دگر سودانی است^۲
شادی از سربست میخواد که ساقی مدام^۳
لذت از گفته من گیر که در مدحت شاه
خرد دادده و پادشاه خنجر زن
که سکن در بصفات و سلیمان بسن

۱۱ ب ۱۱

بنده

ایکه در درج عقیقت در داشته^۱
این چه رسمت و چه آیین که بر آنگشته^۲
زلف ابترا شده بردار که از حسرت آن^۳
چشم خونخواره فرو کن که بهر زاویه ای^۴
شوری اندر همه آفاق فلک دست رخت^۵
اشک چشم من و خواب دل خسته است^۶
نظری جانب ما دار که مشتاقان را^۷
مادل و جان سپر تیغ بلا ساخته ایم^۸
چه شود روزی اگر یاد کنی یاری را^۹
مست و خندان سوی درگاه دوانی بشتاب^{۱۰}

دی که در مشک نهان ردی قمر داشته^{۱۱}
دین چه شکست و چه مجار که برداشته^{۱۲}
عالمی را ز بلا زیر و زبر داشته^{۱۳}
دیده ما غرق بخواب جگر داشته^{۱۴}
از در و لعل که بر طرف کر داشته^{۱۵}
آن لب لعل که در شهید و تنگ داشته^{۱۶}
روز و شب صورت خود پیش نظر داشته^{۱۷}
تا تو آن مینی درخ تیغ و تبر داشته^{۱۸}
که فراموش ز دل در پس در داشته^{۱۹}
گوئی از بزم شهنشاه خبر داشته^{۲۰}

شاه یوسف رخ و موسی کف عینی انفاس

عمده دین نبی ناصر دین عباس

۱-۱: کذا: ب: جانان مست: ج: دارد درون ۱-۲: مست: ب: کذا ۱-۳: سربست میخواد که ساقی مدام: ب: ۱-۴: دی: ب: دی ۱-۵: دین: ب: دین ۱-۶: کذا: ب: در داشته ۱-۷: چشم خونخواره
... بهر زاویه: ب: چشم خونخواره سرزاویه ۱-۸: ان: ب: زان ۱-۹: روی: ماری را: ب: روزی
روزی را ۱-۱۰: مست خندان: ب: کذا.

۴۰۲۰ ورد تسبیح خود از زیر دژیم ساخته ایم
 واز دلف و دای و دبل و دبل و دلم ساخته ایم
 جام جمشید خود و افسر جم ساخته ایم
 و آتشین قبله چو شاهان عجم ساخته ایم
 آتش دوزخ و بستان ارم ساخته ایم
 ما به تمنی می دشورش غم ساخته ایم
 که همه عمر وطن هر دو بهم ساختیم
 در ره عشق بستان دیده دلم ساخته ایم
 در طواف آمده میخانه حرم ساختیم
 خاک درگاه شهنشاه رقم ساخته ایم
 ۴۰۳۰ که رخ خنجر او صورت فحمت و ظفر
 نامکان میکده و قبله صنم ساخته ایم
 کرده از لولی و ادبش خردان جیشی
 کاسه سرخ سفال و کله پشم سیاه
 آبی از تاک عنب خورده چو میران عرب
 یعنی از جام می و چهره دشمن و دوست
 زاهدان را بچنان وعده بشهدست و بشیر
 یار است آن غم دیرینه و ما یار غم
 پای در کوی صلاح از چه نیاریم نهاد
 محرم آسار و پاسبان برهنه تن گرد آلود
 دولت از جهه ماردی نشاهد که بروی
 خسرو بجز و بر و بادشه جن و بشر

ملکوت خوان کرم یکسره پرورده اوست
 مهر و مگر در بزم خنک دی و زرده اوست
 پیر گردن کهین بنده و نو برده اوست
 و آنکه صد شهر در اسلام بنا کرده اوست
 پادشاهی که سواد و سر پرده اوست
 بحر و کان ریزه خور خوان وی و خازن او
 آن جهانگیر و جوانخت که در حضرت او
 آنکه صد ملکوت کفار بر افکنده او

- ۱-۱: ب: خردان حشمتی؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۲: و زردت دای و دبل؛ ب: و از دلف و دای و دبل ۳-۱: کذا؛ ب: خور و
 ۴-۱: جره دشمن دوست؛ ب: می دشمن و دشمن و دوست ۵-۱: آتچمان و عده بشهدست و بشیر؛ ب: شاهان را بچنان
 و عده شهنشاهت و بشیر ۶-۱: محرم آسار و پاسبان برهنه تن گرد آلود؛ ب: محرم آسار و پاسبان برهنه تن گرد آلود ۷-۱: برده؛ ب: کذا
 ۸-۱: کذا؛ ب: ریزه حق-

آنکه در رای جهان بین دی از عالم غیب
 آنکه بردوش سموات چو انوار سحر
 آنکه ترسیع دراری و تصادیر نجوم^۲
 شیراز در چهل مرد بود و آن شه را
 مرکز چرخ ستمکاره کبودست از آنکه
 بخت و الاش امیریت که بر درگاه او
 شاه فرخنده سیر خسر و میمون القاب
 همچو روزست هر آن را که در پرده اوست
 علم دولت و اقبال بر آورده اوست
 نقش دامن فلک سای سر پرده اوست
 زیر هر مو بلغا نور چهل مرده اوست
 بارم از کف پادست قفا خورده اوست
 دولت فتح و ظفر خدمتی آورده اوست
 که روندش همه شاملان پیش رکاب

۴۰۴

۱۱ ب

۷ بند

آنکه دین را بونا دولت ادویاری داد
 فتنه را بهیبت او خواب گران در سر کرد
 دست دادش دهن آزدانی بر لبست
 خاک درگاه همایونش بهوشیدان را
 آسمان رنگ رخ دولت او یاد آورد
 دهر چون دید که او احمی جور و ستمست
 پیش ازین طبع کواکب زن دشو بود کنون
 منت و شکر خدار که اگر ملک جهان
 بذل او را بنما عدل و در ادر انصاف
 دوستانش همه در ناز و نعیمند و لیک
 ای جوانخت و جهان گیر جهان پرور شاه
 و آنکه عدلش بجهان داد شتمگاری داد
 حزم را دانش او سر به بیداری داد
 تیغ و تیرش مدد لشکر قهاری داد
 مرهم خستگی و داروی بیماری داد
 آنقا پیش ز شفق گونه گلکاری داد
 توبه کرد از ستم و ترک شتمگاری داد
 این خط خدمت ستم ترک شتمگاری داد
 داد بردست شهنشه بجزا داری داد
 طبع بسیار دهبی خوی کم آزاری داد
 خصم او بین که خدایش چه گرفتاری داد
 که ندیدست چو تو ملک جهان دیگر شاه

۴۰۵

۱-۱: بکذا: ب: عالم ۱-۲: در آری و تصادیر نجوم: ب: بر صبح در آری و تصادیر نجوم: ب: تصحیح قیاسی: بکذا: ۱-۳: زور حمل مرد
 بودان سر را: ب: بکذا: ۱-۴: مرکز حرج: ب: گردن چرخ ۱-۵: باری: ب: بکذا: ۱-۶: آزدانی بر لبست:
 ب: آزدانی بر لبست ۱-۷: تیغ و تیرش: ب: تیغ و تیرش ۱-۸: همایونش برسد از: ب: همایونش برسد از
 ۱-۹: بکذا: ب: احمی ۱-۱۰: این خط خدمت ستم ترک شتمگاری: ب: خدمت ستم ترک

ای که در جود و جهادت بجهان ثانی نیست
 جمع بادت دل اجاب که در دولت تو
 که بود آنکه ز فرمان تو تا بد سیر خویش
 عالم از عدل تو آباد چنان گشت که باز
 انس و جان گر ببرد بنده دچاکر چه عجب
 بنش طلی که بهر سو که کسی دارد گوشش
 ملکست شاکر احسان تو و ذکر گشت
 بفراغی که بهر جا که کسی چشم نهد
 حصر اوصاف شریفست که ز صد وصف یکی
 که کند طبع ره پی خاصه درین حضرت پاک
 خرد ابر بهشت مان جهان شاه تویی
 صفدری جز تو منرا و ابر جهان بنی نیست
 ملک را دهم غم و سهم پریشانی نیست
 مگر آنکس که در دلبوی مسلمان نیست
 مشرق تا غرب جهان صورت ویرانی نیست
 ز آنکه ملک تو کم از ملک سیانی نیست
 جز نوای طرب و نغمه مهانی نیست
 چه زیان دارد اگر منطق انسانی نیست
 جز فروغ و فرح و عیش تن آسانی نیست
 حد صد عنصری و عمق و خاقانی نیست
 گر عطار بود این لاف سخندان نیست
 انجمن این همه شایان جهان ماه تویی

۴۰۴

شهر یار امه و خور بسنده فرمان تواند
 بخت و نایب و سعادت مشرف جاه و جلال
 نفرت و فتح و ظفر ملک و تاج و نگین
 تاجداران جهانگیر و ملوک ان کبار
 انس و جان هر دو دعاگو و شناخوان تواند
 نقش درگاه تو و صورت ایوان تواند
 نیستند آن کسی آن تواند آن تواند
 در پناه کرم و سایه احسان تواند

- ۱-۱: ادب: کنذا ۲-۱: کنذا: ب: نوا و طرب ۳-۱: کنذا: ب: بفراغی ۴-۱: عیش تن آسانی: ب: کنذا
 ۵-۱: پاک: تصحیح قیاسی: کنذا ۶-۱: کنذا: ب: سحر دانی ۷-۱: شرب دجاء و حلال: ب: شرف جاه و جلال
 ۸-۱: کنذا: ب: ملکست تاج و نگین ۹-۱: نیستند آن کسی آن تواند

صفدران جوی منط بر رخ خضمت و جان
آب و آتش یوغا دست کش خنجر تو
مال دجان چون صدف و گل دهن و دامن پُر
حاتم دکعب که در جود و سخا دست مثل اند
۴۰۷۰ اختران گوی صفت در خم چوگان تواند
کان و دریا بسا ریزه خور خوان تواند
ز عطا یی فرادان تو حیران تواند
خرم آن قوم که دریافته دوران تواند
عصمت و عون خدا هر دو نگهبان تواند
فرسخین و دوزی جبهشید تراست
ای خداوند جهان ملکیت جادید تراست

۱۱ ب ۱۱ تاریخ محمدی ۵

بند ۱۰

خرو باغ جان بزم دل افزای تو باد
زر زیبای خور و گوهر والای نجوم
شمع جان ملک و روشنی چشم ملوک
موج دریای سناسیل زرافشان نوال
هر چه در عالم علوی و جهان سفلی است
روح فهرست مکارم تن اولای تو شد
تافت آفتاب زمین ملک جهان بانی است
هشت گلزار جهان نزهت احباب تواند
۴۰۸۰ افسر فرق فلک خاک کف پای تو باد
طیث صورت ایوان فلک سای تو باد
طلعت ماه و شش مملکت آرای تو باد
فیض باران کف دست چو دریای تو باد
زیر فرمان تو در خط طغرای تو باد
دفتر علم عواقب دل دانای تو باد
شرق تا غرب جهان شکر میجای تو باد
هفت صحرای سقر منزل اعدای تو باد
مدت عمر دراز ابد آسای تو باد
حصار اعدا و فلک علت انفا نفس

۱-۱: غوی منط؛ ب: منوط؛ تصحیح قیاسی؛ کنذا ۱-۲: اختران کوی صفت در خم چوگان تواند؛ ب: کنذا ۱-۳: کنذا؛
ب: بر ۱-۴: کنذا؛ ب: زروزیار خور ۱-۵: ب: کنذا ۱-۶: کنذا؛ ب: دریا و سخا ۱-۷: ب: فیض
باران؛ تصحیح قیاسی؛ کنذا ۱-۸: ب: کنذا؛ تاریخ محمدی: تو در خط طغرای ۱-۹: ب: اولای؛ تاریخ محمدی: والای
۱-۱۰: ب: کنذا؛ تاریخ محمدی: صحرای سقر منزل که اعدای تو باد ۱-۱۱: انفا نفس نفوس؛ ب: کنذا ۱-۱۲: کنذا؛
ب: ملت عمر دراز ابراسای -

مرغ گویای دل دجان مظهر شب دروز بلبل مدحت و طوطی شکر خای تو باد
سرور دولت جاوید قرین باد ترا هفت اقلیم جهان زیر نگین باد ترا

ترکیب بنده بنداول ۱۱۱ ب ۱۱ ج ۴ مدح یزدن شاه

صبح درز آسمان کشود اینک دولت و بخت رو نمود اینک
شب ز روزی که بود آبستن آمد آن روز در وجود اینک
آسمان از صفای سینه بردن داد از دل هر آنچه بود اینک
ز آتش صبح و فجر خورشید دهر شد پر زرد و دود اینک
ابر در بوستان چو خوان میح آمد از آسمان فرود اینک
بلبلان نوبت صبح زدند خاسته هر سوی سرود اینک
باز خمار با هزار خوشی در میخانه برگشود اینک
ساقیان باز در رکوع شدند شاهان باز در سجود اینک
باز در هر دلی ز دولت می صد هزاران خوشی زدود اینک
نوبت صبح شاه عالم را می دهد مرده خلود اینک

۴۰۹۰

۱۱۱ ب ۱۱ ج ۵ غنات ۳

بنده ۲

ساقیا جام ارغوانی ده وز میم عمر جاودانی ده
تشنگان را چو خضر پیغمبر شربت آب زندگانی ده

۱-۲ ب ۱۰۲ زردزی ؛ ج : بردزی

۱-۳ تاریخ محمدی ؛ شب دروز

۳-۱ : در دل ؛ ب : از دل

۴-۵ - در "ج" این مصرع جای یکدیگر نوشته شده اند

۶-۱ : تشنگان را پیغامبر ؛ ب : تشنگان را پیغمبر

از می آن ساغر بلورین را رنگ یا قوت بهرانی ده
 د آتش تیز آفتابش را قطره آب آسمانی ده
 پیل بجام دوزان سه ساله دلم پیر صد ساله را جوانی ده
 تارود نا توانی از تن ما باده چند آنکه می توانی ده
 جام می را بجان ما کن نرغ من نگویم که رایگانی ده
 چشم ما را ز خاک خنثانه سرمه خاص اصفهانی ده
 دشمنی را بدشمنان بگذر دوستگانی بدوست جانی ده
 باده بر یاد خسرو عادل گر دمی لعل خسروانی ده
 خسروی کز غبار در گره او می کند غالیه جباه^۴ ملوک

۱۲۱ ب ۱۲ ج ۶

بند ۳

گل چه حد یوفاست می بینی مرغ چون بتلاست می بینی
 در دل صبح و سینه ساغر این چه صدق و صفاست می بینی
 خاک زرمیشود ز جرعه می می مگر کمیاست می بینی
 زلف یار و درازی شب من از کجا تا کجاست می بینی
 بر سراد چه است می نگری در دل من چه است می بینی
 دل گرفتار و دوست بی فرمان این چه اندوه است می بینی
 جور چرخ و جفای او گوئی هم برین جان است می بینی

۱-۱: د آتش تر آفتابش؛ ۱-۲: پس بجای دوزان سه ساله؛ ۱-۳: پس بجام دوزان سه ساله؛ ۱-۴: چندانک؛ عرفات؛
 ۱-۵: ب: خنثانه؛ ج: بیخانه؛ ۱-۶: حماه؛ ۱-۷: کذا؛ ب: گرفتار و دوست؛
 ۱-۸: ب: هم برین جان ما؛ ج: هم بر جان ما.

عش متکین کند خونین ترک
و آن چه بالاست کز لطافت او
سرو هم نیت راست چون بالاش
نفس صبح جانفزا گوئی
آن جهانپردری که رافت دوست
نامح ملک و نیکخواه ملوک
چه خطا در خطاست می بینی
عالمی در بلاست می بینی
بازگو آنچه راست می بینی
مدحت پادشاست می بینی
نامح ملک و نیکخواه ملوک

۱۱ ب ۱۱ ج ۲

بند ۴

۴۱۲۰

کادم از دست رفت سامان چسیت
طشت بدنامیم ز بام افتاد
مختم گشت دکن نمی پرسد
از من آن شوخ را بگواهی دوست
گر تو یوسف شدی بزیبائی
از تو عیدی رخت مبارک باد
وز نشستی بر آن که خون ریزی
گر زنی نیش و گد دهنی نوشم
وز تو چون شمع جمع روشن شد
من دعاگوی خسروم آری
در دم از حد گذشت درمان چسیت
راز در دل هنوز پنهان چسیت
که بگو جرم این مسلمان چسیت
کاین همه کینه با محبتان چسیت
دل من در چه زخندان چسیت
بی زری در غم تو قربان چسیت
ایک ایستاده ایم فرمان چسیت
اگر این لطف میکنی آن چسیت
با من این گفتن پریشان چسیت
کار من جز دعای سلطان چسیت

شاه فیروز شه که خدمت دوست
افتخار شهبان و جاه ملوک

- ۱-۱: کذا؛ ب: رفت و سامان ۲-۱: کذا؛ ب: مختم گشت دکن نمی پرسد؛ ج: مختم گشت کسی نمی پرسد
۳-۱: کذا؛ ب: یکان ۴-۱: وز؛ ب: از ۵-۱: کذا؛ ب: بی زری در غم تو فرمان چسیت -
۶-۱: در نشستی؛ ب: در نشیمنی ران؛ تصحیح قیاسی؛ کذا ۷-۱: کذا؛ ب: در لوبچون -

۴۱۳۰

عمر دادم بباد چتوان کرد گر کس آبی نداد چتوان کرد
 عالمی در خوشبختی ار گردون^۲ قسم من غم نهاد چتوان کرد
 با همه راست می رود اختر با منش گزاف داد چتوان کرد
 دوستان را بدوستان قدیم گر نماز اعتقاد چتوان کرد
 ما بیا دیم اگر زما وقتی می نیارند یاد چتوان کرد
 مردی ای برادر اندر دهر چون زمان در زاد چتوان کرد
 خون دل ریختن نه کار نیست دیده این ره گشتاد چتوان کرد
 دل خود از دست رفت و جان نیز می کند خیر یاد چتوان کرد
 مرد بسیار چیز می خواهد گر نیابد مراد چتوان کرد
 گرز حرامان نمی رسم بر شاه عمرش دیر باد چتوان کرد
 سرفراز جهان که داده اوست دست از باب دوستگاه ملوک

۴۱۴۰

۱۱ ب ج

بنده

پادشاهی که فیض مه دارد بیشتر از اختران سپه دارد
 صد چو کیوان و زهره و قمرخ پاسبانان خوابگاه دارد
 صد چو کائوس و کسری و شاک عهده داران پاکیه دارد
 پرتوی از جمال جنت اوست روشنی آیه مهر و مه دارد
 قطره ای از سحر بخشش اوست بحر و کان هر که مشبه دارد

۱-۱ ب ج: کنذا؛ عفات: کم آبی ۲-۱ ب: اگر؛ ج: از؛ ۳-۱ ب: کنذا؛ ج: کینج؛ عفات: کج ۴-۱ ب: کنذا؛ عفات: اعتماد ۵-۱ ب ج: کنذا؛ عفات: زمانه زاد ۶-۱ ب: کنذا؛ عفات: خیر ۷-۱ ج: کنذا؛ کنذا؛ ب: نیایم؛ عفات: نیاید ۸-۱ ا: حرام می رسم بر شاه؛ ب: کنذا ۹-۱: قطره از سحر بخشش اوست؛ ب: کنذا

کمر بند گیش می بندد هر شتی کز شرف کله دارد
 امین است از جفای نه گردون هر که بر در گیش پنه دارد
 مملکت از فلک نیندیشد که چو کامیاب شده دارد
 نور چشم جهانست طلعت او لا جرم رایت سیه دارد
 ایزدان ندر چشم عالم را ز آفت چشمها بنگه دارد
 آفتابی که در زمین بوسش بگذرد ز آسمان کلاه ملوک

۴۱۵.

۱۰۱ ب ۱۰۰

بند ۷

آنکه تارای عدل و احسان کرد عالم از عدل چون گلستان کرد
 هفت اقلیم را چو شست بهشت رشک نه چرخ و چار ارکان کرد
 کشور اسوده دهر این ساخت ملت آباد کفر ویران کرد
 آنچه او کرد در جهاننداری نه سکندر چنان نه سامان کرد
 آنچه کردند خسروان همه عمر او بعهدهش سز از چندان کرد
 فتنه ناچیز و ایمنی شائع قوط نایاب و قوت ارزان کرد
 دست راوش چو در دگر هر داد دل پاکش چو عدل و احسان کرد
 چرخ کافر دل دستمگر را دین و دادش ز سر مسلمان کرد
 عمر نوحش دمه خدای چنانک وارث مملکت سلیمان کرد
 ای ملک سیرتی که کرد ترا ملک العرش پادشاه ملوک

۴۱۶.

۱۱۱ ب ۱۱

بند ۸

خسرو الملک بر کشیده تست بخت و دولت درم خریدۀ تخت

- ۱-۱: رایت دسیاب: رایت سیه؛ تصحیح بکذا: ۲-۱: ب: بکذا: ج: ای زد ۳-۱: مارای: ب: بکذا:
 ۴-۱: بکذا: ب: اکذا: کفر ۵-۱: کافر دل ستم گودا: ب: بکذا:-

همت و دمت و سخا و کرم
 دانش و داوری و دینداری
 امن و جاه و امان و جاویدی
 آفتاب بلند عالم تاب
 اوج اجرام و موج دریا لم
 حصن روین^۵ و سد اسکندر
 قلعه ای نیست آئین دوار
 جای که تیغ آرمید^۶ ایک
 هر چه در صحن^۷ لوح محفوظ است
 آن تویی کز^۸ لیش کلمی^۹ تو
 همه اخلاق بر گزیده تست
 صفت و سیرت حمیده تست
 حاصل ملک آرمیده تست
 بخت بر آسمان رسیده تست
 فوجی از لشکر فریده تست
 سخره تیغ بر کشیده تست
 که نه از نیزه بر دریده تست
 گردن خصم سر بریده تست
 همه در حکم باز دیده تست
 باز شد چشم انتباه ملوک

۴۱۷۰

۱۱ ب ۱۱

بند ۹

ای شهی کز سر جهان داری
 بر دل ماه و دیده خورشید
 کیفادت نزد بچاوشی
 کس نکر دست از جهان داران^{۱۱}
 آشنائی بمرتبت گوئی^{۱۲}
 خردی در جهان ترازید
 پای بر فرق آسمان داری
 گر گنی جای جای آن داری
 اردوانت نزد بخانداری
 همچو تو بر در جهان داری
 که بر لامکان مکان داری
 کز همه خردان نشان داری

- ۱-۱: دانش؛ ب: کنذا، ۲-۱: امان و جاویدی؛ ب: امان جاویدی؛ ۳-۱: موج دریا بار؛ ب: کنذا، ۴-۱: ب: خرمیده؛ تصحیح قیاسی؛ کنذا، ۵-۱: حصن روین و سد اسکندر؛ ب: روین سد اسکندر، ۶-۱: جای سج که آرمید ملک؛ ب: سج حرارید ملک؛ تصحیح؛ کنذا، ۷-۱: در حصن لوح؛ ب: کنذا؛ ۸-۱: باز دیده؛ ۹-۱: ساش کلمی تو؛ ب: کز ساس کلمی تو، ۱۰-۱: بجان داری؛ ب: بکانداری؛ تصحیح قیاسی؛ کنذا، ۱۱-۱: کنذا؛ ب: جهاندارم
 ۱۲-۱: کنذا؛ ب: بر سرست کوثر، ۱۳-۱: کبر لامکان؛ ب: کز لامکان

سوره فتح و آیت نصرت بر سر خنجر و سنان داری
تیر انجم کمان کسد بالاش تیر چون بر زه کمان داری
کامران زی بدولت و اقبال که دل و دست کامران داری
حلقه گردد و چو ماه نو گردون تیر چون بر سر بسان داری
گلبن بخت تست کز پیدیت خواب برده ز خوابگاه ملوک

۴۱۸۰

۹۱ ب ۹

بند ۱۰

خسروا خاطر منور باد دهر میراث و چرخ چاکر باد
هر مرادی که داری اندر دل آن مرادت چو دوست در برابر
هر چه مطلوب تست بر صفی که طلب کرده ای میسر باد
هر کجا در جهاد روی آرد^۳ جیش منصور تو مظفر باد
حکم رای تو در نفاذ امور^۴ با قضا و قدر برابر باد
کمترین بنده ای ز ایوانت لشکر آرای ماه و اختر باد
کمترین چاکری ز دیوانت کار فرمای هفت کشور باد
نخل شبدر و خاک درگاهت تاج مغفور و تخت قیصر باد
هر که آتش بنجاک پای تو نیست آب در چشم و خاک بر سر باد

۴۱۹۰

مدح سلطان فیروز شاه

عرفات ۴ ۱۱ ب ۱۱

ترکیب بند ۶ بنیاد

نوروز روزگار جهان را شراب داد و انقاس صبح را نفس مشکاب داد

۱-۱: تیره حون بر؛ ب: تیر چون بر ۲-۱: کنذا؛ ب: میراث خرغ حاکر باد ۳-۱: کنذا؛ ب: آری

۴-۱: نفاذ امور؛ ب: کنذا ۵-۶: در "ب" این برداشته را جای یکدیگر نوشته شده اند

۷-۱: مغفور؛ ب: کنذا ۸-۱: هر که آتش بنجاک؛ ب: هر که آتش ز خاک ۹-۱: کنذا؛ ب: شباب؛

عرفات: سراب.

ابروی شاخ و روی عروسایت لاله را
 پرکن قدح زباده گلگون که باغ را
 گردون شیشه رنگ^۳ شبنم گلاب داد
 چند آنکه گل زگرید^۴ او ترک خواب داد
 سوسن خود از زبان ترش^۵ تر زیاد بود کنایه
 خاصه کنون که در شهنش ابر آب داد
 هر نکته ای که دیده^۶ زنگس سوال کرد
 معقل کسی بود که درین دور عاشقان
 روشن می^۷ که در شب تیره شاع^۸ او
 آن جام جان نواز که در جرعه ریزاد
 و آن لاله ای که نکبت عنبر فشان^۹ او
 شای که مهت در رخسار آفتاب
 و ز تیغ او غبار شد انوار آفتاب

۴۲۰۰

۱۱ ب ۱۱ ادات الفعلا ۱

بفد ۲

آن نو بهار قصد گل و لاله زار کرد
 اطراف کوه و دره و کناف^{۱۲} شست و جوی
 آفاق پر نقوش و جهان پر نگار کرد
 روی زمین بگونه^{۱۳} بام سپهر ساخت
 در زیر شعور و ششتری^{۱۴} و زر نگار کرد
 گلهای رنگ رنگ دریا چین^{۱۵} گونگون
 در صحن باغ و ساخت^{۱۶} بتان^{۱۷} نثار کرد
 هر چادر سود و چشم تو چندان که کار کرد
 دیبای خسروانی^{۱۸} و زربفت گسترید

۱- (کنایه) شاخ و روی: عرفات؛ ابروی سماح روی ۲- ۱: کرد و بر خن؛ ب: کرده بر خن؛ عرفات: کرد رنگ و
 زبر خن ۳- ۱: ب: کنایه؛ عرفات: ز شبنم ۴- ۱: از زبان ترش تر زیاد؛ ب: از زبان ترش تر زیاد ۵- ۱: ب: کنایه
 ۶- ۱: ب: کنایه؛ ب: روشن می^۷ که در شب تیره شاع^۸ او ۷- ۱: ب: کنایه؛ ب: مشعل ز آفتاب؛ ب: مشعل
 آفتاب ۸- ۱: ب: کنایه؛ ب: جرعه ۹- ۱: ب: کنایه؛ ب: این بیت در "اداة الفعلا" مولف قاف
 بدر محمد دیوی در سنه ۸۲۲ هـ برای معنی "کرد" شاید آورده شده است ۱۰- ۱: ب: کنایه؛ ب: کوه کرد و کناف؛ ب: بتن تصحیح
 قیاسی ۱۱- ۱: ب: ششتری؛ ب: ششتری ۱۲- ۱: ب: خسروانی و زربفت؛ تصحیح: کنایه.

۴۲۱۰

د زهر کرانه شاخ بزگین مشکو ذای
 ابری بر اوج چرخ بر آورد آن هوا
 آدین دای فغانه مشکبار کرد
 دایمان خاک پر گهر آبدار کرد
 آفاق پر زعنبر و عود قمار کرد
 این چیز را نکرد که فصل بهار کرد
 دایم که خاکبوس در شهر یار کرد
 این نقش و این نگار بهار را بجا گرفت
 در زر دبی و تیغ کنی کار آفتاب
 آن خسروی که ابر کف او می کند

۱۱ ب ۱۱

بند ۳

۴۲۲۰

اکنون که از نسیم ریاحین در اغها
 آراستند در زو و زویر مقلها
 مشکین شد دست دشت و مطر دماغها
 مشاطگان راغ و عروسان باغها
 گلبن و میده سبز چو پیر زده طاغها
 داز بانگ بلبلان و نواهای قمریان
 در موسیقی چنین که برای رکاب می
 مایم و صحن گلشن و صهبای لالگون
 گاهی میان باغ ز شادی صغیرا
 شغلی نه جز نشاط و نوا و نوشتها
 مارا رسد که روز و شب سال و دگر کنیم
 که شمع ماه ساغر مارا فرو غهاست
 آن صفدری که خنجر یا قوت رنگ او
 زردی دمد ز هم بر خار آفتاب

۱۰-۱: کنایه؛ ب: داز ۲-۱: ب: عود و قمار؛ تصحیح قیاسی: کنایه ۳-۱: کنایه؛ ب: بکف می کند ۴-۱: این بند از
 میان ادراک چسبیده بدست آمد و ضرب گشت ۵-۱: دارا ستند؛ ب: کنایه ۶-۱: خاغها؛ ب: حمانها؛ تصحیح کنایه
 ۷-۱: کنایه؛ ب: مایم طرف ۸-۱: کنایه؛ ب: نشاط نالام ۹-۱: ب: کنایه.

ای سرو قد می سوی بستان گذار کن گلگشت باغ و تهنیت نو بهار کن
 در سبزه های نازک و در سایه های نغز مالی برای خوردن می اختیار کن
 در جام لاله زگس مخمور خویش را در یک دو دور داری دفع خار کن
 در رای صید و رغبت بخیری کنی شیر افکنان بدیده آهوشکار کن
 یکشب از آن دو گیسوی مشکین صدره دو صبح زان دو عارض گلگون چهار کن
 و آن زلف و خط که سنبل و سیرست بهمن در این باغ خلد ز طاروس و مار کن
 ای صدهزار دیده فدا یک لقا را بنشین می و یکدل با صد هزار کن
 و ز جام لب که آب حیاقت تشنه را جانی بخشش دنام نکو یادگار کن
 و در مجلسی که بر رخ یاران سہمی کن یک روز در طفیل مرا نیز یار کن
 و در ز طلب کنی بدل صدهزار کن از من بمدرج شاه جهان اختصار کن
 شاهنشہ جهان که ز خاک جناب او سازد سپهر تاج سزاوار آفتاب

۴۲۳۰

۱۰۱ ب ۱۰ ج ۴ عرفات ۲

بند ۵

مادل ز راه درسم جهان برگرفته ایم مارسم ترک و راه قلندر گرفته ایم
 آمین نام و ننگ بکیو نهاده ایم اوصاف مدرج و قدر برابر گرفته ایم
 در چار سوی سوتی خرابات باستان در میکده نشسته دسافر گرفته ایم
 هر جرعه یکدین ز خویان بر دی خاک ما از زمین بچشم و دلمان برگرفته ایم

۴۲۴۰

۱-۱: کذا؛ ب: در باغ خلد ۲-۱۱ (ناخوانا)؛ ب: دیده قدر یک لقا را؛ ج: فدا یک نقاب را ۳-۱۰ ج: کذا؛
 ب: دواز ۴-۱۰ ب: ج: کذا؛ عرفات: برگرفته ایم ۵-۱۰ ج: عرفات: کذا؛ ب: ترک راه ۶-۱۰ ب: کذا؛
 ج: آمین دنام و ننگ ۷-۱۰ کذا؛ ب: و اوصاف مدرج و قدر؛ ج: اوصاف مدرج و قدر ۸-۱۰: (ناخوانا)؛
 ب: مارسان؛ تصحیح قیاسی: کذا ۹-۱۰ ب: کذا؛ عرفات: برینت ز خویان ۱۰-۱۰ ب: کذا؛ عرفات: تا

حسنت زما بجوی که فست موی سر از بس سیوی باده که بر سر گرفته ایم
 مارا بدست مملکت بهفت کشورست ز آن مدتی که دامن دگر گرفته ایم
 کز روی موی دوست سلیمان صفی بچنگ دیو و پری زبون و مسخر گرفته ایم
 دزنای مطربان و دهل های غازیان بر فوج غم هزاره لشکر گرفته ایم
 باین همه اگر بتوان بهر دفع غم ساغر بنام شاه مظفر گرفته ایم
 فیروزه که پای تحت بلند اوست بر تارک سپهر چو انوار آفتاب

۱۱ ب ۱۱

بند ۶

شاهی که تا قدم بسریکیان نهاد آیین عدل در رسم سخا در جهان نهاد
 در چشم ملک سر مفتح و ظفر کشید در گوش دهر شرده امن دامن نهاد
 آن خسروی که بر سر میدان صفیری تا پای در رکاب و کفش در خان نهاد
 از تیغ بهفت کشور روی زمین گرفت و ز قدر پای بر سر بهفت آسمان نهاد
 یک ذره چو اوست فلک هر ذریه ای کاندز هزار قرن بدریا و کان نهاد
 یکروزه در دم اوست جهان هر عیائی کاین جنگ در دناست و دوزخان نهاد
 اختر سعادت که ز شامان بهفته داشت با طالع مبارک او در میان نهاد
 تقدیر تابشی که نداد آفتاب را در تیغ این سکندر صاحبقران نهاد
 خلقش هزار گونه بدایع زباغ خلد در حبیب داستان گل و گلستان نهاد
 گردون طراد جاه و جهان سکد جلال بر نام نیک این سه کشورستان نهاد
 شاهی که اشک دیده اعداش می برد
 هر صبح رنگ خنجر خونبار آفتاب

۱- ا، ب، کذا؛ ج، بلنداد ۲- ا، کذا؛ ب، دواز ۳- ا، دوزده؛ ب، کذا ۴- ا، کذا؛ ب، عیائی ۵- ا، ب، آخر؛
 تصحیح قیاسی کذا ۶- ا، بداد؛ ب، کذا ۷- ا، کذا؛ ب، آن ۸- ا، کذا؛ ب، هزارجاه

آن خردی که نور ازل و جبین اوست
دانش انیس او عدالت طویل دست
خورشید راه پرتو رای منیر او
چشم فلک بیاس و دلم ملک بیوس
هر فتح و نصرتی که در اطراف عالمست
هر بخت و دولتی که در اجرام انجمست
حرز روان ملک زمین انقیاد او
هر ملکی که در همه آفاق خوشترست
لطفش معین خلق خداست در جهان
هر سیرتی که از همه اوصاف بهترست
آن خردی که گرد هم مرکبان اوست
فرخدا و فال سعادت قدیر اوست
دولت قدیر او و شرف نمیشین اوست
بر جبین و زیره تابش تاج نگین اوست
بر خاک آستان و سر استین اوست
از پر تو سعادت و فرج جبین اوست
از نور روی روشن و رای متین اوست
در زبان خلق جهان آفرین اوست
از خنده میکسند فتح مبین اوست
لطف خدا و خلق جهان هم معین اوست
آن سیرت ستوده و خلق کرین اوست
کحل شرف پذیرد بدیدار آفتاب

۴۲۴۰

ای خردی که خلد خناب جلال تست
تاریخ و هر و نادره دور روزگار
عالم غلام در که دریا فال تست
وصف بدیع ذات عظیم المثال تست

۴۲۷۰

- ۱- ب: بشیر؛ تصحیح قیاسی کنذا ۱-۲؛ ب: تاج نگین ۱-۳؛ ج: چشم ملک بیاس و دلم ملک بیوس؛ ب: بیاس و دلم ملک بیوس؛ تصحیح قیاسی کنذا ۱-۴؛ رای مس؛ ب: کنذا ۱-۵؛ ملک و زمین؛ ب: کنذا ۱-۶؛ در زبان و خلق جهان آفرین اوست؛ ب: در زبان خلق جهان هم معین اوست؛ تصحیح قیاسی کنذا ۱-۷؛ خوشتر؛ ب: کنذا ۱-۸؛ کنذا؛ ب: کنذا ۱-۹؛ ب: فتح جبین؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۱۰؛ لطف خدای خلق؛ ب: لطف خدای خلق ۱-۱۱؛ کرین؛ ب: کنذا ۱-۱۲؛ مرکبان؛ ب: کنذا ۱-۱۳؛ بدیدار و بدیدار آفتاب ۱-۱۴؛ کنذا؛ ب: حلال ۱-۱۵؛ کنذا؛ ب: وصف بدیع ذات -

جشنید و صبح چه میمون لفتای تو خورشید ملک طلعت فرخنده فال تست
اجرام چرخ لشکر حد و جهاد تو و اعلام صبح را بیت جاده و جلال تست
گردون ستاده بر سر یک پای روز و شب در انقیاد حکم تو و انتقال تست
طوبی صفت بر اوج ملوکات سر کشید هر شاخ کان بگلشن دولت نهال تست
مخوف و دبیرت نیکو نهیاد تو عفو گناه عادت میمون خصال تست
آن نوشداروی که دهم غم را جادوان آب حیات نطق میجا مثال تست
و آن زهر جانستان که کند رنگ بریزد تف سموم قهر جهنم سگال تست
نقصان می کنی سروئی ز فیض فضل این هم چه بگرندگی از کمال تست
ای سردی که آتش شمشیر و تیر تو بی آب کرد تیغ گهر بار آفتاب تست

۷۱ ب ۱۱ ادات ۱

بند ۹

۴۲۸۰

ای دولت تو داور دادر روزگار دی راست کرده دولت تو کار روزگار
نشته بر سر پیر سلاطین بسان تو شاهی سزای تخت و سزاوار روزگار
نادیده روزگار جهان دادی چو تو ای داور جهان و جهاندار روزگار
تا چرخ آب رنگ برین خاک دارست سروی نرست چون تو بگلزار روزگار
لشکر کشی و قلعه گشائی تراست ختم ای سرور زمانه و صفدار روزگار
مستی بر زم رستم داستان ملکوت هستی بزم حیدر کنار روزگار
روزی که بر کشی بنو ندبر و تنگ بر تو سنی چو ابلق دوار روزگار
در خاک افکنی همه اجرام آسمان بر باد بردی همه آثار روزگار

۱-۱: ستاده روز و شب ؛ ب: ستاره بر سر یک پای روز و شب ۱-۲: عطسه جادوان ؛ ب: کذا ۱-۳: ب: سگال ۱-۴: فیض فضل ۱-۵: پیکریدلی، تصحیح قیاسی؛ کذا ۱-۶: بنشته نشان تو؛ تصحیح قیاسی؛ کذا ۱-۷: این بیت در "ادایه الفضلا" برای معنی نوید شام آورده شده است ۱-۸: بر کشی بنو ندبر در ملک ؛ ب: بر کسی سوزان و تنگ -

کردست تیز تیغ تو بازار روزگار
ای دور دولت شرف روزگار
فرخ شهنشاهی که فردغ ضعیف ترست
سارنج شد سخات در اددار روزگار
! آفتاب

۴۲۹۰

ب ۱۱

بند ۱۰

شاه در تو دولت و دین را پناه باد
شاهان عصر ازین بوس آستانست
هر سنده کینه درگاه دولتت
گر دهم سپاه جهانگیر جانفزا
سرهای دشمنانست چه اجرام اختران
هر دل که در هوای تو باغ بهشت نیست
از شرق تا بفرزب زاهیت تا بمه
باج خطا و چین خورش ای پللیات^۳
بدخواه روسیاه بنجست جوان تو
عالم درین دعاست شب در روزکای ال
جاوید زی بد دولت و شادی و خردی
حصن حصینت عصمت و عجب الیاد
در آکب و خاک زلیور زین کلاه باد
جمشید در سپاه و فریدون بجاه باد
تاج شرف تبارک خورشید ماه باد
آدیزهای کنگره بارگاه باد
رویش بد و آتش دوزخ سیاه باد
سرحد ملک و عرصه دور سپاه باد
محصول روم دری علف پایگاه باد
دربان پیر مدرسه و خانقاه باد
تا عالمست نوبت فیروز شاه باد
تا هست سیرانجم و اددار آفتاب

۴۳۰۰

ترکیب بند ۶ بنادیل ب ۱۰ در مدح سلطان فیروز شاه

رومی از پرده می نباید صبح
پرده از روی می گشاید صبح
بانی زهره و می زهرا
مست و خندان می برای صبح

۱- این مصرع در "نیت و در" ب "بلفط" که در دست کردگار جهان نوشته شده است؛ اینجا در آخر "آفتاب" باید نوشت
۲- آوازهای متن تصحیح قیاسی ۳- ب پللیات؛ تصحیح قیاسی؛ ب ۴- درای بر مدرسه؛ تصحیح قیاسی؛ ب ۵- روزی از؛ متن تصحیح قیاسی

صبح با جام می می آید زانکه با جام می بیاید صبح
 نفسی جام جانفزا برگیرد کز نفس جان می فزاید صبح
 غم ز سینه رود که از دل شب زنگ ظلمت می زداید صبح
 صحبت صبح را غنیمت دان که دمی بیش می نیاید صبح
 دایم اندر نشاط موسم عید سوی میدان می گراید صبح
 کز سر نوک نیزه خورشید حلقه ماه می رباید صبح
 دم مشکین می زند گوئی مدحت شاه می سراید صبح
 شاه آفاق و شهر یار جهان که کرم راست کردگار جهان

۴۳۱۰

ب ۱۱ ج ۴

بند ۲

صبح شد پردلم بر اندازید بزم را نقش دیگر اندازید
 صحن آرامگاه بستان را از گل و لاله بستر اندازید
 و آب یا قوت رنگ رخسار را در بلورینه ساغر اندازید
 دامن ساقیان فرو چینید برقع شاهان بر اندازید
 نقل را از آن لب لودمان در کام پیسته ریزید و شکر اندازید
 از گل نوبسوی زرین را در گلو طوق گوهر اندازید
 و زدم مطربان شیرین صوت شور در هفت کشور اندازید
 نخلها را چو دلبران بهشت پای در حوض کوثر اندازید
 مرغ بنوره را چو اهل هوا در دل آتش اندر اندازید
 دیده و دل بر رسم رختی بر در شاه صفر اندازید
 بادشاهی که از میا من اوست عزت اسلام و افتخار جهان

۴۳۲۰

بوی گل مشکاب را ماند می گلگون گلاب را ماند
 دیده بیدار دار در عشرت^۱ که جهان جلد خواب را ماند
 دل بجای ده که بی می و معشوق زندگانی عذاب را ماند
 دف زن ماه روی ناهیدست که خزش آفتاب را ماند
 پای زن بلیست بر دهنش پای نول غراب را ماند
 چنگ پیریت گنگ کز تارش جوی میگون خضاب را ماند
 ناله آتش تیزست^۲ که برود^۳ دل کباب را ماند
 اضطراب بنان بر بطران عقد های حساب را ماند
 پشت کوز کمانچه^۴ ز در رس کنایه شکل قوس سحاب را ماند
 صوت^۵ قوال در چاه گنجی صیت مالک رقاب را ماند
 خرد و بگرد بر که سیف و سنانش ضامن انداز قضا و کار جهان

۵۳۳۰

عزفات ۳ ب ۱۱ ج ۷ مج ۴

بند ۴

دل ز مهر زمانه بردارید رخت ازین کارخانه بردارید
 هرگز از دهر کس نیاساید این امید از بطن^۶ بردارید
 ملک بی نام و بی نشانی را بهیچو عشقا نشانه بردارید
 مرغ جان در موی پروازست^۷ دل ازین آشیانه بردارید
 کشت دنیا در دین دام بلاست من نخواهم که دانه بردارید

- ۱- ب: کنایه؛ ج: عشرت ۲- ناله ای آتش تیزست؛ تصحیح قیاسی: کنایه ۳- ب: کبرق؛ تصحیح قیاسی: کنایه
 ۴- ب: کنایه ۵- اب ۱، ج ۱، مج ۴: کنایه؛ عزفات ۶- ب: ج: کنایه؛ عزفات، مج ۴: زمانه
 ۷- ب: کنایه؛ ج: پرواز.

۴۳۴۰

جرعه در در در در نوشید
 یکی جام جانفزا از دل
 نام و ننگ از میان بردارید
 اندر جادوان بردارید
 سرسره عقل را ز میخانه
 خاک از آستان بردارید
 دل مردان خزان گهرست
 گنجها زین خزان بردارید
 وز مقالات من ب مجلس شاه
 این غزل با ترانه بردارید
 شاه فیروز شه که از دوتی
 حضرت دوست نو بهار جهان

۶۱ ب ۱۱ ج ۶

بنده

۴۳۵۰

ای مه از مهر دوستانی ده
 مردم از تشنگی، آب حیات
 در لبم جام ارغوانی ده
 مرده را باز زندگانی ده
 ساغر آشکار بر کف ده
 نقلم از پوسته نهانی ده
 جان من تازه کن باغوشی
 پیر فرسوده را جوانی ده
 روی زرد مرا بمیگون لعل
 رنگ دیبای خسروانی ده
 دوزمین بوس خود گدائی را
 بخت و تاسید آسانی ده
 کشته خویش را ز وعده وصل
 شرده ملک جادوانی ده
 بی دلی را بپرستش نفسی
 دولت و جاه و کامرانی ده
 کلام دل از غنچه‌اش از دهنم
 ز آن لبم وعده زبانی ده
 چشم خوریز را چو خنجر شاه
 فرسختل جهانستانی ده
 آن جهان‌دوری که بتنایش
 نافریدست کردگار جهان

۱- ب: بمکی؛ ج: یکی
 ۲- ب: دوستانی؛ ج: دوستکافی ۳- ب: دواز؛ ج: دز
 ۴- ب: ساغر؛ ج: ساغر ۵- ۱: دوزمین بوس؛ ب: کنذا؛ ج: دوزمین بوس ۶- ۱: ب: کنذا؛ ج: بخت تاسید ۷- ۱: ب: کنذا؛ ج: کشته و تیغ را-

۴۳۴۰

دانش و دین و داد و دین اوست	بادشاهی که عاطفت فن اوست
بخت بیدار و رای روشن اوست	حافظ ملک و حارس ملت
برق شمشیر و ابر جوشن اوست	دوزخ گیر و جنت مؤمن
نعل ستم سمند توسن اوست	تاج زرین آسمان بلند
نوک نیزه کلید آیین اوست	گنج زر برای هفت کشور را
طور سینا و دادی آیین اوست	موسوی معجز است صدر سریر
بزم بستان سرای گلشن اوست	عبودی نعمتست دخوان بهشت
کز و رای سپهر مسکن اوست	همت اوست آن سرافرازی
کرگبین صبح دامن اوست	قدر و الاش دارد آن خلعت
دای بر بدری که دشمن اوست	دوستانش قرین اقبال اند
تازه کردست روزگار جهان	تاجداری که بخت روزافزونش

۴۳۷۰

وز شرف قدرت قضا دارد	خسروی که ظفر لوا دارد
مملکت داده خدا دارد	دانگه از حد ماه تا ماهی
خوی از بوی مصطفی دارد	روی از روشنی دست کلیم
همه بی حد و منتها دارد	دانچه باید ز فردانش دجاء
دست پیوسته در سما دارد	دل همه روز در کم آزاری
الن و جان دست در دعا دارد	لاجرم در دوام دولت او

۱-۱: صدر سریر؛ ب: کذا ۱-۲: کذا؛ ب: طور سینا و روی آیین ۱-۳: وز..... قدرت قضا؛ ب: داز..... قدرت
 قضا ۱-۴: ب: دانگ؛ تصحیح قیاسی: دانگ ۱-۵: ب: کذا ۱-۶: کذا؛ ب: فردانش

آنچه او دارد از جلالت و جباه هر کی داشت و مه کجا دارد
 آن جهان داور کی می خواهد که حوادث جهان جدا دارد
 یاد او نشد اودی جانهاست نظرش طبع کیمیا دارد
 فضل او بر جهان چندانست کی غمی بر دلی روا دارد
 آن فلک رقیبی که خاک درش کرده کحل بصر کجا بر جهان

۱۱۱ ب ۱۱

بند ۸

۴۳۸

صفدر اسیر حق ارادت تست بحر و کان فضل انادیت تست
 همه اوصاف نیک سیرت تو همه اخلاق خوب عادت تست
 رفیق ملک و راحت ملت همه از پر تو سعادت تست
 عالم آسوده از عدالت تو دین فروزنده از زهدت تست
 عدل ساعت به از عبادت عمر عدل تو عمر را عبادت تست
 چرخ داختم همان کند شب دروز که در اندیشه ارادت تست
 نوبی را که نیست بیم محاق بخت هر روز بر زیادت تست
 در نظام مصالح مجبور چرخ محتاج استقادت تست
 زنده ای که ز قبیل اوائست خصم بخور بی عیادت تست
 مرده ای را که حشر ممکن نیست کشته تیغ بی شهادت تست
 خردا کرده در جهانداریت در تواریخ یادگار جهان

۱۱۱ ب ۱۱

بند ۹

ای جهان بنده آستان ترا ریزه چین سپهر خوان ترا

۱-۱: کنذا؛ ب: جلا ۱-۲: در ادب؛ تصحیح قیاسی؛ کنذا ۱-۳: نظام؛ ب: کنذا ۱-۴: ب: برقتیل؛ متن
 تصحیح قیاسی ۱-۵: ب: مرده را؛ تصحیح قیاسی؛ کنذا

افسر فرق فرقت آن کرده زحل آن مسند کیان ترا
 سرچشم اختران خوانده مشرقی خاک آستان ترا
 شیخ دین گفته شعله مریخ نیزه آتشین زبان ترا
 آب الماس بر نهاده لقب مهر تیغ جهانستان ترا
 ابر دریا نوال کرده خطاب زهره دست گهر نشان ترا
 ناک چشم دشمنان دیده تیر گلک محاسبان ترا
 ابروی چهره ظفر گفسته ماه نو صورت کمان ترا
 عالم پیر آرزو کرده خدمت دولت جوان ترا
 درد خود ساخته جمیع انام شکر جود و دعای جان ترا
 مهدی عالمی که از در تست رونق ملک و اعتبار جهان ترا

۱۱ ب ۱۱

بند ۱۰

شهر یارا جهان بکام تو باد انس و جان بنده و غلام تو باد
 خطبه و سکه و طراز و گین در همه ملک و بنام تو باد
 بمنزنگ سپهر و البق دهر با همه توسنیش رام تو باد
 هشت باغ بهشت مجلس تو چارجوی جهان بکام تو باد
 حلقه گوش آسمان بلند نعل شبدر خوش خرام تو باد
 سره چشم آفتاب منیر گرد میدان مشک نام تو باد
 غره عید و طره شب قدر روی گیسوی صبح و شام تو باد
 معدن عیش و منبع دولت مجلس خاص و بارعام تو باد
 هر که سرست مهر جام تو نیت خون او شربت حسام تو باد

ملت اولک را بقادر دوام از بقای تو و دوام تو باد
بادیارت خدای عز و جل کردل و دست تست یار جهان

۴۴۱۰

در مدح فیروز شاه

۱۱ ب ۱۱

بنادول

ترکیب بند ۸

صبحدم که کوه مشرق سر برآورد آفتاب کوی از کافور بر عنبیر برآورد آفتاب
آسمان گونی بهشتی شد که بر بالای او خانه خرم ز خشت زر برآورد آفتاب
با کمر در سینه زار جنت از آب حیات چشمه تا بنده چون کوش برآورد آفتاب
جام فرخونی طلب کن کنیز بیضیای صبح معجز موسی پیغامبر برآورد آفتاب
زلف عشرت شانده کاینه گیتی سنا بر لب دریا چو اسکندر برآورد آفتاب
شرط صحبت آنکه نه صبا برای ساغی زانکه از زر و طلا ساغر برآورد آفتاب
بر جمال درستان بر دست کنای چاه کز برای دشمنان خنجر برآورد آفتاب
نوبتی سنجی و دهل بر سنجی نوبت گفت کز سپهر اعلام چون خنجر برآورد آفتاب
فی غلط گفتم که بهر خطبه شاهی برسم زیر محراب فلک منبر برآورد آفتاب
آسمان کنت شهنشاهی که ظل را پیش از منمخوق بر کشور برآورد آفتاب
بادشاه بجز بر سلطان دین فیروز شاه خضر عهد و خسر و روی زمین فیروز شاه

۴۴۲۰

۱۱ ب ۱۱ ج ۴

بند ۲

وقت صحبت ای عزیزان غم بیداری کنید جان ننگین را بجام باده غمخواری کنید
عشرت آزادیست از غمها در آزادی شوید غم گرفتار نیست ترک این گرفتاری کنید
موشیاری گر همه اندوه و مستی بی غیبت مستی اولی تر از آن باشد که بهشیاری کنید

۱-۱: ملل و ملک: ب: ملک و ملک: متن تصحیح قیاسی ۱-۲: ب: بکرده: ب: بکذا ۱-۳: ب: مجرب: ب: بکذا ۱-۴: ب: کاینه
کستی کای: ب: بکذا ۱-۵: برای ساغی: ب: بکذا ۱-۶: از زر و طلا: تصحیح قیاسی: ب: بکذا ۱-۷: ب: بکذا: ب: نوبی
۱-۸: مسخوق: ب: مسجوق: تصحیح قیاسی: ب: بکذا ۱-۹: ب: بکذا: ب: صحبت ۱-۱۰: ب: بکذا: ج: بشوند

عقل اگر دیار شد ز آن می نمی نوشد و را
هم بجایم تلخ می داری بیاری کنید
زرد مهیا ز کیه و کاسی ز مهیا در کشید
جان دهنید از دست و جانان را خریداری کنید
باجفا کارسان جفا بهتر و لیک ای درستان
تاقیامت با وفا داران و وفا داری کنید
جلوه می را که مشاطست ساقی بخت جام کذا
از شارب نغمه شیرین شکر باری کنید
بربط اندر زخم در ماندست قوی در دهنید
در حق در مانده ای از یک سخن یاری کنید
حشمت اندر مجلس مستان نمی آید نکو
لای سبک روحی و چالاک و عیاری کنید
جان اگر در جلوه طافس خواهیم از خوشی
بجو طوطی از شارب شکر خواری کنید
شهر یار ملک و ملت بادشاه انس و جان
کاستان اوست چون کعبه پناه انس و جان

۴۴۳۰

۱۱ ب ۱۱ ج ۵

بند ۳

ساقی می ده که می ذوقی و گردار دهمی
بینجبر باشد ز می آن کو خبر دارد دهمی
ز آن می مشکین که گوئی جام جان افزای او
لون و لذت از گل و شهد و شکر دارد دهمی
در چنین موسم که باد صبح و بستان بهار
آستین پریشک و دامن پر گهر دارد دهمی
ختم آن مثنی که می در دست و باغی در کنار
مطرب در پیش و باغی در نظر دارد دهمی
مرغ اندر باب زن کردست و نانی در تنور
میوه اندر نقلدان از خشک و تر دارد دهمی
چشم بر دیدار یار و دهنه و آب روان
گوش بر نانی و صوته^۵ سیمبر دارد دهمی
بامدادان چو بر آرد بانگ زیور از گلو
طایری کو تاج یا قوتین^۶ بسر دارد دهمی
می طلب کن از کله داری که برترین قبا
جعد او مشکین کند^۷ تا که دارد دهمی
سر و بالا ماه رخساری که زلف عنبریش
در دبستان^۸ی بهر مونی هنر دارد دهمی

۴۴۴۰

- ۱-۱: ب: کننا؛ ج: درست ۱-۲: می اندل و اب؛ ج: کننا ۱-۳: ا: کننا؛ ب: خورم ۱-۴: ا: ب: و بی؛
ج: یاری ۱-۵: ا: گوش بر نانی و صوته اسم؛ ب: کوس بر نانی و صوته سمر؛ تصحیح قیاسی؛ کننا
۱-۶: ا: ب: کننا؛ ج: یا قوتی ۱-۷: ا: ب: ارکله داری که برترین قبا؛ ج: از کله داری که ازترین قبا.
۱-۸: ا: ج: کننا؛ ب: کند تا که

آنکه چشم شورش او گویی بدست غم^۱ خنجر خون ریز شاه بحر و بر داردی
پشتوان دین و دولت بادشاه مشرق و غرب آفتاب مملکت فرمانروای شرق و غرب

۱۰۱ ب ۱۰ ج ۲

بند ۴

هر سحر کین بوی غلذ از باد می آید مرا دل زیاد دوست در فریادی آید مرا
گریه دانی چیست، هر جان بگرم با هم دوست در شبی بوم برش آن بادی آید مرا
مفت و نه کرد دست این خوشترستی در غمش هفت و درخ بر دم مفتادی آید مرا
زلف و خالش تا چو دام و دانه باشد مرغ و ج کی ز بند عشق او آزادی آید مرا
شادی و غم نزد من یکسانست تا دانسته ام کین همه غم زان بت نوشادی آید مرا
صید او گشتم ز نادانی و لیکن این زبان یاد از آن پندی که داد استاد می آید مرا
هر غمی کنزدی بجان می آید چون بهر دست دل ز شادی در مبارکباد می آید مرا
من همه عمر از پی خوابان خرابی دیده ام این در بخ کنولست که زنیادی آید مرا
بار می خواهم از دی پیش شه نالش کنم باز شرم از روی آن بیدادی آید مرا
کیقباد مفت کشور اردوان بحر و بر کامه از داد و دیش نوشیدان بحر و بر

۷۷۵.

۱۱ ب ۱۱

بند ۵

این چه شادلیست و طرب کامل جهان آورده اند و آن چه دارا گشت که دور زمان آورده اند
ابر بر آسمان همچون زمینی برده اند سبز ما اندر زمین چون آسمان آورده اند
بوستان از کز زرد زیور بهشتی خانه ایست نسخه ای گویی که از دارالجنان آورده اند

۱-۱: کنذا؛ ج: یاد می آید ۲-۱: کنذا؛ ب: بر جان بگرم با هم دوست؛ ج: هر که بگرم با هم دوست
۱-۳: این خوشترستی در غمش؛ تصحیح قیاسی؛ کنذا ۴-۱: ما جو؛ ب: کنذا ۵-۱: کنذا؛ ب: غم کان سر نوشاد
۶-۱: کروی کان می آید چون بهر دست؛ ب: بجان اند؛ تصحیح قیاسی؛ کنذا ۷-۱: کامان داد و دیش
۸-۱: کنذا؛ ب: دارالست.

سبیل و کوشاکارش صراحی کرده اند
 سابقان مست ز گس چو بنفشه خدمتی
 حله حور از برای این تیان آورده اند
 پیشستان از سرمستی روان آورده اند
 زانکه اندر ساغری همچون نمرود سبز رنگ
 گوهر گلگون می چون ارغوان آورده اند
 نقل مجلس را چو آدم میوه باغ بهشت
 نزل را همچون میح از غلده خوان آورده اند ۴۴۶
 شاهدان را از فراش سنبل و سوری و گل
 غیر و کافور و مشک و زعفران آورده اند
 میگساران آبخنان خوشدل که انگاری بدست
 از می جام زرش دریا و کان آورده اند
 ماهریان آبخنان خرم که پنداری جبین
 بر جناب حضرت شاه جهان آورده اند
 خرو میدان^۶ و مجلس نودر تاج و نگین
 کز رخ و دستانش نازد گوهر تاج نگین

۱۱ ب ۱۱

بند ۶

آن شهنشاهی که شمع ماه میمون رای اوست
 و آفتاب دین و دولت روی ملک آرای اوست
 سجد گاه چرخ و انجم قبله گاه انس و جان
 مسند کیوان جلال و تخت فرقه سای اوست
 غرّة الوجّه حمالک دستة النّاج ملوک
 طلعت عالم فرود درایت^۹ و الای اوست
 از تری تا در شریا و ز سها تا در سهیل
 عرصة ملک و مقام جلّیش جانفرسای اوست
 قصر گردون قدر بهفت اقلیم دهر
 بی مکاس مشتری یک ذره خاک پای اوست
 موسی عهدست و در اعمار بهیبت گسری
 نیزه و شمشیر ثعبان و یدر میضای اوست ۴۴۷
 عیسی ملکست و در برلمان مردم پردری
 نغمه جان بخش بخششهای جان افزای اوست

- ۱-۱: کوشاکارش: ب: کوشاکارش ۱-۲: کندا حله حور از برای این تیان: ب: حله حور از برای دین سان
 ۱-۳: کندا: ب: از مردودان ۱-۴: زانکه اندر ساغری همچون: ب: بز انک اندر ساغری ۱-۵: سوری کل: ب: کندا
 ۱-۶: میدان مجلس نورد: ب: تعیجیه قیاسی: کندا ۱-۷: کندا: ب: گوهر تاج و نگین ۱-۸: غرّة الوجّه:
 درة النّاج: ب: کندا ۱-۹: عالم فرود درایت: ب: کندا ۱-۱۰: کندا: ب: از برای تا در شریا و ز سها
 ۱-۱۱: حیث حال فرسای: ب: کندا ۱-۱۲: بی مکانش: ب: بی مکاس ۱-۱۳: کندا: ب: عهدست در
 اعمار بهیبت گسری ۱-۱۴: نیزه: ب: کندا ۱-۱۵: نغمه جان بخش بخششهای جان افزای: ب: کندا

جانبا برقی که برد کوه آهن را دو نیم
 آهین ابری که بارد زویم باران خون
 افسر اقبال و بخت آراسته از فرد جیش
 مصطفی مانده سلطانی علی سیرت شهی
 خنجر خونریز دود آگیز آتش زای دوست
 لشکر جبار جان آوار زهر اندای دوست
 کسوت جابه و جلالتش چیت بر بالای دوست
 کاسمان نادیده ماندش دلی سیرت شهی

۱۱۱ ب ۱۱

نبد

آن جهان داری که چون باری بمنظری دهد
 آنکه تغیش در بر دد آنکه دستش در نوال
 آنکه گرد راه نخل مرکبش در فرو فال
 آنکه باد رخس او گرد از عدو بر می کند
 آنکه رمش بوش چون ثعبان موسی می برد
 سرمد از گرد سپاهش سعد اصغری کشد
 حضرتش را آن لقب روح مجسم می کند
 در جهانگیری و زریگری چو صبح صادق است
 هفت دوزخ قهر او در لوک رشت میزند
 خلق یک گنج زرا زدی گرد ناورده هنوز
 خسر دگیتی ستان دد او در دران پناه
 تاج زرینش فروغ ماه و اختر می دهد
 هفت گردون می گشاید هفت کشور می دهد
 طعن بر تخت جم و تاج سکندر می دهد
 آنکه آب تیغ او آتش بکافری دهد
 و آنکه نطقش جان چون عیسی پیبری دهد
 بوسه بر خاک جنابش سعد اکبری دهد
 طلعش را این نشان عقل مصوری دهد
 لاجرم بر کف سپهرش جام و خنجر می دهد
 هفت دریا جود او در نیم ساغری دهد
 کز در و لعل و گهر صد گنج دیگر می دهد
 آنکه دارد و در او انجم و گیاهان پناه

- ۱- آنکه؛ ب؛ کهن ۲-۱: خنجر خونریز دود آگیز؛ ب؛ کذا ۳-۱: لشکر دار جان آوار زهر اندای؛ ب؛
 لشکر جبار جان آوار و بر اندای؛ تصحیح؛ کذا ۴-۱: افسر اقبال و بخت آراسته اردو حش؛ ب؛ افسر اقبال و بخت
 آراسته اردو حش؛ تصحیح قیاسی؛ کذا ۵-۱: بیت سرالای؛ ب؛ کسوت و جابه و جلالتش چیت سرالای؛ تصحیح؛ کذا
 ۶-۱: کذا؛ ب؛ نورد ۷-۱: نطقش؛ ب؛ بطعش ۸-۱: کذا؛ ب؛ سعد اصغر ۹-۱: حضرتش را آن لقب؛
 ب؛ حضرتش را آن لقت؛ تصحیح؛ کذا ۱۰-۱: کذا؛ ب؛ آن ۱۱-۱: کذا؛ ب؛ چو صادق است ۱۲-۱:
 کذا؛ ب؛ نول رمش ۱۳-۱: کذا؛ ب؛ درسم میدهد ۱۴-۱: ب؛ احم و کسبان؛ تصحیح قیاسی؛ کذا

ای خداوند جهانداور که بزبان یار تست
 زردی در نشانی عادت درسم سخات
 پاسبان ملک و ملت دیدبان عقل و شرع
 نوشداروی دل مجروح و جان ممحق
 خردان را گوهر خشنده بر زرین کلاه
 کیمیای عقل و گنج دانش و کان هنر
 برق در تاپک و سوز از بهیبت شیر تو
 نجی آثار میران عرب مد صاف تو
 صیت و سیای تومی ماند بصیر و آفتاب
 کشوری زین پر فروغ اختر میمون لقات
 ای شهنشاه بی که سلطان همه عالم تویی

ملک را فال جهان بخت بیدار تست
 مملکت آرائی و کشور گشتی کار تست
 دیده بخت بلند و دولت بیدار تست
 خاک درگاه عبیر آمیز غنبر بار تست
 گرد میدان جهان پیمای صحن بار تست
 خاطر خورشید نور و گوهر گفتار تست
 بحر در جوش و فغان از بخشش بسیار تست
 ناسخ تاریخ شانخ عجم کردار تست
 کین گلستان و بهشت از مطلق الفار تست
 عالمی زان پر نسیم ناز تا تار تست
 مصطفی دیدار و موسی دست و عیسی دم تویی

۴۴۹۰

ای جهان را دولت از داد و دین آراسته
 نور رای درایت صدر و سریر افراخته
 زیور انصاف و عدلت نوع و ملک را
 لطف تو چون آسمان روی زمین آراسته
 فرزندی و دست تو تاج و نگین آراسته
 گردن و گوش و سر و روی و چین آراسته

۴۵۰۰

۱-۱: کذا: ب: دیده این عقل و شرع ۱-۲: دیدار؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱-۳: عبیر امیر غنبر بار؛ ب: عبیر امیر غنبر بار
 ۱-۴: خشنده بر زرین دکلاه؛ ب: کذا ۱-۵: میدان پیمای ۱-۶: ب: خاطر خورشید نور و گوهر گفتار؛
 تصحیح قیاسی: کذا ۱-۷: تاپک..... بخش کشت؛ ب: تاپک..... بخش کشت؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱-۸: بخشش؛
 ب: کذا ۱-۹: اجز میمون لعاب؛ ب: کشور زین رفروغ اختر میمون لعاب ۱-۱۰: کذا؛ ب: عالم زمان
 بر نسیم ناز.

دولت از چیز سپید^۱ درایت مخکین تو
 روزی ماه انوار د زلف^۲ غبرین آراسته
 بمنز خنگ آسمان بر آتش سرخی^۳ شام
 هر چه از داغت^۴ لالی بر سرین آراسته
 ابلق ایام را تنگ و رکاب^۵ از صبح شام
 کرده دولت تا کند پیش^۶ برین آراسته
 ابراز دست تو گیتی را چون بستان بهار
 ساعد و ساق از زرد و درخشان آراسته
 دایر دینار اگر زندان^۷ مسلمان گفته اند
 کردی از اسلام چون غلدرین آراسته
 ای بزیب و فرهم آرا^۸ تیش عالم ترا
 جز تو عالم را که بود دست اینچنین آراسته
 کار عالم را ببدل آرا^۹ سته کردی لاجرم
 می کند کار تو رب العالمین آراسته
 سر فرازا دور چرخ و ملک گیهان تراست
 تحت بخت و شیش^{۱۰} و شیش^{۱۱} و قره^{۱۲} فرمان تراست

۱۱۱ ب ۱۱ ج ۳

بند ۱۰

خسرو اقبال تو در د اوری پیوسته باد
 فر تو در دین و دولت پروری پیوسته باد
 ماه و انجم بر درت در بندگی جاوید باد
 انس و جان بر در گهت^۱ رچا گری پیوسته باد
 تاج کیوان رفعت و تحت سپهر آیات را
 فره خورشید و فال^۲ مشتری پیوسته باد
 طالع بخت بلند و طلعت میمون تو
 در مبارک فالی^۳ و نیک اختر پیوسته باد
 رایت مرآت^۴ و چتر مella قدر تو
 روشن و تابان چو شمع خادری پیوسته باد
 چون سکندر بر سر تاج شهنشاهی^۵ دلام
 زیر مهر خاتم و زیر خط فرمان تو
 چون سلیمان در گفت انگشتی پیوسته باد
 عیش و عشرت هم نشین بزرگامت جاودان
 ابر و باد و مردم و دیو و پری پیوسته باد
 فتح و نصرت هم عنان در شکر پیوسته باد

۱-۱: کنایه: ب: سپید مایه: ۲-۱: تنگ: ب: بیک: ۳-۱: یک شد پیشتر: ب: ب: ۴-۱: ابرار
 دسب لوکیتی چو بستان و بهار: ب: ابراحیسی راجه اتان سار: ۵-۱: کنایه: ب: ساق دوز: ۶-۱: کنایه: ب: اسلام
 و چون: ۷-۱: کنایه: ب: آراسته: ۸-۱: سر فرازا: ب: سر فرا: ۹-۱: جیش قره فرمان: ب: جیش و فرمان
 ۱۰-۱: قره: ب: فره: ۱۱-۱: کنایه: ب: مبارک فالی نیک اختر: ۱۲-۱: ب: درامت: متن تصحیح قیاسی
 ۱۳-۱: ب: کنایه: ج: دیو پری: ۱۴-۱: عیش و عشرت: ب: کنایه-

دست حکمت بر رخنان مملکت دایم قوی پای دولت بر سر پیر سروری پیوسته باد
بنده کمتر مظهر را بمدح آستانست فیض خاقانی و ذمهن انوری پیوسته باد
تا بود دور زمان ای خسروی زمین دولتت پاینده باد آمین رب العالمین

ترکیب بند ۹ بنداول ۱۱ ب در مدح ملک حمام الدین

صبح رایت بر کشید آهنگ رایت بر کشید باده خورشید و ش در صبحگون ساعز کشید
نوبتی در کاس کوس افکند اول چاشنی کاس کوثر چاشنی یعنی نبوت در کشید
مطربان نای و دهل بر رسم غازی میزنند تابان نای و دهل بر قلب غم لشکر کشید
مسند خورشید برگردون بر آراستند مجلس ما هم زد بیا در زوزیور کشید
فرش گلها را که در اطراف نمبر کرده اند دود عود اندر تیره کافور گون چادر کشید
اشتران از چشم بد گرداوک اندازی کنند ز آفتاب باده پر خون زیشان خنجر کشید
تا نیاید فتنه یا جوج غم در سینه راه گر همین خوابید سده محکمی اذر کشید
بر لب دریای یاقوتین که آن خوشان میت از حصار جام زرین سده اسکندر کشید
در پی خواهید دل حرم چوستان خلیل نار نمود از می اذ دست بت اذر کشید
مقدم چون وقت جان پروردنت هم بیا مقدم ادا جام جان پرورد کشید
آن بل لشکر کش و دشمن کش و کشور گشای کوسنت فرخ روی و میمون رایت فرزند رای

۱۱ ب ۱۱ ج ۵

بند ۲

ساقیا شبگیر شد شمع شبستانی بیار بزم روحانی بنا کن جام ریحانی بیار

- ۱-۱ ب: بجاست؛ تصحیح قیاسی: کنذا ۲-۱: یعنی نبوت؛ ب: یعنی سوس ۳- غازی ب: غازی ۴-۱: کنذا
ب: نادو دهل ۵-۱: بر خون زرشان حمر؛ ب: بر خورشید زرشان ۶-۱: احصار؛ ب: از حصار؛ تصحیح قیاسی: کنذا
۷-۱: دل خواص چوستان خلیل؛ ب: کنذا ۸-۱: ب: کنذا ۹-۱: ب: آن مالی سکر کش ۱۰-۱: ب: کوسنت فرخ
روی میمون؛ ب: بکوس فرخ روی میمون ۱۱-۱: ب: کنذا؛ ج: شمع شبستانی.

چرخ فیروزه ز صبح آرد و یا قوتی تو نیز
شب هنوز از کفر صادق نیست در ایام صبح
شیر مردان سپاهی را صد اعیت از خار
از بیکند نیم جوش و کجته و خام آنچه هست
ای که در جمع بتان خاطر بریشان مانده ای
فردی ادلی تر و گر خواهی زنی در عقد خویش
در خواهی کز بیت هندوستانی بر خوری
مجلس شاه پرتیاست و ستان این مقام
ای مطهر گره موس داری که گوئی مدحتی
آن سرافرازی که بخت او چو ماه و آفتاب
در نعره دگون انا لیل بدخانی بیار
کفر او بشکن زمی نور مسلمانی بیار
رومی صافی چو نادر دی سپاهانی بیار
حکم حاجت نیست بر تو هر چه میدانی بیار
گردلت آباد خواهی رخ بویرانی بیار
اندر آری، دختر آن پیر دهبانی بیار
پر درم کن کیسه و فرد خواستی بیار
زاهدان را معذرت کن کفش بارانی بیار
مدح خاقان زمان بر طرز خاقانی بیار
کامران و کار ساز و کامگار و کامیاب

۴۵۴۰

۱۱۱. ب. ۱۱ ج ۲

بند ۳

صبح مست آمد نگر کاوار اندازد برون
چرخ پنداری منور شد که از ذرات نور
صبح را ماند صراحی کز آدم مشکین خویش
یا چو مرغ ساعت آمد کز سر سیمینه طاس
جام گلگون درم ریز از کفش نوشتد کسی
هر که می نوشد یقین کاسر ار اندازد برون
دودگون کاشش شزار از نار اندازد برون
آب داتش از دهن یکبار اندازد برون
گوئی زین می اش از مقدار اندازد برون
کز کف سیمین چو گل دینار اندازد برون

- ۱-۱: ب: مست؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱-۲: رومی دصافی چو نادر دی؛ ب: رومی دصافی چو نادر دی
۳-۱: ج: بنید؛ ب: کذا ۱-۴: ب: هر چه؛ ج: آنچه ۱-۵: دختران؛ ب: کذا ۱-۶: ب: بخواجه
۷-۱: ب: کیسه مرد خراسانی؛ ج: کذا ۱-۸: ب: کفش بارانی؛ ج: کفش بارانی ۱-۹: کذا؛ ب: بگر
۱۰-۱: کذا؛ ب: نمی نوشد یقین انوار؛ ج: می نوشد یقین اسرار ۱-۱۱: کذا؛ ب: بشید ۱-۱۲: دودگون کاشش
۱۳-۱: ب: بکرم؛ ج: بکرم ۱-۱۴: کذا؛ ب: بکرم ۱-۱۵: ب: بکرم ۱-۱۶: ب: بکرم
۱۶-۱: ب: درم ریز از کفش؛ ب: درم ریز از کفش ۱-۱۷: ب: بکرم

خمش چنان بگریزد از ساغر که گریندی درش
مختبب از دست مستان گریزند ساغری
صفویان را جوش مستی چون بر آید در داغ
آسان خواهد که بر چنبد بچشم اختران
در وی که از زیر خم خمار اندازد برون
آهوی کونا فرتا تار اندازد برون
زرده د کشورستان دین فرو دادگر
آن جوانبختی که هست از فرد تائید و ظفر

۱۱ ب

بند

هر که می گنگون و مجلس گلستان دارد همی
گر زنده بر هفت کشور نوبت شاهش پنج
و آنکه بازو بارخی در طوقی یکدم خوشست
از کف سیمین تنان خوشتر بود ز زرینه جام
ز آن معنبر باده ای کا ندر کف کا نورنگ
گر بنوشد جبره ای زین می که گفتیم آفتاب
میکشازا جشن نور ز دست و بزم نوبهار
نقل خوردی لعل ساقی چون خوری تا بامداد
باده خوری دان که گرداری نه مفتهم زمین
مطرب خوشگو و معشوقی جوان دارد همی
گو بزن که عرصه ملک جهان دارد همی
دولتی باقی و ملک جادوان دارد همی
کین تن گل و آن طریق ارغوان دارد همی
نکبت مشک و نسیم زعفران دارد همی
بر درختا رسر بر آستان دارد همی
نخل ریحانی که میگردد بر دکان دارد همی
کاب خوردن ناشتادل رازیان دارد همی
روشنی بر اوج مفتهم آسمان دارد همی

- ۱-۱: خم چنان بگریزد از ساغر که گریندی درش؛ ب: هم چنان بگریزد درش؛ تصحیح قیاسی؛ کذا-
۱-۲: حوس سرایید؛ ب: حوس مراد ۳-۱: بگریز؛ ب: بگریز ۴-۱: کذا؛ ب: تا سید و ظفر-
۵- پنج نوبت زدن = اظهار جاده و سلطنت کردن ۶-۱: ب: بگریز ۷-۱: ب: بازو بارخی؛ تصحیح قیاسی؛ کذا
۸-۱: شان؛ ب: بتان ۹-۱: کذا؛ ب: نور و زیست بزم نوبهار ۱۰-۱: بخل ریحانی که میگردد بر دکان؛ ب: بخل
ریحانی که می سر دکان ۱۱- میگردد = میفرودش ۱۲-۱: حوس خوری ما ممداد؛ ب: حوس خوری ممداد ۱۳-۱: کذا؛ ب:
ماسادل زبان ۱۴-۱: باده خوریدان؛ ب: باده خوری دان؛ «خور» اینجا معنی بخورشید دارد-

جام در کانت دمی در یاد دست ساقیان
در سخاوت چون ملک در یاد کان دار دمی
این مدام هفت کشور آن سوار هفت خان
قهرمان هفت اختر قاهر هفت آسمان

۱۱ ب ۱۱

بند ۵

ای که دل بی روی تو یکدم نمی باید مرا
گر کنم جانست پسند روی می شاید مرا
نارخ و زلفت شب روزست و گردن چرخ
خون دل از صبح و شام از دیده پالاید مرا
جور و مهرت نزد من کیسانست و معنی ازانگ
چو تو بر جان من جز مهر نفراید مرا
هم بجاگ پای تو کاند کف پای سگانت
خاک را هم، گرچه بر سر آسمان سایید مرا
گرچه خاطر در غم تو روی آسایش ندید
تا نبینم روی تو خاطر نیا سایید مرا
در بود بی روی تو عالم پراز آب حیات
تشنه لب میرم کز آبی لب نیا لاید مرا
دل زمین بردی بدین شادم دلی جانکار زار
در تنم کردی را افسوس می آید مرا
گفتی از پیشتم بر تو خون فریزم گر کشی
من چه خواهم غیر ازین دیگر چه می باید مرا
دل بسیمین سعادت بستم ازان نگشاد کار
زربکف باید که بی زربچ نگشاید مرا
در امید زرجو در مدح ملک را سفت ام
تا نصیبم چیت لطف او چه فرماید مرا
صفدر عالم حرام دین و دولت آن بی
کاسمان چون او ندیده اختر ی روشن دلی

۴۵۷.

۱۱ ب ۱۰

بند ۶

آن سرافرازی که گردون گردمنجی است
تاج فرقی فقدان خاک در دالای اوست
سعدا کبر در جلالت ماه نور در جمال
طلعت عالم فروز و طبع ملک آرای اوست

- ۱-۱: در یاد دست ساقیان؛ ب: در یاد دست ساقیان ۱-۲؛ کذا؛ ب: سواد ۱-۳؛ کذا؛ ب: روزست گردون ۱-۴؛
دیده ملالید؛ ب: از دق بالاید؛ تصحیح قیاسی؛ کذا ۱-۵؛ کذا؛ ب: جور مهرت ۱-۶؛ مورتو..... بر جان من حزم
نفراید؛ ب: جز تو میراید؛ تصحیح قیاسی؛ کذا ۱-۷؛ تشن دل؛ ب: تشنه لب میرم کز آب لب سالاید؛ تصحیح قیاسی
کذا ۱-۸؛ بر تو خون فریزم گر کشی؛ ب: بر لب خون؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۹؛ ازان نگشاد؛ ب: نگشاد
۱-۱۰؛ که بی زربچ؛ ب: باید آن بی؛ تصحیح؛ کذا ۱-۱۱؛ کذا؛ ب: مدحی ملک را گفت ام ۱-۱۲؛ بی؛ متن تصحیح قیاسی
۱-۱۳؛ گردمنجی؛ ب: گردون کرا دست -

هفت گردون در سعادت بهشت جنت نعیم
 آسمان ملک و ملت اوچ صدرِ قدر او
 قطره ای از فیضِ جوهر دست چون درای اوست
 آفتاب دین و دولت نور روی درای اوست
 شیر او زن صفدری کز خردان در هر قدم
 آنکه چون خورشید روشن رنگ چون صبح منیر
 آنکه چون ابر بهاری آنکه چون باد شمال
 در شکارستان میدان میدهد جان خشم را
 دوزخی کاندز دلمن مار نیش آن میدهد
 در کمال عقل و دانش در دوزخ داد دین
 پشتوان ملک و ملت داور دنیا و دین
 صفدر دور زمان و دور روی زمین
 ۴۵۸۰

۱۰۱ ب ۱۰

بند ۷

فتح و نصرت در سپاهش فوجداری میکند
 عزت او در عساکر کوس جانی میزند
 آنکه صد چون سام و نود در مقام ندگی
 و آنکه صد چون گیو و دین در شمال چاکران
 کار عالم را چنان دادست عدلش انتظام
 گرگ از دندان بز بر پشت چارک می کند
 ۴۵۹۰
 ال ۹ میکند
 دولت او بر ملک کامکاری میکند
 بر در ایوان قدرش پرده داری میکند
 پیشش او در روز بیجا خاکساری میکند
 کاب و آتش در طبیعت سازواری میکند
 شیر بار و بالش خواب شکاری میکند

۱-۱۰ کذا؛ ب: گفت ۱-۲: بهشت جنت در نعیم؛ ب: کذا ۱-۳: کذا؛ ب: جوهر دست ۴-۱۰: ب: زرنش
 پیل تن؛ تصحیح قیاسی؛ کذا ۱۰-۵: کذا؛ ب: خورشید رنگ چون صبح منیر ۶-۱: این شعر در "ب: نیست ۷-۱۰:
 دوزخی نیرال مدید؛ ب: نیلای مدید ۸-۱: ب: آتش تیر سنان بر رمج از درملی ۹-۱۰: ب: کذا
 ۱۰-۱۱: در "ب: "این مصرع ایات نه نمی شوند ۱۲-۱: کذا؛ ب: در ایوان (بر نیست) ۱۳-۱: کذا؛ ب: صد چون
 (و آنکه نیست) ۱۴-۱: گرگ از دندان بر اسب حارک میکند؛ ب: گرگ از دندان بر اسب حارک می کند؛ تصحیح
 قیاسی؛ کذا ۱۵-۱: سرار و بالش خواب سکاری؛ ب: سرار و بالش خواب شکاری میکند؛ تصحیح قیاسی؛ کذا

خضر را ماند که در بامون غم بی گاه نگاه
 یا سلبانیت پنداری که در پاداش نیلک
 انجم اربا آدمی زین پیش کردی دشمنی
 سرفرازا چرخ و انجم بسنده فزانست
 مردم محتاج را احسانش یاری می کند
 نعمت فضل خدا را حق گزاری می کند
 در زمان دولت او دوستداری می کند
 هر که هست اندر جهان شرمندۀ احسانت

۱۱۱ ب ۹

بند ۸

ای که دنیا را بدین دوداد گلشن کرده
 دلبرایم را با صد هزاران فرد زب
 مهر و کین را در صفت فردوس و دوزخ سخا
 مادحان را چون صدف نعمت سرالان اچو گل
 هر که در دل داشت با تو کیس سوزن خلاف
 آفتاب تیره^۹ یاروشن کنی رازش چو روز (کنند)
 یاد می آید مرا آن سال کاندز بادیه
 گر هزاران رستم دهر را ب آید در وجود
 چرخ را از نیزه طوفان آتش ساختی
 صد هزاران اینچنین فحشت در هر شهری
 ای چراغ نیخ محرابیت را نو ماه طاق
 روشنست آفاق را کافاق روشن کرده
 زیور عدل و عطا در گوش و گردن کرده
 دست و دل را در سخا دریا و معدن کرده
 در دلم اندر دلم ز^۷ بگرمدن کرده
 عالم از تنگی^۸ بر دو چون چشم سوزن کرده
 سینه بد خواه را چون صبح روزن کرده
 با سپاه بکیران آهنگ دشمن کرده
 تنها تو در آن روز^{۱۱} کرده
 دشت را از تیغها دریای آهمن کرده^{۱۳}
 کین تو اسپیت^{۱۴} کاندز زین مسکن کرده
 ذره ای از سهم تو ملک خراسان و عراق^{۱۵}

- ۱-۱: مردم محتاج را احسان می: ب: کنند: ۱-۲: با سلبانیت پنداری که در پاداش نیلک: ب: سکت: تصحیح قیاسی کنند
 ۱-۳: نعمت فضل خدا را حق گزاری: ب: کنند: ۱-۴: انجم اربا آدمی زین پیش کردی دشمنی: ب: کنند: ۱-۵: سرفرازا چرخ و انجم
 سه و آن تست: ب: سرفرازا چرخ: تصحیح قیاسی: کنند: ۱-۶: زیور عدل: ب: کنند: ۱-۷: دست و دل: ب: دلم: کرده
 ۱-۸: تنگی: ب: کنند: ۱-۹: آفتاب تیره: ب: کنند: ۱-۱۰: رازش چو روز: ب: کنند: ۱-۱۱: یاد می آید: ب: کنند: ۱-۱۲: چرخ را از نیزه
 ۱-۱۱: ب: کنند: ۱-۱۲: چرخ را از نیزه طوفان آتش ساختی: ب: کنند: ۱-۱۳: دست را از معادری ای: ب: کنند: ۱-۱۴: کین
 کین رستم کاندز زین مسکن: ب: کنند: ۱-۱۵: چراغ نیخ محرابیت: ب: کنند: ۱-۱۶: ذره از سهم: ب: کنند: ۱-۱۷: ذره از سهم

صفدر باز دی ملک و سرور عالم تویی
 جو بنارند آن امیران بحر اخضر آستانست
 جرم از در پاست رحمت موسی عمران گفت
 خضر اگر زنده است در دنیا همین آثارست
 دهر اگر ماند بقدری واسیطه العقد تو
 وصف اگر وجود در احسان بود خاتم دلی
 در او ان صدق اسمعیل بن ابرشمال
 در صفوف جیش آئی پیش^۷ رد همچون امام
 دیده تاریک را خاک در تو تویاست
 حاجت حج و دعا و دست بوس شاه را
 وقت آن آمد کنون کاین دلجوی کنم
 تاج اهل دولت و فخر بنی آدم تویی
 اختر اند آن ملوک ان فیتر اعظم تویی
 معجز احیاست کلکت عیسی مریم تویی
 مهدی ای کود جهان نشان دهند آن هم تویی
 چرخ اگر گردد چو خاتم فص آن خاتم تویی
 کار چون باگز و با میدان فخرستم تویی
 در مقام تو به ابراهیم بن ادیم تویی
 کاندز آداب و سنن از همگان علم تویی
 سینه مجروح را ز آب سخا مسم تویی
 کعبه در کن و مقام جوهر نغم تویی
 در پس مدح و شانسغل دعا گوئی کنم

۴۴۱۰

ای یل صاحبقران دولت قرین بادا ترا
 آیت نصرت من الله سورة الفال و فتح
 زرده خورشید و تنگ ماه رام در اهرار
 از سر فرامیزی در صولجان حکم تو
 فردا اقبال و سعادت بمنشین بادا ترا
 حرز بازوی علم نقش نگین بادا ترا
 روز و شب چون نوبتی در زیر زین بادا ترا
 چرخ چو گان پشت چون گوی زمین بادا ترا

۴۴۲۰

۱-۱: بکذا: ب: اندر در رحمت ۲-۱: بکذا: ب: موسی عمران ۳-۱: بکذا: ب: بنشان دهر ۴-۱: عام ولی: ب: بکذا
 ۵-۱: فخر: ب: بکذا ۶-۱: اسمعیل بن ابرشمال: ب: بن سال ۷-۱: جیش ارالی سشن او همچون امام ۸-۱: در کن و مقام
 جوهر نغم: ب: در کن مقام جوهر نغم تویی ۹-۱: در پس: ب: دواز پس ۱۰-۱: حرز بازوی علم نقش کس: ب: بکذا ۱۱-۱:
 زرده... رام در اهرار: ب: رام در اهرار ۱۲-۱: چرخ چو گان پشت حوی گوی زمین بادا: ب: چو گانست حوره کوی

آفتاب فرزند ان سایه فرمهای
چون علی در لهردی چون مصطفی در سر قدم
نقش بر دولت که از سرگان نگارند اقران
پیروای بندگانت قیصر روی سزد
هر کجا مسند فرازی هر کجا لشکر کشی
جشن فرزندانست میمون باد در هر ساعتی
تا جهان باشد ملک اندر جهان جاوید باد
سایبان فرق واکلیل جبین بادا ترا
از دیاد دولت دنیا و دین بادا ترا
بر رخ گردون طراز آستین بادا ترا
فوجدار چاکران فغفور چین بادا ترا
فرحتی فرخنده و فتح مبین بادا ترا
صد درگشادی و مهمانی چنین بادا ترا
دولت و اقبال از تابنده چون خورشید باد

ترکیب بند ۱۰ بند اول ۱۱ ب ۱۱ ج ۴ غفات ۴ مجمع ۳ در مدح ملک حمام الدین

وقت صبحت ترک خواب دهید
در بلورینه ساغزی چو سحر
خستگان را ز نوشتن ازدوی می
تشنگان را ز جوی آب حیات
می گلاب و خوار در در سرست
نرم نرم آن چنان بنوازید
از نرم جرم خاک مجلس را
بر در خانقاه نهید خمی
در ملامت کند کسی گو کُن
در زیادت کنند محتسبان
شمع ملک ملک حمام الدین
جمع اصحاب را شراب دهید
باده ای همچو آفتاب دهید
مرهم خاطر خراب دهید
شربت جانفزای ناب دهید
دفع درد را گلاب دهید
گرم گرم آن قدح شراب دهید
چون رخ من بخون خضاب دهید
شربت می بجای آب دهید
من نخواهم شما جواب دهید
قصه بر مالک رقاب دهید
کافقاپ زانست و قطب زمین

۱-۱: چنین بادا؛ ب: کذا؛ ۲-۱: کذا؛ ب: مردی ۳-۱: نقش پر دولت که از سرگان نگارند اقران؛ ب: نقض... کما از
امکان ندارند ۴-۱: بند کاس؛ ب: کذا؛ ۵-۱: کذا؛ ب: فرخنده فتحی ۶-۱: ب: غفات؛ ب: بجه؛ کذا؛ ج: بلورین
۷-۱: ب: باده همچو؛ غفات؛ بجه؛ باده همچو ۸-۱: تشنگان؛ ب: کذا ۹-۱: ب: ج: گو کُن ۱۰-۱: زیادت؛ راست؛
ب: ج: کذا ۱۱-۱: مالک الترقاب؛ ب: ج: کذا ۱۲-۱: ترانست قطب زمین؛ ب: کذا

۴۴۰ نخل بندید^۱ و گل شکار کنید روز عید دست جشن بار کنید
 شاهان^۲ را طوطی^۳ پارس کنید مطربان را برید سوی بیدین
 همه در پیش^۴ در قطار کنید مجمر و ساغر و صراحی را
 یکدل از خرمی هزار کنید یکدم از خم هزار می نوشید^۵
 انده عشق اختیار کنید در بخواید خوشدلی همه عمر
 که شما در جهان چکار کنید^۶ ای که عاشق نه اید جبرانم
 مرغ اقبال را شکار کنید در بر آید^۷ کز هوای بهشت
 ساغر باده را سوار کنید بر سر دستها چو باز سپید^۸
 ملک اشراق کامگار کنید دانگی تهنیت بشادی بر
 تا سر بخت در کنار کنید بوسه بر خاک آشنانش دهید
 ۴۴۵. کانس و جان انجمن^۹ او خورشید داد و دادگر ملک جمشید

دژ سب و پرکن آن پایله بیار ساقیا گل بریز و باده بیار
 آتشی در میان^۱ ژاله بیار از عقیقین می بلورین جام
 ارغوانی می چو لاله بیار در نه در ساغری چو سبزه تر
 آفتاب می^۲ دو ساله بیار ای که^۳ لاله شب چهار ده

۱-۱: ب: کنذا؛ ج: بندید گل ۲-۱: ب: کنذا؛ ج: طوطی شاهان یار ۳-۱: ب: کنذا؛ ج: در: ۴-۱: می نوشید؛
 ۵-۱: ب: کنذا؛ ج: می پوشد ۶-۱: ب: کنذا؛ ج: بخوارند ۷-۱: ب: کنذا؛ ج: چکار ۸-۱: ب: کنذا؛ ج: در
 برانید کر ۹-۱: ب: کنذا؛ ج: باز سپید ۱۰-۱: ب: کنذا؛ ج: دواز ۱۱-۱: ب: کنذا؛ ج: ای تو
 ۱۲-۱: می پایله؛ ب: کنذا.

مطرباگر غزل ہی خوانی غزل نغز بر غزاله بسیار
در غم عالمی که ز آن تو نیست هر دمی را هزار ناله بسیار
آنکه گوید جهان از آن منت گو برون کش خط و قباله بیار
نقد را باش عمر فردا را گر صفای همیشه کفاله بیار
شاکنی باغ عیش را تازنه گلرخ غنبرین گلاله بیار
وزندیمان آستان ملک شاعری شکرین عقاله بیار
شکر آرای ملک هندوستان که از و ملک هند شدستان

۴۶۰

۹۱ ب ۹ ج ۴

بند ۴

دلرباست آن صنم که من دارم لا درواست آن مقم که من دارم
هر کسی را غمی و دردی هست نه چنین درد و غم که من دارم
نیت بالا تر از بلا المی چه بلاست آن ام که من دارم
شادی اندر جهان ندارد کس میخورم این قسم که من دارم
سر قدم کرده ام براه بتان ثابت است این قدم که من دارم
نزهت است کز سجود بتان برجبین این رقم که من دارم
عافیت در نهاد آدم نیت از کسی نشنوم که من دارم
پهلو ملک کون نفروشم الفتی با عدم که من دارم

سرفراز سپاه هفت اقلیم
پشت ملک و پناه هفت اقلیم

۴۶۰

- ۱-۱ غزل نغز بر غزاله؛ ب: نغز ۲-۱ کنایه؛ ب: هزار بار؛ ج: هزار بار ۳-۱ ب: کنایه؛ ج: برون کن
۱-۴ ب: کصفان میخور کفاله؛ ج: کنایه ۵-۱ ب: کنایه؛ ج: معال ۶-۱ و: ب: دزد؛ تصحیح قیاسی؛ کنایه
۷-۱ کنایه؛ ب: شدی ۸-۱ کنایه؛ ب: مخرم ۹-۱ نزهت است کز سجود بتان؛ ب: نزهت است کز ۱۰-۱ کنایه
ب: سرم ۱۱-۱ کنایه؛ ب: بهیم ۱۲-۱ هست؛ ب: نشت -

منت خدای را که سعادت بکار شد
 دل هر چه خواست از کرم کردگار یافت
 در بوستان عیش گل بار بنگشید
 جانها ازین نشاط یکی در صد اندرود
 ایام یک بیک همه نور و زوید گشت
 اکنون طرب گزین که طرب ادا آن رسید
 مطرب بزن که دست کنون جای نغمه یافت
 بگشتای قفل باغ که گل در چمن شکفت
 بهنگام حجر و نوبت اندوه و غم گذشت
 یعنی جهان عقل ملکه زاده شمس دین
 والا ملک علاء دؤل میر نیکنام
 انجم مطیع گشت و فلک دوستدار شد
 جان هر چه آرزو کند اندر کنار شد
 دوز آسمان بخت همی آشکار شد
 دلها ازین سرور کمی در هزار شد
 و آفاق سر بر سر چه پشت و بهار شد
 و اکنون نشاط کن که نشاط اختیار شد
 ساقی بده که باده کنون خوشگوار شد
 برگیر مهر مهربا که می مسیت کار شد
 و ایام وصل و وقت می و مرغزار شد
 مهان مجلس ملک نامدار شد
 صفدار شرق و غرب هندوستان تمام

۴۶۸۰

۹۱ ب ۹ ج ۲

بند ۲

خاکش عمیر و عنبر و آبلش می و گلاب
 نخلش همه نمرود و گلدهستها دور
 صحن زمین ز حله سازید آسمان
 تا چون شود سواری شتر سوی مهر قریب
 سازید و سنگ و خشت زیارت و زر کنید
 بحر ز لعل و الخنة از مشک تر کنید
 گلهای ستاره و می روشن قمر کنید
 صف را اندازید و حشم را خیر کنید

۱- این بند در "۱" دو جا نقل است ۱-۲: (حاشیه درق ۱۱۰۵) بار، حاشیه (در ۱۵۰ ب) تازه ۱-۳: صد و دوازده،
 صد و دوازده، تصحیح قیاسی بکذا ۱-۴: روان، تصحیح قیاسی بکذا ۱-۵: و کنون، اکنون ۱-۶: شعله، شعله؛ تصحیح
 قیاسی بکذا ۱-۷: اندوه غم، اندوه غم، تصحیح قیاسی بکذا ۱-۸: و ایام وصل وقت، ایام وصل وقت ۱-۹: کذا اب: زهر دکل
 و ستاره دور ۱-۱۰: زلزل الخنة؛ ب: کذا ۱-۱۱: ب: حله چو سازید، تصحیح قیاسی بکذا ۱-۱۲: و دهم حشم، ب: کذا

آوازهای او نغمه شادی بر آوريد
جان دروان فدای قباي قدش نميد
پس ماه مهدي را بگلزاده شمس الدين
وانگه ز جلوه گاه چو در خدمت ملک
عالي ملک عمار معظم ستوده ذات
طبل بشارت و عظم فتح بر کنيد
خورشيد و مر سپند کلاه دگر کنيد
بندي عقد و ثابتي و مرجعت خور کنيد
آيند باز تهينتي تازه تر کنيد
شیر فلک شهامت و مير ملک صفات

۴۴۰

|| ب ||

بند

ای سعد چرخ ساخته کن سیر ماه را
بر سر نه از کوکب اکلیل افسری
رضوان بگو بچو رک از گیسوان خویش
وانگه ز فرش سندس و استبرق و حریر
کاندر حجاب برده عصمت های نور
انجم نشانده در ره میونش دیدگان
بشکفته زمین نشاط دل دوستان چنانکه
آری درین چنین سر و قتی توان شناخت
اقبال و دولت آمده همچو جهاز بان
آن سرور ملک که در باب خاندانش
عالي عمار دولت و دین مغر کبار
از ز سرخ مرقد مهدي سپاه را
چو زار آن محقق عصمت پناه را
چاروب لم کنند و برد و بند راه را
در حلّه گیر صحن همه بارگاه را
آید در آشیانه شه کینه خواه را
افلاک سوده در پی مهديش جباه را
تازه شود دل از نم باران گیاه را
جان خود را و دل نیک خواه را
و آورده در سرای ملک عز و جاه را
خاصه است لطف و مرحمتی بادشاه را
گین زمانه رستم و ستان روزگار

۴۷۰۰

- ۱-۱. ب: کنده؛ ج: آواز دپای و نغمه شادی ۱-۲. ب: کنده؛ ج: کشید ۱-۳. ب: فدای قبا و قدش؛ ج:
فدای قباي قدس ۱-۴. ب: کنده؛ ج: کلاه مکر ۱-۵. ب: کنده ۱-۶. عقد ثابت و مرجعت خور؛ ب:
عقد ثابت و مرجعت دخور ۱-۷. بار؛ ب: باز ۱-۸. کنده؛ ب: بگزیر ۱-۹. پرده عصمت؛ ب: کنده
۱-۱۰. آمد در آشیانه شه کینه خواه؛ ب: آید شه کینه خواه ۱-۱۱. دستاحت؛ ب: کنده ۱-۱۲. ب: آمده؛ ب:
تصیح؛ کنده ۱-۱۳. در بان خاندانش؛ ب: در باب خاندانش.

آن صفدری که تیر خضر در کمان اوست گردن پیر بنده بخت جوان اوست
 جانهای قدسیان و روانهای عرشیان محبت سرای جود و دعاگوی جان اوست
 قفل سرای ظلم و کلید در بهشت شکل کند و معیت نوک سنان اوست
 آن آفتاب تیز که آمد بردن زا بر تیغ منیر در کف گوهر نشان اوست
 این ابر لال رنگ که زین بر نهید بباد بر رخس تند علیّه برگستان اوست
 از خوان آن نوال که چون ابر و آفتاب ماهی و مرغ و جن و بشر میهان اوست
 پر درده شد بنعمت او استخوان خلق دین سر دلیل آنکه بزرگ استخوان اوست
 هر چه آن اوست از ره جود آن عالمست در روی بندگی همه عالم از آن اوست
 فضل خدای عالم و فرستندگان هر جا که هست را بر و پاسبان اوست
 دالا ملک علام مکرّم علی سیر^۹ صفدار دین فروز سپهدار دادگر

۴۷۱۰

۱۱ ب

بند ۵

ای سروری که توسن ایام رام نت اقبال و دولت از بن دندان غلام نت
 خنک سپهر و ابلق دوران روزگار در زیر زین طاعت و بند لگام نت
 هم در حب بزرگی و هم در نسب شریف^{۱۱} زین روی فرض بر همه کس احترام نت
 هر جا که ذکر جود و حدیث سخا رود اول کسی که در خیر آرند نام نت
 آن کیست در جهان که نه شرمند و سخاست و آن چیست در زمین که نه انعام نام نت

۱-۱۰ ب: تیر تصحیح قیاسی؛ کنذا ۱-۲ ب: تیغ شیرین؛ تصحیح قیاسی؛ کنذا ۱-۳ ب: عسّه؛ تصحیح قیاسی؛ کنذا ۱-۴:
 از خوان آن نوال که چون ابر و آفتاب؛ آن خوان آن نوال ۱-۵ ب: خلق ۱-۶ ب: کنذا؛ ب: داین شد ۱-۷ ب: هر چه
 آن اوست از ره جود آن عالمست؛ در روی سر که همه عالم امان اوست؛ ب: کنذا ۱-۸ ب: کنذا؛ ب: داز ۱-۹ ب: کنذا؛ ب:
 علی شریف ۱-۱۰ ب: اقبال و دولت؛ تصحیح قیاسی؛ کنذا ۱-۱۱ ب: ابرفت؛ ب: کنذا ۱-۱۲ ب: جزب؛ ب: کنذا ۱-۱۳ ب: و آن جبت در زمین؛ ب: در روی

چشم فلک نذیر تو در جهان جز نور دیده تو که قائم مقام تست
 فرخنده شمس دولت و دین آنکه اندرو قرت و سخای تو از احتشام تست
 پیوند او بگوهر فرزندانم است نشان سروری ز دلیل^۲ امام تست
 این شادی مبارک و آن عقد نامدار فرخنده بر وجود مبارک قیام تست
 صد شاه اینچنین دگر انشا...^۴ روزی کند چنانکه مراد و مرام تست
 ای در جهان مثال بزرگی و پردلی هم در سخا محمد و هم در غرا^۵ علی

۴۷۲۰

۷۱ ب ۷

بند ۲

را دانا شاد و دولت تو بر مزید باد ایام تو همیشه چو نور روز عید باد
 در مجلس سعادت و ایوان خرمیت هر روز جشن تازه و بزمی جدید باد
 اقبال یار و بخت قرین فتح همیشین دل شاد و طبع خرم و طالع سعید باد
 هر دشمنی که با تو در آید چو کوه قاف غنقا صفت ز روی زمین ناپدید باد
 هر حاسدی که با تو دوروی کند چو تیغ سر تا قدم چو تیر شکسته حدید باد
 احباب تو ملازم بستان دولت اند و اعدای تو اسیر عذاب شدید باد
 بازم همین دعا هست که ای سرور ملوک اقبال و بخت و دولت تو بر مزید باد

در درج ملک عین الملک

۹۱ ب ۹ ج ۲

بند اول

تکلیف بند ۱۲

سحرگاه هست و ز مشرق همه انوار میبارد ز شبنم بر سر گلها^{۱۳} در شهرار میبارد
 بیاض برف بر که سولش^{۱۴} کا فور میریزد نسیم باد گرد نافه^{۱۵} تا تار میبارد

۴۷۳۰

۱-۱: اراحتام؛ ب: اوست ۲-۱: نشان سروری ز دلیل امام؛ ب: نشان سروری ز دلیل اقام ۳-۱: این شادی... عقل نامدار؛ ب: ای شادی... عقل، بنق تصحیح قیاسی ۴-۱: ب: کنذا؛ ۵-۱: هم در سخا محمد و هم در غرا علی؛ ب: هم در غرا محمد و هم در غرا ۱-۲: کنذا؛
 ب: نور ذرید ۷-۱: کنذا؛ ب: خرمی ۸-۱: کنذا؛ ب: یار بخت ۹-۱: کنذا؛ ب: خرم ۱۰-۱: کنذا؛ ب: چهره سکره حدید
 ۱۱-۱: فلک؛ ب: کنذا؛ ۱۲-۱: ب: دور مشرق؛ ج: کنذا؛ ۱۳-۱: ب: کنذا؛ ج: دور سر گلها ۱۴-۱: کنذا؛ ب: سرک سوزش

بیار آن جام جانپور که در پیر زره گون طاقش
قدح پر کن ز صهبای که مرغ سیگون بالش
خردس می سپرد از ست و مطرب می دهر جلوه
شراب از سانی زای خوشتر که بهر نقل چون طوطی
چه جای احتساب اکنون که از درویش داشتند
چو بر یاد ملک کاتب قلم درد دست میگیرد
یل آفاق عین الملك عین الملك لا ثانی
چراغی هست یا قوتی که نور از نامیارید
در آن میدان زدگاری ز را ز نقاشیارید
زلف بر روی او گونی در و دینار میباید
شکر برگ از لب شیرین شکر بار میباید
کد باد ورق و کالش از خرده و دستار میباید (کذا)
شکر از کلک میریزد در از گرفتار میباید
که هست از طلعت میخوش عین الملك نورانی

۱۱ ب ۱۱ ج ۲

بند

چو در دست آن بنی دایم کن آن دلدار می بینم
ز جان سیر آدم اما چنانم تشنه رویش
ندیم آنک و بسیار از دهری دلی رویش
مرا از خانمان آواره خواهی دید بکردی
چنان رسوای او گشتم که در هر سو بنام خود
مرا جان برب از هجران او آسان می گردد
توای ترک بمان ابرو که از مرغان زدی تیری
نهال قامت خوبت چنان در سینه جا کردم
چون غنیمت است آن که ز لعل شکر بار می بینم
که صدره شوق افزونست اگر صدبار می بینم
دهر گر اندکی دیدن می بسیار می بینم
که آن زلف پریشان بخت بی بهجاری می بینم
نبشته داستانها بر در و دیوار می بینم
بدینسان حال بی سامان خود دشواری می بینم
بر آن تنگی از آن غمزه که من آزار می بینم
که از رخ لاله در دیده خونبار می بینم

- ۱-۱: کذا: ب: در بر در کون ۲-۱: کذا: ب: در ابقار ۳-۱: پردازست مطرب: ب: چو پردازست مطرب: تصحیح قیاس کذا
۴-۱: کذا: ب: زلف دروی او ۵-۱: کذا: ب: لعل ۶-۱: کذا: ب: درویش داشتند ۷-۱: کد باد ورق و کالش
۸-۱: در کالش ۹-۱: ب: بردست ۱۰-۱: کذا: ب: عینا فاق ۱۱-۱: کذا: ب: در امانی
۱۲-۱: ب: این: ج: کذا ۱۳-۱: کذا: ب: درویش ۱۴-۱: کذا: ب: بکر ۱۵-۱: ج: ندیم: ب: بدیم ۱۶-۱: از دهری دلی
رویس: ب: از دهری دلی رویش: ج: از دهری دلی رویش ۱۷-۱: ب: کذا: ج: خان دمان ... بیکور رسد ۱۸-۱: ب: کذا:
ج: ناچار ۱۹-۱: نبش: ب: کذا ۲۰-۱: کذا: ب: بگرد ۲۱-۱: کذا: ب: عورت ۲۲-۱: کذا: ب: حسان ۲۳-۱: ب: بکر: ب: بکر

تورخ ز آئینه می بینی و من ز آئینه رویت
چو بنیم روی تو خالی بر آن رخسار می بنیم
نمی بنیم خلاصی از غم بجز آن دگر باشد
باقال امین داور^۲ دیندار می بنیم
جهان جاه عین الملک صفدار جهاندار
که لشکرش چو جبهت بیست و کشور گیر چون سفر

۱۱۱ ب ۱۱

بند ۲

اگر سردی بودی سیم که مہ بالای او باشد
بر آن بالای چون سرش رخ زیبای او باشد
دگر خیزد ز مشک ابری که بر مہ سایه اندازد
بر آن رخسار گلگون زلف غنچه سبای او باشد
مہ و خورشید که عزت جهان را نور چشم آید
پس لم دارد اندر سر که خاک پای او باشد
گر فتم حور را رضوان بصد زلیو بریاراید
هم اندر حسن و چالاک کجا محتای او باشد
که گیرد حور را نام و که بنیداه را باری؟
در آن جای که آن روی جهان آرای او باشد
دستانی که از خوبی مرا بر جای جان آمد
بجانش جای آن دارد که در جان پای او باشد
حلاوت آن دلی باید که نامش در دجان سازد
اگر نام لبش گیرد کسی در گوش مسمومی
چون را دوست از آن دارم که در دی دیدش روزی
ز تیغ غمزه آن مہ ندانم تیز تر تیغی
سحاب جود عین الملک همدی میسج آیین
که در یافین و کان جودست و کسری حاجم نکین

۴۷۵

۴۷۴

۱۰۱ ب ۱۰ ج ۵

بند ۴

ز مست آن که او سر از در میخاند بر دارد
که مست آنکس بود کما جاک می نوشند سر دارد
ندارد آن خراباتی خبر از عالم مستی
که در مستی چنان باشد که از عالم خبر دارد

۱-۱: کنایه؛ ب: حالی ۱-۲: کنایه؛ ب: داور که زود نیدار ۱-۳: کنایه؛ ب: هوسا ۴-۱: گرفت نور چشم ابد؛ ب: کنایه زلفت
۱-۵: دیس روزی؛ ب: دیس روزی ۶-۱: تیغ فلک یا آفتاب؛ ب: تیغ ملک یا آفتاب ۷-۱: جود و کسری جاه؛ تصحیح
قیاسی؛ کنایه ۱۰-۸: ب: آنکس ۹-۱: می نوشند سیر دارد؛ ب: می نوشند سر دارد؛ ج: کنایه

یلی کاندز جهاگیری جم و داراب راما ند
 چو در مجلس بود با معن و حاتم همسری دارد
 عنانش در سبک و حی بیس راه مانند ست
 چو بر کرد از نیام نزد بهیجا آگون خنجر
 و گرد عرصه میدان بر اند خنک خلی را
 فوندی زیر زمین آتش بر آخر چون زمین بکیر^۵
 گرازستان اقبالش نمی سوی دشت آید
 و گراز آتش تهرش شراری در بهشت افتد^۶
 از آن گاهی که سر سبزست شاخ بخت برایش^۷
 پناه خلق عین الملک^۹ در سیفا
 ۴۷۸۰ جها نختی که در کف بحر نی پایاب راما ند
 چو در میدان در آید رستم و سهراب راما ند
 رکابش در گران سنگی چو کوه اقطاب راما ند
 زمین از لرزه بر آتش دل سیاب راما ند
 دل دشمن کتان باشد رخس هتایب راما ند
 که در تنگ با دپار و در بروار آب راما ند
 دلمن مار ارقم کوزه جلاب^۴ راما ند
 شراب حوض کوثر چشمه زهراب راما ند
 شربک دشمن از سرخی رخ عتاب راما ند
 که همچون سد اسکندر شد از ایا حوج غم لمجا

سپهبداری که چون داود در دین داوری دارد
 چو موسی دست در مخ اودید بیضا و ثعبانست
 نشان معجزات انبیا در ذات اوجعت
 مبارک روی صفدراری که روی درایت دلایش^{۱۱}
 هجایونی که بر دیدار روی عالم آرایش
 چنانش رازم چون روز روشن شد کینداری
 ۴۷۹۰ سلیمان دارا قبالش بدست انگشتری دارد
 چو عیسی کلک و گفتارش دم جانپوری دارد
 بغیر آنکه ذاتش دعوی پیغمبری دارد
 فروغ مهر و فرسماه و خال مشتری دارد
 مسلمان گردد آن گبری که دین کافری دارد
 دلش جام جم و آیین اسکندری دارد

۱-۱: کذا: ب، بحر نیاب ۱-۲: بشیر ماه مست: ب، کذا ۳-۴: برایش: ب، کذا ۴-۵: کذا: ب، نویری ۱-۵:
 کذا: ب، مکر ۱-۶: کذا: ب، حطب ۱-۷: نهیپ: ب، کذا ۸-۱۰: شاخ نجف رایش: ب، شاخ مح رایش
 ۱۰-۱۰: ابرج غم لمجا: ب، کذا ۹-۱: ب، کذا ۱۱-۱۱: کذا: ب، درایت رایش

کواکب مدتی باشد که خطا بر بندگی دادش
غزای کشتیش کرد با کفار بد ملت
برین سیرت که او در خدمت خالق همی باشد
یکی نیشان دینداری در و انیت عرفان را
جمال بخت عین الملک که تا نیش دیدارشش
منور کرد عالم را چو ماه از جلد اقطارش
فلک را سالها باشد که شیش چاکری دارد
هنوز این خاک هندستان از آن خفته باری دارد
عجب نبود که در خدمت همدیو و پری دارد
که با این دولت و جنت دل از دنیا باری دارد
منور کرد عالم را چو ماه از جلد اقطارش

۱۱ ب ۷ ج

بند ۸

ایضا جبران میری که فتح و فرقرین داری
لطف است هست نامیدی که آن بعل نگین کردی
جهان را جان بشادی شد چو تو جان جهان گشتی
ز زنجش و در زریزی بکان و بحر می مانی
ز عالم آفرین ای جان عالم آفرین بادت
ترازید که گنج زر ز کام اژدها گیری
بئیزه چشم سوزن در شب تاریک بر بانی
ز دریا بگذری چون باد و از کها چون برقی
و گر بر شاخ آهوی زنی تیر آخنجان دوزی
تراخون و سرخ در دین و دنیا کرده حق آنر کذا
پسندار تو آن را دی که چون تو در جهان بانی
جلال و جاه یار بخت و دولت هم نشین داری
سعادت هست خورشیدی که در نوچین داری
زمین رو در خوشی دارد که تو روی زمین آری
که ز در آستان دقت و گهر در آستین داری
کرای جو دجهان پرور سزای آفرین داری
که تیغ آتشین بر دست و بازو آستین داری
بجولان آب را در حلقه انگشترین داری
بر آن شنبه یزد در یایی که اندر زیرین داری
که پر بر سر درون او و پیکان بر سرین داری
که هم در آب دنیا دی و هم جئات دینداری (کذا)
نه اختر و نه صفرداری نه گردون و نه والائی

۴۸۱۰

۱-۱۱ کذا: ب: فرسخ ۱-۲ کذا: ب: باد ۱-۳ کذا: ب: بعل و نگین ۱-۴ کذا: ب: که تو در جبین
۱-۵ ب: کذا: ج: کسی ۱-۶ ب: زرد و خوشی آورد: ب: زرد و خوشی دارد: ج: کذا ۱-۷ ب: زرد و زری
۱-۸ ج: کذا: ب: بئیزه ۱-۹ ب: از: ج: در ۱-۱۰ کذا: ب: آهوازنی ترا آخنجان دوری -
۱-۱۱ ب: ب: سرخی ۱-۱۲ ب: سرخ در دین و دنیا که در جواهر ۱-۱۳ ب: در آب دنا دی
و هم جئات: ب: دار آب دنیا دی و هم حساب -

ایا پای سرفرازی سمندت برهما کرده
چنان برشکر بیگانه ای تیغ دوز و راندی
شان خاک پایت را جهان در جان مکان آوده
جناب کعبه آشمارت که آمد قبله حاجت
سقیما نرا غنا برده یتیم نرا رضا جسته
چو تیر اندر کمان داری چنان داند بخوان
بس است اکیر اعظم ذره ای از خاک پایت
ز حسن میرت و صورت هر آرخ اندر بشرباید
مظهر در شنا خوانی چو در افشانت در پایت
ز من تنها می گویم دعایت از رضا جوی
سرحدای دولت را سپاست زیر پا کرده
که در خون بداندیشان سمندت آشنا کرده
غبار فعل اسپت را فلک در دیده جا کرده
جها نرا چو در کعبه است حاجتها روا کرده
فقیر نرا عطا کرده امیران را رها کرده
که در کام نهنگی مهبت شیر کی اثر دلم کرده
کجاست آئینس که عمری او بوس دکیما کرده
خدا آن جمله اوصاف در ذات عطا کرده
کنونت از سر اخلاص دست اندر دعا کرده
که انس و جان و وحش و طیر دارندت جاگونی

۴۸۲۰

الانا هر دم باشد مهت خدم بادا
سمایت در همه گیهان بر ریزی نشان آید
نگارستان اقبال چو ز دوس برین خرم
ز خوان عیسوی در زم تو صد نزل آراسته
دلی را کنز هوای تو نشاطی نیست چون بلبل
سری را کز قبول تو سردی نیست چون نیر
و جودت در زمین تا آسمان انوار میگردد
سلیمان و اارنس و جان حواشی و حشم بادا
سپاسمت در همه عالم بفری و زی علم بادا
بهارستان اخلاقت چو بستان ارم بادا
ز آب خضر بر دستت لبالب جام جم بادا
چو عفا آشیان وی بصیرای عدم بادا
چو دروت از سیاست سرگون در چاه غم بادا
چو قطب آسمان اندر زمین ثابت قدم بادا

- ۱-۱۰ کذا؛ ب: دوز ۲-۱۰ ب: تیری از دلم ۳-۱۰ کذا؛ ب: عمری دکیما ۴-۱۰ کذا؛ ب: در افشاند زرات
۵-۱۰ کذا؛ ب: در گیهان ۶-۱۰ کذا؛ ب: آراسته ۷-۱۰ ز جودت در زمین انوار سکر؛ ب: ز جودت
... مالوار سکر؛ ب: تصحیح قیاسی؛ کذا.

کلاهیست را که از دولت مرصع کرد اقبال
سعادست هر طرف رنگ و بقا بر سر رقم^۱ بادا
چو نو در در در افشانی گفت و از کرم^۲ بادا
بهر رزمی که بنشینن نشانی^۳ روی روز در افزون
بهر رزمی که رو آری فتوحی دم بدم بادا
۴۸۳۰

ترکیب بند ۱۳ بنادول عرفات ۲ ۱۰۱ ب ۱۰ ج ۷ در مدح ملک عین الملک

صبح شد سر ز خواب بر گیرید در جام شراب بر گیرید
مجلس از تله خو تر سازید ساقی از حور خو تر گیرید
وز کف^۵ ساقیان سیمین ساقی لعل نوشین بجام زر گیرید
مطربان در سماع بنشاندید^۶ شاهدان را برقص بر گیرید
دزدان و چنگ و نای زمزمه ای همچو ناهید در سحر گیرید
ای عزیزان غنیمت^۷ لقا ذوق دیدار یکدگر گیرید
دوستان در عزیمت سفرند یکزمان لذت نظر گیرید
غم دنیا درازی ای دارد^۹ هر چه گیرید مختصر گیرید
باده بریاد صفدر عالم ملک الشرق نامور گیرید
صفدر روزگار عین الملک سرور نامدار عین الملک
۴۸۴۰

۱۰۱ ب ۱۰ ج ۵

بند ۲

ساقیا بحسل بر کران انداز جام خضم بکام جان انداز
از دم شیشه در دیان بلور سهم یا قوت بهرمان انداز

۱-۱ بکذا؛ ب: برم بادا ۱-۲: نو در در افشانی؛ ب: نو در در افشانی؛ تصحیح قیاسی بکذا ۱-۳: شایط؛ ب: کنایه
۱-۴: ب: کنایه؛ ج: صبح روز خواب - ۱-۵: ب: کنایه؛ ج: در کف ۱-۶: بنشیند؛ ب: کنایه
۱-۷: ب: کنایه؛ ب: دزدان و چنگ نای ۱-۸: غنیمت است بقا؛ ب: عرفات؛ غنیمت است بقا ۱-۹: ب: کنایه
کذا؛ عرفات؛ غم عالم

بس بجام شراب عنبر بو شل ماورد و زعفران انداز
 باده بر باد دوستان درده خاک در چشم و شمتان انداز
 نقل و ریحان و درد حاضر کن زرد شطرنج در میان انداز
 و زدم مطربان شیرین گو^۲ شور در هفت آسمان انداز
 گزنجواهی که مرده زنده شود قطره ای باده در دهن انداز
 و ربدانی که سنگ سازی لعل جره ای سوی آستان انداز
 دولت و بخت را بنام ملک قرعه بر عمر جادوان انداز
 کان دانش کریم دولت و دین داد و کار مکار عین الملک

۴۸۵.

۱۰۱ ب ۱۰ ج ۶

بند ۳

سبزه دلگشای می خواهم گلشنی جانفزای می خواهم
 ساتی^۵ دلنواز می طلبم ساغری غم زدای می خواهم
 مجلس خاص و مطربی خوشگو^۴ با بیتی دل ربای می خواهم
 که زغم نوحه ای بر آوردن بادت و چنگ و نای می خواهم
 گاهی از هجر دوستان کردن گریه ای می خواهم
 در جهان هر کجا بقی مینم سر نهادن بیای می خواهم
 ای که مرگم بجان می خواهی عمر تو از خدای می خواهم
 دل بمن ده که بهر جان دادن زیر پای تو جای می خواهم
 ناله کردن بزلف و لبندت پیش کشورگشای می خواهم
 صاحب فرد صاحب تنگین^۷ صاحب اقتدار عین الملک

۴۸۶.

- ۱-۱: شل ماورد و زعفران؛ ب: شل ماورد و زعفران
 ۲-۱: کنذا؛ ب: ج: بگو ۳-۱: ب: کنذا؛ ج: کنخواهی
 ۴-۱: سنگ سازی لعل؛ ب: سنگ زسازی
 ۵-۱: ب: کنذا؛ ج: ساتیا دلنواز ۶-۱: ب: خوش کوی؛
 ج: کنذا ۷-۱: ب: صاحب دقر-

عشق جز خشکی و خواری نیست - کار او جز فغان و زاری نیست
 عاشق از غم گریز نتواند - کفر و ریت اختیار نیست
 دلستانان چو تیغ برگیند - چاره جز صبر و جانپاری نیست
 ای که یادی نیاری از یاران - یاد کن کین طریقی یاری نیست
 در حق دوستان فراموشی - شرط یاری و دوستاری نیست
 صحبت همدمان غنیمت دان - که بر ایام این فزاری نیست
 صاحب دولت و جوانی و جاه - هست رنگی دلی گذاری نیست
 مست و مدبوش زی که از اندوه - جز بدین نوع رستگاری نیست
 خاک ره شو که همچو درویشی - جز بجدش امید داری نیست
 قرة العین روشنائی شهر - نور چشم بهار عین الملک

۴۸۷.

طلب وصل یار باید کرد - وز دو عالم کنار باید کرد
 آیه آسائشی همی طلبی - ز حمی اختیار باید کرد
 گنج خواهی ز رنج ناچارست - صید خواهی شکار باید کرد
 عافیت در جهان اگر گوئی - ترک حرص و نقار باید کرد
 هر چه باید ز اندک و بسیار - هم بدان اختصار باید کرد
 کارم چون بوقت موقوفست - وقت را انتظار باید کرد
 پنج ازین گفت و گوی نگشاید - اصل کارست کار باید کرد

۱-۱۰: کنذا؛ ب: کرام ۱-۲: کنذاری؛ ب: کزاری ۳-۱: اندزده؛ ب: اندزده؛ ج: از اندزه ۴-۱: ب: برین؛
 ج: بدین ۵-۱۰: کنذا؛ ب: داز ۶-۱: ب: گفت و گوی بکشاید؛ ج: کنذا

چون ازین جاست رفتنی باری نیکی یادگار باید کرد
آسمان حشمت دستاره حشم سرور کان یسار عین الملک

۱۰۱ ب ۱۰ ج ۵

بند ۶

۴۸۸ آنکه جودش سحاب را ماند و آنکه رایش شهاب را ماند
آنکه دیدار عالم افزودش طلعت آفتاب را ماند
آنکه کردار راحت افزایش بوی مشک و گلاب را ماند
آنکه در ارتقاع دولت او دعوتی مستجاب را ماند
عقد می کند و بلندش شهید لا جواب را ماند
تن نالان خصم بد روزش تارچنگ و رباب را ماند
پیش تدبیر رای هشیارش عقل مست و خراب را ماند
عزم او هر کجا کند دیار هول یوم الحساب را ماند
لطف او هر کجا زند پر تو حسن عهد شهاب را ماند
جامی دین و حافظ ملت صاحب ذوالفقار عین الملک

۱۱۱ ب ۱۰

بند ۷

۴۸۹ آنکه فتح و ظفر قرین دارد دولت و بخت هم نشین دارد
آنکه چو آفتاب و ماه منیر فرو نماید برجین دارد
آنکه چون مشتری و چون ناهید فرسخی نقش برجین دارد

۱-۱ ب: رفتنی باری؛ ج: رفتن ۱-۲؛ کذا؛ ب: سرور کان یسار عین الملک ۳- در زانوب؛ هر جا "آنکه" هست اما در
ج: آنکه هست ۴-۱؛ کذا؛ ج: دعوت مستجاب ۵-۱۰: تن زان خصم بد روزش؛ ب: تن بلال خصم بد روزش؛ ج:
تن بلال خصم بد روزش ۶-۱۰: پیش تو پرداری هشیارش؛ ب: پیش تو پردای هوشیارش؛ تن تصحیح قیاسی ۷-۱۰: دیار؛
ب: دیگر؛ تصحیح قیاسی؛ کذا ۸-۱۰: فرو نماید برجین؛ ب: فرو نماید برجین -

قدر او چون بصر بنشید آسمان روی بر زمین دارد
 یاد او باد صبح را ماند خوی او یوی یاسمین دارد
 تیغ کافرکش^۱ جهانگیرش همه کوشش برای دین دارد
 غزم^۲ او هر کجا که یارد دست فتح و نصرت از دقرین دارد
 دست او همچو ابر بارانست چکند خاصیت همین دارد
 همت و نهش سنا و عطاست هر چه دارد برای این دارد
 آفرین بر جهان که اوصافش همه در خود آفرین دارد
 حاتم جود و آصف دانش رستم کارزار عین الملک

۴۹۰۰

۱۱ ب ۱۱

بند ۸

صفدر ملک را مدار توی بازوی ملک شهر یار توی
 مطلع عز و منبع اقبال معدن دانش و دقار توی
 در دفا و سنا و جود و کرم نادر دودر روزگار توی
 در نبرد و نهوب و جنگ و جهاد شیر مردان کارزار توی
 بر سر ملک و امر ملت تاج تانید^۳ و افتخار توی
 هر کجا فتنه ای کشد لشکر گرد اسلامیان حصار توی
 هر کجا صف کند و روی سپاه در میان و وصف سوار توی
 ایمنی همه جهان از دست روشنی همه دیار توی
 در همه عزها مشیر توی در همه رزها مشار توی

۱-۱: کنایه؛ ب: یاد صبح ۱-۲: کنایه؛ ب: و جهانگیرش ۱-۳: ب: همه کوشش.... دارد؛ تصحیح قیاسی؛ کنایه

۴- این بیت در "ب" نیست ۱-۵: کنایه؛ ب: صفدر ملک ۱-۶: کنایه؛ ب: در دفا و سنا و جود و کرم

۱-۷: تاج تانید و افتخار؛ ب: کنایه ۱-۸: فتنه کش لشکر ۱-۹: کنایه؛ ب: بکش و روی سپاه ۱-۱۰: کنایه؛

گنج می ده که افتزار تراست تیغ میزن که کامگار تویی
نور چشم جهان تویی زان کرد لقبست کردگار عین الملک

|| ب ||

بند ۹

کمر باهر چه در زان تست همه راتب خور خزان تست
منبع بخت و معدن روزی دست چون بحر بیکرانه تست
همدم خضر و همبرادر یس دولت و بخت جادوانه تست
عمده چرخ و زبده ارکان ذات فرخنده یگانه تست
سرمد چشم آفتاب منیر گردی از خاک آستانه تست
زبور گوش اختران بلند صیت اعلان فکرانه تست
جوی تنیم و چشمه کوش شربتی از شرابخانه تست
البت وهر و بزر خنگ فلک زیر تهدید تازیانه تست
از دلمی که درخش بدمانست^۵ نیزه آتشین زبانه تست
هر کجا در سناستد سخنی همه آفاق در فغانه تست
شمع ملکی از آنت میخوانند شاه گیتی مدار عین الملک

۴۹۲۰

۱۰ ب ۱۰

بند ۱۰

سرور آفرین بجان تو باد آسمان خاک آستان تو باد
هر و هر جرعه خوار مجلس تو بحر و کان ریزه چین خوان تو باد
هفت دریای دهر کی قطره زابر دست گهر نشان تو باد
هر کجا رایت تو رو آورد نصرت و فتح همعان تو باد

۱-۱۰ افتزار: ب: اعار: تصحیح قیاسی: کنذا ۱-۲: کنذا: ب: کوکان ۱-۳: کنذا: ب: شربت ۱-۴: بزر خنگ: ب: کنذا
۱-۵: درخش بدمانست: ب: درخش: متن تصحیح قیاسی ۱-۶: نیزه آتشین زبانه: ب: کنذا ۱-۷: کنذا: ب: دریاد وهر:

هر کجا دولت کند بزمی خرمی سرو بوستان تو باد
سینه حاسدان و بدخواهان طمع تیغ جانستان تو باد
اختر سالخورد و عالم پیر بنده دولت جوان تو باد
کاجکی دشمنان دولت تو افزای بر سرستان تو باد
حفظ و عون خدای عزوجل از حوادث نگهبان تو باد
زود باد از رحیم عین الملک ای معین کبار عین الملک

۴۹۳۰

ترکیب بنده ۱۴ بنده اقل ۱۱۱ ب ۹ در درج ملک عین الملک

صبح رایت چو ز آسمان بگشاد تیغ بگرفت و خود جهان بگشاد
چون بر آمد ز قوس کوس^۴ی چرخ صبح در دمی آتشین^۵ بگشاد
موزن آغاز کرد بانگ ناز صبح در دمی آسمان بگشاد
دین کلید نجات رضوان نیز قفل در دمی بوستان بگشاد
شب چو ظلمات بود آب حیات چشمه ای در میان آن بگشاد
یا مگر خضر^۶ چون زمین پیچود تکیه بر چرخ زد میان بگشاد
شب چو کاری بدست بر بسته از دم صبح ناگهان بگشاد
غنچه لم بسته بود در دما^۷ باد دست بر زد ریگان یگان بگشاد
صبح دندان سپید کرد و صبا گل صد برگ را دامن بگشاد
در چنین^۸ فضای جانفرا سوسن در دمای ملک زبان بگشاد
صفر کامیاب عین الملک سر در مر جناب عین الملک

۴۹۴۰

۱-۱: کنذا؛ ب: خوری ۲-۱: کنذا؛ ب: کاحل ۳-۱: کنذا؛ ب: رد و بار از حسن ۴-۱: کنذا؛ ب: صبح رراس
خو آسمان بگشاد ۵-۱: بگرفت خود؛ ب: کنذا ۶-۱: ز قوس کوس^۴ی چرخ؛ این بیت در "ب" نیست ۷-۱: صبح در
های آتشین بگشاد ۸-۱: بود آب حیات ۹-۱: کنذا؛ ب: حصر ۱۰-۱: کنذا؛ ب: سرکان مکان ۱۱-۱: در چنین^۸ راسوس؛
تفصیح قیاسی، کنذا؛ این بیت هم در "ب" نیست.

ساقیا جام جانفزا بردار شادی افزا و غم زدا بردار
هرگز از دست تو پیاپی می
صبح جام جهان مناسرا داشت تو هم آن جام جانفزا بردار
غم بلای شدست بردل ما باده ده یکدم این بلا بردار
ای معنی تو نیز از سرشوق دست بردست زن نوا بردار
شاهدانی که لائق رقصند هر کس را جدا جدا بردار
باده را دامن حائل کن شمع^۵ را دامن قبا بردار
وزیر پامال رفاضان شمع^۷ برگیر و پوریا بردار
ای ندیم این حریف بدستت سرکشی میکند بیا بردار
از برای مزید عمر ملک چون ملک دست دردعا بردار
شمع گیهان کریم دولت و دین افسر آفتاب عین الملک

۴۹۵.

صبر بی روی یار نتوان کرد وز غم او قرار نتوان کرد
جانم از آرزو بلب آمد بیش ازین انتظار نتوان کرد
دوری از روی دوستان گرگیت مرگ را اختیار نتوان کرد
خبرویان چو روی بنمایند جزدل و جان نثار نتوان کرد
جان و دل نیز هدیه سهیلت^۱ هم بدین اختصار نتوان کرد

۱-۱ جام جانفزا؛ ب: بکذا ۱-۲ ب: بکذا؛ ج: شادی افزای عودا ۳-در "ج" این بیت بعد از "ای ندیم
این حریف" نقل شده است ۴-۱۰ ب: بکذا؛ ج: دامن حائل ۵-۱۰ ب: بکذا؛ ج: ساده ۶-۱۰ ب: دوازده
۷-۱۰ ب: بکذا ۸-۱۰ ب: دوازده ۹-۱۰ ب: بکذا؛ ج: بنمایه ۱۰-۱۰ ب: بکذا؛ ج: سهیلت.

۴۹۶۰

راز بادوست گو که با دشمن
متر خود آشکار نتوان کرد
آسان گر غنایتی نکند
ترک شهر و دیار نتوان کرد
جز بشهباز بخت در دنیا
مرغ دولت شکار نتوان کرد
ملک است آن که بی غنایت او
در جهان هیچ کار نتوان کرد
ملکی کن کمال عزت او
کردش از دخطاب عین الملک

۸۱ ب ۸ ج ۴

بنده

تا ز رخ پرده دا نخواهی کرد
در در مارا دوا نخواهی کرد
سخنی گفته بوده دوشم
میکنی راست یا نخواهی کرد
قبله عالمی چو گشتی چون
حاجتی بهم روا نخواهی کرد
غمزه میزن که بر دل عشاق
بیچ تیری خطا نخواهی کرد
ای مطهر نخواهی آسودن
ترک کونین تا نخواهی کرد
بوی جانان خود نخواهی یافت
تا جهازا بهسا نخواهی کرد
یار گر میدهد ترا دشنام
چه کنی گر دعا نخواهی کرد
ندمی تا ز حال خود خبری
ملک الشرق را نخواهی کرد

۴۹۷۰

۴۱ ب ۹ ج ۵

بنده

ماشقانیم و زرنی خواهیم
بی دلی نیم و سرخی خواهیم
ما سپاه و علم بی طلبیم
ما کلاه و کمر نمی خواهیم
جزو نظر بر حال طلعت دوست
آرزوی دگر نمی خواهیم
دولت ما بر است خدمت دوست
بیچ ازین بیشتر نمی خواهیم

۱-ا: کنده؛ ب: یادوست (راز موجود نیست) ۱-۲: ح: شهباز؛ ب: کنده؛ ج: جز بشهباز ۱-۳: ا: ملک؛ ب: کنده؛ ج: ۴-۵: ب: کنده؛ ج: حاجتی را ردا ۱-۵: ندی از حال؛ ب: از حال ۱-۶: ب: کنده؛ ج: بیچ ۱-۷: ب: کنده؛ ج: ۱:

گرد عالم بیادری گوئیم کای بر دار ببر نمی خواهیم
 ماهمه جام تلخ می نوشیم همچو طفلان شکر نمی خواهیم
 خانه ای جز بکوی بدنامی اندرین رنگذر نمی خواهیم
 ماکسی را خطا نمی جوئیم ماکسی را ضرر نمی خواهیم
 آسمان سخا و ابر کرم اختر فعیاب عین الملک

۴۹۸۰

ب ۱۰

بند ۶

آنکه تارای عدل و احسان کرد عالم از عدل چون گلستان کرد
 خلق را شاد ملک را آباد کرد ز آسان که وصف نتوان کرد
 هر چه داد از کرم فراوان داد هر چه کرد از کرم فزادان کرد
 هر چه کردند جلگی ملوک از کرم او هزار چندان کرد
 رسم شادمان ترک جاری داشت ملک را یان دهند ویران کرد
 کافران را بقعر دوزخ برد زن و فرزندشان مسلمان کرد
 اسپ را کرد در سرای گران برده را در فرنگ ارزان کرد
 رزمیجا به کاسه سرمد جلوه وحش و طیر مهان کرد
 وقت بخشش بگنهای خطیر عالمی را غرق احسان کرد
 قبله جاه و کعبه حاجت مکرم کان نصاب عین الملک

۴۹۹۰

ب ۱۰

بند ۷

آنکه آفاق بنده در دست دهر مولی و چرخ چاکر دست
 بخت و دولت ندیم مجلس او فتح و نصرت قهرن خنجر دست

۱- ب: کنّا؛ ج: گوئیم ۲- ب: کنّا؛ ج: بکر بردای پسر نمی خواهیم ۳- ب: خطر؛ تصحیح قیاسی: کنّا
 ۴- ب: کنّا؛ ۵- ب: خطر؛ متن تصحیح قیاسی -

هشت جنت کینه بستافیش هفت دریا کینه ساغراوست
 صفدر آسمان که مرغ است یک سواری ز فوج و لشکر اوست
 قاضی تئ تلک که مشتری است یاری از صاحبان مددراوست کذا
 هر کجا عزم او کشد لشکر فرو اقبال شاه رهبر اوست
 آدمی که به زفرشته بود طلعت جانفزای او راوست
 هر کجا قدر او تهدد مسند عصمت و عون حق برابر اوست
 چشم بد دور از دکه از عشرت هر دو عالم سپند بر سر اوست
 مشتری طلعت و عطار دهن مهر تومر رکاب عین الملک

۵۰۰۰

۵۱ ب ۱۰

بنده

صفدر صاحب سپاه تویی زینت خلعت و کلاه تویی
 آسمان سخاست همیت تو آفتاب جلال و جاه تویی
 مدد ملت نبی از تست رونق ملک بادشاه تویی
 دولت بخت و شمع الوانی کا ندر آن صدر بارگاه تویی
 هر کجا فتنه ای بر آرد سر دین اسلام را پناه تویی
 هر کجا شکری فرستد شاه پشت و بازوی آن سپاه تویی
 صفدر آن چاکرند و تو ملکی ملکان اخترند و ماه تویی
 ز آفتاب حوادث انسان را سایه رحمت اله تویی
 وز غبار غرور گیهان را سرچشمه استباه تویی
 شمع ملکی از آمنت میخوانند عقل حاضر جواب عین الملک

۵۰۱۰

۱۰۱ ب ۱۰

بنده

سرور دانش و نال تراست جاه و حشمت ترا جلال تراست

هر خضالی که در جهان خوبیت خوب آنست کان خصال تراست
 هر جالیکه خلق یوسف راست از ره خلق آن جبال تراست
 در علوم و یقین تو داری سبق در فنون و هنر کمال تراست
 هر کجا صفدران هفت اقلیم گوی دولت برند کمال تراست
 چون نهی پای در رکاب سمند سر به خواه پایمال تراست
 در مشای که دولت اقطاش هم بد دولت که آن مثال تراست
 در حد شرق تا حد مغرب در زمین تا حد شمال تراست
 شادمان زی که از غایت حق دولت و بخت نیز دال تراست
 نور چشم جهانی و ز آنست لقب^۲ از صواب عین الملک

۵۰۲۰

۱۰ ب ۱۰

بند ۱۰

صفدر تا ابد بقای تو باد در جهان نیکوئی جزای تو باد
 سر به چشم اختران سپهر گرد میدان و خاک پای تو باد
 افسر فرق سردران جهان نعل شب رنگ مرلقای تو باد
 بوستان بهشت جان پرور مجلس بزم جانفزای تو باد
 آسمان سعادت ابدی آستان در سرای تو باد
 بازوی نصرت^۳ و کلید ظفر سر تیغ جهانگشائی تو باد
 خامه تیر و نغمه ناهید مدح گوشتنا سرای تو باد
 تبارک دشمنان دولت تو افر ریخ جانزبای تو باد
 خازن گنج و دولت اقبال رایت بچو اثر دلمای تو باد
 هم برین میکنم دعا را ختم که همه نیکی برای تو باد

۵۰۳۰

۱-۱: گوی دولت برند کمال تراست؛ ب: «دولت توئی و حال تراست» تصحیح قیاسی؛ کننا ۱-۲؛ ب: لقب صواب؛ تصحیح قیاسی؛ کننا
 ۱-۳: نصرت و کلید؛ ب: نصرت و کلید؛ ۱-۴؛ کننا؛ ب: مدح گوی شای ۱-۵؛ کننا؛ ب: جان زادی ۱-۶؛ کننا؛ ب: از دلمای

دقت محبت صبا را ز سحر یاد دهید
ساقیان را ز لطف مهر و تابشیر سپهر
زهره را در شیداموز نکردست طلوع
شب تاریک حریفان خاری شده را^۱
باده نواشان کهن را چو دلمن گرد تلخ
مطربان را که در آهنگ هزار آوازند
گنج دینار گر از جود ملک صرف شود
ملک الشرق نظام آن نور جهان

بیلان را ز نوا نعمت تر یاد دهید
مئی یا قوت دوش و ساغر زیاد دهید
از دم نای و نیش مور سحر یاد دهید
از شراب عنبی شمع قریاد دهید
از لب شاهزادگان شکر یاد دهید
هر زمان قول نو و صوت دگر یاد دهید
از شنار منش این گنج گهر یاد دهید
کامد از دانش و دین داد و دستور جهان

صیقل است سر از خواب گران بردارید
کاس می را نسزد نقل بجز پسته تر
ای عزیزان ادب مجلس مانی ادبیت
جلوه نیت عنب را که غذا بیت الوف
پیر میخانه چو در زمزمه شد یعنی چنگ
دست مطرب چو سبک گردد و پای رقص
اوج دامن و دادر دوران سپهر
باده خواهید وز دل در دهنان بردارید
خشک مغزی نتوان کاسه و خوان بردارید
خوش نشینید و تکلف زیان بردارید
از دوت و بریط و نی شور و فغان بردارید
رقص را شاهد شنگول^۹ میان بردارید
سبک از یاد ملک ظل گران بردارید
که سزد خاک درش مسند دیوان سپهر

۱- مهر و تابشیر سپهر؛ ب: مهر و تابشیر ۱-۲؛ راست؛ ب: را ۱-۳؛ شاید تو؛ ب: کنا ۱-۴؛ آورند؛
تصحیح قیاسی؛ کنا ۱-۵؛ کنا؛ ب: داد و دستور ۱-۶؛ کنا؛ ب: خواهید زد ۱-۷؛ کنا؛ ب: ارس مجلس
ادبیت؛ ادب مجلس ما ۱-۸؛ کنا؛ ب: منبر ۱-۹؛ ششگل همان؛ ب: ششگل؛ ب: تصحیح قیاسی ۱-۱۰؛ مطرب
چو سبک گردد و پای رقص (قبل از مطرب چیزی نیست)؛ این بیت در "ب" نیست ۱-۱۱؛ سبک از یاد ملک ۱-۱۲؛ اد
حدی زمین؛ تصحیح قیاسی؛ کنا ۱-۱۳؛ کنا؛ ب: مسند دیوان سپهر.

تا در چشم از پی آن دوست چهارست مرا یک غم اندر دل صد پاره هزارست مرا
این چه روزست که بی زلف درخشی شب زلف نه شب خواب نه در روز قرارست مرا
تا قدش تازه چه سرویت بباران بهار اشک باران شره ابر بهارست مرا
وز پی آنکه نمود از لب و دندان درو لعل بهر شب لعل و دراز دیده بکارست مرا ۵۰۵
من که صیدم بس زلف بختی آمو چشم خاک پای سگ او تنگ تنارست مرا
دل من داند و عیشش مده ای زاهد پند تو برد در ره خود بتو چکارست مرا
۴..... شود با کی نیست تکیه بر همت دستور دیارست مرا
خضر وقت آصف ایام میجای زمان که فلاطون زمین است و ارسطای زمان

آنکه عدل عمر و رأفت عثمان دارد و آنکه علم علی و حکمت لقمان دارد
و آنکه از دانش و فرهنگ بزرگی نژاد هر فضیلت که کسی وصف کند آن دارد
آنکه در مسند دیوان و میدان نبرد دست یچی و دل رستم دستان دارد
آنکه بانورمه و مهر و نهیب مزینج حشمت مشتری و رفعت لکمان دارد
آنکه در جنبه غرور جهان آرایش نور تابنده چو خورشید درخشان دارد
آنکه از رای و خوش ملکوتستان فضل بر شام و عراقین و خراسان دارد ۵۰۶
شهر سلیمان زمان آمد و او آصف عهد اینک آصف که کف ملک سلیمان دارد
ملک مشرق و مغرب پیر هفت اقلیم کرد چون ملک چنان هفت اقلیم

۱-۱: بی زلف درخشی حزن ست؛ تصحیح قیاسی: بکذا ۱-۲: وز لب؛ ب: واز لب ۳-۱: بکذا؛ ب: درود ۴-۱: بکذا؛ ب: بکار ۵-۱: چشم؛
ب: بکذا ۶-۱: این بیت در "اسمیتورست و در" ب: یافته نمی شود ۷-۱: بکذا؛ ب: میجای زمان ۸-۱: و ب: "هر جا آنکه در" ۹-۱: بکذا؛
ب: بزرگی و مدا ۱۰-۱: بکذا؛ ب: آنکه جبهه ۱۱-۱: ورافشان؛ ب: بکذا ۱۲-۱: بکذا؛ ب: و او آصف
۱۳-۱: بکذا؛ ب: آصف کف ۱۴-۱: پیر؛ ب: شهر؛ تصحیح قیاسی: بکذا ۱۵-۱: ب: بکذا

ای ز ملک تو شرف تیغ چه نداری را / حزم تو گشته سپهر لشکر تباری را
 طیب انفاس دل افزای تو بر آتش شک / سوخته خون جگر نافه^۱ ستاری را
 باد قهر تو عجب نیست که بر خاک زند / از سر چرخ برین افسر جباری را
 درم افشانی و درویش فوازیت نهاد / رسم بسیار دمی اصل کم آزاری را
 آفتابیت رخ رای ممالک آرات / که بوز و حکم ادب^۲ پنج ستمکاری را
 فتنه از دولت بیدار تو خفتست چنانک / پیش در خواب نبیند رخ بیداری را
 آسپهان در عهد تو غفاست که از پنج^۳ بها^۴ / کس نشان می ندید صورت دشواری را
 صفدر افح ترا فرخی فال تراست / دولت و بخت ترا حشمت و اقبال تراست

۵۰۷۰

ای ز در دهر کسی همسر و پتهای تو نیست / کیست آنکس که سرش بر در و دالای تو نیست
 ۹..... لیکن چون روز / روشنست اینکه در درویشی رای تو نیست
 باغ فردوس برین گرچه بخوبی مثل است / در لطافت چو رخ دولت زیبای تو نیست
 چیست از خلعت اقبال و ز تشریف قبول / که فلک دوخته با قامت^۱ بالای تو نیست
 سر^۲ دولت و اقبال که در دیده کشند / اهل تحقیق بجز خاک کف پای تو نیست
 رای آنست که بر چشم فلک^۳ پای نهی / از سر جاه و جلالت که زمین جای تو نیست
 سردار کوس تو عالی و غمت کاسته باد / صدر دیوان وزارت^۴ بتو آراسته باد

صاحباهیش تو در عشرت و آسانی باد / مسندت در کف عصمت یزدانی باد

۱-۱: بهرب؛ کنذا ۱-۲: کنذا؛ ب: مهر ۳-۱: کراوخ؛ ب: بسوز و کراوس؛ تصحیح قیاسی کنذا ۴-۱: ب: کنذا ۵-۱: ب: آخ در عهد تو غفاست که از پنج همان؛ تصحیح قیاسی: کنذا ۶-۱: مدبر؛ تصحیح قیاسی: کنذا ۷-۱: کنذا؛ ب: دولت بخت ۸-۱: کنذا؛ ب: همه پتهای ۹-۱: این بیت در "همینطورست و در ب" یافته نمی شود ۱۰-۱: قامت و بالای؛ ب: کنذا ۱۱-۱: کنذا؛ ب: بهیه ۱۲-۱: ب: کنذا ۱۳-۱: بر چشم فلک می می؛ ب: کنذا ۱۴-۱: کنذا؛ ب: صدر دیوان فرزادان بتو

سند جان و سرا پرده^۱ قدر تو مدام
دست ز رنجش تو و ملک رافتان هر وقت
آنکه رخساره اقبال جهان افزشت
هر دلی که حسد جعد تو دارد گری
هر که چون من نبود بلبل بستان شنات
دولت و داد و دهنش دادوی در استیت

پشت اسلام و پنهان جای مسلمان باد
ساعت ملک و بازوی جهان بانی باد
رنگ شگفت تر و لعل بدشتانی باد
چون سر زلف بتان وقف پریشانی باد
بغقان آمده چون بوم بیابانی باد
درفراغ و درخ و قزو فردانی باد

۸ ج ۱۰۱

شادم که بزم^۹ بس طرب انگیز کرده اند
ایوان ز آئینه شام و ببا^{۱۱} روم
حوران ز شاخ طوبی و انجم ز باغ چرخ
طوبی و سدره از من و نخل کشته^{۱۳} اند
خیاگران چو زهره زهرا بزیر و بم
والجان خسروانی و شاهپور و شاه رود
خوبان برای بستن دلهای عاشقان
و آنکه گشاده جیب و کمر بسته^{۱۸} در سماع
کوزاهدان خشک که تر دامن^{۱۹} کنند
ان ای ندیم تنی^{۲۱} خوان که اهل فضل

جستی چو باغ کسری و پرویز کرده اند
رنگ و عشق^{۱۲} و غیرت تبریز کرده اند
گلها فشانده اند شکر ریز کرده اند
تسلیم^{۱۴} و کوثر از منی خوریز کرده اند
آهنگ گاه پست و گهی تیز کرده اند
براه^{۱۷} و رسم صاحب شهباز کرده اند
زنجیرهای جعد و لادیز کرده اند
سرگران و پای سبک خیز کرده اند
زین قوم اگر چه دعوی پر بهیز کرده اند
در مدحت ملک غزل^{۲۲} آموخته کرده اند

۱-۱: دوام؛ ب: کنایه؛ ج: بزمهای ۳-۱؛ ملکت یازدی؛ ب: کنایه؛ ج: افزشت ۱۰۵؛ کز جعد؛ ب: کز جعد جاده.
۲-۱: داد و دهنش دادوی راستیت؛ ب: کنایه ۱۰۷؛ در فراغ و فرخ فردانی؛ ب: در فراغ و فرخ فردانی؛ تصحیح قیاسی؛ کنایه ۸-۱؛ کبریم؛ شادم
بزم؛ ج: شادم بزم ۹-۱؛ این بند در "درد و دقایق مختلف نقل شده است در" ج: "یافته نمی شد" ۱۰-۱؛ کنایه؛ ج: طای کسری ۱۱-۱؛ شاد طرز
ج: شادم بزم؛ تصحیح قیاسی؛ کنایه ۱۲-۱؛ رنگ و عشق غیرت تبریز (جای دیگر) رنگ و عشق و غیرت تبریز؛ ج: کنایه ۱۳-۱؛ دامن و نخل؛ ج: کنایه
۱۴-۱؛ تسلیم و کوثر؛ ج: تسلیم و کوثر ۱۵-۱؛ خیاگران؛ ج: خیاگران ۱۶-۱؛ والجان خسروانی شاه و زشاه رود؛ والجان خسروانی شاه و زشاه رود؛ تصحیح
قیاسی؛ کنایه ۱۷-۱؛ راه برم؛ تصحیح کنایه ۱۸-۱؛ و آنکه گشاده جیب و کمر بسته؛ آنکه گشاده جیب و کمر بسته؛ ج: کز جعد جیب و کمر بسته ۱۹-۱؛ زاهدان
حک ۲۰-۱؛ اگر هم؛ ج: اگر چه ۲۱-۱؛ تنی خوان که اهل فضل؛ ندیم تنی خوان که اهل فضل ۲۲-۱؛ غزل ابرو غزل این؛ تصحیح قیاسی؛ کنایه

ترجیحات

در مدح فیروزشاه دکرشن فتح کشته

۴۱ ب ۴

از فیض و فضل و فرمایون کردگار فرخنده باد مقدم میمون شهریار
از طالع خجسته و در روز بختیار در مرکز سعادت و در دور اختیار^۳
با قرنی نهایت و با فتح بے شمار با دولت خجسته و با فتح کامگار
تا بنده باد بختش و پاینده اقتدار چند آنکه بر سپهر بود ماه و آفتاب

۳۱ ب ۳

شام نشاط بنم گزیدن مبارکت در دولت بشهر رسیدن مبارکت
مارا جمال و جاه تو دیدن مبارکت آواز کوس فتح شنیدن مبارکت
اجرام را نشر تو چیدن مبارکت از گوهر بدخشی و از لولوی خوشاب

۴۱ ب ۴

تا از فتوح لشکر و آوازه قدم برداشت بخت نیک بشارت علی العموم
آراستند قلعه و ایوان و شهر و بوم تا سر بر بدیبه و زلفیت^۴ چین و روم
صف صف نهالهای گل و نخلهای موم برده نهاده اند چو بر آسمان نجوم
دژ و زنگس و بنفشه و نسرن^۵ و گیاه و کوم فرشی فلکنده اند بهر جای و هر جناب

۴۱ ب ۴ ج ۴

بزمی است هر سوی و نشاطی بهر سری باغی بهر رمی و بهشتی بهر سردری

۱- در "ب" قبل از "فر" چیزی نیست؛ تصحیح قیاسی؛ کنذا ۲- در روز طالع خجسته ۳- ۱-۳ روز؛ ب ۴- ۱- کارگار؛ ب ۵- کنذا؛ ب ۶- چیدن؛ ب ۷- بدیبه و زلفیت ۸- ۱-۷ ب ۹- برده ۱۰- ۱-۸ دژ؛ ب ۱۱- ۱-۹ نسرن؛ ب ۱۰- ۱-۱۰ خب؛ ب ۱۱- ۱-۱۱ نشاطش؛ ب ۱۲- ۱-۱۲ کنذا

هر جانپاده نخلی دهر جای مجری هر جانبی صراحی دهر سوی ساغری
 دآورده اند جبه زهر کیش و کشوری ازدوت زن در بانی و رقاص لشکری
 هر یک چنانکه در شب تاریک اختری ممدوی و مشکوی و شکر خند و شمع تاب

۴۱ ب ۴ ج ۴

۵

هر بختی لطیف چو نورسته ناردن گلرودی و سرو قد و سمن ساق و سیمتن
 شکر لبی که شهید شود در لبش لین و آرد نبات راز هوس آب در دهن
 چشمان و ابروان و بر و بازوان و تن چون زنگس و منقشه و نرسین و نترن
 رفتارشان قیامت و گفتارشان فتن دیدارشان بهشت و جدائی شان عذاب

۴۱ ب ۴

۶

تا نهفت رکاب بهایون شنیده اند خانان و خاصگان که درین جای بوده اند
 صد گونه عیش و عشرت و شادی فروده اند صدگون هوس بر بستن آرزین نموده اند
 سرمای قبه بر سر افلاک سوده اند و اعلام او بعالم علوی شنوده اند
 گوی که گوی حسن ز جنت ربوده اند این قبهها بزینت و آن کلهها بتاب

۴۱ ب ۴

۷

هر قبه ای چو گنبد گردون چینی نقش و نگار او همه مزین و منتری
 پوشیده اند رنگ همه شرف و ششتری از سبز و سرخ و زرد و بنفش و معصفری
 یا بر مثال قصر سلیمان ز برتری سقف و ستون او همه از زر جعفری
 دیوانش چهره باز که از زبان بری مرغان رنگ رنگ بر و گونه یثاب

۱-۱ ج: بهر کیش و کشوری؛ بهر کیش کشوری؛ تصحیح قیاسی؛ کنذا ۱-۲ ب: کنذا؛ ج: ایالی ۱-۳ ب: شکر خنده
 شمع تاب؛ ج: کنذا ۱-۴ ب: همیون؛ ب: کنذا ۱-۵ د: دین جای؛ ب: کور دین جای ۱-۶ ب: صدگون هوس بر بستن آرزین؛
 ب: صدگونه هوس بر بستن آرزین ۱-۷ ب: شما..... بتاب؛ ب: نشتها ۱-۸ ب: بنفشه موصوری؛ ب: بنفش مفسوری؛
 تصحیح قیاسی؛ کنذا ۱-۹ ب: جهره باز که از زبان بری؛ ب: جهره باز که از زبان بری

نی فی سپهر نیست بهشتی است دلپذیر
آراسته بسندس و استبرق و حریر
حوران دُرود کواغب اتراب بی نظیر
سلاسل و سلسیل در و چشمه^۲ و غدیر
دز شربت شراب خیرش در آگیر^۳
جاری هزار جوی می و انگین و شیر
آبش همه گلاب و گلابش همه غیر
خشتش ز زر سرخ و زمینش ز سیماب

اکنون که از شکوه شهنشاه روز جنگ
باز ظفر شکار عدد کرد چون کلنگ
مایم و صحن گلشن و صهبای لاله رنگ
و آداز نای و نغمه^۵ و رود نوای چنگ
بسا قیان دلبرو با شاهدان شنگ
در سایه‌های تیره و در جایهای تنگ
ایمن ز در و داند و فارغ ز نام و تنگ
گر در نشاط و نوش دگهی در خار و خواب

شادم که وقت شادی و میثاقم حرمت^۷
و ایام عیش و وقت نشاطت دینی نیست
امروز هر کجا که در آفاق آدمیت
گر گبر و مرغ و گربه سستی و فاطمیت^۹
با عشرتش قرینی و با عیش همدمیت^{۱۱}
شادیش در فرزندی و اندوه در کمیت^{۱۳}
کورئ دیوار که دل^{۱۴} او جهنمیت
ماچشم^{۱۵} روشنیم باقبال کامیاب

بزم شهری است شهر چو دارالجمان کنید
آزین بهشت و صحن سرا بوستان کنید

۱-۱: کذا؛ ب: کواغب و اتراب ۱-۲: کذا؛ ب: چشمه غدیر ۱-۳: دز..... خمیرش در امیر؛ ب: داز..... قیرش؛
متن تصحیح قیاسی ۱-۴: ج: کذا؛ ب: رکارد و ۱-۵: ب: کذا؛ ج: نغمه و رود نوای چنگ ۱-۶: ج: کذا؛ ب:
انده ۱-۷: ج: حرمت؛ ب: خرمیت ۱-۸: ب: و ایام؛ ج: ایام ۱-۹: فاطمیت است؛ ب: ج: کذا
۱-۱۰: ب: کذا؛ ج: مرغ ۱-۱۱: ب: کذا؛ ج: عشرت قرینی ۱-۱۲: همدی است؛ ب: ج: کذا ۱-۱۳:
کی است؛ ب: ج: کذا ۱-۱۴: ب: کذا؛ ج: دلی او ۱-۱۵: ماچشم؛ ب: کذا؛ ج: ماچشم ۱-۱۶: آذین.....
کنند؛ ب: آذین..... سر بوستان کنند.

ایوان طلی بآب زرد زعفران کنید^۱ فرش از نسج دازنخ و از پرنیان کنید
دلها سپند را بیت کشورستان کنید^۳ جانها نثار طلعت شاه جهان کنید^۴
بر موکبش چو شاخ خزان زرفشان کنید^۵ بر ستم بارگیش گهر ریز چون سحاب

۲۱ ب ۳

۱۲

فیروزش که انفرشادان عالم است مهدی تاج بخش و سلیمان خاتم است
دست و دلش محیی ابناء آدم است تریاک و نوشدارو و اکیر اعظم است
فیض سحاب و لجه و دریای قلم است دستش بگاه جو و دستانش گهر حراب

۵۴۰

۴۱ ب ۴

۱۳

شاهی که چرخ مسند و خورشید انفرست سلطان شش جهات و شرفقت کشورست
دروغ و فال بچو فریدون و نود درست در رزم و بزم همسر سام و سکندرست
کشور گشا و ختم کش و ملک پرورست دانش پرده و دین طلب و داد گسترست
کین توز و تاج بخش چو محمود و سحرست صفدار و سر فراز چو سام و فراسیاب

۴۱ ب ۴

۱۴

صاحبقران که سهم سعادت قرین اوست سائید و بخت نقش و نگار نگین اوست
مرخ و مشتری اثر مهر و کین اوست خورشید و ماه پر تو نور جبین اوست
کیوان که در علوم عطار و کین اوست چوبک نویسنده رای متین اوست
جام جهان سنی دل دور بین اوست کاندلر حجاب غیب ببیند رخ صواب

۲۱ ب ۳

۱۵

آن صفدری که روز و غا در صفت نبرد ساز و بگرز گردن گردان چو سره گرد

۱-۱: کند؛ ب: کند ۱-۲: از نسج دازنخ و از پرنیان کند؛ ب: از نسج دازنخ و پرنیان کند؛ تصحیح قیاسی: کند ۱-۳: کنید؛
ب: کند ۱-۴: کند؛ ب: کند ۱-۵: کند؛ ب: کنید ۱-۶: کند؛ ب: نوشداروی اکیر اعظم ۱-۷: سحاب لجه دریاد
قلم؛ ب: سحاب لجه دریای قلم ۱-۸: دستش بگاه جو و دستانش گهر حراب؛ ب: دستش بگاه جو دستان گهر حراب؛ تصحیح
قیاسی: کند ۱-۹: کند؛ ب: فروال ۱-۱۰: کند؛ ب: همسر ۱-۱۱: نگارین کس؛ ب: نگار نگین؛ تصحیح قیاسی: کند

۵۱۵۰ گاه مبارزت چو شود از سپاه زد بر مکی چو گنبد گردون تیز گرد
روی زمین ز خنجر خوزیر لا جور د بخری شود که چرخ نماید بر دجواب

۴۱ ب ۴

۱۶

دیدم که شته چو معجزه نمود در جهاد کانه صاف رزم بست و دایر نبرد داد
در یک لگام ز کمر که شته در دغا نهاد اقلیم سند و مملکت مزلتان گشاد
فجعی نمود رد که ندارد کسی بید ز امر و ز تا زمان کیومرث و کیقباد
بشنو کنون حکایت این فتح با اعتقاد تا گویمت تمام بایجاز و انتخاب

۴۱ ب ۴

۱۷

تهنته که آن جزیره نمایست پر کهن دریاش یکطرف شده پنج آب یکطرف
صحرایش بی نبات و بیابانش بی علف زرد و رونده شده اقلیم تلف
کشتی کوه قاف بگردش کشیده صف جنگ آوران بر دهمه شمشیر یکف
در موی او نه مدخل مانجا و فی کشف بر اوج او نه معبر شاهین و فی عقاب

۴۱ ب ۴

۱۸

۵۱۹۰ صفدار سند با نهیینه را که در مقام با سر از رای تاجی درای جام
برگردشان ز خیل و تبار و خواص دام جیشی کثیر بجو بجوم نجوم شام
غیر از یلان جلد و جوانان تیز گام هر یک بهان رستم و اسفند یار و سام
القعه این سران ولایت همه تمام یکجان و یک زبان شده در خشن و خراب

۱-۱: ب: تیز کرد؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱-۲: کذا: ب: درو ۱-۳: لگام ربر: ب: لگام ریز ۱-۴: بنده و مملکت
سوستان: ب: بنده مملکت مزلتان؛ تصحیح: کذا ۱-۵: بنوده: ب: بنود ۱-۶: ب: جزیره بلایست؛ متن تصحیح قیاسی
۱-۷: در درو در شده: ب: در درو در شده اقلیم تلف؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۸: کشتی: ب: کشتی ۱-۹: بر د: ب: بدو
۱-۱۰: ماسی و لی کشف: ب: کذا ۱-۱۱: معبر: ب: منور ۱-۱۲: شد شمسار: ب: بنده مسلمان؛ تصحیح از روی
(انشای ماهر) که پیش ازین ذکر آن رفته ۱-۱۳: در خشن و خراب: ب: در خشن و خراب -

بر حکم آن غرور که داریم جای تخت
اسپان یاد پای و فرمان سلاح و رخت
باشکری گران که کند کوه لخت لخت
بر خاکبوس مانده درین بندگی سخت (کذا)
بر تافتند روی بتلفیق تیره بخت
هر تیغ و نیزه شان چو یکی شاخ از دخت
شاه جهان ز خنجر خوزیز کینداخت
داندیشه کرد کردن آن جانگه خراب^۳

چندان سپاه برد که در یاد دشت و کوه
از سم اسپ و آهن و پولاد شد ستوه
صفها کشیده خیل ایران گران گرده^۴
هر یک صفی چو ست سکنر ر بصد کرده
با بول و پیستی که کند شوکت و شکوه
در لرزه بد زمین دول مرد دین پزده ۵۱۷۰
میخواستند صحرایان بر دم خرده
کز پنج بر کنند یکبار آن خراب

کان قوم هم به هم سپه روی تافتند^۵
نا کرده رزم سینه زمینیت شگافتند
چند آنکه چاه مورکز اندیشه کافتند
جز عجز و مسکنت ره دیگر نیافتند
لا بدرسن ز موی سر در لیش بافتند^۶
بردند روی عجز بدرگاه آن جناب

آری چنین کنند سلاطین شکارها
وز بخت شان بر آید ازین گونه کارها
امینت آن فتوح که در روزگارها
ماند بخبر وان جهان یادگارها
زین گونه کار دست گرفتند بارها
صیبت شهبان و نام مهبان در دیارها
تنها نه آن حصار که چندین محارها
کردست شاه فتح یک جنبش رکاب

شاه جهان بموجب آن جمله را نواخت
وز جاه و منزلت سرشان بزنک فراخت^۸

۱-۱: باکرزی... تخت بخت: ب: کذا ۱-۲: ب: کذا ۱-۳: جانگه خراب: ب: جانگه خراب ۴-۱: کذا: ب: بکوه ۵-۱: صفت،
ب: کذا ۶-۱: روی هستند: ب: کذا ۷-۱: افتند: ب: روشی ز موی دسر ۸-۱: وز... منزلت: ب: داز... منزلت

اسپان تنگ پشت بزرین شام ساخت
 چندان بدادشان که کس حد آن شناخت
 ابری ز جود بر سر آن تشنگان بیاخت
 واجناس جاها که دروعل و در بیاخت
 فی غور آن بدید اگر جان و تن گداخت
 کز فیض گشت غرقه احسان بجله باب

۳۱ ب ۳

۲۴

ای خسروی که بر سرتاج کیان تویی
 چشمی است نه فلک که در نور جان تویی
 عیسی عهد و مهدی آخر زمان تویی
 بخت آسمانت و اختر آن آسمان تویی
 دارا تویی قباد تویی اردوان تویی
 کز تیغ تست فتنه دجال را جواب

۴۱ ب ۴

۲۵

گر من قلم ز جمله شاخ گیا کنم
 پس خواهیم اینکه حق مدحیت قضا کنم
 با اینکه این بمدت نا مفتها کنم
 چون عاجزم ز مدح سز و گرد دعا کنم
 دریا دوات سازم و دفتر سما کنم
 هر لحظه دفتری دوسه اندر شنا کنم
 حرفی ز دفتری نتوانم ادا کنم
 زیرا دعای عاجز میکن است مستجاب

۴۱ ب ۴

۲۶

شالم حیات و دولت و ملک دوام باد
 ماهت نگین خاتم و خورشید جام باد
 رایات نور نصرت تو بردوام باد
 بخت تو تازه روی دولت شاد کام باد
 چرخ برینت ازین دندان غلام باد
 ساقیت خضر و چمنه حیوان مدام باد
 ز اکشوش نا قیام قیامت توام باد
 فر تو کامگار و شکوه تو کامیاب

۲۱ ب ۴

۱

ساتی بیار باده که همان رسید صبح
 و اندر دماغ ما دم مشکین دمید صبح

۱-۱: بزرین شام و ساخت: ب: بر سر سام ساخت: تصحیح قیامی: کذا ۲-۱: ساخت: ب: سات ۳-۱: ساخت: ب: کذا ۴-۱: کذا:
 ب: بی آن مددگر ۵-۱: بر سر تشنگان بیاخت: ب: بر سر تشنگان صاحب ۶-۱: بخت آسمانت و اختر: ب: بخت آسمان و اختر ۷-۱:
 خواب: ب: کذا ۸-۱: کذا: ب: دولت ملک ۹-۱: کذا: ب: نور نصرت ۱۰-۱: کذا: ب: روی دولت ۱۱-۱: کذا: ب: شکوه

فرجال مجلس مستان چو دید صبح از نو به طبل کوفت علم برکشید صبح
 و آواز چنگ و ناله فی چون شنید صبح از شور سینه جامه تن بر درید صبح
 گویی شد دست پیر طرب را مرید صبح کاندر سماع خرقة کند نیلگون ثیاب

ب ۴

۲

باز از چین بهشت دگر کرد نو بهار وز خاک خشک غیر تر کرد نو بهار
 گویی کیمیا چه هنر کرد نو بهار کز خاک و خارا لعل دگر کرد نو بهار
 دریا و دشت را چو نظر کرد نو بهار شوراب و شوره شیر و شکر کرد نو بهار
 یعنی از آب بحر مطر کرد نو بهار و ذغاک دشت میوه شیرین بحیاب

۵۲۰۰

ب ۴ ج ۴

۳

نوروز جز نمونه دار القمار نیست بستان جز از بهشت برین یادگار نیست
 کاس معین چو خون قدح مشکبار نیست می نوش کن که بهتر ازین روزگار نیست
 اکنون که بی شراب دلی را قمار نیست شادی بجان آنکه دمی بوشیار نیست
 می را کسی که از دل و جان دوستدار نیست مارانه دوستیت بدان کس نه اقربا نیست

ب ۴ ج ۴

۴

اکنون که باغ زرگر و بتانت در فروش سوری و سرگشته حلی پاش و حله پوش
 خرم دل کسی که نشیند بنای و نوش دشتی فلکده باصنی دستان بدوش
 در کف گرفته ساغر صهبای نیم جوش برمی نهاده دیده و برنی نهاده گوش
 چندان خورد شراب که بیرون رود ز پوش دارند همچنان نش بچلس بنجانه خواب

ب ۴ ج ۳

۵

تا هست در کنار چمنها و رود گلها و لاله و از درو یا قوت تو دم ۵۲۱۰

- ۱- ب: کنذا؛ ج: کاس می معین قدح ۲- ب: ج: بران، تصحیح قیاسی: کنذا ۳- ب: دبستانت فروش؛ ج: کنذا؛
 ۴- ب: کنذا.... حلی پاش؛ ج: سوری و سبزه کشته پاپوس و حله پوش ۵- ب: کنذا؛ ج: بنای و پوش ۶- ب: بکای خواب؛ ج: بنجانه خواب ۷- ب: گلها و لاله و از درو یا قوت تو دم؛ تصحیح قیاسی: کنذا

مایم و مجلس می و معشوق ورودم و آواز دوت و نای و یلانی سرودم
از چنگها قیام و از بربط قعودم و ز ساقیان رکوع زمستان سجودم
شسته ز لوح دل همه گفت و شنودم الا حدیث شاهد داندیش شرب

ب ۴ ج ۴

۶

ساقی بیا و سبزه شیراب لاله کن در ساغر و درنگ شرب دوساله کن
شاهد بخوان و گردنم دست ناله کن زلفش بگیر و جانبستان حواله کن
در خرمی نشین و می اندر پیاله کن دانه و غم بسیم دشمن حواله کن
می که حرام شد بحر نیلان طاله کن و آنکه در آر در ته کانیش بی عتاب

ب ۴ ج ۴

۷

ماست ورنه و عاشق و قلاش دبی سریم ما کوچه گرد و لولی و ادبش و ابتزیم
دیوانه سماع و سرودیم و شاعریم آشفته بتان دلا و دیرا و لبیم
در دی کشان مجلس و دربان میگیریم بدنام هر دیاری و رسوای هر دریم
اینست حال حادثه بگذر که بگذریم مارا چه جای نپدو چه پروای احتساب

۵۲۲۰

ب ۳۱ ج ۴

۸

پر کن قدح که باد صبا بوی لادنت می ده دما دم که نه جای ستادنت
سیم از برای خوردن و زربهر دادنت سنگست و خشت آنکه برای نهادنت
مردانگی بدشمنی اندر نهادن است مردی بد دوست دست سخاوت گشادنت
نام نکوز با و در گرس که زادنت بی داد و بی دهنش نتوان کرد اقتساب

- ۱-ب: بکذا؛ ج: مجلس می معشوق ۲-ب: و آواز دوت و نای یلانی؛ ج: و یلانی ۳-ب: بکذا؛ ج: در ساقیان رکوع زمستان
۴-ب: بکذا؛ ج: سبزه شیراب ۵-ب: دوساله؛ ج: رساله ۶-ب: بکذا؛ ج: دانه و غم ۷-ب: بکذا؛ ج: کانیش
۸-ب: بکذا؛ ج: قلاش ۹-ب: بکذا؛ ج: شاعریم ۱۰-ب: بکذا؛ ج: دلا و دیرا و لبیم ۱۱-ب: ج: بجای
ایستادن، تصحیح قیاسی؛ بکذا ۱۲-۱۱-ب: و زربهر دادنت؛ ج: و زربهر دادن است ۱۳-۱۱-ب: ج: بدشمن
تصحیح قیاسی؛ بکذا ۱۴-۱۱-ب: زربهر و گرس؛ ج: بکذا

ای دلبری که نو بر باغ روان تویی نورد روزگار و ریح زمان تویی
 کوثر تویی بهشت تویی بوستان تویی دلبر تویی و دوست تویی دستان تویی
 عشاق را قرار دل و نور جان تویی از جاں چه بهتر است در آفاق آن تویی
 دامنم که میر مجلس شاه جهان تویی کز جام لعل نست جهان مست دجان خواب

۴۱ ب ۴ ج

۱۰

ای دلبری که کوی تو فردوس ازهر است خط تو باغ غلد و سخن آب کوثر است ۵۲۳
 سر و سهیبت قامت تو یا صنوبر است هر ساست روی تو یا ماه انور است
 شکست طیب زلفت تو یا عود و عنبر است شهت جام لعل تو یا شیر و شکر است
 در جنت درج سن تو یا سلک گوهر است ما بر معینت آب دامن تو یا گلاب

۳۱ ب ۳ ج

۱۱

ای آنکه بر سمن بشبه مشک سوده^۸ در راه عارضت خط مشکگون نموده^۸
 فریاد من اگر چه بشبها^۹ شنوده روزی پرسش من مسکین نموده^۹
 در حسن اگر چه صبح علم بر کشوده^۹ باری چو آفتاب یکی بر سرم بتاب

۴۱ ب ۴ ج

۱۲

آن خسروی که از فردر صنگ دین و داد کاؤس و کسریت و کیومرث و کیقباد
 جلد و جهانگشا و جوان دولت و جواد لشکر کش و عدو کش و کشورستان و راد
 میمون رخ و ستوده سیر صافی افتاد پاکیزه روی و پاک دل و پاک دین نژاد
 یوسف لقا و نوح بقا خضر اتحاد موسی کف و مسیح دم و مصطفی خباب ۵۲۴

۱-۱: ب: آن دلبری؛ ج: کنذا؛ ۳-۲: در ب؛ ج: این اشار جای یکدیگر نوشته شده اند ۱-۴: ب: کنذا؛ ج: بر مجلس و شاه
 ۱-۵: ا: ازهر؛ ب: کنذا ۱-۶: در جنت در پیش تو؛ ب: در ج سن تو ۱-۷: ب: آنی که بر سمن بشبه سوده؛ ج:
 ای آنکه بر سمن نشبه ۱-۸: کنذا؛ ب: داز (نم)؛ ج: در راه عارضت خط مشکین ۱-۹: اگر چه شبها؛ ب:
 اگر چه شبها؛ ج: اگر چه شبها ۱-۱۰: ب: کنذا؛ ج: اگر چه علم صبح ۱-۱۱: کنذا؛ ب: کشورستان را د.

شاه جهان که هر دو جهان در پناه اوست و ز شرق تا بغرب سر اسر سپاه اوست
 بجای دزهره گوهر فرخنده گاه اوست خورشید و منگین کیانی کلاه اوست
 خلد برین که بر سر افلاک جا^۲ اوست یک گوشه ای ز کنگره بارگاه اوست
 انجم مطیع او^۳ و فلک نیک خواه اوست تایید همعنائش و اقبال هم کاب

آن شاه شیر دل که اعادی شکار اوست بخت بلند یار دل کامگار اوست
 دینداری و خدای پرستی شعار اوست دشمن کشی و دوست نوازی دثار اوست
 صدکان و بحر در کف گوهر نثار اوست تاریخ خسروان عجم روزگار اوست
 وقت سخا که کار کسی نیست کار اوست در بنزل و در شجاعت و در صید و در شهاب

آن شاه دین نواز که دارای اکبرست در نام و کام و مرتبه همچون سکندرست
 در فروغال همچو فریدون و دودرست در رزم و بزم همسر سهراب^۶ و سنجست
 سلطان شش جهات و شش هفت کشورست میراث دار ملک سلیمان پیغمبرست
 دانش پرده و دین طلب و داد گسترست کین^۹ تو ز و تاج بخش و کم آزار و کانیاب

آن شه که چون میز بهیجا کند همی دریا چو دشت و دشت چو دریا کند همی
 مہنگام کین چو دست بیالا کند همی رخصت بنات^{۱۱} نعلش خریا کند همی
 در دست در کمان توانا کند همی تیرش ز کوه قاف گذارا کند همی

۱-۱: کذا؛ ب: داز؛ ۲-۱: جاه؛ ب: جای؛ ۳-۱: کذا؛ ب: آفلکش میگویند؛ ۴-۱: سہاب؛ ب: شہاب؛ ۵-۱: پیچ؛
 فریدون و دودرست؛ ب: فریدون و دودر؛ ۶-۱: ب: همسر سرسام؛ متن تصحیح قیاسی؛ ۷-۱: سامبر؛ ب: پیمبر؛ ۸-۱:
 دانش پرده دین طلب؛ ب: کذا؛ ۹-۱: کین تور؛ ب: کذا؛ ۱۰-۱: ب: کذا؛ ج: سبتیزه؛ ۱۱-۱: بنات نعلش خریا؛
 ب: بنات نعلش خریا؛ ج: کذا.

رستم کنون کجا که تماشا کند همی ^۱خنگی سوار جلد بشمشیر چون شهاب

۴۱ ب ۴

۱۷

ای خسروی که بر تو در دین گشاده اند ^۲بمتهای تو زادر گیتی نزاده اند
خسرو توئی و پیش تو شان پیاده اند ^۳اسب و سیاه پیل همه طرح داده اند
اقبال و بخت بر رخ تو رخ نهاده اند ^۴و اعدای تو به بندش فرزند گشاده اند
خورشید و ماه بر در تو ایستاده اند ^۵در انتظار آن که چه صادر شود جواب

۵۲۶۰

۴۱ ب ۴

۱۸

شاه سپهر ساحت دولت سرای تست ^۶فردس روج مجلس راحت فرای تست
مصباح عقل رای عواقب نای تست ^۷مفتاح ملک خنجر کشور گشای تست
توسردی و افسر شاهی سرای تست ^۸تاج سرشاهان دگر خاک پای تست
جودت برای عالم و عالم برای تست ^۹ای خسرو مالک دای مالک الرقاب

۴۱ ب ۴

۱۹

ای ملک راز خنجر خوریز آخته ^{۱۰}حصین ز آهن و پولاد ساخته
خورشید دولت تو بر افلاک ناخته ^{۱۱}و ملک شرق چستر و علم بر فراخته
صیانت چو رعده طبل بگردون نواخته ^{۱۲}فرقت چو برق جان اعدای گداخته
دشمن که با تو زود و غا بود باخته ^{۱۳}در ششدر فنا شده زندانی تراب

۴۱ ب ۴

۲۰

ای شاه شرق ملک روی زمین تراست ^{۱۴}فرجهین و شوکت تاج و نگین تراست
همدی توئی و مرده فتح مبین تراست ^{۱۵}عیسی توئی و دولت دنیا و دین تراست
شکر ترا دگنخ ترا تیغ کین تراست ^{۱۶}داند جهان که مملکت راستین تراست

۱-۱: خنگی... شهاب؛ ب: خنگی... شهاب؛ ج: خنگی... شهاب؛ ۲-۱: سپاه پیل؛ ب: سپاه پیل؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۳:

فرین؛ ب: فرین ۴-۱: ساخت؛ ب: کنده ۵-۱: کنده؛ ب: جودست ۶-۱: وز... جر علم؛ ب: دواز... چتر و علم

۷-۱: کنده؛ ب: قهرت ۸-۱: زود و غا؛ ب: کنده ۹-۱: فرجهین تاج و کس؛ ب: فرجهین... ۱۰

از خردوان روی زمین آفرین تراست کایشان ستاره اند به نسبت نوا آفتاب

۴۱ ب ۴

۳۱

شام چو باغ و راغ و گر کرد حالها از نرگس و بنفشه و گلها و لاله‌ها
وز ساقیان گلرخ مشکین گلالها یا قوت ناب خواه ز زرین پیا لها
همچون خزان هر آینه زرم و مالها بر رسم خردوان که برین رفت سالها
نوروز کن بفرحت و فرخنده فالها در بزم نو بهارشان سجد و حساب

۴۱ ب ۴

۳۲

عشرت گوین که عالم عشرت گزیده گلزار بین که ملک جهان جمله دیده
می کش قدح که گنج گهر کشیده بشنو از آنکه نمه شادی شنیده
مرکب دوان که فتح ممالک دویده صفها بدر که پرده اعدا دریده
از غم بر که بیخ مخالف بریده می نوش کن که شاخ جوان خوشتر باب

۵۲۸۰

۴۱ ب ۴

۳۳

چند آنکه ریگ در زمین دوزه در بهاست چند آنکه قطره در مطر دنجم بر بهاست
چند آنکه موی بر بدن و برگ بگیاست چند آنکه پرمغ و دلی مور بر فضااست
زاند از آنت وصف و فنون تر از آن شنا کس چون کند بیانش که سجد و منتهاست
چون عاجزم ز مدح تو موقع دعااست زیرا دعای عاجز مسکین است مستجاب

۴۱ ب ۴

۳۴

شام حیات و دولت تو جادوان باد گنج و سپاه و خیل و خدم بیکرانه باد
دور زمانه بنده سامی ستان باد دریا و کان و دخل زمین در خزان باد
صیبت تو در سخا و شجاعت نشان باد عدل تو پشت ملک و پناه زمانه باد
بخت بلند باد و دولت شادمانه باد کارت همه صلاح و کلامت همه صواب

۱-۱: وزاب؛ واز ۲- خزان هر آینه؛ ب: خزان براسر ۳-۱: بفرحت و فرخنده فالها؛ ۴-۱: شاخ حوال
خوشتر کب؛ ب: شاخ جوان خوشتر است ۵-۱: پرمغ پی مور بر فضااست؛ ب: کند ۶-۱: ب: ثبات؛ تصحیح قیاسی؛ کند ۷-۱: حیات
دولت؛ ب: کند.

۳۱ ب

چون عید عرب روی باقطاع جهان کرد طغزانه اول بفرستاد نشان کرد
 ماه رمضان ستمه الله چو روان کرد کین ملک عیدست تصرف نتوان کرد ۵۲۹
 بر حسب و کمر بست دعا گفت روان کرد در حفظ امان ملک العرش تعالا

۳۱ ب

زان پیش که در شهر زند عید خیامی اول سوی خمار فرستاد پیامی
 کاینک برسیدیم بیارای مقامی از مجلس معشوق وی و مطرب و جامی
 وز من بحر یغان طرب گوی سلامی تا ساخته پرداخته باشند محبا

۳۱

بس عید در آمد چو شمش از قلب زمستان گل مینه مل میسر دم دار گلستان
 عیدی که شب قدر شد از سجده مستان غلطان در دیوار دقتان در قی در خان
 خوبان همه سر مست و بتان جمله پریشان هر سوی سرودی و بهر کوی تماشا

۳۱

اَلْمَلِكُ لِلَّهِ خیر عید بدادند و ادراج تن از بند بگزار فتادند
 آن یوسف می را که بزندان نشاندند و ز چاه کشیدند و سر از بند گشادند
 آنان که بشوال نه مستند مجادند و آن قوم رنج اند که کر شد چپ آسا ۵۳۰۰

۳۱

۵ ساقی بده آن می که تن مرده زیاند و از آب طرب آتش غما بنشانند
 تقدیر چه رفتست و چه حکمت کرد اند؟ تا سال دگر می که خورد زنده که ماند؟
 خوش وقت کسی کو بخوشی میگذرانند امروز بعیشی و ندارد غم فردا

۱-۱: ب: طغزانه اول ۲-۱: تصرف؛ ب: تصرف ۳-۱: دیوار دقتان دارد در خان؛ ب: دیوار دقتان دارد در خان؛
 متن تصحیح قیاسی ع- کذا در "۱" ۵-۱: کذا؛ غالباً "چه حکمت" است.

۳۱

۶

می خواره کنون بر در خمار خزیده جاروب زده از مژه و آب ز دیده
عالم نگری از همه آفاق بریده دستار گرد کرده و دروغ دیده
صوفی قدحی باده به تسبیح خزیده وز بهر دگر طاس گرد کرد مصلّا

۳۱

۷

آئینکس که خور دست می ناب چنانم است دآن دل کبرین شهید نوم است کدام است
می تلخ چرا می نتوان گفت چو عام است بی می همه تلخست و همه چیز حرام است
می چون ز بر بخت قدح نقره خام است خامست هنوز آنکه پنجه سر سودا

۳۱

۸

خشی که تر آواز بود چیست زبانت دآن تلخ که شیرینست چه چیزت شرابست
همش یار کسی دان که زمی مست و خرابست بیدار تر آن دیده که بادوست بخوابست
مستی همه عیشست و خرد جلد عذابست بفروش عذابی و بنجر عیش هست

۳۱ ب ۲

۹

بر خیز که بر بام سحر بانگ جردس است و آواز کلفگان علمدار بکوس است
آن خواهر کبوتر که ز رخس چشم خردس است با آتش و مرغ از که طافس محوس است
ساقی که لبش لعل چو طوطی بنوس است گوی که شکر خواره ای سیر است بجلوا

۳۱ ب ۲

۱۰

مارا صغنی هست هم از خیل ادیبان بر شکل کریمان و بر اخلاص جیبان
زلفش که بر عید جهانند خطیبان (کندا) در لای میتم است در آن شام غریبان

۱-۱: و دراع دیده ۲-۱: بخورد؛ ب: کندا ۳-۱: نتوان گفت چو عامت؛ ب: کندا ۴-۱: همه حیر؛ ب: کندا ۵-۱: ب: صحت؛ تصحیح قیاسی؛ کندا ۶-۱: ب: خردس؛ تصحیح قیاسی؛ کندا ۷-۱: چشم خردس؛ ب: چشم خردس؛ تصحیح قیاسی؛ کندا ۸-۱: با آتش و مرغ از که طافس محوس؛ ب: با آتش و مرغ از که طافس محوس ۹-۱: خوطوطی موس؛ ب: بتوس ۱۰-۱: شکر خوراک سلامت بجلوا؛ ب: شکر خوراک سلامت بجلوا ۱۱-۱: ب: همه؛ تصحیح قیاسی؛ کندا

بر سبب غش شیشه شکستند طیبیان کین غم نشود به مگر از شیشه صعبا

۲۱ ب ۲

ای پیرمیز مند مکن عیب جوان را کین عشق بلا نیست گنه نیست کان را
دانی که چه حد غمره شوخت بتان را بر کس نه گذارند دل را دانه جان را ۵۳۲۰
زین جان بلب آمده کردار زمان را بر سوختگان داغ منه بهر خدا را

۲۱ ب ۳

ماشهره شهریم چو نواه سر انگشت هر جا که نکور دینی درانده بعد پشت
بر ملت عیسی قدمی خورده زخمیشت و آتش کده ای ساخته بر دین زراقت
و آن زلف چلیپا چو مجوسی زده درشت دل نجم جهودست نظر بربت ترسا ۹

۳۱ ب ۲

ای ماه پری چهره خورشید نظاره دندان تو در روز نمودست ستاره
بر آتش لعلت دین آبست هماره کاذر لب لعل تو نباتست دویاره
ای از تو جگر چون جگر گل شده پاره ۱۲ تا چند نمی پرده بر آن غنچه بعدا

۳۱ ب ۲

بنمای لب لعل که نو ماه گزینیم و اندر لب میگوشت مر عید بینیم
جانان شب عیدست ز بهر تو خوینیم بر خیز بیاتنا بنشانی بنشینیم
همان شبی آسیم که یکجای قرینیم فردای منم آن دگر صفدر والا ۵۳۳۰

- ۱-۱: ای پیرمیز مند؛ ب: ای پیرمیز مند ۱-۲: غمره سوخت ستارا؛ ب: غمره سوخت بتان را؛ تصحیح قیاسی؛ کذا
۱-۳: دین حال لب آمد کردار زمانا؛ ب: کردار زمانا؛ تصحیح قیاسی؛ کذا ۱-۴: میره شهریم چو نواه؛ ب: کذا... چواه
۱-۵: و درانده بعدشت؛ ب: و درانده بعدست ۱-۶: ب: و درشت؛ تصحیح قیاسی؛ کذا ۱-۷: و درانت؛ ب: کذا
۱-۸: چلیپا چو... مست؛ چلیپا... شست ۱-۹: نجم جهود؛ ب: نجم جهود ۱-۱۰: کذا؛ ب: و خورشید نظاره ۱-۱۱: کذا؛ ب: بناتست دوباره ۱-۱۲: جگر خون جگر؛ ب: جگر خون جگر؛ تصحیح قیاسی؛ کذا ۱-۱۳: بنای؛ ب: کذا
۱-۱۴: کذا؛ ب: جانا شب ۱-۱۵: همان شبی اسم یکجا قرینیم؛ همان شب اسم یکجا و قرینیم ۱-۱۶: فردای منم
آن دگر؛ ب: فردای منم بر آن دگر.

شمس الحق ایران‌شاه والا که در اغلب بر صورت انسان ملکی هست مقرب
در طاعت و خیرات و عبادات مہذب^۲ مشغول همه وقت چہ در روز چہ در شب
آن شیر سواری که چو بنشت^۳ بر کب پیلان ز نقش اشک بریزند بہیما

ایران کہ چو بیل نہ در ایرانست نہ توران صفدار^۴ نورانت سپہدار صدایران
آن سردر آفاق کہ چون رستم دستان از خنجر مندیش بود آب خراسان
تیمش^۵ ید بیضا است سناش سر نعبان دستش کف کانت جنانش دل دریا

رادی کہ چو بخشیدہ کف او ہمہ زر^۹ کاهنا بگرفتند بیکبار^{۱۰} کرک
بازندہ تر از برق تیغ است جگر^{۱۱} بازندہ تر از ابر بدست گہر^{۱۲}
آنجاکہ بشیر نمایند ہنر^{۱۳} در معجزہ رزم نمایند ید بیضا

۵۳۴۰ آن شیر جہانگیر جہان بخش جہانجوی صفدار جوانخت و سپہدار جوان خوی
نیک اصل و کونام^{۱۴} و کوردی و کوفوی خوش طبع و خوش اخلاق و بخندان و سنگوی
گر بر تن مداح زبان گردد ہر موی (کذا) مدحش سر موی نتوان کرد محاکا

۱-۱: ایران‌شاه والا؛ ب: ایران‌شہ والا ۱-۲: عبادات و مہذب؛ ب: عبادات مہذب؛ تصحیح قیاسی؛ کذا
۳-۱: کذا؛ ب: هست مرکب ۱-۴: ز نقش اشک بریزند بہیما؛ ب: ز نقش اشک سر مدد بہیما؛ تصحیح؛ کذا
۵-۱: کہ چو بیل نہ در ایرانست نہ توران؛ ب: کہ چو بیل نہ در ایرانست نہ توران؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۶: تو تورانت...؛
ب: دو توراست و سپہدار صدایران ۱-۷: تیمش سر بیضا است... نعبان؛ ب: کذا ۱-۸: جنانش؛ ب: کذا ۱-۹:
جو بخشندہ؛ ب: جو بخشندہ؛ تصحیح قیاسی؛ کذا ۱-۱۰: یکبار؛ ب: کذا ۱-۱۱: بازندہ... تیغ؛ تصحیح قیاسی؛ کذا
۱۲-۱: ب: باریدہ تر؛ تصحیح قیاسی؛ کذا ۱-۱۳: ب: جوانخت جوان خوی؛ تصحیح قیاسی؛ کذا ۱-۱۴: ب: کونام؛ ب: و کونام

مردی بچنان خلق که در خلق نیاید از مادر ایام نزاد است و نزاید
مردم چه کند وصف مراد را چه ستاید در هر چه توان گفت از آن بیشتر آید
آری همه را دیده خورشید نماید خورشید بخشی نتوان دیدش اصلا

۳۱ ب ۲

۲۰

ای ماه رخت سایه الطاف خدائی پشت ملکائی و پناه صنعائی
هر جا که نشستی و بهر جا که در آئی بر هر چه دل خویش ببندی و گشائی
مردم جهان و جهانی ز سخائی کردی بجا جلد جهان بنده و مولا

۳۱ ب ۳

۲۱

تا قفل دهن را ز کف عید کلید است تا کو کبّه عید ز آدینه مزید است
چون جمعه بمان جمیع که بخت توسعید است و آسوده زی از عیش که مردم ز تو عید است
دست اجل از دامن عمر تو بعید است ای کسوت اقبال ترا مهت بالا ۵۳۵

۵۱ ب ۵

۱

جدا شهرگزین حضرت فیروز آباد که در و جوی خود دست بنا نم بعداد
هر طرف طرف عمارت ارم ذات عماد هر سوی نزهت صحراد تماشای سواد
شکر آسوده رعیت خوش و باناری شاد اینک آن شهر گر انصاف سخن خواهی داد
آفرین باد برین شهر و برین شاه جواد کاینچنین شهر جهانگیر ازو شد بنیاد
گو بگو در همه آفاق کسی دارد یاد؟ اینچنین جنتی آراسته بر آب روان

- ۱-۱: که در خلق نماند؛ ب: خلق در خلق نماند؛ تصحیح قیاسی: کنذا ۱-۲: نزاد است و نزاید؛ ب: کنذا ۱-۳: ۱-۴: بستانند؛ ب: بستانید ۱-۵: بیش تواند؛ ب: کنذا ۱-۵: خورشید نماید؛ ب: خورشید نماید؛ تصحیح قیاسی: کنذا
۱-۶: سر بندی و کسای؛ ب: کنذا ۱-۷: بنده مولا؛ تصحیح قیاسی: کنذا ۱-۸: ب: مرید؛ تصحیح قیاسی: کنذا
۱-۹: چون جمعه که بخت سعید است؛ ب: چون جمعه بمان جمیع که بخت توسعید است ۱-۱۰: بدین؛ ب: شهر بدین؛
تصحیح قیاسی: کنذا ۱-۱۱: ب: کو بگو-

این عمارت که شهنشاه جهان فرمودست
 کس ندیدست در آفاق و کسی نشنودست
 دین بنام که سرش بر سر گردون بودست
 یارب این قصر چه قصر که دل بر بودست
 و این چه جایست که در راحت جان افزودست
 قصر گرامینت عمارات جهان یهودست
 و آنکه که دست جزین^۷ یاد هوا پیو دست
 چرخ بر منظر او نقطه نیل اندودست
 تا بگردش زسد چشم رخ از دوران

قبه قصر مایون شه شیر شکار
 آسمانی ز نجومست پر از نقش و نگار
 که بطینت چو بهشت بزمینت چو بهار
 قصر سمدان و آرام صحن وی وصف بار
 بوستانی ز ریاحینست پر از مشک و تار
 طاق کسرتش در و سد سکندر دیوار
 لاجوردش ز سپهرست و سپیده اشعار
 آب زر ریخته بر چشته خورشید روان

هر یکی منظری از روح فزائی دگرست
 زیر هر صفت و آلاء سقف سرائی دگرست
 هر یکی منزلی از خلد نائی دگرست
 هر طرف روحی و هر سوی صفائی دگرست
 پیش هر راحت و هر صحن فزائی دگرست
 بر سر هر شرفی ساخته جائی دگرست
 و آن نه شهرست که در در بهشتیت عیان
 آن نه قصرست که در عهد سائی دگرست
 هر یکی وجدی و هر کوی جوانی دگرست
 هر صفت و هر صفت سرائی دگرست
 و آن نه شهرست که در در بهشتیت عیان
 آن نه قصرست که در عهد سائی دگرست

- ۱- در ۱۹ هر جای بوزنست، آادر «ب» در آخر مصرع ۱۰۲ بکذا؛ ب: وادین ۱۰۳: و نه وقتی سوره
 است؛ ب: و نه وقتی بودست؛ تصحیح قیاسی: بکذا ۱۰۴: چه قصر که دل ر بوده است؛ ب: چه قصرست که دل بر بودست
 ۱-۵: جانست؛ ب: بکذا ۱۰۶: اگر؛ ب: اگر ۱۰۷: و ایک که در دست جزین یاد هوا پیوده است؛ ب: و آنکه که دست
 جزاین یاد هوا پیو دست؛ تصحیح قیاسی: بکذا ۱۰۸: بکذا؛ ب: و بزمینت ۱۰۹: از راهیں است سراسر مک، سار؛ ب:
 زریاحینت برازمک تار ۱۰۱۰: بکذا؛ ب: وادام ۱۰۱۱: سپیده اشعار؛ ب: ز اشعار؛ تصحیح قیاسی: بکذا ۱۰۱۲: بکذا
 ۱۰۱۳: هر صفت و هر صفت سرائی؛ ب: هر صفت و هر صفت سرائی ۱۰۱۴: بکذا؛ ب: هر راحت همین ۱۰۱۵: و صدی؛ ب: بکذا

اینچنین شهر کو در همه آفاق کجاست
 و اینچنین قصر ز شامان جهانگیر کجاست
 کاب آد آب حیانت و دوا جان افزاست
 آن نم چشمه خضر آن دم عیسی بدعاست
 باد مشکینش نبی چو نفسهای صباست
 آب شیرینش گلابیت که داروی شفاست
 این همه اثر رحمت و الطاف خداست
 کاینچنین جای نتوان دید در اطراف جهان

سیرت فیروزشاهی ۳

۵۱ ب ۵

۶

مسجد جامع اویسته ز جو زاست نطق
 طاق در طاق یکی عالم و در عالم طاق
 بر سائین سر و بر سک الارض ساق
 خودچنین جایی ندیدست کسی در آفاق
 نه در اطراف خراسان نه در اقصای عراق
 نه در اقلیم خطا و نه حدود خفیا ق
 همه از سنگ رخاست رو شها و رواق
 طاقبایش همه عالی و طبق لای بر اق
 همه از مرمر صافیت ستون بر اطلاق
 منبرش نادر و محراب عجیب الوان

۵۱ ب ۵ سیرت ۵

مسجد است اینکه برین قاعده پرداخته اند
 یا بهشتی است که بر روی زمین ساخته اند
 آهمن و روی در صا ص و شب بگذاخته اند
 ۵۳۸۰ زیر هر سنگ بمانند گنج انداخته اند
 قبههایش که بر افلاک سرازخته اند
 انجم از ماه ندانسته و نشناخته اند
 عارفانی که در اطراف جهان ساخته اند
 جان و دل در محوس دیدن آن باخته اند
 سنیان تیغ قضا بر در او آخته اند
 تاننا بوند سر اصحاب فخر از فرمان

- ۱-۱: و چنین... کجاست؛ ۱-۲: کاب آد آب... جان افزاست؛ ۱-۳: آن نم چشمه خضر و
 ۱-۴: جایی بدعاست؛ ۱-۵: باد مشکینش نبی؛ ۱-۶: آب شیرینش گلابیت که داروی شفاست؛
 ۱-۷: این همه اثر رحمت و الطاف خداست؛ ۱-۸: کاینچنین جایی نتوان دید در اطراف جهان؛
 ۱-۹: مسجد جامع اویسته ز جو زاست نطق؛ ۱-۱۰: طاق در طاق یکی عالم و در عالم طاق؛
 ۱-۱۱: بر سائین سر و بر سک الارض ساق؛ ۱-۱۲: خودچنین جایی ندیدست کسی در آفاق؛
 ۱-۱۳: نه در اطراف خراسان نه در اقصای عراق؛ ۱-۱۴: نه در اقلیم خطا و نه حدود خفیا ق؛
 ۱-۱۵: همه از سنگ رخاست رو شها و رواق؛ ۱-۱۶: طاقبایش همه عالی و طبق لای بر اق؛
 ۱-۱۷: همه از مرمر صافیت ستون بر اطلاق؛ ۱-۱۸: منبرش نادر و محراب عجیب الوان؛
 ۱-۱۹: سیرت فیروزشاهی ۳؛ ۱-۲۰: ۵۱ ب ۵ سیرت ۵؛ ۱-۲۱: ۵۳۸۰؛ ۱-۲۲: مسجد است اینکه برین قاعده پرداخته اند؛ ۱-۲۳: یا بهشتی است که بر روی زمین ساخته اند؛ ۱-۲۴: آهمن و روی در صا ص و شب بگذاخته اند؛ ۱-۲۵: زیر هر سنگ بمانند گنج انداخته اند؛ ۱-۲۶: قبههایش که بر افلاک سرازخته اند؛ ۱-۲۷: انجم از ماه ندانسته و نشناخته اند؛ ۱-۲۸: عارفانی که در اطراف جهان ساخته اند؛ ۱-۲۹: جان و دل در محوس دیدن آن باخته اند؛ ۱-۳۰: سنیان تیغ قضا بر در او آخته اند؛ ۱-۳۱: تاننا بوند سر اصحاب فخر از فرمان

۵۵ ب ۵ سیرت ۵

۸

آسمان سای ستونیت ز یک پاره سنگ
 گاو دم رفته ز نیاد پهن^۲ بالا تنگ
 پای بقعر ثری سربسرهفت اوزنگ
 زیر و بالا همه از زر طلای آتش رنگ
 می نماید چو یکی کوه ز راز صد فرسنگ
 همچو خورشید که در صبح برون تازد رنگ
 پر دمرغ در او جش ز غفاب و نه کلنگ
 نرسد تیر به نمیش نه خطایی نه خدنگ
 رد اگر بر سر او تندر آرد آهنگ
 نشود و همگیس آواز ز دوری مکان

۵۵ ب ۵

۹

گر بخوای بکم و کیف دهم آن تفصیل
 نوان، عمر قصیر آید و این قصه طویل
 در سوالت ز مناره است که سلطان جلیل^۷
 آوریده اندزه دورش بچه سار^۸ و سبیل
 چون کشیدند بعد کشتی^۹ دریا در نیل
 چون بستند بیک لک من زنجیر قلیل
 در بر آئی که قناعت کنی از وی تلیل
 دهم از منظر عالیش بایکاز نشان^{۱۱}

۵۵ ب ۵ سیرت ۵

۱۰

یارب آن کوه گران را بچه برداشته اند
 در چو بستند که جبین^{۱۴} نگذاشته اند
 چون بگردند بالا و چه سان داشته اند
 بر بنای که سرش^{۱۶} بر فلک افراشته اند
 چون توانسته که در زرمه بگذاشته اند^{۱۷}
 تا چو صبحی^{۱۸} بزر آراسته پنداشته اند

۱-۱: بتوفیت؛ ب: سیرت؛ کنذا ۲-۱: کار دم رفته ز نیاد بر لاکت؛ ب: کار دم رفته ز نیاد بر لاکت؛ سیرت؛ کنذا
 ۳-۱: سیرت؛ از زر طلای؛ ب: از زر طلای ۴-۱: مار و حاک؛ ب: جنگ؛ سیرت؛ یار و خنگ ۵-۱: نه سرتیر به نمیش نه خطای
 خدنگ؛ ب: نه سرتیر به نمیش نه خطای نه خدنگ؛ سیرت؛ کنذا ۶-۱: کنذا؛ ب: آید ۷-۱: سلطان جلیل؛ ب: سلطان جلیل ۸-۱:
 کنذا؛ ب: بچه سازد چه سبیل ۹-۱: ب: کشتی دریا در نیل ۱۰-۱: بستند بیک لک من زنجیر قلیل؛ ب: کنذا ۱۱-۱: ب: بامارسل؛ ب: بتعمیر قیامی
 ۱۲-۱: ب: کنذا؛ سیرت؛ این ۱۳-۱: در دستند؛ ب: در چه؛ سیرت؛ در چه ۱۴-۱: چیدن نگذاشته؛ ب: جسدن؛ سیرت؛ کنذا ۱۵-۱: چون
 گردند بالا و چه سان؛ ب: سیرت؛ کنذا ۱۶-۱: بر بنای...؛ ب: سرش فلک؛ سیرت؛ کنذا ۱۷-۱: همه بگذاشته اند؛ ب:
 سیرت؛ کنذا ۱۸-۱: ب: کنذا؛ سیرت؛ صعبی -

طوبی است اینکه ملائک بر زمین کاشته اند
 بن دخیل^۳ بجدید و حجر اناشته اند
 یایکی سدره که مردم جبل انگاشته اند
 تنه و شاخ زر ز ساخته اند و زمرجان

۵۱ ب ۵

اینقدر قدرت و تاسید کرد^۶ داد خدای
 جزو شمی را که بداد و کرم و دانش^۷ درای
 ۵۴۰۰ که کند کوه ز جایی و نهد دیگر جای
 مهت از فرق سر آراسته تا آخر پای^۸
 مهت و دشمن کش و لشکر کش و اقلیم گشای^۹
 دولت افزو و جهان دوز و فرمان فرمای^{۱۰}
 آنکه عاجز بود از مدحت او مدح سرای^{۱۱}
 معدلت گستر و دین پرورد و دشمن فرسای^{۱۲}
 و آنکه قاصر بود از متعقبش شرح و بیان^{۱۳}

۵۱ ب ۵

شاه فیروز مشه آن خرد و خورشید نگین
 آنکه در جهنم^{۱۴} او آیت نورست مبین
 که میاراست کفش مملکت روی زمین
 و آنکه با خنجر او سرده^{۱۵} فتنست قهرین
 آنکه صد کسری و کاوس^{۱۶} بدادست و بدین
 و آنکه صد نور و جوشید بمهرست و دمین
 آنکه صد قیصر و خاقانش رهی اند و زمین^{۱۷}
 و آنکه دارد بخواص و صد شیر غزین
 و آنکه صد مهر و مهبش بر سر تاجت و دگین
 و آنکه دارد بباغ جوش و صد بگردان

۵۱ ب ۵

بادشاهی که ملک بنده ملک یار بدست
 تاج زرین شهان نعل سم اشتر^{۱۸} اوست
 مه فزای که دهر سپند سر اوست
 نور چشم مکان سر^{۱۹} خاک در اوست
 ۵۴۱۰

۱- طوبی است که... داشته اند؛ ب: طوبی است آنکه... داشته اند؛ سیرت: کذا ۱-۲: بکی... جبل انگاشته اند؛ ب: سیرت: جبل... انگاشته اند ۲- بن دخیل بجدید و حجر اناشته اند؛ ب: سیرت: کذا ۱-۴: ب: ازمرجان سیرت: درمرجان ۳- یایکی سدره که مردم جبل انگاشته اند؛ ب: سیرت: کذا ۱-۸: تا افرای؛ ب: تا ماضی ۴- مهت از فرق سر آراسته تا آخر پای؛ ب: دانش و قدره؛ قصیح؛ کذا ۵- مهت و دشمن کش و لشکر کش و اقلیم گشای؛ ب: اقلیم گشای؛ ب: جهان دوز؛ ب: کذا ۱-۱۲: کذا؛ ب: عاجز از ۶- دولت افزو و جهان دوز و فرمان فرمای؛ ب: کذا ۱-۱۴: کذا؛ ب: کادوس؛ ب: صد نور و جوشید؛ ب: کذا ۱-۱۶: رسی اند و زمین؛ ب: کذا ۷- آنکه قاصر بود از متعقبش شرح و بیان؛ ب: کذا ۸- آنکه دارد بباغ جوش و صد شیر غزین؛ ب: کذا ۱-۱۸: ابا جت؛ ب: اشتر.

زینت روی زمین عدل جهانپرو را دوست شمع ایوان فلک بخت بلند اختر را دوست
چرخ در دلوله از صاعقه بخیر اوست کوه در زلزله از گرز گران پیکر اوست
شرق تا غرب جهان دایره لشکر اوست کز فزون از حد فکر است و از مقدار گمان

۵۱ ب ۵

۱۴

آن جهان بخش و جوانخت که چون ابرمطیر ریخت چندان در دودنیار و در بهای منیر
کفنی گشت همه مردم مسکین و فقیر رست از بند محن هر که یتیمست و دایر
خارج از زمان و زاد راز و انعام خیر که نداشت گهی شاهی از آن عشر و غیر
عالم از عدل چنان گشت که تنها بمیر زرنهاده کبف دست رود کودک و پیر
نه از غارت و زدی نه تقدی را میشیر هر کجا خواست نه درخت کند خواب شبان

۵۱ ب ۵

۱۵

آنکه در عهد وی از کس نزییدست کسی وز نظم بدر کس نرسیدست کسی ۵۴۲۰
تن جز از شعر بشوخی ندریدست کسی جز زلف بناخن نبریدست کسی
زخم جز بر دهل و دف نذیدست کسی ناله جز از نئی و بر لب نثیدست کسی
بلد غیر از خم باده نکشیدست کسی تلخ غیر از می ساغر نچشیدست کسی
نه بجز چنگ زبیداد خمیدست کسی نه بجز جام کس از دست کسی سرگردان

۵۱ ب ۵

۱۶

ای شهنشاه جهان شاه سزادار توئی روز نیکت جهانرا که جهاندار توئی

۱-۱: کنایه: ب: بخت مله ۱-۲: کنایه: ب: مقدار و گمان ۱-۳: دانک: ب: کنایه: ۱-۳: خارج از زمان انعام
خطر: ب: خارج از زمان و زاد راز و انعام خط: تصحیح قیاسی: کنایه: ۱-۴: عشر و عشر: ب: کنایه: ۱-۵: منیر: ب:
میر ۱-۶: که جواب سال: ب: جواب شای ۱-۷: ب: نزییده است ۱-۸: وز نظم بدر کس نرسیدست:
ب: و از نظم بدر کس ۱-۹: زخم جز بر دهل نذیده است: ب: زخم جز بر نه بدیدست: تصحیح قیاسی
کنایه: ۱-۱۰: ناله از نئی: ب: کنایه: ۱-۱۱: مند غیر از خم باده نکشیدست: ب: کنایه: ۱-۱۲: کنایه: ب: می و
ساغر ۱-۱۳: کنایه: ب: کس ۱-۱۴: جهانرا که: ب: کنایه:

مشتی فال، عطار دفر دمه دیدار توئی
 آسمان صدر و زحل قدر دهر انوار توئی
 موسی عهد^۳ توئی عیسی مختار توئی
 حاتم جود توئی حیدر کزار توئی
 دوست دیدار توئی دشمن دینار توئی
 بخت یار است کسی را که در یار توئی
 در صفت رزم دود صد لشکر جرار توئی
 بگه بزم دود صد بحر در اطراف بنان

۵۱ ب ۵

۱۷

دشمنانی که نمی رست درو بیج نبات
 دآب در خواب ندیدش کس از بیج نبات
 چون سپاه تو بر افراخت در آن سورايت
 آوردید از حد صد میل در دآب نبات
 آچنان گشت بفر تو کنون آن اموات
 که همه باغ^۹ دب اتیست قری و قصبات
 داند آسجا که نبه جز بتیم صلوات
 میرود هر طرفی دبله و جیون و فزات
 آنکه یقطره نبه آب که ریزی بدوات
 کار آفاده بکشتی دهنیب از طوفان

۴۱ ب ۴

۱۸

ای خداوند جهان دولت جاوید تراست
 فزیک خسر دو فیر دزی جمشید تراست
 فال بر جیس ترا فرحت نامید تراست
 قهر مرغ ترا قوت خورشید تراست
 حرص در بزل دبر آوردن امید تراست
 هر بر آنکه بود از همه نومید تراست
 نقد دهر آنچه سیه دارد و اسفید تراست
 صافی عیش که را دنی کندش چون نیران

۵۱ ب ۵

۱۹

ای زفر تو فروغ افسر سلطانی را
 داده پای تو شرف تحت سلیمانی را

- ۱-۱: عطار دفر دیمار؛ ب: عطار دفر دیمار؛ متن تصحیح قیاسی ۱-۲: کذا..... مهر انوار؛ ب: آسمان صلب..... مهر انوار ۱-۳:
 موسی عهد توئی و عیسی مختار توئی؛ ب: مهدی عهد توئی و عیسی مختار؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱-۴: حاتم جود توئی و حیدر؛ ب: کذا
 ۱-۵: کذا؛ ب: تو و دشمن ۱-۶: ب: بگزیم؛ تصحیح قیاسی: کذا ۱-۷: ندیدش کس از سم حاة؛ ب: کذا ۱-۸: کذا؛ ب:
 وادرید ۱-۹: باغ با عین است؛ ب: باغ باقیست ۱-۱۰: دبله و جیون و فزات؛ ب: کذا ۱-۱۱: نبود..... نداده؛
 ب: نبند..... که بریزی بدوات ۱-۱۲: بر جیس بر افراخت نامید تراست؛ ب: کذا ۱-۱۳: حرص در بزل بر آوردن امید
 تراست؛ ب: کذا ۱-۱۴: ب: کذا ۱-۱۵: مشن؛ ب: کذا.

۴۱ ب ۴ ج ۳

۲۳ ای که در انده دنیای دنی جیرانی چند ازین محنت بیپرده سرگردانی
 جوهر گردون و جفای جهان فانی نیست برای تو پوشیده تو هم میدانی
 یکدوروزی که درین دارفتا همانی شادزی بر رخ اصحاب اگر بتوانی
 نیست کس را بجهان دولت جادیدانی بس غنیمت شمرایم که دورانت شتاب

۴۱ ب ۴ ج ۴

۲۴ ای که داری چو سمن سیم چو صد برگ زری گو بخور تا خورد سیم و زرت را دگری
 مرغ فریاد بر آرد بفلک هر سحری کز رفیقان سفر کرده نیامد خبری
 تو که داری دلی فارغ و کیشب قدری گر توانی بخور از شاخ جوانیت بری
 در جهان نیست به از جود و سخاوت نهی که درین جای ثنایت و در آنجای ثواب

۴۱ ب ۴ ج ۴

۲۵ دل بجای می کشدم ترک ریا خواهم کرد آشکارا بدر میکده جا خواهم کرد
 دوست گر جور کند باز وفا خواهم کرد در گوید بد و دشنام دعا خواهم کرد
 مدعی پندگو ورنه بلا خواهم کرد ترک من ده که من عشق را خواهم کرد
 تا زیم خدمت ترکان خطا خواهم کرد خواه از من تو خطا گیر درین خواه صواب

۴۱ ب ۴ ج ۴

۲۶ تا تو رفتی ز برم از بر من تاب زلفت وز غم و سحر تو در دیده من خواب زلفت

- ۱-۱: کنایه: ب: انده: ج: محنت: ۲-۱: ب: دیگر گردانی: ج: ب: سرگردانی: ۳-۱: ب: کنایه: ج: شادی: ۴-۱: ج: کنایه: ب:
 در ریت سب: ۵-۱: ب: سمن سیم چو صد برگ در لے: ب: ... برگ تری: ج: ای که داری چو سمن و چو صد برگ: ۶-۱: ب: کوخورا
 بخوردم در رب دادگری: ب: ... را دگری: ج: ... تا خورد: ... ۷-۱: ب: سحری: ج: کنایه: ۸-۱: ب: (ناخوان)
 ب: ج: کنایه: ۹-۱: ب: بکشت قدری: ج: کنایه: ۱۰-۱: ب: حواس ری: ب: ج: کنایه: ۱۱-۱: ب: کنایه: ج: در انجا: ۱۲-۱: ب: بجای
 کشدم: ج: بجای می کشدم: ۱۳-۱: ب: اگر جور کند بار و فای: اگر: ... ۱۴-۱: ب: کو دانه بلا: ج: کو در نه: ۱۵-۱: ب: کنایه: ج: در شین
 ۱۶-۱: ب: خواستی تو خطا گیر: ... ۱۷-۱: ب: کنایه: ج: از دیده من خواب سحر

هرگز دم دل بگل و سبزه سیراب زلفت
تشنه مردم زغم و در گلویم آب زلفت
وز جفای تو که جز بر سر اصحاب زلفت^۲
خونم از دیده چنان رفت که سیلاب زلفت^۳
ایکه هرگز غم تو از دل احباب زلفت^۴
وقت آنست که دستیم دهی در غرقاب^۵ ۵۴۷

۴۱ ب ۴ ج ۴

ایکه در صحن و جالوت بجهان ثانی نیست^{۲۷}
همچیت از کشتن احباب پشیمانی نیست
ز آن سر زلف که جز بی سر و سامانی نیست
نیت جمعی که در آن جمع پریشانی نیست
ایکه پیداست جفای تو پنهانی نیست
خوردن خون مسلمان ز مسلمان نیست
کشتنم سهل بدان حد که تو میدانی نیست^۵
خاصه در عهد ملک ملک مجموع رقاب

۴۱ ب ۴ ج ۴

صفدر مشرق و مغرب ملک عرب و عجم^{۲۸}
قدوه اهل دول قبله اصحاب کرم
صاحب سیف و سنان و اهاب نیار دهم
معدن جود و سخا منبع احسان و کرم
دست او غیرت دریا و کفش رشک دیم^۷
رعب او داغ سقر آفت او باغ ارم
آنکه دارد ز طو از مه و خورشید علم^۵
آنکه زید ز سمو سدره و طویش جناب

۴۱ ب ۴ ج ۴

ذروه تاج شرف غره روی اقبال^{۲۹}
سام حد کرم واسطه عقل کمال (کننا)
رای او بدر و جارا بیت او شکل لال
روی چو شمس صحنی آیت او میمون فال^{۵۴۸۰}
مرکبش را بگیر عزم تو گوئی ز مثال^{۱۱}
که صبا نیست و دبورست و جنوبست و شمال^{۱۱}
خلق را بگه بزم تو گوئی ز مثال^{۱۲}
از حین است و شقیق است و عبیرست کلاب^{۱۳}

۱-۱: کننا؛ ج: کننا؛ ب: گلوام ۱-۲: کننا؛ ب: داز... زلفت؛ ج: ... برفت ۳-۱: ب: برفت؛ ج: برفت؛
تصحیح کننا ۴-۱: ب: کننا؛ ج: برفت ۵-۱: ب: کننا؛ ج: حد تو میدانی ۶-۱: ب: کننا؛ ج: خاص... محمود رقاب
۷-۱: ب: دیم؛ ج: دیم ۸-۱: ب: طوبیست؛ تصحیح قیاسی: کننا ۹-۱: ب: سام ۱۰-۱: ب: رایت؛ تصحیح: کننا ۱۱-۱:
کننا؛ ب: الرصاصت ۱۲-۱: ب: خلق را او کیه؛ ب: خلق او بر کیه؛ تصحیح قیاسی: کننا ۱۳-۱: ب: از حین است
و شقیقت؛ ب: از حین است

۴۱ ب ۴

۳۰ آنکه در فرمایست بهمت فلکی آدمی زاده بسیا دبیرت ملکی
 بکرم اندر همه آفاق چو نیست یکی ۳ درین دور زمانه و درین نیست تنگی
 چرخ اطلس سزاد کسوت جایش یکی (کذا) ماه یک هفت ز زرین کلاش ترکی
 بهشت حنت از خوان نوالش یکی هفت گردون براد چو یکی ذره تراب

۴۱ ب ۴ ج ۳

۳۱ آنکه ادقوت صد شیر یک نمودارد خلق خویش صفت ۹ نافر آمو دارد
 رسم و راه و دل و دانش همه یکو دارد عدل و بذل و کرم و علم و حیا خو دارد
 من چه گویم که چه اوصاف بهر او دارد هر فضیلت که کسی دارد هم او دارد
 هر کارای کند یا بفرار او دارد نصرت و دولت و اقبال و رویش رکاب ۵۴۹۰

۴ ب

۳۲ آنکه چون بر دل بدخواه زند تیر و خدنگ بگذرانند سر سوزان و ز سنگ
 اسری را چو در آرد بکمان در صف جنگ (کذا) ۱۵ از دای نگری سر زده در کام نهنگ
 ۱۶ سید تیرش نه گوزنت و نه گوزت و نه زنگ بلکه شیرست و سرست و گراست و پلنگ (کذا)
 مرد میدانش نه گیوست و نه بیرن و نه پلنگ نه فریدون و نه رستم و نه سام و نه هراب

۴ ب

۳۳ ای که ابری بهنجا چون کف باران توفیت سدره در مرتبه چون سده ایوان توفیت ۱۹

۱- آدمی زاده بسیا: ب: کنذا ۱-۲: ب: بکرم اندر همه آفاق محوسب یکی ۳- از زمانه درین: ب: زمانه و درین
 ۴- اعلی: ب: یکی ۵- ترکی: ب: کنذا ۶- از حلال نوالش یکی: ب: یکی؛ «بهشت جنت» اصناف قیاسی است
 در: ب: نیست ۷- براد: ب: براد؛ تصحیح قیاسی: کنذا ۸- صد شربت لبو: ب: کنذا؛ ج: صد شیر پلنگ خو
 ۹- ب: کنذا؛ ج: خلق خوش باصفت نافر ۱۰- ب: کنذا؛ ج: رسم راه دل و دانش ۱۱- ج: کنذا؛ ب: اصـ
 اوصاف ۱۲- ب: کنذا؛ ج: هر کارای دارند ۱۳- ب: تیر خدنگ؛ تصحیح قیاسی: کنذا ۱۴- ب: اسری
 ۱۵- ب: از دای ۱۶- ب: صد سرس ز کورست کوسد نه زنگ؛ تصحیح قیاسی: کنذا ۱۷- ب: بلکه سیرست و سر
 ست و گراست پلنگ؛ تصحیح قیاسی: کنذا ۱۸- ب: نه پلنگ؛ تصحیح قیاسی: کنذا ۱۹- ب: بکیران؛ تصحیح قیاسی: کنذا

کیست آن میر که شرمیده احسان توفیت کیست آن خواجه که محتاج غلامان توفیت
 رد کند چرخ برائی که ز دیوان توفیت نشنود عقل مثالی که به نیشان توفیت
 مال تو گر چه که ملوک تست آن توفیت که برای فقر اداشته ای از هر باب

ب ۴

۳۴ شمع گیهان ملک الشرق کریم الدولی که باحسان تو چون حاتم طائی مثلی
 شمع صدق چو ابوبکر چو عثمان دلی صلب و عادل چو عرطید و مبارز چو علی
 همچنان دیده که در ملک جهان بذلی ماحی جیل دستم صاحب علم و علمی
 همه تست بمانند هوا ازلی سایه افکند با طراف جهان همچو سحاب

ب ۴ ج ۴

۳۵ صفدر ملک دروغیت درو بار توئی دهر دریا و درو لؤلوی شهوار توئی
 اختر اند شهبان ماه پر انوار توئی صفدران جمله سپاهند و سپهدار توئی
 بخت یارست کسی را که در یار توئی نافع خلق توئی دافع آزار توئی
 مرهم خسته توئی صحت بیمار توئی و آنکه را یار نباشی بود از اهل نقاب

ب ۴

۳۶ سردا معدن جاهی و جهان هنری شرع را نوردا ملک را تاج سری (کذا)
 در بنابر صفت کعب درسم ناموری در صفت معرکه چون رستم دستاان سری
 بر زمینی که تو فرخنده سر بر گذری غار و خارا اش شود گوهر و گلبرگ طری
 در بهیبت بسوی سد سکندر نگری گرد آن پشته پلاد و محمدان صواب (کذا) ۵۵۱۰

۱. ب: سده؛ تصحیح قیاسی؛ کنذا ۲. ب: کنذا ۳. ب: شمع و صدق؛ تصحیح؛ کنذا ۴. ب: هواد ازلی؛ تصحیح
 قیاسی؛ کنذا ۵. ب: جهان؛ ج: کنذا ۶. ب: صفدران؛ ج: صفدر ۷. ب: الح خلق؛ دافع آزار؛
 ج: نافع خلق توئی؛ دافع آزار توئی؛ تصحیح قیاسی؛ کنذا ۸. ب: توئی مرهم بیمار؛ ج: توئی صحت بیمار ۹. ب:
 جاهی؛ تصحیح؛ کنذا ۱۰. ب: بورد؛ تصحیح؛ کنذا ۱۱. ب: برم ۱۲. ب: کنذا ۱۳. ب: برگذری ۱۴. ب:
 گوهری گلبرگ طری؛ تصحیح قیاسی؛ کنذا ۱۵. ب: آن بشبه مولاد و محمدان صواب -

ب ۴ ج ۳

۲۷

صعدم غالیه سالیست و صبا غنبریز
ابر کافورشان خاک چمن مشک آمیز
ساقیادقت صبوحت چه خپی بر خیز
در بلورین قدمی باده یا قوت پریز
تا نبوشیم باو از فی درد انگیز
گاه بر بانگ حسینی گاه آهنگ حمیز
هم از آن باده که چو مشک دمی دارد تیز
ساغر چند ده و خاطر مستان دریاب

ب ۴ ج ۴

۲۸

ز آن می ناب که چون نوشند از آن جامی پنج
ترک ده ساله شود پیر و دو صد ساله برنج
در سرشکی میاط افتد از آن گوهر سنج
کیدگر جنگ کند پیل و پیاده شطرنج
گر بناهید رسد پر تو او کو به صبح
در بقا روش رسد بوی بر اندازد گنج
دافع محنت و در مان غم و داروی رنج
نیست جز شربت نوشین شفق رنگ شراب

ب ۴ ج ۴

۳۹

چون جوان شد ز ریاحین چمن عالم پیر
ای جوان جام کهن از کف جانان برگیر
لب و دنداناش چو گوهر برد باز و چو حریر
قد و بالاش چو سرو و دم مشکین چو عنبر
طره چون شام سیاه غره چو خورشید نیر
خال چون عنبر تر زلف چو مشکین زنجیر
ابر دانش چو کمان گشته و شمشیر چو تیر
از پی کشتن عشاق و قتال احباب

۵۵۲۰

ب ۲

۴۰

مطربان بادهل و فی که صفی ساخته اند
فوج ساخته اند
کوسی از کاسه طنبور چو بنواخته اند
علم از جنگ جهانگیر بر افراخته اند

ج ۳

- ۱- ب: چون؛ ج: چمن ۲- ب: گاه آهنگ جاز؛ ج: و گاه آهنگ حمر؛ تصحیح قیاسی؛ کذا ۳- ب: کذا؛ ج: بکشد
از آن جامی سح ۴- ب: سرخ؛ ج: کذا ۵- ب: کو به صبح؛ ج: گوید؛ تصحیح قیاسی؛ کذا ۶- ب: کذا؛ ج: بقا نوش
۷- ب: دافع؛ ج: دافع ۸- ب: کذا؛ ج: جام کپی ۹- ب: سردی دم؛ ج: کذا ۱۰- ب: کذا؛ ج: غره
خورشد ۱۱- ب: خاک؛ ج: کذا ۱۲- ب: کذا؛ ج: کشته شرکان چون تیر.

ز آن بت شوخ که آزار دل زار نیست چه جفا هست که بر جان گرفتار نیست
دستمال قدمش گوشه دستار نیست عاشقی کار دل و دیده خونبار نیست
... .. که درین شیوه بیردم همه اوقات شباب

ج ۳

۴۱

بر چرخ رفت زمزمه از بانگ نای دلوش بر عرش رفت غلغل ز آواز گیر و دار
خرم شدند زین فرج و خوش بدین سرور شادان بدین بشارت و نازان بدین شعار
روحانیان بجنّت دگر و بیان بعرض سیارگان بچرخ و سران در همه دیار

۵۵۳۰

ب ۲

۴۲

ملک الشرق سپهدار ملک عین الملک و از ملوکان همه مختار ملک عین الملک
آنکه چو نیست ملکی صفدار ملک عین الملک که زرافشان و گهر بار ملک عین الملک

ج ۱

ای خداوندی که گردون بنده فرمان تست هر که هست از انس و جان شرمزده احسان تست

اشعار قیاسی مولانا مظفر از ماضی فارسی لندن

قبها آراسته دیوار ادا از جز و کل مغرش از دیاباط از پرنیان آورده اند
نخل از ابریشم و گل از رد و بار از گهر نو بهاری طرفه در فصل خزان آورده اند
لعل و در چون قطره آب و شتر آتشین طرفه با هم هر دو در یک ریمان آورده اند
طرفه نرکان ریمان فی ترشده فی سوخته تاجه سحرست اینکه در بند و ستان آورده اند



اشعار پراکنده

فرهنگ جهانگیری، انجمن آرای ناصری، رشیدی
گر بینی این همه دارات و دباب و دار دیگر که بامر شاه در سم باستان آورده اند
جهانگیری

آسمان درگاه دستوری که سر بر آستانش هفت اختر از زحل تا ز برقان آورده اند
فرقان گرد دست یابد سرهند در زیر پات این سخن داند کسی کش فقدان آورده اند
۵۵۴۰

ساحت بستان سرای دایم قصرش کز علو کاخ و فراره فراز لامکان آورده اند

از نمود صبح ۵ برین بر بسته اند و ز بنات امش آن را آورده اند
فرهنگ جهانگیری

۶ نادری در همه فن ناموری در همه چیز زرده و زوروری دادگر و دادوری
جهانگیری، ناصری، رشیدی

۷ نرد مفستی و قاضی شدم که دایم دوست بهین تنباچه ای یا لطیف حلوائی

-
- ۱- جهانگیری جلد اول - ص ۱۴۵؛ رشیدی ۱۴۳۸؛ ناصری - ص ۷۲۸ ۲- این شود اشعار دیگر در فرهنگ جهانگیری برای معانی الفاظ شاه آورده شده اند؛ جهانگیری - جلد ۲ - صفح ۳۰۵ - ۳- جهانگیری - جلد ۱ - ص ۲۱۶ ۴- جهانگیری - جلد ۱ - ص ۱۱۴
۵- جهانگیری جلد ۱ - ص ۶- جهانگیری - جلد ۱ - ص ۱۴۳ - ۷- جهانگیری - جلد ۱ - ص ۲۳۴؛ انجمن آرای ناصری - ص ۲۵۵، فرهنگ رشیدی - ص ۴۰۴

جہانگیری نامی

نوسال و نوم آمد و نوروز و نو بہار نوشہ گرفت ملک جہان نو عروس دار

جہانگیری

با نوی ہست مرا خر خرد و صفت کش ز خر گوش نمونہ است در خر گوش نژاد

۳ ہزار سکہ دینار سرخ سربایت ہزار تنگہ سیم سپید انعام است

۴ بر سر بر شہای بریشم عامہ ای در بر ز شربتیش شکر رنگ پیرہن

شرح مخزن الاسرار

۵ در سخاوت بکودکان ماند بدہ زود و زود بستاند

اداة الفضلا

ای بارگاہ تو دترا در مفاہلہ صبح دشتی سراج ہر است مندر ۵۵۵۰

در مدح سلطان فیروز شاہ

تاریخ محمدی ۷

خسرا عید بر تو میمون باد دولت و عمر و جاہت افزون باد

فاک پای سیم سمند انت افر سروران گردون باد

خرج یک روزہ خزانہ تو دخل صد سال گنج فارون باد

مطلع آفتاب دولت تو از غبار زوال مامون باد

دوہ بوستان اقبالست ہر زمان چون ہلال افزون باد

ختم بر بہترین دعائ کنم پس بگویم کہ دولت چون باد

قول و فعل تو در خلا و ملا بارضای خدای مقرون باد

۱۔ جہانگیری جلد دوم ص ۲۴۶۔ ۲۔ جہانگیری جلد اول ص ۳۴۰۔ ۳۔ جہانگیری جلد اول ص ۳۶۳۔ ۴۔ جہانگیری جلد اول ص ۳۶۶۔ ۵۔ محمد بن قوام بن رستم بن احمد بن خاندانہ البغی المعروف بکبری این بیت را در شرح مخزن الاسرار بر ص ۱۲۹ تحت عنوان "افضل العصر لانا مطر گوید" نوشتہ است۔ ۶۔ این بیت برای منی مندر ادواة الفضلا شامہ آورده شدہ است۔